جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

المنۃ للہ درین ایام فرخندہ فرجام مفید اہل اسلام رسالہ ہدایت قبالہ مسمیٰ

بدر الدجیٰ

۱۸۹۶ء

معروف بہ
تکملۂ

اظہار الہدیٰ

۱۳۱۲ھ

فی تردید انوار الہدیٰ و تکذیب شمس الضحیٰ مولفین شیخ احمد رضا صاحب شیعی دیوبندی کیلئے

مطبع اکبری آگرہ مین چھپکر شائع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حلال مشکلات کہ اوسکی ذات پاک کے سوا زنہار مشکلکشائی کی کسی کو طاقت نہین ہے
اور نعت خواجہ کائنات کہ اونکے منصب رسالت بلا شرکت غیری مین مطلق کسیکو شراکت نہین ہی
صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وذریاتہٖ اجمعین اما بعد اصغر العباد زمان
محمد جہانگیر خان شکوہ آبادی خدمت مین اہل ایمان کے عرض کرتا ہے واضح ہو کہ حضرات
شیعہ صرف فضائل اصحابؓ باصفاہی کا انکار نہین کرتے بلکہ کمال کتاب اللہ مین بہی نقصان کا
اقرار کرتے ہین نعوذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ع برین عقل و دانش بباید گریست
ان نادانون سے کوئی پوچھے کہ جب تم ذالک الکتاب لا ریب فیہ کو ہی ازراہ سوء اعتقادی
اور غلط فہمی کے ناقص اور بیاض عثمانی کہتے ہو تو پہر تمہارا اصول مذہب کسطرح سے صحیح ہو سکتا ہے
ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی - بڑا تعجب تو یہ ہے کہ بعد مرور ازمنہ اصحاب ثلثہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین کے حضرت مظہر العجائب کرم اللہ وجہہ نے کہ حدیث انا مدینۃ العلم

وَعَلیٰؑ یَا اَبِھَا اونکی شان مین بولی جاتی ہے کیون نہ تحریف اور بے ترتیبی کلام آلہی کو درست کیا
ابتو قید تقیہ سے بہی آزادی حاصل ہوچکی تہی مزید برآن دیگر آئمہ رضی اللہ عنہم نے بہی اس کار
خیر مین کہ مدار اسلام کا اسی پر موقوف تھا کچھہ خیال نفرمایا اس صورت مین تو قضیہ منعکس پایا جاتا ہے
بلکہ بہت بڑا الزام خطا و جفا کا بہ نسبت آئمۂ کرام کے لازم آتا ہے لا واللہ یہ صریح اتہام ہے
ع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد ٭ لہذا موقع مناسب معلوم ہوتا ہے کہ واسطے
افادہ خاص و عام کے ایک مختصر تالیف ترتیب دیجاوے کہ واقف اس اختصار دُر نثار کو قدرت
مقابلہ گروہ مذبذب و متعصب سے حاصل ہوجاوے چونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ باطن اس فرقہ سفیہ
کا ہر حال مین خالی از فساد نہین تاہم بعض اہل سنّت از راہ جہالت کے شریک مجالس و محافل ناروا
و نامنزا کہ شرعًا و عرفًا ممنوع و نامشروع ہے ہوتے ہین اور تعزیہ بنانے اور مرثیہ سُننے پر مرتے
ہین حالانکہ ہر کہ ومہ بخوبی جانتا ہے کہ نجات شیعان پاک کی تو تبرّی ہے پر موقوف ہے اسی سبب
سے یہ فرقہ بصفت تبرائی موصوف ہے پس حتی الامکان اہلسنّت والجماعت کو واجب بلکہ فرض
تر ہے کہ جلسہ ناجائز سے اجتناب قبول کرین اسلئے کہ کوئی امام باڑہ محبان اہلبیت کا ایسا نہین
ہے کہ جسمین علانیۃً یا خفیۃً تبرّا نہ پڑہا جاتا ہو اور کوئی کتاب شیعان پاک کی ایسی نہین کہ جسمین
اصحابؓ باصفا کی نسبت تبرّا نہ لکہا ہو اگرچہ مرثئے بہی اس رموز سے خالی نہین ہوتے ہین مگر
شائقین مجالس سید الشہداؑ کہ عاشق مضمون شاعری شعرا کذاب مرثئے خوان کے ہین ہرگز بہ سبب
مخاطب ہونے مذاق شاعری کے اون رموزون کو نہین سمجھتے ہین بلکہ ایسی واہیات و خرافات
کی اتباع مین تارک صوم و صلواۃ ہوکر اپنی دنیا و عقبیٰ خراب کرتے ہین قطع نظر اصحابؓ ثلثہ کے نام
پرچون پر لکھکر تہ فرش محفل رکھدینا اور آٹھوین تاریخ کا حلوا جسپر تبرّا پہونکتے ہین دہوکے سے سُنّی
کو کھلا دینا یہہ تو شیعونکی نزدیک افضل العبادت و اکمل الطاعت ہے بلکہ اسی خفیہ کارروائی کا
نام اونکی اصطلاح مین عمل ہے خیر اصولیہ تو کسیقدر احتیاط بہی کرتے ہین مگر یہ کلمۃ الکفر اخباریون
مین بکثرت مستعمل ہے حیف صد حیف یہ کیسی غفلت اور بے تمیزی ہے کہ باوجود ایسے حرکات

۵ جس شخص نے مشابہت کی کسی قوم کی پس وہ اوسی مین سے ہے ۱۲

تا ملائم حضرات اہل تشیع کے اہلسنت اپنے دین وایمان کی حفاظت نہین کرتے ہین بلکہ بسبب تقلید اکثر اعمال وافعال نادرست اہل رفض کے گٹھری معصیت کی اپنے سر پر رکھتے ہین حق یہ ہے موافق اس مذہب کا مطابق حدیث مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ مستحق نار ہے اور مخالف اس ملت کا موافق خبر صحیح مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقِيْ فَهُوَ اِلٰى مُبَشِّرٍ رحمت غفار آدم ہر بسر مطلب اے اثناعشریہ پنبۂ غفلت وعطلت کو گوش ہوش سے دور کرو اور بادل حضور اثبات صحت قرآن پاک اور فضائل اصحاب صاحب لولاک کے سنو۔

مجملاً ذکر اصحاب با صفا رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کا

ہم بالیقین کہہ سکتے ہین کہ خلفاء راشدین اور اصحاب انصار ومہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جانب کفر ونفاق کو منسوب کرنا مطابق شریعت حق رسول رب مطلق صریح کفر ہے اور دعوی بے دلیل اہل بغض کا محض باطل ہے اسلئے کہ آیات بینات قرآن مجید اور روایات آئمہ شیعان قدیم وجدید شاہد حال خیر آل اون بزرگان ارکان اسلام کے ہین اور سوء اعتقادی بدگمانون کی قطعی تردید کرتے ہین لہذا اس مقام پر کچھ آیات اور روایات نقل کرنا ضروری سمجھا گیا **اوّل** آیت سورہ آل عمران پارہ چہارم کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ترجمہ تم بہتر ہو سب اُمتون سے پیدا ہوئے واسطے آدمیون کے حکم کرتے ہو اچھی بات پر (یعنی ایمان اور اطاعت خدا اور رسول کا) اور روکتے ہو برے کام سے (یعنی کفر اور شرک اور تمام ناقص فعلون سے) اور ایمان لاتے ہو اللہ پر۔ اور خلاصۃ المنہج مطبوعہ طہران معتبر تفسیر شیعون مین تفسیر آیۃ موصوفہ کی یون مرقوم ہے ہستید شما اے اُمت محمد بہترین گروہے کہ از عالم غیب بیرون آوردہ شدہ ایداز برائے مردمان تا ایشان را براہ راست دعوت کنید خیریت این اُمت درین شعبت ست کہ بیان میکند میفرماید بہر چیزیکہ فرماینده آنست ونہی میکند بہر چیزیکہ شریعت نہی کنندہ آنست دیگر وند نجد ایر وجہ ثبات مرسوخ یا خیر آن دو قسم است از قسم اوّل آنکہ حق آن تقدیم این قسم بیان دو قسم بجہت دلالت

برآنکہ ایشان امر معروف میکنند و نہی از منکر بجہت ایمان آوردن بخدا و تصدیق بآن و اظہار دین او انتہی
صرف یہ ایک ہی آیت شریف فضائل اصحابؓ عالی صفات کے واسطے کافی و وافی ہے کیونکہ رب اکبر
صحابہؓ کو سب امتون سے بہتر اور اچھے کامون پر حکم کرنے والے اور برے کامون سے باز رکھنے
والے اور اللہ پر ایمان صادق لانے والے فرماتا ہے اگر کسی شیعہ کو وسوسہ ہو کہ شاید یہ آیت آئمہ کرام
کی شان مین ہے تو ہم دندان شکن جواب دین کہ وقت نزول آیت موصوفہ سوائے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کے کسی امام کا نشان بھی نہ تھا۔ پس کنتم بصیغہ جمع اثبات فضیلت صحابہؓ پر دال ہے
دوم آیت رکوع ۲۰ سورہ دپارہ ایضاً فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا
وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ترجمہ پس وہ لوگ کہ ہجرت کی اون لوگون نے اور نکلے وہ لوگ
اپنے شہر سے اور تکلیف دئے گئے میری راہ مین اور مقاتلہ کیا اون لوگون نے (یعنی کفار سے)
اور مقتول ہوئے وہ لوگ (یعنی شہید) البتہ دور کرونگا مین اون سے برائیان اونکی اور البتہ داخل
کرونگا مین اونکو بہشت مین کہ جسکے نیچے نہرین جاری ہین ثواب اللہ کے نزدیک سے اور اللہ ہی
کے نزدیک اوسکے عمدہ ثواب ہے **خلاصۃ المنہج** پس آنانکہ ہجرت کردند از بلاد شرک و از منازل
و اوطان خود بیرون آمدند بجہت تعصب دینی و بیرون کردہ شدند از سراہائے خود با ضطرار مزار
حضرت رسالت ست و آنانکہ مشرکان ایشان را از مکہ بیرون کردند و برنجانیدہ شدند در راہ طاعت
من بسبب ایمان آوردن مانند بلالؓ کہ بزدن و دشنام دادن آزار میرسانیدند او را و صہیب کہ بغارت
اموال وی را میرنجانیدند و کارزار کردند با کفار بجد و ثبات تمام و کشتہ شدن در جہاد مانند حمزہؓ و سایر
شہیدان ہرآئینہ در گذارم از ایشان بدی ہائے ایشان را کہ کردہ باشند و ہرآئینہ در آرم ایشان
را بہ بوستان ہائے کہ میرود از زیر درختان یا از زیر منازل آن جوی ہائے پاداش دادہ شود ایشان
را پاداش دادنی از نزد خدائے تعالیٰ و خدائے کہ نزدیک اوست نیکوئی پاداش یعنی اوست
بہترین ثواب دہندگان نہ غیر او انتہی اس آیت شریف مین سب جلیل ہجرت کرنے والون کی تعریف

و توصیف فرماتا ہے اور اونکو قطعی جنتی ہونیکی خوشخبری سناتا ہے کہ جن لوگون نے میرے
واسطے اپنے گہر بار اور خویش و تبار چہوڑ دئے اور میرے اوپر ایمان لانیکی وجہ سے سخت تکالیف
اوٹہائین اور کفار اشرار کو جہنم داصل کرتے ہین اور خود بہی درجہ شہادت حاصل کرتے ہین پس
مین ایسے پکے مسلمانون اور سچے دین دارون کی ساتہ بڑے بڑے سلوک کرونگا اور قسم قسم
کی مہربانیون سے پیش آؤنگا اور اونکی کوششون اور مصیبتون کے معاوضہ مین گناہون سے
درگذر کرونگا (یعنی اللہ تعالیٰ مہاجرین کی نسبت بنظر رحمت واسعہ اپنی کے فرماتا ہے کہ ایسے
صادق الایمانون کی بہول چوک معاف کرونگا۔ بلکہ اونکی برائیونکو بہلائیون سے بدل دونگا) اور
اونکو جنت مین جسکے نیچے نہرین روان ہین جگہ دونگا تاکہ اونکو کسیطرح کا رنج و غم نرہے اور یہ ثواب
بیحساب اپنے افضال باکمال کے سبب سے اونکو دونگا دیکہو خداے پاک کس پیار اور محبت سے
مہاجرین کو فرماتا ہے کہ تمہارے اعمالون سے بڑہکر تمکو ثواب ملیگا۔ سوم آیت رکوع ۹ سورہ
انفال پارہ دہم لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ کا ترجمہ اگر نہوتا کہا
ہوا اللہ کی طرف سے کہ پہلے گذرا ہے البتہ چہوتا تمکو بیچ اوس چیز کے کہ لیا تہا تمنے عذاب
بڑا اس آیت شریف کی شان نزول یہ ہے کہ جب جنگ بدر فتح ہوئی اور کفار قید ہوئے تب پیغمبر
برحق نے اپنے اصحابؓ سے مشورہ کیا کہ قیدیون کی نسبت تمہاری کیا راے ہے حضرت
ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم میری یہ راے ہے کہ ان قیدیون کو فدیہ لیکر چہوڑ دیجئے
اور حضرت عمرؓ نے التماس کی کہ میرے نزدیک جو جسکا رشتہ دار ہووے اپنے رشتہ دار کو گردن
مارے اور محبت خدا کے مقابلہ مین ہرگز اپنے رشتہ صلبی پر لحاظ نکرے مگر حضرتؐ نے معروضہ صدیق اکبرؓ
ہی کو پسند فرمایا اور قیدیون کو فدیہ لیکر رہا کیا چنانچہ اسکی تصدیق علماء مفسرین و مجتہدین شیعہ
بہی کرتے ہین خلاصۃ المنہج کاشانی کی تفسیر مین یہ مرقوم ہے کہ روز بدر ہفتاد تن اسیر شدند
و از جملہ ایشان عباسؓ و عقیلؓ بودند حضرت درباب ایشان باصحابؓ مشاورہ کرد ابوبکرؓ کہ از مہاجرین
بود گفت یا رسولؐ اللہ اکابر و اصاغر این قوم اقارب و عشائر تواند اگر ہریک بقدر طاقت و استطاعت

خدائے بدہ باشد کہ روزے بدولت اسلام برسد الخ اور اسیطرح سے مجمع البیان طبرسی وغیرہ مین
لکھا ہے اِن روایتون سے چند فوائد حاصل ہوئے اوّل حضرت صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ کا
معرکہ بدر مین شامل ہونا دوم اصحابؓ ثلثہ کا مہاجرین مین سے ہونا سوم حضرت صلعم کا رائے
صدیق اکبرؓ کو پسند فرمانا پھر تفسیر خلاصتہ المنہج مین یہ مرقوم ہے کہ خداے تعالیٰ بدریان را
وعدہ مغفرت داوہ وایشان را بخطاب مستطاب اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ نوازش
فرمودہ پھر تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَلَّ اللّٰہَ
اِطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَغَفَرَ لَھُمْ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ترجمہ اُمید اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اہل
بدر پر پس بخشا واسطے اونکے کہ جو جی چاہے سو کرو پس تحقیق بخشا گیا واسطے تمہارے الخ پھر
منہج الصادقین مین تفسیر آیہ موصوفہ کی یون مرقوم ہے کہ حضرت رسولؐ خدا فرمود کہ اگر عذاب
نازل شدی غیراز عمر وسعد معاذ کسے نجات نمے یافت اے شیعان پاک ذرا تو انصاف کرو کہ
تمہارے علماء اصحابؓ بالخصوص خلفاء ثلثہ کی شان مین کیا تحریر کرتے ہین چہارم آیت پارہ ایضاً
رکوع دس وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ترجمہ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور جنہون نے ہجرت کی اور خدا کی
راہ مین جہاد کیا اور جن لوگون نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہین اونکے واسطے
مغفرت اور روزی باکرامت ہے خلاصتہ المنہج وآنانکہ گرویدند بخدا ورسولؐ وہجرت کردند وجہاد
کردند در راہ خدائے واطاعت اونمودند وآنانکہ بعد از تصدیق جائے دادند اہل ہجرت را ویاری
کردند پیغمبر صلعم را در قتال مشرکان براستی ودرستی مرایشان راست آمرزش از خدائے وروزی نیکو
بے رنج ونقص وفوت انتہیٰ اس آیت شریف کی تفسیر مجمع البیان معتبر تفسیر شیعہ مین یہ ہے ثم عاد
سبحانہ الی ذکر المہاجرین والانصار ومدحھم والثنیٰ علیھم فقال والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا
فی سبیل اللہ ای صدقوا اللہ ورسولہ وھاجروا من دیارھم واوطانھم یعنی من مکۃ الی المدینۃ
لمجاھدوا مع ذلک فی اعلاء دین اللہ والذین اووا ونصروا ای ضموھم الیھم ونصروا النبی اولئک

ھم المومنون حقا اسی اولٰئک الذین حققوا ایمانہم بالھجرۃ والنصرۃ الخ ترجمہ پھر رجوع کی اللہ
پاک نے طرف ذکر مہاجرین اور انصار کے اور تعریف کی اونکی اور توصیف کی اوپر اونکے پس فرمایا
اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اونہون نے اور جہاد کیا اونہون نے اللہ کی راہ مین
لئے تصدیق کی اونہون نے اللہ اور اوسکے رسول کی اور ہجرت کی اونہون نے اپنے شہرون اور
وطنون سے یعنی مکہ سے مدینہ کی طرف چلے گئے اور جہاد کیا اونہون نے ساتھ ایسکے غالب
ہونے مین دین اللہ کے اور اون لوگون نے کہ جگہ دی اور مدد کی لئے شامل ہوئے اونکے
بطور طرفداری کے اور مدد کی اونہون نے نبی کے وہ لوگ ایمان والے سچے ہین وہ لوگ
وہ ہین کہ جنہون نے حقیقت ایمان کی بخوبی معلوم کرلی بسبب ہجرت کرنے اور مدد دینے
کے فقط اس آیت شریف سے بلاشک وشبہ مہاجرین وانصار کا ایمان لانا اور قطعی جنتی ہونا ثابت
ہوا کیونکہ خدا تعالی کیسی کیسی بڑائیان اپنے محبوب کے عاشقان جان نثار کی فرماتا ہے اور
اونکی جانفشانیان اور کارگذاریان اپنے بندون کو سناتا ہے کہ اے بندو دیکھو یہ لوگ یعنی
مہاجرین وانصار سچے اور پکے مسلمان ہین کہ جنہون نے خاص میری اور میرے رسول کی محبت مین
اپنے کنبہ وقبیلہ کو پیٹھ دی اور سارا مال ومنال چھوڑا اور بدرجہا تکالیف اور مصائب اوٹھائین پس مین
اونکو بڑے مرتبے دونگا اے محبان اہلبیت اگر تم ہماری تفسیرون کو نہ مانو تو بنظر عدالت اپنی ہی تفسیرون
مثل خلاصۃ المنہج ومجمع البیان وغیرہ مین فضائل اصحاب باصفا کے دیکھو مگر تم کیا کرو ع ہر کسے
را بہر کارے ساختند پنجم آیت رکوع ۳ سورہ توبہ پارہ دہم اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ بِاَمْوَالِہِمْ وَاَنْفُسِہِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ
مِّنْہُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْہَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ترجمہ
جو لوگ کہ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کی بڑی ہین
درجہ مین نزدیک اللہ کی اور یہ لوگ وہی ہین مراد پانیوالے بشارت دیتا ہے اونکو رب اونکا ساتھ مہربانی کے اپنی
طرف سے اور رضامندی کے اور بہشتون کے واسطے اونکے بیچ خلاصۃ المنہج آمدہ کہ گردیدہ اند بجدائے او باخچہ آمدہ است

م اوسکی نعمت ہے پائدار ہمیش رہینگے بیچ اوسکی ہمیشہ تحقیق اللہ نزدیک اوسکی ثواب بڑا

از نزدیک او درجت هجرت کردند از دیار خود و جهاد کردند از دیار خود و جهاد کردند با مشرکان در راه خدا بے
بذل مالہائے خود بر مجاہدان و تھیۂ اسباب قتال ایشان و بہ نفسہائے خود در معرکۂ قتال بزرگ
تراند از روئے درجہ یعنی مرتبہ و کرامت ایشان بلند تر است و بیشتر نزدیک خدائے از آنہا کہ سقایہ
حاج و عمارت مسجد کنند و این صفتہا داشتہ باشند و آن گروہیکہ جامع این کمالات اند ایشانند ظفر
یافتگان مقاصد دو جہان مژدہ دہد ایشان را پروردگار ایشان برحمت نازل از دبر ایشان و خوشنودی
کامل از او و نسبت بایشان و بہشتہا کہ مر ایشان را باشد در آن نعمتے بے انقطاع کہ زبان تعریف
با دائی توصیف آن وانی نیست در حالتیکہ این گروہ جاویدان باشند در آن بہشتہا ہمیشہ بدرستیکہ خدا نزدیک
اوست مزدی بزرگ کہ نعیم بہشت در جنب آن حقیر باشد و آن رضائے او سبحانہ است و خوشنودی او بنسبت بایشان
انتہی اس آیت شریف میں رب الارباب صحابہ مہاجرین اور مجاہدین کے حق میں پانچ چیزون کی
خوشخبری ارشاد فرماتا ہے اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اونکا بہت بڑا درجہ ہے دوم
یہ کہ اونھون نے دونون جہان کی مراد خاطر خواہ پائی سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی کمال مہربانی اونکے
حال پر ہے چہارم یہ کہ اللہ تعالیٰ اون سے نہایت درجہ راضی ہے پنجم یہ کہ یہ لوگ ہمیشہ
ہمیشہ کو بہشت میں جسمین قسم قسم کے آرام ہین رہینگے ششم آیت رکوع ۱۱ پارہ ۱۰ ایضاً اِذْ اَخْرَجَہُ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ہُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللہَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللہُ سَکِیْنَتَہٗ
عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْہَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی وَکَلِمَۃُ اللہِ ہِیَ الْعُلْیَا وَاللہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ
ترجمہ جسوقت نکالا اوسکو اون لوگون نے کہ کفر کیا اونھون نے دوسرا دو کا جب وے وقت
وہ دونون غار مین تھے جسوقت کہتا ہے واسطے اپنے یار کے نہ غمگین ہو تو تحقیق اللہ ساتھ ہم دونون
کے ہے پس نازل کی اللہ نے تسکین اوسپر یعنی حضرت ابوبکر پر اور مدد کی اوسکی یعنی رسول اللہ کی
ساتھ لشکر کی کہ جسکو تمنے نہین دیکھا اور کیا کلمہ اون کافرون کا پست اور کلمہ اللہ کا وہی بلند ہے۔
اور اللہ غالب حکمت والا ہے خلاصۃ المنہج وقتیکہ بیرون کردند او را کافران یعنی قصد اخراج
او کردند از مکہ حق تعالیٰ او را دستور سے خروج داد در حالتیکہ دوم دو بود یعنی با و نبود مگر ابوبکر

سوره توبه وقتیکه او و ابوبکر در غارے بودند که اعلائے جبل ثور الطحل ست جانب یمین مکه بمسیر ساعتے از
ساعات در آن وقت کسے در آنجا نمیرسید بغیابان و اہل صحرا دران نزول نمی کردند پس پیغمبر شب
پنجشنبه در شهر مکه امیر المومنین علی را در جائے خود بخوابانید و برفاقت ابوبکر بیرون آمده در همان شب
بدان غار متوجه شد در آنجا بروز آورد و حق تعالی در ان شب درخت مغیلان بر در آن غار برویانید
و جفت کبوتر وحشی را امر کرد تا پایین در غار را آشیانه گرفتند و تخم نهادند و عنکبوت را الهام داد تا در
غار تنید چون گفت پیغمبر مریار خود را اندوه مخور بدرستیکه خدائے باماست نصرت ما دهد بر دشمنان
و ما را نگهدارد از شر ایشان مروی ست که یکے از کفار محاذی غار بنشست تا اراقه کند رسول روئے
از وے بگردانید و ابوبکر گفت دیدی که مرا نمے بیند اگر مارا دیدندی در مقابل ما کشف عورت نکردندی
پس دست بمناجات برداشت و گفت بار خدایا چشمهائے ایشان کور کن حق تعالی چشمهائے
ایشان را کور گردانید از دیدن پیغمبر تا آنکه همه کوه گردیدند و رخنه ہائے کوه را تجسس کردند و در غار
نرفتند پس فرو فرستاد خدائے رحمت خود را که سبب آرامش دل ست بر رسول تا تیقن شده از صمیم
قلب بدانست که کفار بدو ظفر نیابند قوت داد پیغمبر خود را بلشکرہائے ملائکه که شما ندیدید ایشان را یعنی
فرشتگان فرستاد در غار تا پاسبانی او کردند و گردانید خدائے کلمه آنها که کافر شدند فروتر یعنی
دعوات کفر که از ایشان صادر مے شد خوار و بیمقدار ساخت و کلمه خدائے که دعوت اسلام یا توحید
یا کلمه شهادت است آن بلندتر و رفیع قدرتر ست مراد آنست که حق تعالی رسول را از دست کفار
خلاص داد و بمدینه رسانید چون این مدد قوت اسلام بود و ذلت اہل شرک یا بملائکه قوت پیغمبر
خود داد در مواطن حرب و بجهت این اسلام قوی گشت و کفر و شرک ضعیف شد و خدائے غالب
ست عزیز گرداند اہل توحید را دانا است خوار ساز و اہل شرک را انتهی ازین آیت شریف سے کمال فضیلت

حضرت صدیق اکبر کی پائی گئی اگرچہ یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ صدیق اکبر بالیقین ہمراہ رسالت پناہ تھے لیکن شیعون کے قبلہ و کعبہ جو بڑے مجتہد تھے ذوالفقار مین یون لکھتے ہین کہ ہجرت ابوبکر باجازت نبوی واقع شدہ و شیعہ این را قبول ندارند الخ اب ہم اسکی تردید مین علماے محققین و متقدمین شیعہ کی اقوال کو بعینہٖ نقل کرتے ہین تاکہ شیعون کو موقع انکار کا نہ ملے تفسیر حضرت امام حسن عسکری منتھی الکلام مین اسطرح سے مندرج ہے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَوحیٰ اِلَیْہِ یَا مُحَمَّد اِنَّ العلی الاعلی یقرا علیک السَّلَام و یقول لک اِنَّ اَبَا جَھل وَالْمَلَاء من قریش قد دبروا علیک قتلک الی ان قال و امرک ان تصحب ابابکر فانہ ان انسک و ساعدک و وازرک و تثبت علی تعاھدک و تعاقدک کان فی الجنۃ من رفاقتک و فی غرفاتھا من خلصائک الی ان قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و اٰلہ وسلم لابی بکر ارضیت ان تکون معی یا ابابکر تطلب کما اطلب و تعرف بانک انت الذی تحملنی علی ما ادعیہ فتحمل علی انواع العذاب قال ابوبکر یا رسول اللّٰہ اما انا لو عشت عمر الدنیا اعذب جمیعھا اشد عذاب لا ینزل موت صریح ولا فرج و کان ذالک فی محبتک لکان ذالک احب الی ان اتنعم فیھا وانا مالک لجمیع ممالیک ملوکھا فی مخالفتک وھل انا ومالی وولدی الا فداک فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و اٰلہ وسلم لاجرم ان اطلع اللّٰہ علی قلبک و وجد ما فیہ موافقا لما جری علی لسانک جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد بمنزلۃ الروح من البدن ماحصل قول امام صاحب کا یہ کہ جبرئیل علیہ السلام جناب رسالتمآب کے پاس وحی لائے اور کہا کہ اللہ جل شانہٗ آپ کو سلام کہتا ہے اور یہ فرماتا ہے کہ ابوجہل اور اوسکی قوم یعنی قریش نے آپ کے قتل کی مصمم تدبیر کی ہے اسواسطے آپکو چاہیے کہ ابوبکر کو اپنا رفیق کیجیے کہ اگر وہ موانست کرے اور اپنے عہد پر قائم رہے تو جنت مین بلکہ اعلی علیین مین آپکا رفیق ہوگا تب حضرت رسول خدا ابوبکرؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے ابوبکر تو راضی ہے کہ اس سفر مین میرے ہمراہ ہو اور کفار قریش جسطرح پر مجھے قتل کے لئے تلاش کرین اسیطرح تیرے قتل کے واسطے درپے ہون اور یہ بھی مشہور ہووے کہ تونے مجھے اس کام پر آمادہ کیا اور میری رفاقت کے سبب سے تجھپر

قسم قسم کے عذاب پہونچین ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین تو وہ شخص ہون کہ اگر آپکی محبت سے سخت ترین بلاؤن مین گرفتار رہون اور قیامت تک اون مین پھنسا رہون تو میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ آپ کو چھوڑ کر دنیا کی سلطنت قبول کرون میری جان و مال اور اہل و عیال سب کے سب آپ پر قربان ہین آپکو چھوڑ کر کہان ٹھکانا پاؤنگا یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی تیرے دل پر مطلع ہوا اور پائی تیری دل کی بات موافق تیری زبان کی بات کے بالیقین خدا نے تجھکو بمنزلہ میرے سمع و بصر کے گردانا اور تجھکو میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو سر کو جسم سے اور روح کو بدن سے ہے اور حملۂ حیدری مین یون لکھا ہے ہم صرف چند شعر تحریر کرتے ہین بخوف تطویل ورنہ کتاب مذکور مین بہت کچھ ہے۔

چنین گفت راوی کہ سالار دین
چو سالم بحفظ جہان آفرین

ز نزدیک آن قوم پر مکر رفت
بسوے سراے ابوبکرؓ رفت

پئے ہجرت او نیز آمادہ بود
کہ سابق رسولش خبر دادہ بود

نبی بر در خانہ اش چون رسید
بگوشش ندائے سفر در کشید

چو بوبکرؓ زان حال آگاہ شد
ز خانہ برون رفت و ہمراہ شد

برفتند القصہ چندے دگر
چو گردید پیدا نشان سحر

بدیدند غارے دران تیرہ شب
کہ خواندی عرب غار ثورش لقب

گرفتند در جوف آن غار جائے
و ےپیش بنہاد بوبکرؓ پائے

بہر جا کہ سوراخ یا رخنہ دید
قبارا بدرید و آن رخنہ چید

بدینگونہ تا شد تمام آن قبا
یکے رخنہ نگرفتہ ماند از قضا

بر آن رخنہ ماند آن یار غار
کف پاے خود را نمود استوار

نیامد جز او این شگرف از کسے
کہ دور از خرد می نماید بسے

نیامد چنین کارے از غیر او
بدینسان چو پرداخت از رفت و رو

ص ۵ ... پر شیعون کو نظر کرنا چاہیئے ۱۲

درآمد رسولؐ خدا هم به غار | نشستند یکجا بهم هر دو یار
چو شد کار پرداخته آن چنان | رسیدند کافر پیاپے بر آن
درآندم بکف پاے آن یار غار | که بر روے سوراخ بود استوار
رسیدش ز دندان مارے گزند | وزان درد افغان او شد بلند
پیمبرؐ باو گفت آهسته باش | رسیدند اعدا مکن راز فاش
مخور غم مگردان صدا را بلند | که از زخم افعی نیابی گزند
بغار اندرون تا سه روز و سه شب | بسر برد آن شه بفرمان رب
شدے پور بو بکرؓ هنگام شام | ببردی دران غار آب و طعام
نمودے هم از حال اصحاب شر | حبیبؐ خداے جهان را خبر
نبیؐ گفت پس پور بو بکرؓ را | که اے چون پدر اهل صدقؓ و صفا
دو جمازه باید کنون راهوار | که ما را رساند به یثرب دیار
براز برش پورؓ بو بکرؓ زود | بدنبال کارے که فرموده بود
هم از اهل دین بدؐ یکے جمله دار | برو کرد راز نبیؐ آشکار
ازو جمله دار این سخن چون شنود | دو جمازه دردم مهیا نمود
تهی شد ازان قوم آن کوه و دشت | رسولؐ خدا عازم راه گشت
بصبح چهارم برآمد ز غار | دو جمازه آورده بد جمله دار
نشست از بر یک شتر شاه دین | ابوبکرؓ را کرد با خود قرین
برآمد بر آن دیگرے جمله دار | به همراه او گشت عامر سوار

ناظرین انصاف دوست کو ان روایات کے دیکھنے سے جناب مجتہد العصر کی سخن سازی و راستبازی کا حال بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا - ع عیان راچہ حاجت بود از بیان + حق یہ ہے کہ متاخرین مذہب شیعہ مین دو شخص بڑے متعصب گذرے ہین ایک قاضی

نوراللہ شستری دوسرے مولوی طلدارعلی لکہنوی ان دونون کی تصنیفات مخالفانہ سے دین
مین بڑا تفرقہ پڑا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اب تہوڑا سا ذکر درباب انتشار ضمیرین جوفیا مین
متنازع ہے لکہنا ضرور ہے شیعہ کہتے ہین کہ علیہ کی ضمیر راجع حضرت صلعم کی طرف ہے ورنہ خلاف
فصاحت ہے ہم کہتے ہین کہ ضمیر علیہ کی راجع ہے بجانب صدیق اکبر رضی کے کہ اوس وقت وہ بسبب
بشریت کے نہایت ہی مضطرب اور اندوہگین اور طالب تسکین تہے ہم اسکے جواب مین اسیطرح
کی اور آیات کو لکہتے ہین تاکہ دعوی بے دلیل معترضون کا خارج ہو اول آیت تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ
وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ دیکہو تعزروہ اور توقروہ کی ضمیر راجع رسول اللہ کی طرف ہے اور تسبحوہ
کی ضمیر خدا کی جانب ہے دوم آیت وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ دیکہو اخیہ اور الیہ کی ضمیر
بسوئے حضرت موسی ہے اور یجرہ کی ضمیر راجع بسمت حضرت ہارون کے اس سے ثابت ہو
غیر فصیح نہین خاص محاورہ اہل عرب کا ہے ہفتم آیت رکوع ۱۱ ایضا لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ترجمہ
لیکن رسول اور جو لوگ ایمان لائے ساتہہ اوسکے لڑے ہین اپنی جان اور مال سے اور اونہین
کو ہین خوبیان (یعنی دونون جہان کی دنیا مین فتح اور غنیمت اور آخرت مین بہشت اور نعمت) او
وہی پہونچے مراد کو تیار کئے ہین اللہ نے اونکے واسطے باغ بہتی ہین اونکے نیچے نہرین
رہا کرین اون مین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی خلاصۃ المنہج لیکن فرستادہ خدا کہ آنانکہ ای
آوردہ اند باو یعنی بخدمت او جہاد کردند بمالہائے نفسہائے خود و آن گروہ ایشان راست نیکوئی
ہائے ہر دو سرائے کہ نصرت و غنیمت است در دنیا و بہشت و کرامت در عقبی و آن گروہ ایشانند
راہ یافتگان و بہ مقصود رسیدگان آمادہ ساختہ است خدائے برائے ایشان بوستانہا کہ میرود از زیر سا
یا اشجار آن جوئیہا در حالتیکہ جاوید باشند در آن آنست رستگاری بزرگ و فیروزی تمام انتہی اس
آیت شریف مین اللہ تعالی اصحاب رسول صلعم کے بارے مین تین باتین ارشاد فرماتا ہے

اوّل یہ کہ خوبیان دونون جہانکی اونکے واسطے ہین دوم یہ کہ وہ لوگ اپنی مرادونکو پہونچ گئے سوم یہ کہ اونکو آخرت مین ہمیشہ کو بہشت ملیگا۔ ہشتم آیت ملکوع ۱۲ پارہ ۱۱ سورہ ایضاً

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

ترجمہ جو لوگ قدیم ہین پہلے مہاجرین و انصار سے اور جو اونکے پیچھے آئے نیکی سے (یعنی ایمان اور طاعت سے) اللہ راضی اون سے (یعنی اونکے نیک افعالون اور اعمالون کے سبب سے) اور وے راضی اوس سے (یعنی دینی اور دنیاوی نعمتون سے جو اللہ نے اپنے کرم او فضل سے اونکو عطا کئے ہین) اور تیار کئے ہین واسطے اونکے باغ جنکے نیچے نہرین روان ہین رہا کرین اون مین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی واضح ہو کہ جو صاحب جنگ بدر تک مسلمان ہوئے وے قدیم کہلاتے ہین اور بعد اونکے تابع خلاصۃ المنہج

در پیشے گیرندگان یعنی آنہا کہ سبقت کردند بر عامہ مومنان بر ایمان از مہاجرین یعنی آنانکہ از مکہ ہجرت کردند مراد آنہا نند کہ بدو قبلہ با پیغمبر نماز گذاردند واز انصار آنہا کہ ساکنان مدینہ اند واہل مکہ را یاری دادند و آنہا ہفت کس بودند از اہل عقبہ اوّل و یا ہفتاد از اہل عقبہ ثانیہ و آنانکہ متابعت کردند سابقان را با یمان و طاعت مراد صحابہ اند از بقیہ مہاجر و انصار کہ پیروی کردہ اند و گویند ہر کہ متابعت ایشان کند تا قیامت از زمرۂ تابعان است خوشنود شد خدائے از ایشان بہ قبول طاعت ایشان از سابقان و لاحقان و خوشنود شدند ایشان از خدائے بانچہ یافتند از نعمت دینیہ و دنیویہ و آمادہ کرد خدائے مر ایشان را بوستان ہائے کہ میرود از زیر درختان آن جوی ہائے در حالتیکہ جاوید باشند دران ہمیشہ آنست رستگاری تمام و فیروزی بزرگ و رسیدن بتمام مراد این آیت دلالت است بر فضل سابقین و برتبہ ایشان بر غیر ایشان و این بجہت آنست کہ و رسید بر اسلام متحمل انواع عقوبت شدند در نصرت دین چون مفارقت از عشائر و نصرت اسلام با وجود قلت عدد و کثرت عدد و سبق با یمان و دعوت مردمان انتہلی اور

مجمع البیان مین تفسیر آیۂ موصوفہ کے یون مرقوم ہے کسانیکہ پیشتر از ہمہ بر پیغمبر خدا ایمان آوردند حضرت خدیجہ اند بعد ازان ابوبکرؓ انتہی پھر اسی تفسیر مین ہے کہ مہاجرانؓ سانے اند کہ ہجرت کردند بجانب مدینہ یا حبش چنانچہ حضرت عثمانؓ کہ مہاجر ہر دو جا ئے اند انتہی پس اللہ تعالی پہلے مہاجرین اور انصار اور اونکے تابعین بالاحسان کے حق مین چار صفتین ارشاد فرماتا ہے اوّل یہ کہ اللہ عزّ اسمہ اون سے راضی ہی دوم یہ کہ وہ لوگ اللہ سے راضی ہین سوم یہ کہ اللہ بموجب وعدہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ کے اونکو یقیناً بہشت مرحمت کریگا چہارم یہ کہ بے شبہ وہ ابدالآباد تک اوس مین رہینگے وبلاشک حضرت ابوبکرؓ صدیق و عمر فاروقؓ و عثمانؓ غنی رضی اللہ عنہم بھی باعتبار ایمان اور ہجرت کے پہلے ہی مہاجرین مین داخل ہین پس یہ اوصاف اربعہ بھی اونکے واسطے ثابت ہین نہم آیت پارہ ۱۱ سورہ توبہ

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰی بِعَہْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ط وَذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاہُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ترجمہ تحقیق اللہ نے خریدی ایمان والون سی جان اور مال اونکی اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ملیگا مقابلہ کرتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مارے جاتے ہین (یعنی کافرون کو فی النار کرتے ہین اور خود بھی جام شہادت سے سرشار ہوتے ہین) وعدہ ہوچکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو (یعنی اے اسلام والو) اس معاملہ پر جو تمنے کیا ہے اوس سے کہ چیز فانی کو دیکر چیز باقی کو مول لیا ہے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی توبہ کرنے والے (یعنی کفر اور شرک اور کبیرہ وغیرہ سے) بندگی کرنے والے (یعنی اخلاص سے) شکر کرنے والے (یعنی نعمت اسلام پر) بے تعلق رہنے والے (یعنی بسبب روزہ

رکھتے یا ہجرت کرنے یا لذّات دنیا کے دل نہ لگانے سے) رکوع کرنے والے سجدہ کرنے
والے حکم کرنے والے نیک کام پر (یعنی ایمان اور بندگی اور روزہ اور نماز اور حج اور زکوٰۃ
کا) اور منع کرنے والے بُرے کامون سے (یعنی کفر و شرک و سود و شراب و قمار وغیرہ
سے) اور تھامنے والے حدّین اللہ کی باندہی ہوئی (یعنی خلاف شرع شریف کے کوئی کام
نہین کرتے ہین) اور خوشخبری سنا تو ایمان والون کو (یعنی اللہ تعالیٰ نے اونکو ایسی عمدہ صفتون
کے ساتھ موصوف فرمایا خلاصۃ المنہج بدرستیکہ بخرید خدائے از گرویدگان نفسہائے
ایشان را کہ مباشر جہاد شوند و مالہائے ایشان را کہ در راہ او نفقہ کنند بآنکہ مر ایشان را
بہشت ست این تمثیل ست برائے ثواب دادن مومنان بہ بہشت و بر بذل اموال و انفس
ایشان بحقیقت اشترا ازیراکہ بیع و شری جائے وقوع کہ غیر مالک مشتری باشد و حالانکہ مالک
ہر دو حضرت خداوند ست کہ مالک مطلق ست پس این تحریص ست در غزا و جہاد یعنی
اے بندہ از تو بذل نفس و مال و از من عطا دادن بہشت نے زوال نفس مایہ خر و شور ست
و مال سبب طغیانی و غرور این ناقص و معیوب در راہ من فدا کن و بہ بہشت باقی مرغوب را
بستان یکے از اکابر دین فرمودہ کہ بیع موقوف ست بر بایع و مشتری و دلّال و ثمن مشتری
خدائے غفار ست و دلّال محمد مختار و بایع بندہ مومن دیندار و ثمن دار القرار فنعم المشتری رب الرحیم
و نعم الدلّال الرسول الکریم و نعم الثمن الجنۃ النعیم بعد ازان آن چیزے میفرماید کہ بجہت شری
نمودہ و میگوید کہ کارزار کنند آن مومنان کہ نفس ایشان خریدہ شدہ در راہ خدائے و طلب
رضائے پس میکشید دشمنان را وگاہے کشتہ میشوید بدست اعدا حق تعالیٰ بر بیع و شری
وعدہ دادہ وعدہ دادنی بر خود ثابت و باقی کہ خلافی نیست درین سہ کتاب این دلیل ست
بر آن کہ اہل توریت مامور بودند بقتال و کیست وفا کنندۂ عہد خود از خدائے کہ کریم ست
و کریم خلاف وعدہ روا ندارد پس شادمان شوید و با فرحناک گردید بخرید و فروخت خود بہر
متابع کردند با وجہ حق تعالیٰ مطالب عظمیٰ و مقاصد رفیعہ برائے شما بر خود واجب ساخت

یعنی صحابہ رسالت مآب معشر

ہمچنانکہ فرمودہ وآن بیع وشری آنست رستگاری بزرگ مومنان مذکور باز گروندگان از معاصی ورجوع کنندہ گان بہ مغفرت باری پرستندہ گان حق باخلاص وقائم بشرائط خدمتگاری دستایندگان حق راہر آنچہ برایشان رسید از نعمت وبلیہ وروزہ داران یا سیر کنندگان بطلب علم یا برائے جہاد وحج وزیارات رکوع کنندگان در صلوٰۃ ویاخضوع کنندگان بردرگاہ بے نیاز سجدہ کنندگان در نماز فرمایندگان بایمان وطاعت وسنّت حضرت رسالت وبازدارندگان از کفر ومعصیت وارتکاب بدعت ونگاہدارندگان مراحکام شرائع خدارا وبشارت دہ مومنان راکہ بدین صفات موصوف اند انتہیٰ دیکھو اللہ تعالیٰ نے کیسی کیسی تعریفین اصحابؓ مجاہدین کی فرمائی ہین اور کیسے کیسے وعدے دئیے ہین پس بے شک وشبہ یہ تمام اوصاف صحابہؓ رحمت العالمین مین یقیناً پائے جاتے ہین دہم آیت رکوع ۵ پارہ ۱۷ سورہ حج اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ترجمہ وہ لوگ کہ اگر مقدور دین ہم اونکو کہتی کرین نماز اور دین زکوٰۃ اور حکم کرین بہلے کام کا اور منع کرین برے کام سے اور اللہ کے اختیار مین ہے انجام ہر کام کا یعنی یہ مہاجرینؓ دین قائم کرینگے ایک مدت تک آخر کار بفضل خدا ایسا ہی ظہور مین آیا خلاصتہ المنہج یعنی آن جماعتہا ؛ وآن آنانند کہ اگر جاے دہیم ایشان را وتمکین واقتدار بخشیم ایشان را در زمین وزمان حکومت بکف کفایت ایشان دہیم بپا پیدارند نماز راجہت تعظیم ما وبدہند زکوٰۃ راجہت یاری دادن بندگان ما وبہ فرمایند بہ نیکوئی یعنی آنچہ در شرع وعقل نیکو باشد وبازدارند مردمان را از زشتی یعنی آنچہ شرع وعقل قبیح شمرند مرخدائے راست سرانجام ہمہ کارہا وہمہ چیزہا بید قدرت اوست دراین تاکید وعدہ نصرت ست از عکرمہ نقل ست کہ این متمکنان ہمہ امّت مرحومہ اند انتہیٰ دیکھو اس آیت شریف مین اللہ تعالیٰ اصحابؓ مہاجرینؓ کے حق مین فرماتا ہے کہ اگر ہم ان لوگون کو حاکم کرین تو ان سے وہ امور حسنہ سب صادر ہون اس مین کوئی شک شبہ نہین ہے کہ ان مہاجرینؓ مین سے

حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حاکم کیا کیونکہ وہ سب
امور حسنہ انہین بزرگان دین سے صادر ہوئے اور اسکے برخلاف تاویل کرنے مین
کلام خدا بے معنی ہوتا ہے بلکہ اطلاق کفر کا لازم آتا ہے پس آیت بینہ صحت خلافت
خلفاء راشدین پر دال ہے اور حال حکومت مطابق شریعت اون ارکان اسلام کا تمام جہان
اظہر من الشمس ہے یازدہم آیت رکوع ۱۱ پارہ ۱۷ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي
هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ترجمہ اور جہاد کرو اللہ کے واسطے (یعنی
خدا کے دشمنون سے ظاہری ہون مثل کفار و مشرکون کے یا باطنی ہون مثل نفس امارہ
و حرص و شہوت و غضب کے) جیسا کہ چاہیئے جہاد کرنا (یعنی دل کی صفائی اور خلوص نیت سے)
اوس نے تمکو پسند کیا اور نہین رکھی تم پر دین مین کچھ مشکل مذہب تمہارے باپ ابراہیم کا اوسنے
نام رکھا تمہارا مسلمان حکم بردار پہلے سے (یعنی قرآن سے اگلی کتابون مین) اور اس قرآن
مین تاکہ ہو رسول بتانے والا تم پر اور تم ہو بتانے والے لوگون پر سو کھڑی کرو نماز اور دیتے
رہو زکواۃ اور بھروسہ کرو اللہ پر وہ تمہارا صاحب ہے سو اچھا صاحب ہے اور اچھا مددگار
خلاصۃ المنہج وجہاد کنید با دشمنان خدا و اگرچہ پدران و پسران شما باشند در راہ خدا
و محض فرمان او چنانچہ سزاوار جہاد او باشد یعنی نیت جہاد را خالص سازید و برائے
رضائے خدا و امتثال اوامر و اصلا آن را بغرض آلودہ مسازید و کمال جد و جہد دران مرعی
دارید او سبحانہ برگزید شمارا از برائے نصرت دین خود پس بر جہاد اصغر و اکبر ثابت قدم
و راسخ باشید و نساخت مقرر بر شما در دین ہیچ شئے یعنی احکام دین را بر شما شک
فراگرفت و تکلیف مالایطاق نہ فرمود شمارا دران بلکہ بوقت ضرورت رخصتہا فرمود
واسع گردانید کیش پدر شما کہ ابراہیم ست و تنگ نکرد دران چنانکہ بنی اسرائیل خدائے نام

نہاد شمارا مسلمانان پیش از قرآن در کتب منزلہ و در قرآن نیز و یا ابراہیم شمارا مسلمانان نام
نہادہ در زمان خود و درین نیز چہ در قرآن مذکورست کہ ابراہیم گفتہ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً
مُّسْلِمَۃً لَّکَ و اوّل اوضحست بر ہر تقدیر شما تسمیہ یافتہ اید بمسلمین تا باشد پیغمبر یعنی محمد روز
قیامت گواہ بر شما بہ قبول دعوت و متابعت ملت ابراہیم و تا باشید شما گواہان بر مردمان
برسانیدن انبیا دعوت حق را بر ایشان پس بپائید ارید نماز را جہت تعظیم امر او و سپاس داری
ہر آنچہ بشما کرامت و ارزانی داشتہ و بدہید زکوٰۃ برائے شفقت بر خلق خدائے و چنگ
در زنید بفضل خدائے اوست یار بندگان و متولی کار درماندگان و مالک امر جمیع آفریدگان
وطاعت کنندگان و پیروی نمایندگان پس نیکو کارگذار ایست و خداوند لیست او و نیکو مددگاری
دیاوری کہ بسیاری عیب ہا را پوشد و مددگاری گناہان بہ بخشد و بولایت روزی را برقرار
خود بہ بندگان مستمر دارد اگر در حق او عصیان ورزند انتہی دیکھو رب جلیل اصحاب رسول اللہ
کی شان مین مسلمان کا لفظ ارشاد فرماتا ہے نہ شیعہ و امامیہ کا دوازدہم آیت رکوع ہ سورۂ نور
پارہ ۱۸ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمْ دِیْنَہُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَہُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِہِمْ اَمْنًا
یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۰ ترجمہ
وعدہ دیا اللہ نے اون لوگون کو جو ایمان لائے تم مین سے اور اچھے کام کئے یقیناً خلیفہ
کریگا اونکو ملک مین جیسے خلیفہ کیا تھا اون سے اگلون کو یعنی داود علیہ السلام کو بموجب
آیہ شریف یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ اور اسیطرح سے سلیمان علیہ السلام کو
اور جماویگا اونکو دین اونکا وہ دین کہ پسند کردیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن

میری ہی بندگی کرینگے شریک میرا نکرینگے کسیکو اور جو کوئی ناشکری کریگا اوسکے پیچھے
سو وہی لوگ ہین بے حکم خلاصۃ المنہج وعدہ داد خدای آنان راکہ گرویدہ اند از شما و کردند
کارہاے شایستہ بہر آئینہ البتہ ایشان را در زمین کفار از عرب و عجم خلیفہ گرداند ہمچنانکہ خلیفہ
گردانیدہ شدہ اند پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بدیشان داد بعد
از ہلاکت جبابرہ تا تصرف کردند در آن چنانکہ تصرف ملوک در ممالک خود و اندک زمانے
حق تعالیٰ وعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمود
و بہر آئینہ متمکن و ساکن سازد و با قوت گرداند برائے مومنان دینی کہ ایشان را آن دینیکہ
پسندیدہ و برگزیدہ است برائے ایشان یعنی اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند و بہر آئینہ
بدل دہد ایشان را از پس ترس ایشان از شر دشمنان ایمنے از ایشان امن پرستند مرا شریک
نسازند بمن چیزے را یعنی خلافت و حکومت و جاہ ایشان را از عبادت و توحید باز ندارد
و ہر کہ مرتد شود یا کفران ورزد این نعمت پس آن گروہ ایشانند فاسقان منہ واضح ہو کہ جو ضمیر
مخاطب کی لفظ منکم مین ہے اور جو جگہ ضمیر غائب کی صیغہ جمع کے ساتھ واقع ہوئی ہے اور
جمع کا اطلاق تین سے کم پر نہین آتا ہے اگر شیعہ مدعی ہون کہ یہ آیت شریف بارہ امام کی شان
مین ہے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ اوس وقت مین کہ یہ آیت نازل ہوئی سوائے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کے اور کوئی صاحب اماموں مین سے موجود نتھے دوسرے یہ کہ سوائے
حضرت علی کے اور اماموں مین سے کوئی صاحب منصب خلافت کو نہین پہونچے اور چند مہینے
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا خلافت کرنا اس وجہ سے شمار مین نہین آسکتا ہے کہ شیعہ
اون سے بدرجہا سوء اعتقادی و عناد قلبی رکھتے ہین جسکو ہم آگے بیان کرینگے اگر حضرت
حسن کا بھی خلیفہ ہونا تسلیم کیا جاوے تو اس صورت مین بھی معنی صیغہ جمع کے صحیح نہین
ہو سکتے پس اس آیت شریف مین اللہ نے یقینی وعدہ فرمایا ہے کہ اون صحابہ سے جو وقت
نزول اس آیت کے ایمان لا چکے تھے تین آدمی یا زیادہ مین سے درجہ خلافت پر مشرف ہو

سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کے بالضرور پہونچینگے اور اونکے وقت مین وہی دین ظاہر ہوگا
جو پسندیدہ خدا ہے اور اونکے وقت خلافت مین مسلمانون کو امن کامل حاصل ہوگی اور
مسلمان لوگ خالص بندگی خدا کی کرینگے چنانچہ اِس وعدہ کو اللہ جلّ شانہ نے پورا کیا اور
خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو درجہ خلافت کبریٰ پر پہونچایا اور انہین چاریار کی جہد
اور جانفشانی کے سبب سے دین محمّدی شرق سے غرب تک اور جنوب سے شمال تک پھیل گیا پس
یہ چارون ارکان اسلام لاکلام سچّے اور پکّے خلیفہ ہین اور منکر اونکی خلافت کا بے شبہ
کافر ہے سیزدہم آیت رکوع ۳ پارہ ۲۶ سورہ فتح لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ
تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا وَّمَغَانِمَ کَثِیْرَۃً یَّاْخُذُ
وْنَھَا وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝ وَعَدَکُمُ اللّٰہُ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً تَاْخُذُوْنَھَا فَعَجَّلَ لَکُمْ ھٰذِہٖ وَکَفَّ اَیْدِیَ
النَّاسِ عَنْکُمْ وَلِتَکُوْنَ اٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَھْدِیَکُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝ وَّاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھَا قَدْ
اَحَاطَ اللّٰہُ بِھَا وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۝ ترجمہ تحقیق راضی ہوا اللہ ایمان والون سے
جسدم بیعت کرتے ہین تیرے تئین نیچے درخت کے پس جانا اوس چیز کو کہ اونکے دلون
مین ہے پس نازل کی تسکین اون پر اور ثواب دیا اونکو فتح قریب اور غنیمت بہت کا لیتے ہین
اوسکو اور ہے اللہ غالب حکمت والا وعدہ دیا تمکو اللہ نے غنیمت بہت کا لیتے ہو تم اوسکو
پس جلدی کی واسطے اوسکے اوس نے اور باز رکھا ہاتھ آدمیون کا اوپر تمہارے اور تاکہ ہونشانی
واسطے ایمان والون کے اور ہدایت کرتا ہے تمکو راہ راست کی اور دوسرے وہ جن پر کہ تم قادر
نہین ہوئے اور تحقیق اللہ نے احاطہ کیا ساتھ اوسکے اور ہے اللہ ہر چیز پر قادر خلاصۃ المنہج
بدرستیکہ خدا خوشنود شد از گروندگان صحابہ وقتیکہ بیعت کردند باتو در زیر درخت سمرہ پس
بید انست خدا آنچہ در دلہائے ایشان ہست از خلوص عقیدت و وفا پس فرو فرستاد
خدائے آنچہ سبب سکون و آرامیدن دل بود برایشان و پاداشش داد ایشان را فتح نزدیک
کہ آن فتح خیبر ہست یا مکہ و دیگر خبر داد ایشان را از فضل عمیم خود غنیمت ہائے بسیار فرا گیرند

آن را از ضیاع وعقار وامتعہ ونقود وغنائم ہوازن کہ بعد از فتح مکہ بود او ہست خدائے غالب
برہمہ چیزہا پس دو دستان خود را نصرت دہد وبر دشمنان غالب گرداند وآن را بحکم ومصالح
بندگان وعدہ کردہ است شمارا خدائے اے امت عالی ہمت غنیمت ہائے بسیار در بلاد
فارس وروم وغیرہ از بلاد مشرق ومغرب کہ خواہید گرفت آن را تا روز قیامت پس تعجیل فرمود
برائے شما این یک غنیمت را کہ غنیمت خیبرست وباز داشت دست ہائے مردان را
از شما کہ خوف در دل آنہا افگند تا باشد آن غنیمت معجلہ نشانہ مر مومنان را وتا نماید شمارا راہ
راست وو عدہ داد خدائے شمارا غنیمت ہائے دیگر کہ ہنوز قادر نشدہ اید در حرب وعدہ
داد شمارا یا قریہ یا بلاد دیگر تا روز قیامت بدرستیکہ احاطہ کردہ است علم خدائے بآن غنائم
دیا فتح مکہ دیا فتح دیگر کہ عنقریب بدان دست یابید وہست خدائے برہمہ چیز از فتح مدائن
وعطائے غنائم وغیرہ توانا چہ قدرت او ذاتیہ است انتھی شان نزول اس آیت یعنی ستر
کی یہ ہے کہ حضرت پیغمبر برحق نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تھا پس حضرت نے اعراب اور بادیہ
نشینون کو دعوت کی تا کہ اس سفر مین ہمراہ ہون یہ اندیشہ حضرت کا اس پیش بینی کی راہ سے
تھا کہ مبادا کفار اشرار مکہ معظمہ مین جدال وقتال کرین اور اندر مکہ کے جانے سے مانع ہون
لیکن اکثر اعراب نے آپکی دعوت قبول نہ کی اور اس سفر مین جناب کے ہمراہ نہوئے مگر وہی
خالص مخلص اصحاب جو سراپا ایمان تھے ہمراہ ہوئے جب مکہ کے قریب پہونچے قریش
مانع ہوئے تب حضرت نے حراش کو اہل مکہ کے پاس بھیجا گر کفار او سکے قتل کے درپے
ہوئے وہ واپس آیا پھر حضرت عثمان غنی کو بھیجا مکہ والون نے حضرت عثمان غنی کو قید کر لیا
اور تمام مین آپکے قتل ہونے کی خبر مشتہر ہوئی حضرت نے اپنے سچے اور پکے یارون کو جنکی
تعداد باختلاف روایات چارسو سے دو ہزار تین سو تک تھی جمع فرمایا پھر حضرت نے ایک
درخت کے تلے بیٹھکر جسکو سمرہ کہتے ہین بیعت لی کہ قریش سے خوب جنگ کرین اور کسیطرح
سے منہ نہ پھیرین چنانچہ ان تمام ہمراہیان جان نثار نے بدل خوشی بیعت کی اور سوائے

اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد خلفائے ثلثہ حق تھا اور جو جہاد کہ تا قیام قیامت مسلمان کرینگے وہ بھی حق ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲

قیدبن قیس منافق کے کہ جسنے اس کار خیر مین مخالفت نہ کی چونکہ اس سفر مین منافقون کا نفاق
اور مخصلون کا اخلاص صاف صاف کھل گیا اسی سبب سے اسکو بیعت الرضوان کہتے ہین۔
فقط اس آیت شریف مین جو حضرات شیعہ تاویلات کرتے ہین معہ اونکے مجتہدو نکے اختلافات
کے بیان کیجاتی ہین قاضی نور اللہ شستری نے مجالس المومنین مین لکھا ہے۔
ازان فعل خاص کہ بیعت است و کسے منکر این نیست کہ بعضے از افعال قبیحہ از ایشان بوجود
آمدہ کہ مخالف آن عہد و بیعت است چنانکہ در امر خلافت اور صاحب تقلیب المکائد بجواب
کید نود و یکم تحفہ اثنا عشریہ کے یہ لکھا ہے کہ اما بودن ابوبکرؓ و عمرؓ در اہل بیعت الرضوان پس
فائدہ بحال شان نمیرساند زیرا کہ حق سبحانہ تعالی امی فرماید اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ الخ این کلام
معجز نظام دلالت میکند بر اینکہ اہل بیعت رضوان نکث بیعت خواہند کرد دیکھو ان متعصبون
نے کیسے کلام الہی کے معنی بدلے ہین اور کیسی تاویلین بیجا کی ہین کہ جسکا سر نہ پانون
بقول شخصے مارے حبنوا کے جائے خیرآباد اگر شیعہ بموجب آیہ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ
وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ کے مجبور اور معذور نہ ہوتے تو بیشک مثل یہود و نصارا کے ضرور تحریف
و تبدیل قرآن مجید مین کرڈالتے ہان اب اون صاحبون کا بھی قول سنئے جو مخالف ان
دونون قول مذکورہ بالا کے ہے اور موافق ہماری تفسیر کے چنانچہ تفسیر علامہ کاشانی مین یون
مرقوم ہے کہ آن حضرت فرمودند بدوزخ نرود یک کس ازان مومنان کہ در زیر شجرہ بیعت
کردند اور ترجمہ کشف الغمہ مین یون لکھا ہے کہ از جابرؓ بن عبد اللہ انصاری روایت ست
کہ ما در آن روز ہزار و چہار صد کس بودیم در ان روز من از حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
شنیدیم کہ آن حضرت خطاب با حاضران نمود فرمود کہ شما بہترین اہل روے زمین اید ما ہمہ
در ان روز بیعت کردیم و کسے از اہل بیعت نکث ننمود مگر قید بن قیس کہ آن منافق بیعت خود را
شکست اس روایت سے چند فوائد حاصل ہوئے اوّل یہ کہ بیعت الرضوان مین چودہ سو
اصحابؓ تھے دوم یہ کہ حضرت نے اونکو اپنی زبان مبارک سے بہترین اہل زمین کا فرمایا

سوم یہ کہ سوائے ایک منافق کے کسی نے بیعت نہین توڑی اگر شیعون کے شہید ثالث زندہ
ہوتے توہم اونکو حضرت جابرؓ کی روایت دکھلاتے اور اون سے ہی اونکے انصاف اور ایمان
داری کی داد چاہتے اور کہتے ع اگر تو می ندہی داد روز داد ے ہست - ہان یہ امر بھی اس
موقع پر لکھنا ضرور ہے کہ شاید شیعہ طعن کرین کہ بیعت الرضوان مین حضرت عثمانؓ تو شریک
ہی نہ تھے توہم یہ جواب دین کہ اگرچہ حضرت عثمانؓ شریک بیعت الرضوان نہ تھے مگر حضرت
رسالتؐ پناہ کو اون سے اس قدر محبت تھی کہ باوجود عدم موجودگی کے اونکو بیعت کے وقت
شریک فرمایا اور کیسا شریک کہ خاص اپنے دست پاک کو دست عثمانؓ بتایا چنانچہ روضہ کلینی
کی حدیث اسپر دال ہے فلما انطلق عثمان لقی ابان بن سعید فتاخر عن السرج فحمل عثمان
بین یدیہ ودخل عثمان فاعلمہم وکانت منا وشہ فجلس سہل بن عمرو عند رسول اللہ صلعم
وجلس عثمان فی عسکر المشرکین وبایع رسول اللہ المسلمین وضرب صلعم باحدی یدیہ علی الاخریٰ
لعثمان وقال المسلمون طوبیٰ لعثمان طاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروۃ واحل فقال رسول اللہ
ماکان یفعل فلما جاء عثمان قال رسول اللہ اطفت بالبیت فقال ماکنت لا طوف بالبیت
ورسول اللہ لم یطف بہ ثم ذکر القصۃ وماکان فیہا الحدیث ترجمہ پس جس وقت چلا عثمانؓ
ملا ابان بن سعید پس ٹھہر ازین سے پس سوار ہوا عثمانؓ آگے اوسکے اور داخل ہوا عثمانؓ پس معلوم
کیا اونھون نے اور تھا چپتا پس بیٹھا سہل بن عمرو رسول اللہ کے پاس اور بیٹھا عثمانؓ مشرکین کے
لشکر مین اور بیعت لی رسول اللہ نے مسلمانون کی اور مارا ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر واسطے
عثمانؓ کے اور کہا مسلمانون نے کہ خوشا حال عثمانؓ کا کہ اونکو طواف خانہ کعبہ کا نصیب ہوا حضرتؐ
نے فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ عثمانؓ بغیر ہمارے طواف کرے پس جسوقت آیا عثمانؓ فرمایا رسول اللہؐ
نے کہ تو نے کعبہ کا طواف کیا عرض کی کہ مین بغیر حضور کے کبھی سے طواف کرتا اور اسی طرح
حملہ حیدری مین منظوم ہے **ابیات**

طلب کرد پس اشرف انبیا		ز اصحابؐ عثمانؓ صاحب حیا	

بادهم جان گفت خیر البشر	که زان پیشتر گفته بد باعمر
بو سید عثمانؓ زمین و زمان	بمقصد روان شد چو تیر از کمان
چو اورفت اصحابؓ روز دگر	بگفتند چندین به خیر البشر
خوشا حال عثمانؓ با احترام	که شد قسمتش حج بیت الحرام
رسولؐ خدا چون شنید این سخن	بپاسخ چنین و گفت با انجمن
ز عثمانؓ نداریم ما این گمان	که تنها کند طوف آن آستان

اے گروہ ابن سبا خدا اور رسولؐ کے واسطے ذرا تو اپنے جی مین انصاف کرو کہ تمہارے مورخ اور مفسر اور محدث کیسے کیسے فضائل اور کمال اصحابؓ رسول اللہ صلعم کے لکھتے ہین اور اونکے ایمان اور اسلام کو تسلیم کرتے ہین اور پہر بھی تم اپنے علماء کے مخالف پر کمر باندھتے ہو حق یہ ہے کہ ع نیش عقرب نہ از پے کین است ✤ مقتضائے طبیعتش اینست۔

اس حدیث موصوفہ بالا سے چند فوائد حاصل ہوئے **اول** یہ کہ حضرت عثمانؓ غنی کی اطاعت پر کمال درجہ رسولؐ اللہ کو اعتماد تھا کہ آپنے لوگون سے فرمایا کہ عثمانؓ بغیر ہمارے ممکن نہین کہ طواف حرم کرے **دوم** یہ کہ اپنے دست اقدس کو دست عثمانؓ فرمایا بموجب (ید اللہ فوق ایدیھم) **سوم** یہ کہ حضرت عثمانؓ کو مشرکین مکہ نے قید بھی کیا مگر اسلام پر مستقل رہے۔

چہاردہم آیت رکوع و پارہ و سورہ ایضاً اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْحَمِیَّۃَ حَمِیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی وَکَانُوْا اَحَقَّ بِھَا وَاَھْلَھَا وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ **ترجمہ** جب رکھی کافرون نے اپنے جی مین نادانی کی ضد پہر اوتارا اللہ نے اپنی طرف سے چین اپنے رسولؐ پر اور لازم کر دیا اونکو کلمہ تقوی کا (یعنی کلمہ شہادت کا کہ کبھی اون سے جدا نہو گا) اور یہی تھے اسکے لائق اور اہل اسکے اور ہے اللہ ہر چیز سے خبردار **خلاصۃ المنہج** یاد کن اے محمدؐ چون گذاشتند آنانکہ نگرویدند و مقرر نشدند در دلہائے ایشان حمیت یعنی آن چیزے راکہ دل راگرم وافروختہ گردانند از خشم و غضب کہ از حمیت

تعصب وتکبّر وغیرت ناشئے شده باشند حمیّت وغیرت وتعصب زمان جاہلیت را که باعث
غضب وخشم ایشان ست وبجہت آن گفتند که چون محمدؐ ذبیدبر واحد پدران وبرادران خویشان
ما را کشت سوگند بلات وعزیٰ خوردند که او بمنازل خود در حمیّت بیاوریم یا آنکه چون پدران
وبرادران ما منقاد او نشدند ما نیز برسالت او ایمان نیاوریم وچون جاہلیت مرعی داشتند پس
فرد فرستاده خدائے طمانیت وآرامش خود را یعنی آن چیزے را که سبب اطمینان وآرام
دل بود از نزد خود انزال فرمود بر فرستادهٔ خود وبرگزیدگان باو ترک مقاتله کرده بمصالحه راضی
شدند وباو در حینیکه سہیل بن عمرو وخویطب بن عبد العزیٰ ومکران بن حفص راضی نشدند که عنوان
صلحنامه بسم اللہ الرحمن الرحیم ومحمد الرسول اللہ باشد مومنان خواستند که ازان ابا کنند
وبا ایشان در مقام مقاتله ومنازعه درآیند حق تعالیٰ انزال سکینه فرمود در قلوب ایشان بجہت
آن صلح شعار خود ساخته قبول آن نمودند ولازم گردانید یعنی ثابت ساخت مومنان را خدائے
تعالیٰ سخنے که سبب پرہیزگاری ست از طغیان وعدوان واساس دورے ازان مراد کلمه
شہادت ست یا بسم اللہ الرحمن الرحیم که اہل مکه نگذاشتند که در عنوان نامه بنویسند ویا محمد
الرسول اللہ وکلمه وفا انتہیٰ اس آیت مین حق سبحانه تعالیٰ نے اون سب اصحاب کے حق مین جنمین
حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی یقیناً داخل ہین چار باتین ارشاد
فرمائین اوّل یه که وے بے شبه ایمان والی ہین دوم یه که نزول سکینه مین وے
رسول مقبول کے شریک تھے سوم یه که کلمه تقویٰ کا اونکو لازم تھا چہارم یه که کلمه تقویٰ کی
اونکو لیاقت کامل تہی پس جو شخص ایسے بزرگان دین کو بُرا جانے ویا اونکو مخالف سمجھے وه قطعی
بنص قرآنی مردود ہے پاره بیستم آیت رکوع ۴ سوره فتحنا وپاره ایضاً مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ
اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ
فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ
فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ترجمہ محمد رسول اللہ کا ہے اور جو لوگ او سکے ساتھ ہین (یعنی اصحاب باصفا) زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپس مین تو دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدے مین (یعنی اکثر اوقات اونکی نمازہی مین گذرتی ہے) ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل (یعنی ثواب آخرت) اور اوسکی خوشی بانا اونکا اونکے منہ پر ہی سجدے کے اثر سے یہ کہاوت ہے اونکی توریت مین اور کہاوت ہے اونکی انجیل مین جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پہر اوسکی کمر مضبوط کی پہر موٹا ہوا پہر کہڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا ہے کھیتی والون کو تا جلاوے اونسے جی کافرونکا وعدہ دیا ہے اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہین اور کئے ہین بہلے کام معافی کا اور بڑے نیک کا خلاصۃ المنہج محمد فرستادہ خداست وآنانکہ با اویند از مومنان صادق العقیدت وراسخ الایمان سخت دلانند بر اہل کفار نرم دل ومشفق ومہربان میان یکدگر ہمچنانکہ در جاے دیگر میفرماید کہ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْکٰفِرِیْنَ مرویست کہ تشدد ایشان نسبت کفار بروجہی بود کہ لباسہا واشیا خود را از ایشان باز داشتند تا بجامہاے وبدن ہاے ایشان نرسد ورافت ومہربانی ایشان نسبت با اہل اسلام بمثابہ بود کہ چون یکدگر بدیدندے سلام کردندے وبمصافحہ ومعانقہ یکدگر مشغول شدندے وشبہ نیست کہ لازم جمیع اہل ایمان است می بینی اے بینندہ آن مومنان صادق الاعتقاد را رکوع کنندگان سجدہ نمایندگان بجہت اشتغال ایشان بنماز در اکثر اوقات ومی بینی ایشان را کہ پیوستہ می طلبند افزونی مرتبہ وزیادتی مثوبتہ از حق تعالیٰ وخوشنودی او در جمیع حالت مراد آن ست کہ طاعت ایشان براے قربت ست برضاے حضرت عزت بدون شایبہ ریا ویا عجب وسمع غلبیت علامت ایشان در ردیت ہاے ایشان ست یعنی علامت در پیشانی ایشان ظاہر ست از نشانہ سجدہ کردن یعنی از پیشانی کہ سجود میسر ایشان ست واین مستلزم کثرت سجود ایشان ست ان وصف عظیم الشان کہ مذکور شد صفت ایشان ست در کتاب موسیٰ وصفت ایشان ست در کتاب عیسیٰ یعنی مومنان موکتاب

سمجھو یا کہ ان توریت وانجیل کے ملنون مین جا کر دونو کتاب کا ترجمہ فارسی زبان مین کرلاوے چنانچہ مشار الیہ فورا روانہ منزل مقصود ہوا اور بادشاہ کے خوف سے بہت جلد توریت وانجیل کا ترجمہ کرکے آیا چونکہ بادشاہ شہر قم دین مین متعصب تہا تحقیق مسئلہ سجود وسوفے وقت پر موقوف رکہا جب وہ اغتشان سروالیہ تا بالنجف انشرف مین فضلائے فریقین یعنی سنی وشیعہ وغیر علماء توریت وانجیل کو جمع کرکے ایک جلسہ منعقد کیا اور مسئلہ سجدہ

بصفت عجیبہ مذکور اند و باصفوت غریبہ مذکور ہیچ دانہ کشتہ است کہ در حال اوّل بیرون آورد
شاخہاے خورد خورد را کہ در نہایت باریکی و ضعیفی باشد پس معاونت دہد قوی و نیرومند گرداند
پس سطبر و غلیظ شود پس راست بایستد بر ساقہا و اصول خود یعنی از گیاہ ضعیف نحیف بتدریج
نشو و نما یابد و در آخر بروجہی قوی گردد کہ بشگفت آورد مزارعان را بجسامت و قوت و سطبری
و حسن این مثل براے حال حضرت رسالتؐ و اصحابؓ ہمچنانکہ دانہ مزروع در بدایت حال
شاخہاے ضعیف ازو پیدا شود و بتدریج تربیّت می یابد تا کہ قوی و جسیم میشود سبب
تعجب مزارعان گردد حضرت رسالتؐ و اصحابؓ نیز در بدائت حال در نہایت سخافت و ضعف
حال بودند و بعد از ان بتدریج قوت میگرفتند تا قوت تمام کردند بر جمیع آدمیان فائق آمدند و سبب
تعجب مردمان شدند و یا زرع آن حضرتؐ کہ در بدائت اسلام بے یار و معاون بود و شطار
اصحابؓ او کہ دست او را قوی کردند یعنی ہمچنانکہ زرع در اوّل دقیق و رقیق ست و بتدریج غلیظ
میشود و شاخہا برو متلاحق می شود و بہ حیثیتے میگردد کہ مزارعان از قوت و کثرت او تعجب کردند
و بہر تقدیر حق تعالیٰ براے اہل ایمان و دین اسلام این تشبیہ فرمودہ تا بخشم آورد بایشان یعنی
بقوت و کثرت ایشان ناگرویدگان را وعدہ کرد خدا آنان را کہ گرویدہ اند بخدا و رسولؐ و کردند
کارہاے ستودہ از ایشان یعنی آنانکہ سمت ذکر یافتہ اند آمرزش گناہان و مزدی بزرگ
و بے پایان غرض از ذکر این وعدہ براے مومنان کہ در اعمال صالحہ بیشتر رغبت کنند در جہاد
کہ رکن اسلام ست و سبب مقہوریّت اہل کفر کہ مستلزم غلبیت و قوت اسلام است انتہیٰ اس
آیت شریف مین اللہ جلّ جلالہ اصحابؓ جناب رسالت پناہ صلعم کی تعریف و توصیف فرماتا ہی
کہ یہ لوگ (یعنی اصحابؓ) کافرون پر بڑے زورآور اور آپسمین بہت ہی مہربان اور نماز مین
بکثرت مشغول اور ثواب اور رضامندی خدا کے طالب ہین پس جو شخص کہ دعوی اسلام کرکے
اور اصحابؓ باصفا کو اس صفت مین موصوف نجانے وہ بیدین بالیقین گمراہ ہے شانزدہم
آیت رکوع ۱ سورہ حجرات پارہ ایضاً وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ

معلوم ہو کہ کون فرقہ حق بجانب ہی غرضکہ بعد بہت بڑی قیل و قال کے فضلاء اہلسنّت علماء اہل تشیع پر غالب آئے اور یہ مسئلہ مسلم الثبوت کو پہونچا کہ مذہب اہلسنّت والجماعت حق ہی اور اسی پر علماء توریت وانجیل نے شہادت دی بعد اوسکے ایک محضر لکھا گیا اور اوسپر جملہ علماء سنّی و شیعہ و علماء توریت وانجیل کے مہرین ہو گئین اور اوس محضر کے نقول جابجا بھیجی گئین چنانچہ بوساطت نواب ذکریا خان صوبہ دار لاہور کے ایک نقل ہندوستان کو بھی بھیجی گئی ۱۲

اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ کا ترجمہ ولیکن اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دلون مین ایمان کی اور اچھا دکھایا اوسکو تمہارے دلون مین اور برا لگایا تمہاری طرف کفر اور گناہ اور بیحکمی کو (یعنی تم سے ہرگز کفر اور گناہ اور بیحکمی سرزد نہوگی) وہ لوگ وہی ہین نیک چال خلاصتہ المنہج ولیکن خدا تعالی دوست گردانیدہ است بسوئے شما ایمان را کہ تصدیق است بخدا ورسول و بجمیع ما جاء بہ النبی و آراستہ است ایمان را در دلہائے شما بسبب آلہ و اصحابہ و معجزہ باہرہ و مکروہ گردانیدہ و دشمن ساختہ بسوئے شما پوشیدن حق را کہ آن توحید است و نبوت و سائر ارکان ایمان و بیرون رفتن از طاعت مفروضہ و عدم ایقان بآن و نافرمانی از روے عناد و طغیان آن گروہ مستثنیٰ اند از اہل جبارت ایشانند راہ یافتگان بطریق صلاح و فلاح و محاسن امور بر وجہی کہ راسخ اند در ان و این تزئین ایمان و تکریہ کفر و عصیان کہ دادہ شدہ است بایشان بجہت تفضل ست از جانب خدائے و نعمت و رحمت از طرف او انتہی اس آیت متبرک مین اللہ عم نوالہ صاف صاف اوصاف حمیدہ اصحاب رسول مقبول کے بیان فرماتا ہے کہ اللہ پاک نے اصحاب رسول اللہ کے دلون مین محبت اور خوبی ایمان کی اور نفرت اور زشتی کفر اور گناہ اور بیحکمی کی ایسے نقش کالحجر کردی تہی کہ تا دم زیست راہ مستقیم پر ثابت قدم رہے (یعنی ہمیشہ اونکا چال چلن ٹھیک رہا) پس جو اونکو کافر اور بیحکم جانے وہ خود وہی کافر اور بیحکم ہے ہفتدہم آیت رکوع ا سورہ حشر پارہ ۲۸ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ج وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ترجمہ واسطے اون مفلسون وطن چھوڑنے والون کے جو نکالے گئے اپنے گہرون اور مالون سے (یعنی کفار مکہ نے اصحاب رسول اللہ کو جبراً مکہ سے نکال دیا تھا اور تمام مال اونکا ضبط کر لیا تھا) ڈھونڈھتے آئے ہین اللہ کا

فضل اور اوسکی رضامندی (یعنی اونکا ہجرت کرنا تجارت کی راہ سے نہ تھا بلکہ محض رضامندی خدا اور رسول کی مطلوب تھی) اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی (یعنی اپنی جان اور مال سے) وہ لوگ وہی سچے ہین (یعنی دین مین از روے قول وفعل کے) اور جو جگہ پکڑ رہے ہین (یعنی انصار مدینہ منورہ کے) اِس گہر مین اور ایمان مین اونسے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چہوڑکے آوے اونکے پاس (یعنی اونکا آنا ناگوار نہین جانتے بلکہ اپنے گہرون مین اوتارتے ہین اور اپنے مالون مین شریک کرتے ہین) اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اوس چیز سے جو اونکو ملے اور اول رکہتے ہین اونکو اپنی جان سے اگرچہ ہو اپنے اوپر بہوک اور جو شخص کہ بچایا ہے حرص سے نفس اپنے کو پس وہ لوگ وہی فلاح پانے والے ہین خلاصۃ المنہج یعنی مردرویشانی راست کہ ہجرت کنندہ اند از مکہ بمدینہ آنانکہ بیرون کردہ شدہ اند ایشان از سراہاے خود کہ داشتند واز مالہاے خود یعنی دور گردانیدہ شدند ومنع کردند ایشان را از برداشتن اموالیکہ آنجا داشتند در حالتیکہ این مہاجران طلب می کنند بسبب ہجرت افزونی ومزیت عطائی از خدا وند خود وخوشنودی حضرت او ویاری می کنند دین خداے را بانفس واموال خود ونصرت می نمایند پیغمبر اورا ایشانند راست در دین اسلام ہم بقول وہم بفعل ودیگر مرکسانی راست کہ جاے گرفتند در سراے کہ مدینہ است ودر ایمان بخدا ورسول وایمان را متوطن ومستقر خود ساختند ومتمکن شدند واین ہر دو آنہا را کہف وملاذ خود گردانیدند پیش از مہاجران را دوست میدارند انصار ہر کرا کہ ہجرت کند بسوے دار ایشان ونیابند در سینہاے انچہ احتیاج داعی باشد از حسد وحقد وغبطہ وطلب از انچہ دادہ شدند مہاجران ذدق ایشان از مال غنیمت واختیار میکنند یعنی مقدم میکنند مہاجران را بر نفسہاے واموال ومنازل از خود باز گیرند وبایشان بدہند واگرچہ در حالتیکہ ہست ایشان را احتیاج وفقر بانچہ ایثار میکنند ایثار عبادت ست وہر کہ نگاہداشتہ شود از بخل نفس خود را یعنی منع کند نفس خود پس آن گروہ رستگارانند انتہیٰ ان آیتون

مین ارحم الراحمین اصحاب خاتم النبیین کی بہت بڑی مدح فرماتا ہے اور مہاجرین اور انصار کے
حق مین چند عمدہ صفتین ارشاد کرتا ہے۔ اوّل یہ کہ ہجرت مہاجرین طمع دنیا کے لئے نہ تہی بلکہ
خاص خدا اور رسول کی اطاعت کے سبب سے تہی۔ دوم یہ کہ وے لوگ اپنی جان اور مال سے
رسول خدا کے مددگار تہے سوم یہ کہ دینداری مین قولاً اور فعلاً سچے تہے چہارم یہ کہ انصار کو
مہاجرین سے بدرجہ اتم مروت و محبت تہی حتی کہ آپ نہ کہاتے اور مہاجرین کو کہلا دیتے پنجم
یہ کہ اگر مہاجرین کو کوئی چیز ملتی تو انصار بہت خوش ہوتے تہے اور مطلق رشک نکرتے تہے۔
ششم یہ کہ انصار اپنے سے مہاجرین کو ہر کام مین اوّل اور مقدم جانتے تہے گو آپ
کیسے ہی حاجتمند ہون فی الحقیقت یہ چند خواص لطیف علامت کمال ایمان مہاجرین اور انصار
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہین اس سے بڑہکر اور کیا تعریف ہو گی کہ رب اکبر اونکی کیسے
کیسے کلام مجید مین توصیف فرماتا ہے اگر تمام آیات جو اصحاب عالی صفات کی شان مین نازل
ہوئی ہین لکہی جاوین تو یقین ہے کہ دفتر مین بہی نہ سماوین اب تہوڑی سی روایات ائمہ کرام کی جو
شیعون کی کتب مستندہ مین مرقوم ہین لکہی جاتی ہین بنظر انصاف گوش ہوش سے سنئے **اوّل قول**
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا **نہج البلاغت** مین جو شیعون کے نزدیک بڑی معتبر و متواتر کتاب ہے
مرقوم ہے للہ در فلان فلقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنة وخلف البدعة ذہب
نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرہا وسبق شرہا ادی الی اللہ طاعته واتقاہ بحقه رحل
وترکہم فی طرق متشعبة لا یہتدی فیہا الضال ولا یستیقن المہتدی ترجمہ انعام کرے خدا
فلانے پر البتہ اوس نے کجی کو سیدہا کیا اور دوا کی بیماری کی (یعنی جہالت لوگون سے دور کی)
اور سنت کو کہڑا کیا اور بدعت کو پیچہے ڈالا پاکدامن گیا کم عیب تہا پائی اوسنے خوبی اوسی سنت کی
اور آگے گیا فساد اوسکی سے اور کی خدا کی طرف بندگی اوسکی اور پرہیزگاری کی جیسے کہ چاہیے
ہے کوچ کیا اور چہوڑ گیا راہون پیچ در پیچ کو کہ اون مین گمراہ راستہ نہین پاتا اور راہ پانیوالا
یقین کرتا ہے واضح ہو کہ لفظ فلان سے موافق مختار اکثر شارحین **نہج البلاغت** کے جو

متعصب شیعہ ہین حضرت ابوبکرؓ مراد ہین اور موافق مختار بعض کے حضرت عمرؓ ہان خوب یاد آئی اِس
مقام پر یہ ذکر بہی کر دینا ضرور ہے کہ شیعان حسّاد نے ہرچند کہ بجائے لفظ حضرت ابوبکرؓ یا
حضرت عمرؓ کے لفظ فلان بنا دیا مگر اونہین کے شارحون نے اونکی جعلسازی اور دغابازی کو
اپنی شرحون مین کہول دیا پس اِس قول مین حضرت علی کرم اللہ وجہ نے دس صفتین حضرت
ابوبکرؓ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی بیان فرمائی ہین حق یہ ہے کہ یہ سب اوصاف ستودہ ان
دونون بزرگان دین مین یقینی تہے پس صرف یہ ایک ہی قول جناب امیرؓ کا قوت ایمان حضرت
شیخینؓ کے لیے کافی ہے دوم کشف الغمہ مین جو تصنیف علی بن عیسیٰ اربلی شیعہ کی ہے
اور علماء شیعہ بہی اوسکو عالم معتمد جانتے ہین یہ روایت منقول ہے سئل الامام ابوجعفر علیہ
السلام عن حلیۃ السیف ھل یجوز قال نعم قد حلّٰی ابوبکر الصدیق سیفہ فقال الراوی اتقول
ھکذا فوثب الامام علی مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ
الصدیق فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ سوال کیے گئے امام ابوجعفرؑ
(یعنی امام محمد باقر علیہ السلام) تلوار کے زیور سے آیا جائز ہے پس فرمایا آپنے ہان ابوبکرؓ صدیق
نے اپنی تلوار کو آراستہ کیا تہا زیور سے پس کہا راوی نے آیا تم کہتے ہو ایسا (یعنی کیا آپ
بہی ابوبکر کو صدیق کہتے ہین) پس اوچہل پڑے امامؑ اپنی جگہ سے پس فرمایا ہان مین کہتا ہون
صدّیق ہان مین کہتا ہون صدّیق ہان مین کہتا ہون صدّیق پس جو کوئی نہ کہے اونکو (یعنی حضرت
ابوبکرؓ کو) صدّیق نہ سچا کیجیو اللہ اوسکے قول کو دنیا اور آخرت مین دیکہو حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
نے حضرت ابوبکرؓ کو صدّیق فرمایا سائل جو شیعہ تہا اوسنے بطور تعجب کے عرض کی کیا آپ
بہی اونکو صدّیق کہتے ہین امامؑ نے اوسپر خفا ہو کر تین بار فرمایا کہ ہان مین اونکو صدّیق کہتا ہون
اور جو اونکو صدّیق نہ جانے اللہ اوسکو دنیا اور آخرت مین جہوٹا کیجیو جب موافق قول حضرت
امام محمد باقرؓ کے حضرت ابوبکر صدّیقؓ ٹہہرے تو یقیناً اونکی صدّیقیت کا منکر دوجہان مین
ہوتا ہے کیونکہ مرتبہ صدّیقیت کا بعد مرتبہ نبوت کے ہوتا ہے اسی ضمن مین ہم اور بہی حضرت

۵۱
صاحب معیار الدین نے لکھا کہ معاذ اللہ صحیح مسلم مین حضرت صدیق اکبر کو کاذب لکھا ہے یہ رافضی کا افترا ہے کہ صحیح مسلم مین ہرگز نہین ہے لعنت اللہ علی القوم الکاذبین ۱۲

ابوبکرؓ صدیق کی صدیقیت معتبر کتب شیعہ سے ثابت کئے دیتے ہین تاکہ منکرین کو موقع چون وچرا کا نملے وھو ہذا اوّل معتبر تفسیر مجمع البیان طبرسی شیعہ مین ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَالَّذِی جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ترجمہ اور جو شخص آیا ساتھ صدق کے اور جسنے تصدیق کی اوسکی وہی لوگ متقی ہین اسکی تفسیر مین مفسر علامہ طبرسی نے لکھا ہے قیل الذی جاء بالصدق رسول اللہ وصدق بہ ابوبکر عن ابی عامیۃ والکلینی ترجمہ جو شخص کہ آیا ساتھ صدق کے اوس سے مراد رسول خدا ہین اور جسنے تصدیق کی اونکی اوس سے مراد ابوبکرؓ ہین دوم فضیل عالم شیعی سے منہج المقال مین روایت ہے قال سمعت اباداؤد یقول حدثنی بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان الجنۃ مشتاق الی ثلثۃ فجاء ابوبکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ ھما فی الغار فلو سالت رسول اللہ من ھولاء ثلثۃ ترجمہ بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سنا کہ حضرت نے فرمایا کہ جنّت تین آدمیون کی مشتاق ہے کہ اتنے مین ابوبکرؓ آئے لوگون نے اون سے کہا کہ اے ابوبکرؓ تم صدیق ہو اور تم ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ ہو پوچھو حضرت سے کہ وہ تین کون ہین سوم علامہ طبرسی شیعہ نے احتجاج طبرسی مین حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے کنا معہ ای مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی جبل حراء اذ تحرک الجبل فقال لہ قر فانہ لیس علیک الا نبی وصدیق وشہید ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جبل حرا پر تھے کہ یکایک پہاڑ نے جنبش کی تب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ قرار پکڑ کوئی نہین ہے تجھپر سوائے نبیؐ اور صدّیق اور شہید کے اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت صدیقیت کا ہوگا ذرا انصاف سے اپنی کتب معتبرہ کو دیکھ تعصب پر خاک ڈالو بیت راستی موجب رضائے خداست + کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست سوم حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو خط کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا شارحین نہج البلاغت نے حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے حق مین یہ عبارت

نقل کی ہو لعمری ان مکانھما من الاسلام لعظیم وان المصاب بھما لجرح فی الاسلام شدید
رحمھما اللہ وجزاھما اللہ باحسن ما عملا ترجمہ اپنی زندگی کی قسم تحقیق مرتبہ اون دونون کا یعنی
حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کا اسلام مین بہت ہی بڑا ہے اور تحقیق واقعہ اونکی وفات کا بہت ہی
سخت حادثہ اسلام مین ہے اللہ دونون پر رحم کیجیو اور اونکے نیک عملون کا بدلہ نیک دیجیو دیکھو
حضرت علیؓ دونون صاحبون کا مرتبہ اسلام مین بڑا بتلاتے ہین اور اونکے لیئے نیک دعا فرماتے
ہین پس جو کوئی حضرت شیخین کا مرتبہ اسلام مین کمتر جانے یا اونکے حق مین بد دعا کرے وہ بیشک
حضرت علیؓ کی مخالفت پکڑ باندھتا ہے چہارم صاحب فصول جو فرقہ شیعہ کے بڑے
مستند عالم ہین امام محمد باقرؒ سے ایک روایت یون نقل کرتے ہین انہ قال لجماعۃ خاضوا فی
ابی بکر و عمر و عثمان الا تخبرونی انتم من المھاجرین الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم
یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ قالوا لا قال فانتم من الذین تبوؤ
الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم قالوا لا قال اما انتم فقد برئتم ان تکونوا
احد الفریقین المذکورین وانا اشھد انکم لستم من الذین قال اللہ تعالیٰ والذین جاؤ
من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا
غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف الرحیم ترجمہ تحقیق فرمایا امام محمد باقرؒ نے واسطے ایک
گروہ کے جو کلام کرتے تھے ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کے حق مین کیا تم خبر نہین دیتے مجھکو آیا
تم مہاجرین سے ہو جو نکالے گئے اپنے گھرون اور مالون سے ڈھونڈھتے تھے اللہ کا
فضل اور اوسکی رضامندی اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی اوس گروہ نے کہا
نہین پھر امام نے فرمایا پس تم اون لوگون سے ہو جو جگہ پکڑ رہے ہین (یعنی انصار) اس گھر مین

(یعنی مدینہ مین) اور ایمان مین اون سے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ آوے اونکے پاس اوس گروہ نے کہا نہین امام نے فرمایا تم تحقیق آپ ہی الگ ہوئے اس سے کہ ایک فرقہ ان دو فرقون مین سے ہو اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم نہین اون لوگون سے جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا اور جو آوے اون سے پیچھے کہتے ہوئے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیونکو جو ہمسے آگے پہونچے ایمان مین اور نہ رکھ ہمارے دل مین بیر ایمان والون کا اے رب توہی بڑائی والا مہربان دیکھو اس گروہ کو امام صاحب نے گمراہ اور دائرہ اسلام سے خارج فرمایا جو کہ اصحاب ثلثہ کے حق مین گفتگو کرتے تھے شاید وہ لوگ بھی شیعہ ہی ہونگے پنجم اوس تفسیر مین جسکو شیعہ حضرت امام حسن عسکری کی طرف نسبت کرتے ہین یہ روایت مرقوم ہے کہ لما بعث اللہ موسی بن عمران واصطفاہ نجیاً وفلق لہ البحر ونجی بنی اسرائیل واعطاہ التوراۃ والالواح رای مکانہ من ربہ عز وجل فقال یا رب لقد اکرمتنی بکرامۃ لم تکرم بہا احدا من قبلی فی انبیاءک عندک من ہو اکرم منی فقال اللہ تعالی یا موسی ما علمت ان محمدا افضل عندی من خلقی فقال موسی فہل فی آل الانبیاء اکرم من الی فقال عز وجل یا موسی اما علمت ان فضل آل محمد علی آل جمیع النبیین کفضل محمد علی جمیع المرسلین فقال یا رب اکان فضل آل محمد عندک کذالک فہل فی صحابۃ الانبیاء عندک اکرم من اصحابی فقال یا موسی اما علمت ان فضل صحابۃ محمد علی جمیع الصحابۃ المرسلین کفضل آل محمد علی آل جمیع النبیین فقال موسی ان کان فضل محمد وآل محمد واصحاب محمد کما وصفت فہل فی امم الانبیاء افضل عندک من امتی ظللت علیہم الغمام وانزلت علیہم المن والسلوی وفلقت لہم البحر فقال اللہ یا موسی ان فضل امۃ محمد علی امم جمیع الانبیاء کفضلی علی خلقی ترجمہ جبکہ خداوند تعالی نے حضرت موسیٰ ابن عمران کو مبعوث فرمایا اور اون کو برگزیدہ کیا اور اونکے سبب سے دریا کو پل بنایا اور بنی اسرائیل کو نجات دی اور توریت اور لوح اونکو عطا کی تب حضرت موسیٰ نے اپنا رتبہ دیکھکر خدا سے عز وجل سے عرض کی کہ یا الٰہی تونے مجھکو ایسی بزرگی دی ہے کہ کسی اور نبی کو پہلے نہین دی تیرے

یہان مجھ سے زیادہ اور کسی کی بھی بزرگی ہے خداوند تعالی نے جواب دیا کہ اے موسیٰ
تمہین معلوم نہین کہ محمدؐ میرے نزدیک تمام مخلوقات سے افضل ہین تب حضرت موسیٰ نے عرض کی
کہ کسی نبیؐ کی آل میری آلؑ سے بزرگتر ہے جواب ہوا کہ تم نہین جانتے کہ فضیلت آل محمدؐ
کی سب انبیا کی آلؑ پر ایسی ہے جیسے کہ اونکو فضیلت سب پیغمبرونؑ پر ہے تب حضرت موسیٰ
نے عرض کی کہ یا الٰہی میرے اصحابؑ سے زیادہ تیرے نزدیک اور کسی نبیؑ کے اصحابؑ
کا رتبہ ہے جواب ہوا اے موسیٰ تم نہین جانتے کہ فضیلت اصحابؑ محمدؐ کی تمام انبیاؑ کے
اصحابؑ پر ایسی ہے جیسی کہ فضیلت آلؑ محمدؐ کی سب انبیا کی آلؑ پر ہے تب حضرت موسیٰ نے
عرض کی اگر فضیلت محمدؐ اور آلؑ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کی ایسی ہے جیسی کہ تو نے ارشاد فرمائی
پس کسی نبیؐ کی امت میری امت سے زیادہ افضل ہے جن پر تو نے بادلون کا سایہ کیا جنپر
منؔ و سلویٰ نازل کیا جنکے لئے دریا کو پل بنا دیا خداوند کریم نے فرمایا کہ فضیلت امت محمدؐ کی
سب انبیا کی امت پر ایسی ہے جیسی کہ فضیلت مجھکو میری خلق پر ہے دیکھو جناب امام حسنؑ
عسکری صاحب اصحابؑ رسول اللہ اور امت رسول اللہ کے کیسے کیسے فضائل بیان فرماتے
ہین اگر تم امامؑ صاحب کے قول کو بھی جھوٹا جانو تو تمکو خدا سمجھے ششم صفحہ ۳۲ جلد سوم
بحث نبوت حدیقہ سلطانیہ مولفہ میرن صاحب مین جو شیعون کے قبلہ و کعبہ تھے اصحابؑ
کے حق مین یہ عبارت لکھی ہے کہ جب زمانہ وفات پیغمبر خدا قریب ہوا حضرتؐ نے منبر پر کھڑے
ہو کر اصحابؑ سے پوچھا کہ مین کیسا پیغمبر تھا سب اصحابؑ نے عرض کی کہ جو صبر خدا کی راہ مین
آپنے ادا کیا اوسکی جزا لئے خیر خدا آپکو دے تب حضرتؐ نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ خدا
تمہارا نیز بہتر جزائے خیر دے دیکھو آپکے مجتہد لکھتے ہین کہ اوس جمع غفیر صحابہؓ کو وقت وفات حضرت
نے دعائے خیر سے یاد فرمایا ہفتم جامع اخبار مین کہ مستند کتب شیعون سے ہے یون
منقول ہے قال النبی من سبنی فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ ترجمہ فرمایا رسول اللہ
نے کہ جو کوئی مجھکو برا کہے پس اوسکو قتل کرو اور جو کوئی میرے اصحابؑ کو برا کہے پس اوسکو

کوڑے مارو تم (یعنی ۸۰ کوڑے) دیکھو تمہاری معتبر کتاب مین اصحابؓ باصفا کے بُرا کہنے والون کو کیسی سزا سخت کا حکم ہے پہر بہی نہ مانو تو تمکو خدا کی مار ہشتم مفتاح الحقیقت اور مفتاح الشریعت اور بحار الانوار ملّا باقر مجلسی اور مجالس المومنین نور اللہ شستری مین حضرت امام جعفرؑ صادق کی طرف سے یہ لکہا ہے کہ غیبت بہت بڑا عیب ہے اور بہتان اور افترا اوس سے بہی بڑہکر ہے اور عوام آدمیون کے حق مین غیبت اور بہتان گناہ کبیرہ ہین تو اصحابؓ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین کتنا بڑا گناہ ہوگا پس اونکے ساتھ اعتقاد نیک رکہنا ضروریات سے ہے اونکے فضائل کے بیان کرنے مین رطب اللسان رہنا چاہیئے اور اونکے دشمنون کی صحبت سے نفرت رکہنا چاہیئے کہ اوس سے نفاق خفی دل مین پیدا ہوتا ہے نہم کتاب الخصال مین شیخ صدوق نے امام جعفر صادق سے یہ روایت کی ہے کہ جسکا ترجمہ ملّا باقر مجلسی نے کیا ہے کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اثنی عشر الفا ثمانیۃ آلاف من المدینۃ والفین من غیر المدینۃ والفین من الطلقاء لم یر فیہم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا معتزلی ولا صاحب الرای کانوا یبکون اللیل والنہار ویقولون اقبض ارواحنا من قبل ان ناکل خبز الخمیر ترجمہ روایت سے امام جعفر صادقؑ سے کہ اصحابؓ رسول اللہ کے بارہ ہزار تہے آٹہہ ہزار مدینہ سے اور دو ہزار غیر مدینہ سے یعنی مکہ سے اور دو ہزار رہا کردہ اور آزاد کردہ سے اور ایک بہی اونہون مین سے قدری نہ تہا کہ جبر کے قائل ہون اور مرجی نہ تہی کہ کہین تمام ایمان ایک ہی قسم ہے اور حروری نہ تہی کہ جناب امیرؓ کو برا کہین اور معتزلی نہ تہی کہ کہین خدا کو بندہ کے عمل مین کچہہ دخل نہین ہے اور خدا کے دین مین اپنے نفس کے واسطے کوئی بات نہین کہتے تہے اور رات دن رویا کرتے تہے اور کہتے تہے کہ خداوندا قبض کر روحین ہماری آگے اوس سے کہ روٹی خمیری کہاوین ہم الخ دیکہو شیعو تمہارے مجتہد واماؑم اصحابؓ باصفا کے حق مین کیا لکہتے ہین اسپر بہی تم انصاف کی نظر نکرو تو صریح تمہاری ہٹ دہرمی ہے بیت چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ✦ عیب نماید ہنرش در نظر وہم نہج البلاغت مین ہے کہ ایک دن لوگون نے جناب امیرؓ سے حال گذشتہ اصحابؓ رسول اللہ صلعم کا دریافت کیا اوس

وقت امام عادل نے بلبہ ازمہ ولایت اصحابؓ مغفور کی صفت مین یہ حدیث فرمائی قال المومنین
کانوا اذا ذکر اللہ واللہ هملت اعینهم حتی تبتل جیابهم ومادوا کما یمید الشجر یوم الریح
العاصف خوفا من العقاب ورجاء الصواب ترجمہ فرمایا جناب امیرؑ نے کہ اصحابؓ گذشتہ کا وہ
حال تھا کہ جبدم ذکر خدا ہوتا قسم اللہ کی جاری ہوتی تھین آنکھین اونکی یہان تک کہ تر کر لی تھین
پیشانی اونکی کو (یعنی اسقدر روتے کہ پیشانی پر عرق آجاتا) اور وجد مین آجاتے تھے جیسا کہ سخت
آندہی کے دن درخت جنبش کرتا ہے اور ڈرتے تھے عذاب آلہی سے اور امید رکھتے تھے
ثواب کی خدا سے الخ دیکھو شیعو جناب امیرؑ اصحابؓ رسالتمآب کی شان مین کیا فرماتے ہین۔
افسوس جنکی جناب امیرؑ مدح وثنا کرین تم اونکی مذمت کرو پس مخالفت معصوم کی البتہ کفر ہے اگرچہ خود
راسید گویانند بیت ہرگز نرسی بہ کعبہ اے اعرابی ✦ کین رہ کہ تو میروی بترکستانست۔

یازدہم صحیفۂ کاملہ مین جسکے ہر ایک لفظ کو شیعہ باعتبار صحت کے کلام آلہی سے کم نہین جانتے
ہین حضرت امام زین العابدینؑ سے اصحابؓ اور تابعین رسالت پناہ کے حق مین یہ دعا مروی ہے
جسکو آپ خلوت خاص مین پڑہا کرتے تھے اور راز ونیاز کے وقت اصحاب رسول اللہ کی توصیف
اور تعریفین روبرو شہنشاہ عالم الغیب کے اظہار کیا کرتے تھے اگر کوئی بوالفضول اس دعا
کو بھی تقیہ پر محمول کرے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ آپکو خلوت مین کسکا خوف اور ڈر تھا کہ جسکے سبب
سے ضرورت تقیہ کی ہوئی پس اس دعا صادق مین ہرگز تقیہ کی گنجایش نہین ہے وہی ہذا
اللهم واصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاصة الذین احسنوا الصحابة والذین ابلوا
البلاء الحسن فی نصرہ وکانفوہ واسرعوا الی وفادته وسابقوا الی دعوته واستجابوا له حیث
اسمعهم حجة رسالاته وفارقوا الازواج والاولاد فی اظهار کلمته وقاتلوا الاباء والابناء
فی تثبیت نبوته ونصروا به ولنصرہ ومن کانوا منطوین علی محبته یرجون تجارة لن تبور فی مودته
والذین هجرتهم العشائر اذ تعلقوا بعروته وانتفت منهم القرابات اذ سکنوا فی ظل قرابته
فلا تنس لهم اللهم ما ترکوا لک وفیک وارضهم من رضوانک وبما حاشوا الخلق علیک وکانوا

حق الیقین کے
باب ۵ مقصد ۴ مین
ذکر صحیفہ کاملہ
کتب سماویہ وادعیہ
اہلبیت و زیارات
کا ہے ۱۲

مع ارسلوك دعاة لك اليك واشكرهم على هجرهم فيك ديارهم قومهم وخرجهم من
سعة المعاش الى الضيعه ومن كثرت فى اعزاز دينك من مظلومهم اللهم واوصل الى
التابعين لهم باحسان الذين يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان
خير جزائك الذين قصدوا سمتهم وتحروا وجهتهم ومضوا على شاكلتهم لم يثنهم ريب
فى بصيرتهم ولم يختلجهم شك فى قفو آثارهم والايتمام بهداية منارهم مكانفين وموازرين
لهم يدينون بدينهم ويهتدون بهديهم يتفقون عليهم ولا يتهمونهم فيما ادوا اليهم اللهم
وصل على التابعين من يومنا هذا الى يوم الدين وعلى ازواجهم وعلى ذرياتهم ترجمہ
اے خدا رحمت نازل کر اوپر اصحابؑ محمدؐ کے درود اللہ کے اونپر اور سلام خاص کر اون اصحاب
پر جنہون نے حق صحبت نہایت ہی خوبی سے ادا کیا اور جنہون نے سیطرح کی مصیبتون اور
ایذاؤن کو اوسکی اعانت مین گوارا کیا اور جنہون نے ملکر اوسکی مدد مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اور
جنھون نے اوسکی رسالت قبول کرنے مین بڑی جلدی کی اور اوسکی دعوت کی اجابت مین
سبقت کی جب اونکو پیغمبرؐ خدا نے اپنی پیغمبری کی حجتین بتائین اونہون نے بلا توقف قبول
کیین اور اونکے کلمہ کی (یعنی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ) ظاہر کرنے مین اپنے لڑکے
بالون جوڑون بچون کو چھوڑا اور اونکی نبوت کے ثابت کرنے مین اپنے باپون اور بیٹون کو
قتل کیا جب اونہون نے پیغمبر کا دامن پکڑا تو اونکے کنبے قبیلے کے لوگون نے اونکو چھوڑ دیا
اور جب وہ پیغمبرؐ کی قرابت کے سایہ مین آئے تب اونکے رشتہ دارون نے اون سے رشتہ
توڑ دیا پس اے خدا تو نہ بھولنا اون باتون کو جو پیغمبرؐ کے اصحابؑ نے تیرے واسطے اور تیرے
پیچھے چھوڑا اور راضی کر دینا تو اونکو اپنی رضامندی سے اسلیئے کہ اونہون نے خلق کو تیری
طرف جمع کر دیا اور تیرے پیغمبر کے ساتھ دعوت اسلام کا حق ادا کیا اے اللہ وے شکر
کرنے کے لائق ہین کہ اونہون نے اپنی قوم اور کنبے کے گھر اور اپنے وطن کو تیرے
پیچھے چھوڑا اور عیش اور آرام ترک کر کے تنگی معاش کو تیرے لئے اختیار کیا اور اے خدا

اور نیز تابعین کو جزاے خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگار ہماری مغفرت کر اور ہمارے اون بھائیون کی جو ہم مین سے ایمان مین سبقت لیگئے ہین اور اونکی ہدایت کی نشانیونکی اقتدا کرتے ہین جنکو کوئی شک اونکی اقصرت مین نہین ہوتا اور جنکے دل مین کوئی شبہ اونکے آثار کی پیروی مین نہین آتا کیسے تابعین جو معاون اور مددگار اصحابؓ کے ہین اور جو اپنا دین اونکی دین کے موافق رکھتے ہین اور جو اونکی ہدایت کے موافق ہدایت پاتے ہین اور جو اصحابؓ سے اتفاق رکھتے ہین اور جو کچھ اصحابؓ نے اونکو پہونچایا اوس مین اون پر کچھ تہمت نہین کرتے ہین اور اے خدا رحمت نازل کر اون اصحابؓ کی تبعیت کرنیوالون پر آجکے دن سے جسمین ہم ہین قیامت تک اور اونکی ازواج اور ذریات پر فقط اے مقلدان ابن سبا قسم ہے تمکو حیدر کرار کی اور قسم ہے تمکو سیدالشہداء کے مزار کی اور قسم ہے تمکو عباسؓ علمبردار کی اور قسم ہے تمکو امام غائب فی الغار کی ذرا عدالت کی نظر سے دیکھنا کہ اس دعا سید الساجدینؒ مین تقیہ کو تو لگاؤ نہین ہے کیونکہ یہ دعا امامؒ صاحب کی مخصوص نجاوت سے ہے اور خلوت مین ایمان چھپانے کی کوئی ضرورت نہین ہوتی ہے پس اس دعاء کامل سے چند در چند فوائد پیدا ہوئے **اوّل** امامؒ صاحب کا اصحابؓ کے حق مین دعا خیر کرنا **دوم** اصحابؓ پر درود بھیجنا اور اون سے گمان نیک رکھنا **سوم** اصحابؓ سابق الایمان کا سب سے افضل ہونا **چہارم** اصحابؓ کا خدا کی راہ مین اپنے اہل و عیال و مکان و مال کو چھوڑکر ہجرت کرنا **پنجم** اصحابؓ کا رسول اللہ کو پوری پوری مدد دینا **ششم** اصحابؓ کا خدا کی راہ مین قسم قسم کی مصیبتین اور تکلیفین اوٹھانا **ہفتم** اصحابؓ کا دین مین داخل کرنیکو مخلوق کو دعوت اسلام کرنا **ہشتم** اصحابؓ کے تابعین کی بھی فضیلت اور نشانیان اور اونکا اصحابؓ کو مدد دینا **نہم** اصحابؓ اور تابعین کی بیبیون اور بچون کے لئے امامؒ صاحب کا خدا سے رحمت چاہنا **دہم** اصحابؓ کا اللہ اور رسول کی محبت مین اپنے باپون اور بیٹون کو قتل کر ڈالنا **یازدہم** اصحابؓ کا خدا کے لئے کنبہ قبیلہ ناتا رشتہ قطعی چھوڑنا وغیرہ اس موقع پر یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ جب شیعہ فضائل

کامل اصحابؓ رسالت مآب کے قرآن کی آیتون اور اپنی حدیثون اور تفسیرون اور تاریخون اور نیز دیگر کتب مستندہ مین لکھے ہوئے پاتے ہین انگشت حیرت دانت مین دبا پشت دست حسرت سے چبا سر پیٹ سینہ کوٹ آہ سرد دل پر درد سے بھر نہایت بدحواس ہو کر بے سمجھے بوجھے بیباغتہ کہہ بیٹھتے ہین کہ یہ صحابہؓ وہی تو ہین جو جنگ احد مین خائف ہو کر بھاگ نکلے تھے غرض ایسی ہی باتون سے اپنے دل محزون کو سمجھاتے ہین اور اپنی طبیعت مغموم کو بہلاتے ہین بیت دست بیچارہ چون بجان نرسد + چارہ جز پیرہن دریدن نیست جواب ہر عاقل اس بات سے از روے علم الیقین کے بخوبی ماہر ہے کہ کیفیت طبیعت انسان ضعیف البنیان کی ہمیشہ ایک حالت پر نہین رہتی ہے بلکہ بسا اوقات اوسکو تغیر و تبدل بھی لاحق ہوا کرتا ہے اسی کا نام بشریت ہے اور بشر کے واسطے غفلت بھی ضرور ہی لازمی ہے اس مین نبی و غیر نبی ولی و غیر ولی متقی و غیر متقی سب برابر ہین ہان اسقدر فرق بیشک ہے کہ انبیا علیہم السلام بفضل خداے کریم بہت جلد متنبہ ہو جاتے ہین دوامی غفلت مین نہین رہتے بخلاف عوام الناس کے کہ اونکو تنبیہ قریبی لازم نہین ہے اب ہم اپنے اس دعوی قوی کو بچند دلائل معقول ثابت کرتے ہین اوّل جسدم حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخت سے آواز اَنَا اللّٰہ کی سنی بہ یقین تمام معلوم کیا کہ درحقیقت یہ تجلّی خاص قادر ذو الجلال کی ہے اور حکم کرتی ہے کہ ڈال دینے عصا کا زمین پر جو ہین عصا زمین پر گرایا بصورت مار خونخوار نظر آیا باوجود حضوری حافظ حقیقی کے اوسکی ہیبت سے خائف ہو کر ایسے مفرور ہوئے کہ پیچھے مڑ کر نہ دیکھا چونکہ فضل خدا آپکے شامل حال تھا فوراً تنبیہ ہوئی کہ لَا تَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ترجمہ یعنی نہ خوف کر تو البتہ میرے پاس رسول خوف نہین کرتے دیکھو حضرت موسیٰ بالاتفاق معصوم تھے اور اپنے خالق کے روبرو کھڑے تھے اور یہ بھی یقیناً جانتے تھے کہ اپنے مالک کے حفظ امان مین ہون پھر بھی بمقتضاے بشریت آپ پر ایسا غلبہ غفلت کا ہوا کہ ایک سانپ کی صورت دیکھکر بے اختیار بھاگ نکلے اگر بعض اصحابؓ رسالت مآب سے بھی غفلت جنگ احد مین ہو گئی

توکیا تعجب ہوا یہ تو معصوم بھی نہ تھے دوم جسوقت حضرت موسیٰ نے جادوگران فرعون
سے مقابلہ کیا ہرچند کہ آپکو یقینی معلوم ہوچکا تھا کہ ہم ضرور غالب ہونگے حسب وعدہ خدائی
تعالیٰ بِاٰیٰتِنَا اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ترجمہ یعنی ساتھ نشانیون ہماری کے تم دونون
اور وہ شخص کہ تابعداری کرے تم دونون کی غالب ہونے والے جب اون جادوگرون
نے اپنی لاٹھیان اور رسّیان بہ ہیئت مجموعی سانپ و اژدہا بناکر حضرت موسیٰ کی طرف
دوڑائین اور بہت کچھ شور و غوغا مچایا او سوم حضرت موسیٰ بمقتضائے بشریت نہایت خائف
ہوئے کقولہ تعالیٰ فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰی قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ترجمہ
یعنی ڈالا اپنے جی مین خوف موسیٰ نے کہا ہمنے مت ڈر تحقیق تو غالب تر ہے سوم جب حضرت
موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے واپس آئے اور امّت کو گوسالہ پرستی کرتے ہوئے دیکھا
اس قدر آپ پر غفلت غالب ہوئی کہ اپنے بڑے بھائی معصوم کا سر پکڑ کر ہلا ڈالا اور ڈاڑھی
کھسوٹ ڈالی اگر یہ بشریت نہ تھی تو کیا تھا چہارم جبکہ حضرت موسیٰ نے حضرت خضرؑ سے عہد
باندھا کہ کبھی سوال نکرونگا پھر ہر مرتبہ عہد شکنی واقع ہوئی حتیٰ کہ ہمراہی سے علیحدہ کردیے
گئے اگر یہ فعل جنابؑ کا بمقتضائے بشریت نہ تھا تو کیا کہنا چاہیئے پنجم جب حضرت ابراہیم
خلیل اللہ نے فرشتون کو کہ بصورت انسان متمثل تھے دیوار کی طرف سے اوترتے ہوئے
دیکھا نہایت ڈرے اور گھبراکر گھر مین گھس گئے کچھ دیر بعد گوشت تلا ہوا بچھڑے کا لیکر باہر
تشریف لائے اور اون مہمانان انجان کے روبرو رکھا جب اونھون نے نہ کھایا از بس
خائف ہوئے اور اونکا نہ کھانا آپکو ناگوار گذرا تب فرشتون نے آپکو تسلی دی کہ آپ نڈرین
ہم فرشتے ہین عذاب خدا کا قوم لوط پر لائے ہین کہ وہ رغبت دخول فی الدبر کی رکھتے ہین
جب آپنے یہ بات فرشتون سے سنی جی مین جی آیا کقولہ تعالیٰ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ
بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ
نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ ترجمہ اور البتہ تحقیق

لائے رسول ہمارے ابراہیم پاس خوشخبری کہا اون لوگون نے سلام کہا سلام پس نہ ٹھہرا
لایا بچھڑا تلا ہوا پس جسوقت دیکھا کہ اونکے ہاتھ اوسکی طرف نہین پہونچتے برا جانا اونکو اور
پڑا اون سے خوف کہا اون لوگون نے نہ خوف کر تو تحقیق بہیجے گئے ہم طرف قوم لوط
کے ششم حضرت یونس نے جبکہ اپنی قوم گمراہ کے واسطے بددعا کی اور عذاب کے
آنے مین کچھہ دیر ہوئی آپ غصہ مین آکر وہان سے دریا کی طرف بہاگے جب ناؤ مین سوار
ہوے ناؤ نہ چلی تب ملاحون نے پانسا ڈالا تو آپ ہی کے نام پڑا ملاحون نے آپکو دریا مین
گرا دیا اوسیدم آپکو ایک مچھلی نگل گئی کقوله تعالیٰ اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ
فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ ترجمہ جسوقت بہاگ گیا طرف کشتی بہری
ہوئی کے پس قرعہ ڈالا پس ہوگیا ڈھکیلے گیون سے پس نگل گئی اوسکو مچھلی اور وہ ملامت
مین پڑا ہوا تہا ہفتم جناب امیر کا مدینہ سے مقدس جگہہ کو چھوڑ کر کوفہ مین بہاگ جانا - اور
حضرت امام حسنؑ کا خلافت کو جسکی حسرت مین حضرت امام حسینؑ اپنی ناک کٹوانے پر راضی تھے
امیر معاویہ کے بخوشی سپرد کر دینا اور امام غائب منظور نظر شیعان کا جو تیسری صدی سے تیرہوین
صدی تک مثل عنقا معروف الاسم و مجہول الجسم کے مشہور چلے آتے ہین سر من رائے
مین چھپ رہنا وغیرہ خاص دلائل خوف و غفلت کے ہین جب معصوم کا یہ حال ہو تو غیر معصوم کا
ایسے پوچ الزام سے بالکل بری ہونا چاہیئے افسوس کانے دوسرے کی پہلی اوگنتی
ہے اور اپنے ٹینٹ پر نظر نہین کرتے اب سنئے اپنی ہی معتبر تفسیر سے مغروران احد کی
فضیلت کا حال خلاصۃ المنہج اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ اگر نصرت دہد خدا ے
شمارا چنانکہ در بدر واقع شد پس ہیچ غلبہ کنندہ نباشد بر شما وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِهٖ و اگر فرو گذارد شمارا چنانکہ در احد پس کیست آن کہ یاری دہد شمارا از پس
فرو گذاشتن او وَعَلَى اللّٰهِ و بر کرم خدا ے نہ بر غیر او فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ پس باید کہ توکل کنند
گرویدگان بدانکہ نصرت دو قسم است یکے بغلبہ در معرکہ کارزار بر کفار دوم بحجت

ف صاحب فضول نے معتبر مجتہد شیعہ سے الیٰ ... نقل کی ہے جو آگے آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲

چہ حق تعالی ہدایت اہل ایمان کردہ بدلیل ہائے روشن پس مومنان کہ ہمیشہ نصرت یافتہ اند اگر غالب شدند برکفار در کارزار پس نصرت یافتند بر ایشان واگر شہید شدند و مغلوب گشتند پس بحجت و دلیل بر ایشان نصرت یافتہ دیکھو شیعو انصاف کی آنکھ سے اپنی مستند تفسیر کو کہ تمہارا معتبر مفسر کیا لکھتا ہے کہ بفضل خدا ایمان والون کو ہر حال مین فتح و نصرت حاصل ہوا کرتی ہے خواہ غالب ہون خواہ مغلوب بقول شخصے مین مرے تو شہید اور جیئے تو غازی لے بیخبر و خدا سے ڈرو کہ تم اوسکی آیات بینات مین خلاف اپنے مفسرین کے کیسی بیجا تاویلین کرتے ہو اور اپنی صحیح حدیثون اور روایتون کو بہ نسبت صحابہ کرام غیر مفید بتاتے ہو حق یہ ہے کہ ہمارے دلائل مدلل کا ہرگز جواب نہین کیونکہ جھوٹ بولنا سوائے حضرات شیعہ کے کسی مشرب مین ثواب نہین ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ۔

مجملاً ذکر صحت ترتیب قرآن پاک کا

اگرچہ بعض شیعہ خلاف ترتیب کلام الٰہی کے قائل ہوئے ہین مگر اونکا قول جمہور علمار محققین شیعہ سے کے نزدیک بالکل ساقط عن الاعتبار ہے اس مقام پر بخوف طوالت علمار شیعہ کے چند قول نقل کئے جاتے ہین باقی ذکر مفصل مطاعن مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

اوّل شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ نے جو اس فرقہ کا بڑا عالم ہے لکھا ہے اعتقادنا فی القرآن ان القرآن الذی انزل اللہ تعالی علی نبیہ ہو ما بین الدفتین وہو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذالک ومبلغ سورۃ عند الناس مائۃ واربعۃ وعشر سورۃ وعندنا والضحی والم نشرح واحد ۃ ولایلاف والم تر کیف سورۃ واحدۃ ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذالک فہو کاذب ترجمہ راوی مذکور کا بیان ہے کہ اعتقاد ہمارا قرآن مین یہ ہے کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا وہی ہے جو دو دفتون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون کے ہاتھون مین پایا جاتا ہے اس سے

یا ایہا المومنین اپنے اور بھی کچھ شیخ احمد صاحب کا دین ... این کو ... ہی کلام مجید مین کچھ کلام نہین ... کہتے ہین کہ شیخ ... برا بول ... اس ... ثبوت انوار النعمانیہ مین موجود ہے ... صفحہ ۱۲۴ و ۱۲۵ مین ہی کہ حضرت ابو بکر ... قرآن ...

کلوخ انداز را پاداش سنگ است ۱۲

زیادہ نہین ہے اور اوسکی سورتین لوگون کے نزدیک ایک سو چودہ[۱۱۴] ہین اور ہمارے نزدیک والضحیٰ و الم نشرح ایک سورت ہے اور لایلاف اور الم ترکیف ایک سورت ہے اور جو شخص ہماری طرف نسبت کرتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن اس سے زیادہ تھا وہ جھوٹا ہے دیکھو علامہ قمی نے صحیح صحیح روایت کی ہے کہ یہ قرآن جو لوگون کے پاس موجود ہے اصلی ہے اس سے کچھہ کم زیادہ نہین ہوا پس جو لوگ کم ہوجانے قرآن کے قائل ہین وہ جھوٹے ہین دوم مجمع البیان مین یہ عبارت مرقوم ہے ان العلم بصحۃ القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار والوقائع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان العنایۃ اشتدت والدواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرنا لان القرآن معجزۃ النبوۃ وماخذ العلوم الشرعیۃ والاحکام الدینیۃ وعلماء المسلمین قد بلغوا فی حفظہ وعنایتہ الغایۃ حتی عرفوا کل شیء فیہ من اعرابہ وقراءتہ وحروفہ وآیاتہ فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا

مع العناية الصادقة والضبط الشديد ترجمہ البتہ قرآن کی صحت کا علم ایسا ہے
جیسا شہرون اور بڑے بڑے مشہور حادثون اور واقعون اور عرب کے شعرون کے
ہوئے کا علم کیونکہ نقل کرنے قرآن مین بڑی کوشش اور بہت سے سبب تھے اور نقل قرآن
کے مقدمہ مین اوس حد تک پہونچے تھے جو اشیاء مذکورہ مین اوس حد کو نہین پہونچے اسلئے
کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ ہے اور شرعی علمون اور دینی حکمونکا اصل ہے اور اسلام کے
عالم اوسکی محافظت اور نگہداشت مین نہایت کے درجہ کو پہونچے ہین یہان تک کہ جو قرآن
مین حرکتون اور قرأتون اور حرفون اور آیتون سے تھا اونھون نے اوسکو معلوم کر رکھا ہے
پس ایسی سچی محافظت اور بڑی نگہداشت مین کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوس مین تغیر یا نقصان
ہو گیا ہو سوم محمد بن الحسن حر عاملی جو بڑا محدث فرقہ اہل تشیع مین گذرا ہے اوس نے ایک
رسالہ اپنے بعض ہمعصر کی رد مین لکھا ہے اوس رسالہ مین ہے کہ ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص
تواریخ نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غایت و اعلی درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ حفظ و نقل
میکردند آن در عہد رسول خدا مجموع مولف بود دیکھو تمہارا محدث قرآنکو صحیح تبلاتا ہے کہ صحابہ
نے رسول اللہ ہی کی حیات مبارک مین بصحت تمام حفظ اور نقل کر رکھا تھا پس اس روایت
سے فضیلت صحت قرآن اور فضیلت حفظ قرآن اور فضیلت صحابہ ذیشان کی بھی پائی
جاتی ہے چہارم حدیقہ سلطانیہ کے صفحہ ۱۸۶ مین ہے از انجملہ ست آنچہ از حضرت صادق
علیہ السلام ماثور ست کہ فرمود ان ہذا القرآن فیہ منار الہدی و مصابیح الدجی یعنی درین
قرآن انوار ہدایت و چراغہای دور کنندہ تاریکی ضلالت و غوایت روشن ست پنجم
اسی کتاب مین یہ عبارت ہے کہ از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ست کہ در ہنگامیکہ فتنہا
بر شما ملتبس شود مانند پارہای شب تار پس رجوع آرید بقرآن کہ شفاعت کنندہ و مقبول
الشفاعت ست ہر کسیکہ آن را پیش نہد اللہ اورا براہ جنت می برد پس ان سب روایتون
مستندہ سے اون جہال کے قول کی بھی جو کہتے ہین کہ ترتیب صحیح نہین ہے کما ینبغی

تکذیب ہوتی ہے اگر بنظر انصاف اپنے مقتدایون اور مجتہدون کے قول کو سچا سمجھین ورنہ
نا انصافی کا جواب سوائے خاموشی اور کیا ہوسکتا ہے ع جواب جاہلان باشد خموشی
ششم سورہ حجر مین حافظ لوح محفوظ کا یہ فرماتا ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ
لَحَافِظُونَ ترجمہ تحقیق ہمنے آپ ہی اوتارا اس قرآن کو اور تحقیق ہم آپ ہی اسکے نگہبان
ہین ہفتم وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ
حَمِيدٍ اس آیہ کریمہ کا ترجمہ و تفسیر شیعون کی معتبر مفسر ملا فتح اللہ کاشانی نے خلاصۃ المنہج
مین باین عبارت لکھا ہے وبدرستیکہ قرآن ہر آئینہ کتابیست ارجمند و گرامی تر حضرت باری
و گویند قرآن بجہت آن عزیز ست کہ کلام رب العزت است کہ ملک عزیز برسول عزیز آوردہ
برائے امت عزیز یا نامہ درست است بنزد دوست و نامہ دوستان عزیز می باشد یا عزیز
ست زیرا کہ ہیچکس قادر نیست کہ مثل آنرا بیاورد یا باعتبار آنکہ محفوظ است از تغییر و تبدیل
و تحریف یا بآن اعتبار کہ براتم صفات و احکام امت و یا آنکہ واجب است کہ اوامر و نواہی
آنرا عزیز دانند و ازان تجاوز نکنند نیاید باو ہیچ باطلی از پیش روی وی و نہ از پس وی یعنی
از ہیچ جہت باطلی بسوے آن راہ نیابد پس بطعن طاعن و تاویل مبطل مطعون و متاول نگردد
چہ ہر کہ در صدد طعن و ابطال آن در آمد قول آن ممحوق و تاویل آن مضمحل و نابود گردید و بافضح وجہ
ہلاک شد و بعذاب ابدی و عقوبت سرمدی گرفتار شد و امام جعفر صادق فرمود کہ مراد آنست
کہ در اخبار ماضیہ و مستقبلہ آن دروغی نباشد بلکہ جمیع چیزہائے آن مطابق واقع است
و موافق نفس الامر و یا پیش ازاو و پس ازاو ہیچ کتابے نیامدہ کہ حکم بطلان آن کند و این قول
از ابن عباس است کہ شیطان نتواند کہ ازان چیزیرا ناقص سازد و یا کلام باطل درو زیادہ
کند پس زیادہ و نقصان براو راہ نیابد و یا ہیچ وجہ راہ تناقض و کذب و تعارض براو کشودہ
نشود و او فرو فرستادہ شدہ از نزد خدائی کہ دانا ست بجمیع حکم و مصالح خلقان ستودہ بانواع
نعم بندگان کہ از جملہ آن انزال قرآن است کہ اعظم نعم است الخ ای ابن سبا کے چیلو اگر تمہارے

مجتہدون کی روایتین جہوٹی ہین - کلام آلہی کو توسچا جانو کیونکہ اسی قرآن پاک کوتم نمازمین پڑہتے
ہو اوراسی قرآن کا ثواب تم اپنے مردون کو بخشتے ہو ورنہ تمہاری نماز و ثواب دونون فعل
عبث ہین اوراگر وہ قرآن جسکو باعتقاد تمہارے حضرتؑ مظہر العجائب والغرائب نے جمع کیا
تھا تمہارے پاس موجود ہے تو اہلسنّت کو دکہلاؤ تاکہ وہ اوسکی قدر ومنزلت کرین - اور
اوس سے دلرین کی منفعت اوٹھاوین کوئی حفظ کرے کوئی ترجمہ پڑہے **بیت**
قدر گوہر شہ بداند یا بداند جوہری ✤ شب گر قدر ش چہ داند میفروشد بنگری - یہہ اعتقاد پرفساد
شیعون کا ازروئے عقل ونقل کے ایسا مجہول وبے اصل ہے کہ اسکا ثبوت مثل دعوی
کذب تثلیث اہل کتاب کے قیامت تک نہ دیکھینگے سوائے اسکے کہ ایسے فقرے دیگر
اہل تذبذب کوگمراہ کرین اورناحق اون ناواقفون کے دین وایمان کو تباہ **مصرع**
اوخویشتن گم ست کراہبری کند - افسوس شیعون کے اس وسواس من الجنۃ والناس
نے اسلام مین بڑا رخنہ ڈال دیا ہے بلکہ خنّاس نے بموجب یوسوس فی صدور الناس کے
نور قرآنی مطلق سینون پرکینون اہل نفاق سے نکال دیا ہے **بیت**

نیش عقرب نہ از پئے کین ست　　　　مقتضائے طبیعتش این ست

مجملا ذکر خلافت کا

غرض اصلی شیعون کی وجوب امامت علی اللہ عقلاً سے صرف یہ ہے کہ جسطرح سے ہوسکے
خلافت حقہ خلفاء ثلثہ کو باطل کرین ورنہ امامت اورکچھ معنی انہین رکھتی ہے شیعہ کہتے ہین
کہ امامت درحقیقت نیابت وخلافت رسول اللہ صلعم کے ہے چنانچہ حق الیقین کے
۵ باب مین مرقوم ہے کہ مراد از امام کسے ست کہ مقتدائے وپیشوائے امت باشد درجمیع
امور دنیا و دین بہ نیابت وجانشینی پیغمبر نہ بر سبیل استقلال الخ اسی بنا پر شیعہ آیتون اور
حدیثون مین قسم قسم کی تاویلات واہیات کرتے ہین جسکے مضمون بمعنی پیر اطفال

ابجد خوان خندہ زن ہوتے ہین چاہتے ہین کہ کسیطرح سے جناب امیرؑ کو اصحابؓ رسول اللہ
پر جنکی فضیلت بنصؔ قرآنی ثابت ہے ترجیح دین تاویل اوّل منہج الفاضلین کے ۲ باب ۳ منہج
۲ دلیل مین ہے کہ جب رسولؐ خدا نے حجتہ الوداع سے مراجعت کر کے جانب مدینہ منورہ توجہ
فرمائی غدیر مین بحکم الٰہی جناب امیرؑ کو اپنا وصی کیا اور عمرؓ ابن الخطاب نے آن حضرت کو مبارکباد
دی بخٍ بخٍ یا علی اصبحت مولائی ومولیٰ کل مؤمن ومؤمنۃٍ ترجمہ بہت خوش ہوا مین لے
علیؑ تیرے واسطے کہ تو میرا اور تمام مومنین اور مومنات کا صاحب ہوا۔ اور مصائبؓ النواصب
کے رابعہ چند طائفہ ۸ مین ہے کہ دو بار جبرئیل رسول الثقلین پر وحی لائے کہ علیؑ کو منصب
امامت پر مقرر کرو ہر مرتبہ رسول مقبول نے جبرئیل سے انکار کیا اور کہا کہ اے جبرئیل حق تعالیٰ
تو خود ہی جانتا ہے میرے اصحابؓ کی عداوت کا حال جو نسبت علیؑ کے رکھتے ہین مین
اون سے نہایت ہی ڈرتا ہون کہ کہین مجتمع ہوکر مجکو مار ڈالین پس میری طرف سے تعمیل اس امر
دشوار مین استعفا گزرا جب تیسری مرتبہ جبرئیل خدا کا عتاب لائے تب رسول اللہ نے بمجبوری
غدیر مین حضرت امیرؑ کو خلیفہ اپنا کیا اور عمرؓ پہلا اوس گروہ کا ہے جسنے امیر المومنین کو مبارکباد
دی جواب جناب امیرؑ کا خلیفہ بلا فصل ہونا اہلسنت کے نزدیک کسیطرح سے ثابت نہین ہے
نہ از روئے قرآن اور نہ از روئے احادیث کے بلکہ برعکس اسکے معتبر کتب شیعون سے
حق ہونا خلافت خلفاء ثلثہ کا ثابت ہوتا ہے اوّل معتبر تفسیر مجمع البیان مین تفسیر آیہ کریمہ
واذا اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا کی یون مرقوم ہے کہ رسول اللہ نے حفصہ سے
فرمایا کہ بعد ہمارے ابوبکرؓ اور تیرا باپ (یعنی عمرؓ) مالک امت ہونگے اور بادشاہی کرینگے۔
حفصہ اس بات کو سنکر خوش ہو گئے اور یہ دونون بھید عائشہؓ سے کہدے تب یہ آیت
نازل ہوئی دوم احقاق الحق معتبر کتاب شیعون مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے یہ روایت
منقول ہے کہ ہما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما الرحمۃ
اللہ یوم القیامۃ ترجمہ وہ دونون تھے امام عادل عدل کرتے تھے حق پر اور مرے

در باب خلافت بلا فصل ایک رسالہ تصنیفی اسرار الامامیہ لاجواب بلکہ بالکل لاجواب مولانا شیخ محمد جوہر علی صاحب بریلوی بطرز نئے تالیف ہو کر چھپا ہے قابل دیکھنے کے ہے جیسے ابن سبا اوس کی حقیقت یہ رسالہ بسرعت کی تعریف نہین ہے چھپکر ہو جو رسالہ مطبع اکبری آگرہ مین ملتا ہے ۱۲

اوس پر پس اون پر رحمت خدا کی قیامت کے دن تک و اضح ہو کہ شیعہ باتباع اپنے مجتہدین متعصّبین کے اس حدیث صحیح مین بہی تاویلات واہیات کرتے ہین جیسا کہ رسالہ ادلہ ثانیہ مین مرقوم ہے یہ رسالہ ۱۲۹۳ھ کو بزینت دستخط سید محمد مجتہد لودہیانہ مین طبع ہوا ہے - جو تاویلات کہ رسالہ مذکور مین کی گئین ہین وہ بچند دلائل محض لغو ہین اوّل بقاعدہ نحوی تاویل اماماں کی امامان اہلنا کرنا مضاف علیہ کا ناحق خون بہٹنا ہے کیونکہ حذف مضاف علیہ کا بغیر حالت تنوین یا بنا بر مضاف یا اضافت ثانیہ ہرگز جائز نہین اگر شک ہو تو رضی کھولکر دیکھ لو ذرا سمجھو کہ جب لفظ امام مطلق ہے تو معنی اوسکے بہی اصلی ہونگے یعنی خاص مدح و صفت کے اسلئے کہ لفظ مطلق یا فرد کامل مراد ہوتا ہے بخلاف اَیِمَّۃً یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ کے کیونکہ یہان یہ لفظ مقید ہے نہ مطلق اور لفظ عادل کی تاویل عدول کرنا ائمہ کو بہی مسند عدالت سے اوتارنا ہے کیونکہ شیعون کے نزدیک عدل بہی ایک رکن اصول دین سے ہے ضرور ہے کہ اسموقع پر بہی لفظ عدل کے معنی عدول کے لئے جاوین - اور لفظ قاسطون کہ بمقابلہ مسلمون قرآن مین وارد ہے کقولہ تعالیٰ واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین دیکھو اپنی تفسیرون کو بالخصوص خلاصۃ المنہج و مجمع البیان وغیرہ کو کہ اون مین آیہ شریف کے معنی عدل کے ہین پس خلاف قرینہ قاسطون کے معنی سمجہنا صریح صحیح کلام آلہی کا جہٹلانا ہے - اور لفظ علیٰ کو بمعنی استیلا استعمال کرنا اور استیلا کو مرادف استعلا ٹھہرانا زبردستی معنی بنانا ہے - اور لفظ حق سے مراد علی مرتضیٰ لینا بغیر ذکر سابق حدیث کو معما وچیستان ٹھہرانا ہے - اور جو تاویل کہ علیہما رحمتہ اللہ یوم القیامۃ مین کی گئی ہے کہ علیہ کی مراد مخالفت رسول ہی اور رحمت اللہ سے مراد رسول اللہ ہین اسپر کسی ظریف نے خوب ہی لطیفہ کہا ہے کہ جب حضرات شیعہ اپنے پیشواؤن کی شان مین رحمت اللہ علیہ کہتے ہین تو ہم بہی مراد رحمت اللہ سے رسول اللہ لیتے ہین اور علیہ سے مراد مخالفت رسول اللہ افسوس ایسے افترا سے ایسی حدیث صحیح کو مضحکہ طفلان بنانا ہی اور توبہ توبہ امام صادق کو کاذب ٹھہرانا ہے -

بیت دست بیچارہ چون بجان نرسد - چارہ جز پیرہن دریدن نیست
دوم جبکہ شیعون کی کتب معتبرہ مین مرقوم ہے کہ حضرت امام صادقؑ تقیہ سے ممنوع تھے
چنانچہ بحار الانوار مین ملا باقر مجلسی نے اور کافی مین ملا یعقوب کلینی نے لکھا ہی کہ جو صحیفہ
امام جعفر صادقؑ کا تھا اوس مین اونکے لئے یہ حکم تھا حدث الناس وافتهم ولا تخافن
الا الله وانشر علوم اهلبيتك وصدق اباءك الصالحين فانك في الحرز والامان
ترجمہ یعنی حدیث بیان کر تو تمام آدمیون سے اور فتویٰ دے تو اونکو اور کسی سے سوائے
خدا کے نڈر اور اپنی اہلبیت کے علمون کو پھیلا اور اپنے آبا رصالحینؑ کی تصدیق کر
اسلیئے کہ تو حفظ و امان مین ہے پس باوصف ایسے اطمینان کامل کے جو بحکم خدا امامؑ موصوف
کو حاصل تھا پھر جھونٹ بولنے کی آپکو ضرورت کیا تھی سوا سے اِسکے آپکے زمانہ مین حضرت
شیخینؓ بھی تو موجود نہ تھے جو آپ بھی مثل شیر خدا ڈرتے افسوس شیعون کی عقلون پر کیا پردہ
غفلت پڑا ہے کہ پیرایہ محبت مین آئمہؑ کی کیسی کیسی ہجو کرتے ہین اور اونکی نسبت کلمات
ترک ادب ولغو بکتے ہین بیت نے فرو عت محکم آمد نی اصول ٭ شرم بادت از خدا و از رسول
سوم امامؑ صاحب موصوف خود ہی ایسے تاویل کرنے والون پر لعنت و ملامت فرماتے
ہین اور اون سے اپنی بیزاری ظاہر کرتے ہین چنانچہ ابو عمر و نے کشی مین امامؑ موصوف سے
یہ حدیث نقل کی ہے ان الناس اولعوا بالكذب علينا ان الله افترض عليهم لا يريد
منهم غيره واني احدث احدهم بالحديث فلا يخرج من عندي حتى يتاوله على
غير تاويله ذالك انهم لا يطلبون بحديثنا وبحبنا ما عند الله وانما يطلبون الدنيا
ترجمہ یعنی آدمیون نے بہت زیادتی کی ہے ہم پر جھوٹ لگانے (یعنی افترا کرنی) مین جو
حدیث اون سے کہتا ہون وہ میرے پاس سے نکلنے نہین پاتی ہے کہ وہین اوسکی
دوسری خلاف تاویل کر ڈالتے ہین اور اوسکا سبب یہ ہے کہ وے میری احادیث سی
اوس چیز کے طالب نہین جو خدا کے پاس ہے بلکہ صرف دنیا کے طلبگار ہین دیکھو جب

تمہارے اگلون کو جو ہردم ہمنشین رہتے تھے امام موصوف نے سخت ترملامت کی ہے
تو پچھلے جو اسدم تک اونکا اتباع کرتے ہین ازبس سزاوار عتاب امام عالیجناب کے ہین ؎ بیت
چو تیر انداختی بر روئے دشمن + چنان دان کاندر آماجش نشستی - آیات بینات
سوم مستند کتاب اطواق الحمایت کے آخر بحث امامت مین امام مؤید باللہ یحییٰ بن حمزہ
شیعہ نے سوید بن عفلہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک قوم جسکا سرگروہ عبداللہ بن سبا تھا
نسبت حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے کلمات حقارت آمیز کہتے تھے مین نے اسبات کی
خبر حضرت علیؓ کو دی حضرت علیؓ نے فرمایا اعوذ باللہ رحمہما اللہ ترجمہ پناہ مانگتا ہون مین
ساتھ اللہ کے (یعنی حقارت کرنے حضرت شیخینؓ سے) رحم کرے اللہ اون دونون پر
(یعنی حضرت شیخینؓ پر) سوید نے کہا کہ حضرت علیؓ میرا ہاتھ پکڑکر مسجد مین لیگئے جب آدمی
جمع ہوگئے منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا کہ بیزار ہون مین اوس قوم سے جو نسبت دو برادر
رسول اللہ اور اونکے دو وزیر اور اونکے دو رفیق اور دو سردار قریش اور دو باپ مسلمانون
کے حقارت کرتے ہے یہ دونون وہ ہین جنکی رائے کو رسول اللہ پسند فرماتے تھے
وفاداری رسول اللہ مین ثابت قدم تھے دونون دوست صادق تھے رسول اللہ کے
کوئی کام خلاف افعال رسولؐ کے نہین کرتے تھے نہ حیات حضرتؐ مین نہ بعد وفات
کے خدا کے کامون مین مستعد تھے یہانتک کہ دونون اسی حالت مین وفات کرگئے
خوب ہی اون دونون نے خدا اور رسولؐ اور مسلمانون کو رضامند رکھا اچھی حکمرانی کی
(یعنی حضرت شیخینؓ نے خلافت کاملہ کا حق پورا پورا ادا کیا) یہ فرماتے تھے اور روتے
تھے اس قدر کہ ریش مبارک تر ہوگئی اگرچہ اس خطبہ مین جناب امیرؓ نے اور بھی بہت
کچھ اوصاف حمیدہ حضرت شیخینؓ کے بیان فرمائے ہین ہم بجنسہ خطبہ جناب امیرؓ کو معہ
ترجمہ عبداللہ بن سبا کے ذکر مین نقل کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ دیکھو شیعو تمہاری ہی روائتون
سے خلافت و امامت و وزارت بلافصل حضرت ابوبکر صدیق کی ثابت ہوئی بعد اونکے

۵۱
اس روایت سے فضیلت ریش کی بھی پائی گئی افسوس اون بے ریشون پر جو جناب امیرؓ کی مخالفت سے مونچھون پر تاؤ دیتے
مصرع
برعکس نہند نام زنگی کافور

حضرت عمر کی - اب ستو خلافت اصحاب ثلثہ کا حق ہونا اپنی ہی کتب معتبرہ سے اوّل تفسیر
خلاصۃ المنہج مین ہے ثم جعلنا کم خلائف فی الارض من بعدہم لننظر کیف تعملون ٥
ترجمہ پس ما گردانیدہ ایم شمارا ای گروہی کہ محمد بر شما مبعوث شدہ خلیفہاے گذشتگان
وجانشینان در زمین از پس قرونی کہ ہلاک شدند تا ببینیم در صورت شہادت بعد از ان کہ دانستہ
ایم در غیب کہ شما چگونہ عمل خواہید کرد از خیر و شر تا با شما بمقتضاے آن کردار خبر دہیم دوم
اسی تفسیر مین ہے ولقد کتبنا من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ترجمہ
وبدرستیکہ نوشتیم ما فی الزبور یعنی در کتاب زبور داؤد و از پس توریت نوشتہ بودیم در زبور
نیز ثبت کردیم بدرستیکہ زمین بہشت میراث بگیرند آنرا بندگان من کہ شائستہ وستودہ اند وبصلاح
وتقوی آراستہ مراد ہمہ مومنان اند و نظیر این ست واورثنا الارض و نزد جملہ مفسرین
مراد بارض زمین دنیا باشد و بصالحان امت مرحومہ اند یعنی حکم کردیم کہ زمین دنیا را بندگان
صالح ما کہ امتان پیغمبر آخر الزمان اند بمیراث گیرند بفتح ونصرت کقولہ تعالی لیظہرہ علی
الدین کلہ و در حدیث از حضرت رسالت مرویست کہ فراہم آوردہ شد از براے من ہمہ
زمین پس نمودہ شدم مشارق ومغارب آن را وزود باشد کہ برسد ملک امت من آن مقدار
کہ فراہم آوردہ شدہ است براے من از زمین سوم اسی تفسیر مین ہی وہو الذی جعلکم
خلائف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجات لیبلوکم فیما آتکم ان ربک سریع العقاب
وانہ لغفور الرحیم ٥ ترجمہ واوست آنکہ گردانید شمارا ای آدمیان خلیفہاے زمین بعد از
قوم نبی الجان یا اہل ہر عصر را از شما جانشین اہل عصر سابق گردانید و یا اے مومنان زمان
خاتم الانبیاء شمارا خلیفہاے امم گذشتہ گردانید و برداشت بعض از شمارا زبر بعض دیگر
پایہاے بلند در شکر وشرف وبزرگی وغنا وتونگری وامثال آن بر وجہ مصلحت تا بیازماید
شمارا در آنچہ بشما دادہ از مال وجاہ یعنی با شما معاملہ آزمایندہ کند تا بر عالمیان ظاہر گردد کہ
کدام از شما شاکر است وصابر بر فقر بدرستیکہ پروردگار تو زود عقوبت کنندہ است

ناسپاسان را و ناشکیبا نرا و بدرستیکہ او آمرزندہ و مہربان ست بر صابران و شاکران و بہرنیک
راجزا دہد چہارم اسی تفسیر مین ہے ویجعلکم خلفاء الارض ترجمہ و میگرداند شمارا خلیفہا
در زمین یعنی شمارا جانشین پیشینیان سازد و زمین را از پس ایشان بتصرف شما دارد پنجم
اسی تفسیر مین ہے واورثکم ارضہم ودیارہم واموالہم وارضا لم تطؤھا وکان
اللہ علیٰ کل شیء قدیراً ترجمہ و میراث داد خدا سے شمارا زمین ایشان یعنی مزارع
و بساتین پر از اشجار و سراے ایشان را یعنی حصون و قلعہا سے وما لہا ی ایشان را
از نقود و امتعہ و مواشی و زمینی را کہ گام نہ نہادہ اید آن را و نرفتہ اید در آن یا مالک
نبودہ اید مراد ملک خیبر است یا مکہ یا فارس یا روم حدیث و عکرمہ گفتہ کہ ہر زمینی کہ بجوزہ
اہل اسلام در آید تا قیامت درین داخل است و ہست خدا ی بر ہمہ چیزہا توانا پس قادر
باشد بر فتح بلاد و تسخیر آن براے ملازمان سید کائنات ششم نہج البلاغت اصح الکتب
و متواتر شیعہ مین یہ قول فیصل جناب امیر سے منقول ہے فنظرت فی امری فاذا طاعتی
قد سبقت بیعتی واذا المیثاق فی عنقی ترجمہ پس نظر کی مینے اپنے کام مین پس اوسوقت
اطاعت کی مینے تحقیق سبقت کے میری بیعت پر (یعنی مجھ سے پیشتر اصحاب ثلثہ خلیفہ ہوئے
اور حال یہ کہ میری گردن مین عہد پیمان حضرت سرور انس و جان کا تھا یعنی مجھ سے حضرت
رسول خدا نے اس امر کا اقرار لیا ہے کہ جب خلفاء ثلثہ خلیفہ ہون اور انکی لوگ
بیعت کرین تو تم بھی ضرور ہی اطاعت کرنا۔ ہفتم صافی شرح کافی کلینی کی کتاب العقل
بالبدء والراے مین ہے ان نبیا صلعم خرج عن الدنیا کان دینہ تماما والا یلزم
ان یکون الامۃ علی اللہ تعالیٰ حجۃ وکذا فی وقت الخلفاء ترجمہ یعنی رسول اللہ صلعم
دنیا سے رحلت فرما گئے اوس وقت کہ اونکا دین تمام ہوچکا تھا ورنہ لازم آتا امت کے
واسطے نزدیک خدا تعالیٰ کے عذر ایسا ہے زمانہ خلفاء الراشدین کا تھا دیکھو تمھاری
ان روائیتون سے خلافت خلفاء ثلثہ کی ثابت ہوئی پس قرآن کی آیتون اور شیعون کی روائیتون

سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ دعوی امامت غدیر وغیرہ شیعو نکا نسبت آیمہؑ کے محض باطل ہے
اگر اس بات کا کچھ بھی اثر ہوتا تو خلاف اپنے حکم محکم کے خدا تعالی ایہ اذا اسر النبی کو حضرت
شیخینؓ کے حق مین نازل نہ فرماتا اور نہ حضرتؐ ماینطق عن الھوی حضرت حفصہؓ کو مژدہ خلافت
حضرت شیخینؓ کا سناتے اور نہ مفسر شیعون کے آیات بیّنات قرآنی مین درباب خلافت
اصحابؓ ثلثہ تفسیر کرتے اور نہ مجتہدین شیعہ خلافت خلفاء الراشدین پر کہ اونہون نے بڑی
عمدہ خلافت کے شہادت دیتے سوائے اسکے کہ جب جناب امیرؓ استحقاق خلافت
رکھتے تھے تو کیون انکار خلافت سے کرتے تھے بلکہ وزارت کرنے دوسرے خلیفہ وقت
پر اصرار کرتے تھے جیسا کہ نہج البلاغت معتبر کتاب شیعہ مین دو قول جناب امیرؓ سے منقول
ہین اوّل واللہ ماکانت لی فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی
الیھا وحملتمونی علیھا ترجمہ قسم ہے خدا کی خود تو مجھکو خلافت کی خواہش نہین ہے اور
نہ ولایت کی حاجت لیکن تم مسلمانون نے مجھکو خلافت کی طرف بلایا اور سریر خلافت پر
بٹھایا یہ قول جناب امیرؓ کا حضرت طلحہ اور حضرت زبیرؓ سے اوسوقت مین تھا جبکہ آپ خلیفہ
تھے دوم اسی کتاب کے من کلامہ لما اراد النّاس علی البیعۃ بعد قتل عثمان مین ہے
کہ جب حضرت عثمانؓ نے شہادت پائی مسلمانون نے چاہا کہ جناب امیرؓ خلیفہ ہون آپنے
فرمایا کہ اے مسلمانون مین وزارت کے قابل ہون بہتر ہے کہ جو تم مجھکو کسی دوسرے
خلیفہ کا وزیر کرو چنانچہ وہ قول یہ ہے انا لکم وزیرًا خیر لکم منی امیرًا ترجمہ یعنی مین
تمہارے واسطے وزیر ہون بہتر اوس سے ہے کہ امیر ہون دیکھو ان وجوہات صحیح سے
بھی دعوی غدیر بالکل غلط معلوم ہوتا ہے اور خلافت اصحابؓ ثلثہ ہی کا حق ہونا علی الترتیب
ثابت ہوتا ہے ہان اگر شیعہ یہ بات کہین کہ خلفاء ثلثہ ظاہری خلیفہ تھے اور آیمہ باطنی
جیسا کہ شارح صافی کلینی نے کتاب الحجۃ کے باب نص اللہ عزّوجلّ ورسولہ علی الائمۃ واحد
فواحد مین لکھا ہے فان خلافۃ الاصحاب الثلثۃ کانت ظاھریۃ ولعلی علیہ السلام

خلافۃ باطنیۃ اس صورت مین توکسیقدر معنی غدیر درست بہی ہوسکتے ہین اس سے انکار
اہل سنت بہی نہین کر سکتے ہین کیونکہ صوفیہ کرام بہی سلسلہ تصوف جناب امیرؑ تک پہونچاتے
ہین پس بقول شارح صافی یقیناً ثابت ہوا کہ آیمہؑ کو خلافت ظاہریہ سے کچہ بہی تعلق نہ تہا
صرف خلافت باطنیہ کا استحقاق رکہتے تہے اس دلیل معقول سے بہی خلفاء ثلثہؓ ہی
خلیفہ برحق ٹہرے **تاویل دوم** حق الیقین کے ۱۳ باب ۹ قسم بیان معراج مین مرقوم
ہے کہ حق تعالی شب معراج مین حضرت رسول مقبول صلعم کو ایکسو بیس۱۲۰ مرتبہ آسمان پر لیگیا
اور ہر مرتبہ حضرتؐ سے دربارہ امامت و ولایت امیرالمومنین و دیگر آیمہ مہدیین کے تمام
فرائض سے زیادہ تاکید و مبالغہ کیا **جواب** یہ دعوی بہی شیعون کا عقلاً و نقلاً محض
باطل ہے کہ خداے تعالی دنیا مین تو اپنے رسول مقبول پر نسبت خلافت خلفاء ثلثہ کی
وحی نازل فرماوے جیسا کہ اول مین مذکور ہوا پہر کیونکر ممکن ہے کہ معراج مین خلاف اپنے
حکم لا یخلف المیعاد کی نسبت امامت و ولایت آیمہؑ کے تاکید و مبالغہ کیا ہو اس کچے
غم کا تو جاہل بہی یقین نہین کر سکتے علاوہ برین اور معاملات مین تو خداے تعالی کا ایک
ہی مرتبہ حکم کافی ہو پس درباب ولایت و خلافت جناب امیرؑ کے خدا تعالی کا معراج مین اپنے
رسول سے اسقدر مبالغہ کرتا کیا ضرور تہا شاید باعتقاد شیعان معاذ اللہ خدا نے اندیشہ
کیا ہو کہ اگر دنیا مین ظاہر احکم ولایت و امامت نسبت آیمہؑ کے نازل کیا جاوے تو ایسا
نہو کہ شیخینؓ خبر پاکر مجہکو تخت جبروت سے اوتار دین یا غضب مین آکر میری مکان لاہوت کی کیفیت
بگاڑ دین لا و اللہ ہذا بہتان عظیم **تاویل سوم** جلاء العیون کے باب اول فصل ۵ مین ہے
کہ جب امیرالمومنینؑ نے حضرت رسول خدا کو قبر مین اوتارا رسول اللہؐ نے فرشتون سے شفارش
کی کہ تم کبہی امیرالمومنینؑ کو پیٹہ ندینا ہر حال مین اونکے مددگار رہنا فرشتون نے بہی اقرار
واثق کیا کہ ہم جناب امیرؑ کی ہمیشہ خدمت گذاری و مددگاری اور خیرخواہی کرینگے وہ ہمارے
صاحب و پیشوا و امام ہین بعد آپکے ہم برابر اونکی خدمت مین حاضر ہوا کرینگے اور اونکے

دکھ درد مین شریک ہوا کرینگے اگرچہ بعد اسکے وہ ہمکو نہ دیکھین گے اور نہ ہماری آواز
سنینگے جواب کیا خوب باوصف ایسے مستقل وعدون کے بھی فرشتون نے جناب
امیرؑ کے اون مصائب ومعاقب مین جنکو شیعہ بڑی شدومد سے درباب غصب خلافت
اپنی معتبر کتب مین نقل کرتے ہین کچھ معاونت نکی اور نہ اپنے وعدون کے جو حضرت سے
کئے تھے کچھ وقعت کی اور نہ حضرتؑ کے ارشاد کی تعمیل کی اس عقائد پر مکائد شیعون
سے یہ بات ثابت ہوئی کہ توبہ توبہ فرشتے بھی مثل شیر خدا کے اصحابؓ رسول اللہ
سے ڈرتے تھے اسی وجہ سے کسی فرشتہ کا حوصلہ نہ پڑا جو جناب امیرؑ کی مدد کرتا یا مسند
خلافت بلافصل پر بٹھا دیتا ایسے صریح افترا سے فرشتے معاذ اللہ معصوم نہ ٹھہرے
کیونکہ معصوم وعدہ خلاف نہین ہوتے تاویل چہارم اسی کتاب کے باب افصل ۶
مین ہے کہ جب ابوبکرؓ نے غصب خلافت کے امیر المومنینؑ نے کہا کہ آیا تجھکو رسول اللہ
نے میری اطاعت کے واسطے حکم نہین کیا ہے ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ اگر مجھکو حکم ہوتا
تو البتہ مین اطاعت کرتا حضرتؑ نے فرمایا چل تو میرے ساتھ جب مسجد قبا مین پہونچے
دیکھا حضرت رسول خدا بیٹھے ہوئے ہین امیر المومنینؑ نے کہا کہ یا رسول اللہ ابوبکر میری
اطاعت سے انکار کرتا ہے کیا آپنے اوسکو میری اطاعت کا حکم نہین دیا رسول اللہ نے
فرمایا کہ اے ابوبکرؓ مین تجھکو مکرر حکم کیا ہے کہ تو امیر المومنین کی اطاعت کرنا ورنہ تیری
خیر نہین یہ بات حضرتؑ سے سنکر ابوبکر بہت ڈرا اور وہان سے اوسلٹے پاؤن پھرا اثنائے
راہ مین عمرؓ سے ملاقات ہوئی عمرؓ نے کہا کہ اے ابوبکر اسوقت تیرا کیا حال ہے ابوبکرؓ
نے کہا کہ رسول اللہ نے ابھی مسجد قبا مین مجھسے چنین وچنان فرمایا عمرؓ نے کہا ہلاک
ہون امتی جو تجھ سے کو اپنا والی بنا دین کیا تو سحر بنی ہاشم سے آگاہ نہین ہے اور
کتاب منتخب المعجزات مولفہ محمد تقی مجتہد لکھنوی مین اس قدر او مضمون ہے کہ حضرت
امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جب امیر المومنینؑ کو واسطے بیعت ابوبکرؓ کے مسجد قبا

مین پکڑ کر لیگئے حضرت نے منہ قبر رسول اللہ کی طرف کر کے کہا کہ یا ابنَ اُمَّ اِنَّ القَومَ
استَضعَفُونِی وَکَادُوا یَقتُلُونَنِی ترجمہ اے بہائی اس قوم نے مجھکو ضعیف سمجھا اور قریب ہے
کہ مجھکو جان سے مار ڈالین پس ایک ہاتھ قبر سے نکلا اور ابو بکر کی طرف بلند ہوا پہچانا کہ
ہاتھ حضرت کا ہے اور ایک آواز قبر سے پیدا ہوئی پہچانا کہ آواز حضرت کی ہے۔ اوسکا
مضمون یہ تھا کہ اَکَفَرتَ بِالَّذِی خَلَقَکَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُطفَةٍ ثُمَّ سَوَّاکَ رَجُلاً ترجمہ
آیا کافر ہوا تو اوس خدا سے جسنے تجھکو ناک سے پیدا کیا پہر نطفہ سے پہر حد رجولیت کو پہونچایا
اور آدمی بنایا اور دوسری حدیث مین یون ہے کہ جب ہاتھ ظاہر ہوا اوسپر یہ آیت لکہی
تہی غرض اسیطرح سے بہت کچھ روایات واہیات مختلف یکے بادیگرے معتبر کتب شیعہ
مین درج ہین **جواب** یہ سب روایات بچند دلائل محض لغو ہین۔ **اوّل** بعد وفات حضرت
صلعم کا بنفس نفیس مسجد قبا مین تشریف رکہنا یا دست مبارک کا قبر سے باہر نکالنا یا آواز
دینا کسی جاہل کی بہی سمجہ مین نہین آسکتا ہے اور نہ کوئی عاقل ایسے مالیخولیا کو پسند کر سکتا
ہے اور نہ اوسکا کچھہ اثر اہل سنّت کی کتب مین ہے **دوم** جب باعتقاد شیعان حضرت
مظہر العجائب والغرائب کو ایسی قدرت حاصل تہی کہ بزور خرق عادات معاذ اللہ رسول اللہ
کو مسجد قبا مین بیٹھا ہوا کہا دیا بلکہ قطعی اپنی اطاعت کا حکم صدّیق اکبر کو سنوا دیا اس تکلف
کی آپکو کیا ضرورت تہی صرف آپ بزور کرامات خرق عادات مسند خلافت پر بیٹھ جاتے
اور اپنے شیعون کو اور تمام بنی ہاشم کو اپنا حامی بناتے جو کوئی آپکی اطاعت نکرتا تو اوسکی خبر
ذوالفقار سے جسنے حضرت جبرئیل کے پر کاٹ لیے لیتے آپکی خوارق کا کون مقابلہ کر سکتا تھا
سوم یہ کہنا بہی شیعون کا کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کے کہنے سے حکم رسول خدا کو
نمانا قرین قیاس نہین اسلئے کہ شیعہ خود ناقل ہین کہ حضرت صدّیق اکبر اکثر حضرت عمرؓ کے
کہنے کو نہین مانتے تہے چنانچہ مجالس المومنین کی ۲ مجلس مین مرقوم ہے کہ عمرؓ کے کہنے
سے ابو بکرؓ نے خالدؓ کو موقوف نہ کیا اور ۳ مجلس مین ہے کہ عمرؓ نے حذیفہ بن الیمان انصاری

سے انتقام لینا چاہتا تھا ابو بکرؓ نے اوسکے کہنے سے انتقام نہ لیا پھر کیونکر ہو سکتا ہے۔
کہ باوجود دیکھنی ایسے اعجوبہ کے حضرت صدّیق اکبرؓ نے حضرت عمرؓ کے کہنے سے حضرت
رسُول خدا کے حکم کو نمانا ہو سوائے اسکے شیعون کی تواریخ مین ہے کہ ابو بکرؓ صرف کاہن کے
کہنے سے رسُول اللہ پر گرویدہ ہوئے اور ایمان لائے چنانچہ حملہ حیدری مین ہی ابیات

ابوبکر زان پس بره پا گذاشت — کہ گفتار کاہن بدل یاد داشت
بدو دادہ مژدہ کاہن این خبر — کہ مبعوث گردد یکے نامور
زبطحا زمین درہمین چند گاہ — بود خاتم انبیا ر آلہ
تو با خاتم انبیا بگروے — چو او بگذرد جانشینش شوے
زکاہن چو بو بکر بشنید این نوید — بیاورد ایمان نشان چون بدید

پس جو شخص کاہن سے سنکر آپ کو حکم بردار بنا دے اور صدق دل سے ایمان لاوے
پھر کیونکر ممکن ہے کہ وہ حکم اطاعت رسُول سے انحراف کرے اس اتہام کا تو کوئی نادان بھی
یقین نہین کر سکتا ہے اسلئے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی حکم برداری و تابعداری کا حال اطاعت
شب ہجرت سے مانند آفتاب روز کے روشن ہے تاویل پنجم شیعہ مدعی ہین کہ حدیث مقبول
الطرفین من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے حضرت علیؓ کی خلافت ثابت ہوتی ہے جواب
اوّل مولی بمعنی اولی ہین نہ بمعنی خلیفہ بلکہ برعکس اسکے تفسیر خلاصۃ المنہج مین مولی بمعنی غلام
لئے گئے ہین شیعون کو چاہیئے کہ سورۂ مائدہ قریب نصف پارہ لایحب اللہ کو بنظر غیرت معائنہ کرین
ہان اس حدیث سے بزرگی جناب امیرؓ کی ثابت ہوتی ہے نہ خلافت دوم یہ امر بھی مسلمہ فریقین
ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے خود دعوی خلافت نہین کیا بلکہ جو کوئی آپ سے درباب خلافت
کہتا اوس سے آپ یہ فرماتے کہ حضرت علیؓ کے روبرو مین خلافت قبول نہین کرتا چنانچہ خواجہ
نصیر نے قول حضرت صدیق برحق کا تجرید العقائد مین اسطرح سے نقل کیا ہے اقیلونی لست
بخیرکم و علی فیکم ترجمہ واپس کرو تم بیعت میری نہین ہون مین نیک تمہارا حالانکہ علیؓ تم مین

زشادت تعالی
ووسوسہ
مین حق کرت
مولائے ۲
بخ بخ ہو گئے
قابل دید ۱۲

موجود ہے اس قول سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت صدیقؓ برحق ہرگز طالب خلافت نہین ہوئے
بلکہ تاریخ طرفین سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خلافت صدیق اکبرؓ بالتحقیق بمشورۂ اصحاب
باصفا واقع ہوئی قصہ مختصر خلافت حضرت صدیقؓ برحق کا یہ ہے کہ جب حضرت رسول خدا نے
دنیا سے سفر آخرت کا فرمایا جمیع اصحابؓ نے اندیشہ کیا کہ بسبب نہونے کسی سرپرست کے
مبادا صورت غدر پیدا ہو جاوے یا لشکر کفار بلاد اسلام پر چڑھ آوے پس ایسی پیش بینی سے
تمام مہاجرین وانصار واہل بدر و رضوان و قریش و بنی ہاشم نے سقیفہ بنی ساعدہ مین شوری کیا
کچھ دیر تک باہم گروہ فرقون مین اختلاف رہا ہر ایک فرقہ اپنی قوم سے ولی کرنا چاہتا تھا
کوئی فرقہ حضرت عباسؓ عم رسول اللہ کی راے دیتا تھا کوئی بنسبت حضرت علیؓ کے اپنی
خوشی ظاہر کرتا تھا کوئی کہتا کہ الیق تر حضرت ابوبکرؓ صدیق ہین آخر کار راے قریش کی غالب
پڑی اسی پر تمام فرقون کا بلا خلاف اتفاق ہوا اسلیے کہ جمیع اصحابؓ باصفا بچشم خود دیکھتے
تھے کہ ہمیشہ رسول مقبول صدیق اکبرؓ کی بہ نسبت دوسرون کے زیادہ تر عزت و حرمت
فرماتے تھے اور ہر دم اونکو اپنا ہمنشین اور جلیس رکھتے تھے حضر مین ہمدم سفر مین ہمقدم
بصفات سابق الایمانی موصوف و جان فداے محبت حبیب خدا مین معروف لہذا بموجب
حدیث صحیح لا یجمع امتی علی الضلالۃ کے جمیع صحابہ کا اتفاق اسی پر ہوا کہ حضرت صدیق اکبرؓ
ہی ولی مقرر ہون اوسوقت کسی نے حدیث غدیر پیش نکی پس یہ فعل اصحاب پاک کا اس
مصلحت پر مبنی تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نہ قوم بنی ہاشم سے تھے اور نہ قوم بنی امیہ سے اگر ان
دونون فرقون مین سے کوئی بھی خلیفہ مقرر ہوتا تو شروع سے ہی حالت اسلام کی بگڑ جاتی
اور مسلمانون مین اوسیدم سے پھوٹ پڑجاتی جیسے امامت دستگاہ کے شروع ہی زمانہ
خلافت مین واقع ہوئی پس حضرت صدیق اکبر نے محض بنظر شفقت رحمت ترحم امت مرحومہ
پر فرما کے خلافت کو قبول کیا اور اسی مصلحت خاص سے حضرت صدیق اکبر نے بعد اپنے
نسبت خلافت حضرت عمرؓ فاروق کے جمیع صحابہ کرام سے وصیت فرمائی اور اسی خیرخواہی کی

٥١ اس حدیث کی تصدیق معتبر کتاب شرح نہج البلاغہ شیعون سے بھی ہوتی ہے وما کان اللہ لیجمعہم علی الضلالۃ ترجمہ اور اللہ نہین جمع کریگا سب کو اور کبھو [illegible] امت کو گمراہی پر ۱۲

راہ سے حضرت عمرؓ نے بعد اپنے معاملہ خلافت کو پانچ اصحابؓ اخیار کی رائے پر موقوف رکھا چنانچہ اونہین بزرگان دین کے اتفاق سے امر خلافت کا حضرت عثمانؓ ذی النورین کے واسطے مقرر ہوا جب حضرت عثمانؓ غنی شہید ہوے پہر تمام اصحابؓ عظام نے حضرت علیؓ کو امیر المومنینؑ بنایا اس لئے کہ بالاتفاق اس مرتبہ آپ ہی کا حق تھا مگر آپکا قول یہی تھا کہ لے مسلمانون مجہکو خلیفہ نکرو مین وزیری کے قابل ہون دوسرا قول یہ ہے کہ آپ فرماتے تہی کہ مین خلافت وولایت کی مطلق خواہش نہین رکہتا چنانچہ یہ دونون قول جناب امیرؑ کی معذرت کے نہج البلاغت مین مرقوم ہین جو مذکور ہو چکے غرض جب آپ خلیفہ ہوئے لشکر اسلام مین تفرقہ پڑگیا اکثر ملک مفتوحہ اصحابؓ ثلثہ قبضۂ مسلمانون سے نکل گئے کوفیون نے آپ سے بدمعاملہ کیا شامیون نے آپکا مقابلہ کیا غرض آپ کو اتفاق لڑنے کا ہمیشہ مسلمانون سے پڑا چنانچہ قول جناب امیرؑ کا نہج البلاغت مین اپنی اصحابؓ سے یہ تھا کہ مین اپنے بہائیون سے لڑتا ہون اونکو میری خلافت پر شبہ ہوا ہی کوئی اونکو برا نکہے دیکہو ان اقوال سے یقینی ثابت ہوتا ہے کہ خلافت خلفاؓ ثلثہ محض مصلحت پر مبنی تہی اس لئے کہ اونہین ارکان دین کی سعی بلیغ سے بیخ کنی مشرکین مفسدین ومرتدین کی تراروا قعی ہوئی بلکہ تمام رسومات کفر کا نام جہان سے مٹ گیا بغرض اگر شروع ہی سے جناب امیرؑ خلیفہ بلافصل مقرر کئے جاتے تو حالت اسلام کی قطعی بگڑ جاتی پس ایسی ہی دور اندیشیون کے سبب سے جناب امیرؑ بہی خلافت سے انکار فرماتے تہے اور اپنے واسطے خلافت کی کسی سے درخواست نہین کرتے تہے چنانچہ یہی اعتقاد متقدمین شیعہ کا ہے مگر متاخرین متعصبین نے البتہ یہ عبارت پر حقارت نسبت جناب امیرؑ کے لکہی ہے کہ معاذ اللہ جب صدیق برحق نے غصب خلافت کی اوسوقت توبہ توبہ حضرت علیؓ حضرت زہراؑ کو دراز گوش پر سوار کرکے اور ایک ہاتھ مین حضرت حسنؑ کا ہاتہہ اور دوسرے ہاتھ مین حضرت حسینؑ کا ہاتہہ پکڑ کے دردر مارے پہرتے تہے اور ہر ایک بنی ہاشم و مہاجرین

وانصارؓ کے گہر گہر پہر کے طلب یاری کرتے تہے صبح کو سوائے چار آدمیون کے کہ وہ سلمانؓ وابوذرؓ ومقدادؓ وعمارؓ تہے اور کوئی گہر سے باہر نہ نکلا اور دوسری روایت مین بجائے عمارؓ کے زبیرؓ ہین یہ مضمون فضیحت مشحون کتاب حق الیقین کے ۵ باب ۶ فصل کا لب لباب ہے اور مجالس المومنین کی ۳ مجلس مین ہے کہ عیاذا باللہ تمام بنی ہاشم واصحابؓ مرتد شد الا سہ نفر کہ آن ابوذرؓ ومقدادؓ وسلمانؓ بودند وعمار در تردد بود شکر ہے کہ اس صریح افترا کی تردید بہی شیعون کی ہی مستند کتاب مین موجود ہے چنانچہ احقاق الحق کے مسئلہ خامس مین یہ حدیث منقول ہے کانوا فی ھذا السکوت مراعین لما وصی بہ النبی علیاً من الصبر وعدم مجادلۃ الثلثۃ ایقاء فی ذالک علی المسلمین مستضعفین وحفظ الدین ترجمہ یعنی تمام بنی ہاشم اس بارے مین رعایت سکوت کی کرتے تہے اس لئے کہ رسول اللہ نے حضرت علیؓ کو وصیت صبر اور نکرنے جنگ خلفاء ثلثہ کے ساتہ کی تہی خاص واسطے وفاداری بر حال مسلمانان ضعیف وحفاظت دین کے دیکہو اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت امیرؓ وتمام بنی ہاشم سکوت مین تہے ہرگز اپنی ناموس کو کسی صاحب نے برباد نہین کیا نہ کسی کے در پر گئے نہ کسی کے گہر پہرے غرض اصلی شیعون کی ایسے موضوعات واہیات سے صرف یہ ہے کہ پردہ محبت مین جہان تک ممکن ہو اہلبیتؓ رسولؐ اللہ کی ہتک کرین پس اس حدیث سے بہی خلافت خلفاء ثلثہ بچند دلائل ثابت ہوئی **اول** حضرتؐ ماینطق عن الھوی کا بنص اذا سر النبی الی بعض ازواجہ مقبول الطرفین کے جناب امیرؓ وبنی ہاشم کو تاکید اکید صبر وسکوت کی فرمانا **دوم** خلفاءؓ ثلثہ سے جنگ نکرنیکی وصیت کرنا **سوم** سلامتی دین مسلمانون کی خلافت خلفاءؓ ثلثہ مین دیکہنا اگر خلافت خلفاءؓ ثلثہ حق نہ تہی تو رسولؐ خدا نے کیون ایسی حدیث فرمائی جس سے جناب امیرؓ بالکل محجوب الارث ہو گئے تعجب ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے اپنے استحقاق نبوت پر تو اسدرجہ کوشش کی کہ جسکا کچہہ شمار نہین بلکہ حد بشر سے دور ہر چند آپ کو کفار قسم قسم کا آزار پہونچاتے تہے اور اظلم

پتھروں کے مارے ساقین شریفین زخمی وخون آلودہ کرتے تھے مگر آپ اظہار دین حق و دعوی رسالت سے باز نہین رہتے تھے پھر کیونکر ممکن ہے کہ اپنے وصی کو سکوت کی وصیت کی ہو اس افترا سے معاذ اللہ مثل شیر خدا رسول اللہ کا بھی خلفائے ثلثہ سے ڈرنا ثابت ہوتا ہے تاویل ششم منہج الفاضلین کے ہ باب افضل مین مرقوم ہے کہ بعض اصحاب اخیار نے ابوبکرؓ کو نصیحت کی جبکہ وہ منبر پر بیٹھے ہوئے وعظ کہتے تھے ابوبکرؓ شرمندہ ہوئے اوسیوقت منبر سے اوتر پڑے اور اپنے گھر مین چلے گئے تیسرے روز باہر نکلے پھر گھر گھر پھر کر آدمیون سے اپنی بیعت کی گفتگو کرتے تھے **جواب** اس افترا کا اگرچہ ہم بحوالہ مستند کتاب تجرید العقائد مولفہ خواجہ نصیر تحریر کر چکے ہین کہ حضرت صدیق اکبر ہرگز طالب بیعت نہین ہوئے بلکہ ہر ایک آدمی سے آپکا قول یہی تھا کہ مین بمقابلہ حضرت علیؓ کے بہتر نہین ہون پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ طالب بیعت ہوئے ہون علاوہ اسکے اس بہتان عظیم ہی کی مضمون کید مشحون سے صاف موضوعیت ابن سبا کی بچند قرائن ظاہر ہوتی ہے **اوّل** بموجب نصیحت بعض اصحاب کے حضرت صدیق اکبر کا منبر سے اوتر کر گھر مین چلے جانا اور تین روز برابر باہر نہ آنا عدم طلب بیعت صدیق اکبر پر دال ہے **دوم** جب مدار بیعت کا یوم وفات رسالت پناہ پر موقوف تھا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ جو شخص تین روز برابر گھر سے باہر نہ نکلے وہ طالب بیعت ہوا ہو اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت صدیق برحق ہرگز طالب بیعت نہین ہوئے **سوم** یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ معاملہ بیعت کا رائے صحابہ پر موقوف تھا نہ رائے صدیق اکبر پر اگر بفرض حضرت صدیق اکبر طالب بیعت بھی ہوتے تو بمقابلہ جمہور کے اونکی کون سنتا اس سے بھی یہی بات نکلی کہ حضرت صدیق اکبر ہرگز طالب بیعت نہین ہوئے ہونگے سوا اسکے جب جناب امیرؑ استحقاق بیعت رکھتے تھے تو کیون نہ منبر پر کھڑے ہو کر جس سے حضرت صدیق اکبر اوتر کے تین روز برابر گھر مین چپ رہے تھے حدیث غدیر کو پڑھا اوسوقت سکوت فرمانا اور تمام بنی ہاشم کا اس کار خیر مین شریک نہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے اوس دن ذوالفقار کو کیون نیام مین بند

کر رکہا کچھہ تو جوہر د کہلائے ہوتے افسوس مجتہدین شیعون پر کہ بظاہر اپنے زعم مین اہانت
صحابہؓ کی کرتے ہین اور در حقیقت وہ باطن مین صریح مذمت ائمہؑ کی ہوتی ہے بعض شیعہ
کہتے ہین کہ خلافت خلفاءؓ ثلثہ طمع دنیا کے لئے تہی ہم شیعون کی ہی کتب سے ثابت کرتے
ہین کہ جناب امیرؑ بہی طمع سے خالی نہ تہے جو کچھہ مال غنیمت سے آتا تہا برابر جناب امیرؑ
کو حصہ پہونچتا تہا چنانچہ تواریخ فریقین مین ہے کہ عہد خلافت حضرت صدیقؓ مین خولہؓ بنت
جعفر غنیمت مین آئین جناب امیرؑ نے اونکو اپنی خدمت کے واسطے قبول فرمایا حضرت
محمد بن الحنیفہ اونکے شکم محترم سے پیدا ہوئے اور کتاب کامل البہائے کے باب اموات الخلفا
فصل قتل عمرؓ مین مرقوم ہے کہ جنگ فارس عمرؓ نے بموجب مشورہ امیر المومنینؑ کے اور جناب
موصوف کے ہے عمدہ تدبیر بتلانے سے کے موافق عمرؓ نے عمل کیا چنانچہ شہربانوؓ بنت یزدجرد شاہ
ملک عراق غنیمت مین آئین عمرؓ نے چاہا کہ فروخت کر دے حضرت امیرؑ مانع ہوئے شہربانوؓ تو لی
خود مختار ہوکر زوجیت حضرت حسینؑ کو قبول کیا (فقرہ خود مختاری شیعون نے اس خیال سے
موضوع کیا ہے تاکہ الزام کسانونسبیکا نسبت ائمہ و سادات کے عائد نہو جائے حالانکہ یہ صریح فترا
کسی جاہل کی بہی سمجھہ مین نہین آسکتا ہے کہ حضرت عمرؓ سے عادل نے خلاف شرع حضرت
شہربانوؓ کو خود مختار ہو جانے دیا ہو) عمرؓ ابن الخطاب کتخدائی شہربانو مین امام حسینؑ کو گہوڑے
پر سوار کرکے اور غاشیہ اپنے کندہے پر رکہکے تین دن مدینہ مین لئے پہرا شہربانوؓ بہذات کو
مانند حوران بہشت کے پاکیزہ معلوم ہوتی تہی الخ یہ قصہ صحیح تواریخ مین اسطرح ہے کہ ملک فارس
حضرت عمرؓ کے عہد خلافت مین بعد بڑے جدال و قتال کے دار الاسلام ہوا اور فتح عظیم اور
بکثرت زر و سیم نصیب غازیان عرب کی ہوئی مزید بران اسباب بیشمار و آسارے قطار در قطار
ازان جملہ سہ دختر یزدجرد شاہ عراق کی بہی تہین ایک کا نام مہربانو دوسری کا نام ماہ بانو تیسری
کا نام شہربانو تہا حضرت عمرؓ نے ہنگام تقسیم غنیمت مہربانو و ماہ بانو محمد بن ابوبکرؓ و عبد اللہ
اپنے صاحبزادے کے حوالہ کین اور حضرت شہربانوؓ حضرت امام حسینؑ کو دین ہر چند

کہ شیعہ اس معاملہ سے بخوبی آگاہ ہین مگر بخیال تمسک وقومی ہمدردی اہل ایران وعراق
کی حالات مہر یا نو وماہ بانو سے دیدہ ودانستہ چشم پوشی کرتے ہین بقول خذ ما صفا ودع
کدر دیکھو طرفین سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل عبا برابر زمانہ خلافت خلفاء ثلثہ مین مال غنیمت سے
حصہ پاتے تھے اگر جہاد خلفاء برحق نہ تھا تو کیون اماین شریفین نے توبہ توبہ مال ناجائز
مین تصرف بیجا فرمایا سوائے اسکے جب جناب امیر جانتے تھے کہ معاذ اللہ خلافت خلفاء
الراشیدین کی دنیا کی طمع سے ہے تو کیون آپ اونکے شورے مین شریک ہوتے تھے
اور کیون اونکو رائے نیک دیتے تھے چنانچہ خواجہ نصیر نے تجرید العقائد مین لکہا ہے۔
امر عمر برجم حاملة اخری المجنونة فنہاہ علی فقال عمر لولا علی لہلک عمر ترجمہ
یعنی حکم کیا عمرؓ نے سنگسار کرنے عورت حاملہ اور مجنونہ کا پس روکا علیؓ نے پس کہا عمرؓ نے
اگر نہوتا علیؓ البتہ ہلاک ہوتا عمرؓ اور نہج البلاغت مین ہے کہ جب عمرؓ نے بذات خود غزوۂ روم
وعجم مین جانیکا ارادہ کیا اور حضرت علیؓ سے مشورہ لیا جناب امیرؓ نے خلیفہ وقت کو روم وعجم
کے تشریف لیجانے سے قطعی ممانعت فرمائی وہ ہر دو خطبۂ آنجناب وزارت مآب کے یہ ہین۔

خطبہ

قد شاورہ عمر بن الخطاب فی الخروج الی غزو الروم بنفسہ قد تکفل اللہ لاہل
ہذا الذین باعزاز الحرزۃ وستر العورۃ والذی نصرہم وہم قلیل لا ینصرون ومنعہم
وہم قلیل لا یمنعون حی لا یموت انک متی تسیر الی ہذا العدو بنفسک فتلقہم فتنکب
لا تکون للمسلمین کانفۃ دون اقصی بلادہم ولیس بعدک مرجع یرجعون الیہ
فابعث الیہم رجلا مجربا واحفز معہ اہل البلاء والنصیحۃ فان اظہر اللہ فذاک ما تحب
وان تکن الاخری کنت ردء للناس ومثابۃ للمسلمین ترجمہ مشورہ کیا جناب امیر
سے حضرت عمر بن الخطاب نے بنفس نفیس کوچ فرمانے واسطے جہاد طرف غزوۂ ملک روم

کے (حضرت وزارت دستگاہ نے بنظر مصلحت یہ جواب باصواب دیا) تحقیق اللہ تعالی
کفیل ہوا ہے واسطے ستجان اس دین پاک کے اور غالب اور قوی کرنے اہل اسلام کے اطراف
کے اور اونکی مستورات کی عزت اور نگہبانی کا اور جس خدا نے کہ اونکی مدد کی اوس حال مین
کہ وہ کم تھی دشمن کا مقابلہ نہین کرسکتی تھی اور اونکو دشمنون سے روکا اوس حال مین کہ وہ
کم تھی اونکے آگے نہین ٹھہر سکتی تھے وہ زندہ ہی ہرگز فنا نہوگا اگر آپ بذات خود اس دشمن
کیطرف جاوٴگے اور مقابل ہوگے تکلیف ہوگی بلکہ بڑی دشواریان پیش آئینگی باین ہمہ مسلمانونکا
کوئی نگہبان وپناہ نہوگا اونکی دور شہرون مین اور تمہاری بعد اونکے کوئی بازگشت نہوگی
کہ جسطرف وہ رجوع کرین پس بھیجئے اہل روم کیجانب ایک مرد آزمودہ کا اور روانہ کیجئے اوسکے
ہمراہ جنگ دیدہ خیرخواہ لوگون کو پس اگر اوسی خدا کے تعالی نے کفار پر غالب کیا تو یہ عین
تمہاری مراد ہے اور اگر معاملہ برعکس ہوا تو تم آدمیون کے مددگار اور مسلمانون کے بازگشت رہوگے

خطبہ

وقد استشاره عمر بن الخطاب في الشخوص لقتال الفرس بنفسه ان هذا الامر لم يكن
نصره ولا خذلانه بكثرة ولا بقلة وهو دين الله الذي اظهره وجنده الذي اعده وايده حتى بلغ ما بلغ
وطلع حيث طلع ونحن على موعود من الله والله منجز وعده وناصر جنده ومكان القيم بالامر
كمكان النظام من الخرز يجمعه ويضمه فان انقطع النظام تفرق وذهب ثم لم يجتمع
بحذافيره ابدا والعرب اليوم وان كانوا قليلا فهم كثيرون بالاسلام وعزيزون
بالاجتماع فكن قطبا واستدر الرحى بالعرب واصلهم دونك نار الحرب فانك ان شخصت
من هذه الارض انتقضت عليك العرب من اقطارها واطرافها حتى تكون ما تدع
ورائك من العورات اهم اليك مما بين يديك ان الاعاجم ان ينظروا اليك غدا
يقولوا هذا اصل العرب فاذا اقطعتموه استرحتم فيكون ذلك اشد لكلبهم عليك

وطمعهم فانّ ما ذكرت من مسير القوم الى قتال المسلمين فانّ الله سبحانه هو اكره
لمسيرهم منك فهو اقدر على تغيير ما يكره وامّا ما ذكرت من عددهم فانّا لم نكن نقاتل
فيما مضى بالكثرة وانّما كنّا نقاتل بالنصر والمعونة ترجمہ اور جسوقت مشورہ طلب کیا جناب
امیر سے حضرت عمر بن الخطاب نے اپنی ذات سے تشریف لیجانے کا بارادہ جنگ اہل
فارس کے (فرمایا جناب وزارت دستگاہ نے) تحقیق اسلام کی فتح وشکست لشکر کی کمی اور
زیادتی پر موقوف نہین ہے تحقیق یہ دین اللہ کا ہے جسے اوسنے تمام ادیان باطلہ ومنسوخہ
پر غالب کیا ہے اور قوت دی اوسکو یہان تک کہ پہونچا اوس حد تک کہ پہونچا اور طلوع کیا
اوسجگہ (یعنی تمام روے زمین پر) کہ طلوع کیا اور اللہ نے ہم سے وعدہ کیا ہے غلبہ اسلام
کا (یعنی اپنی کتاب مجید مین یہ اشارہ ہے بجانب آیہ کریمہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ) اور خدا
سچا کرنیوالا ہے اپنے وعدہ کا اور مددگار اپنے لشکر کا اور امیر اسلام یعنی امام کا حال بمنزلہ
اوس ڈورے کی ہے جسمین مہری پرو دی جاتی ہین کہ وہ مہرون کو آپس مین ملاتا ہے اور
یکجا کرتا ہے اگر ڈورا ٹوٹ جاے متفرق وپراگندہ ہو جائین پہر سب جمع نہو سکین اور اہل عرب
اب بہ نسبت کفار کے اگرچہ کم ہین لیکن وہ شوکت اسلام کی وجہ سے بہت ہین اور اتفاق
اور اتحاد کی سبب سے کفار پر غالب اور بہاری ہین پس تم قطب آسیا کیطرح اپنی جگہ نچہوڑو اور
چکی عموماً کاروبار اسلام یا خصوصاً لڑائیکی اہل عرب کی مدد سے گہماؤ اور اونہین آتش جنگ
مین ڈالو اور نہ آپکو اسلیے کہ اگر تم اس زمین سے یعنی مدینہ منورہ سے باہر جاوگے ٹوٹ
پڑینگے عرب تمپر گرد ونواح سے یہان تک کہ جو تم چہوڑ جاوگے اپنے پیچہے مستورات اہل
اسلام سے دشوار تر ہوگا جو کچھ کہ تکو درپیش ہے (یعنی قوم عرب پر بہروسہ کرنا چاہیے شاید

یقین است کہ جمیع اطراف عالم از مشارق ومغارب بحکم لیظہرہ علی الدین کلہ مجوزہ تسخیر از زبان شرح نبوی شدہ وتابعان احکام مصطفوی را باید

تمہارے چلے جانیکے بعد یہ لوگ طمع کرین اور مدینہ شریف مین فتنہ وفساد برپا کرین تو امور
خلافت اسلام مین خلل واقع ہوگا) تحقیق جب عجم کے لوگ تمکو دیکھینگے کینگے یہ بیخ عرب ہے (یعنی
جملہ عربکا پیشوا) اگر تم اِسے کاٹ ڈالوگے (یعنی قتل کروگے) آرام پاؤگے اور آسودہ دل ہوجاؤگے
تو یہہ بات بہت ہی مشکل ہوگی تمہارے حق مین بسبب اونکے خیال بد کے اور وہ جو تمنے بیان
کیا اہل فارس کے چڑھ آنیکا اور اونکی پیش قدمی کرنیکا مسلمانون سے لڑنے کے لئے تو اللہ
پاک تمہاری جانے سے بھی زیادہ مکروہ رکھتا ہے اور وہ مکروہ کی تغیر وتبدل پر توانا تر ہے
اپنی قدرت کاملہ کے سبب سے اور وہ جو تمنے فرمایا اونکی کثرت کے بارے مین (یعنی لشکر اسلام
سے کفار عجم زیادہ ہین تو ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بہت سے لشکر کے
ساتھ کفار سے نہین لڑتے تھے بلکہ ہمارا بھروسہ لڑائی مین خاص امداد آلہی پر تھا بہرحال اس قسم
کی روایات کہ جناب امیرؓ ہرحال مین مشیر خلفاء الراشدین کے رہتے تھے بکثرت معتبر کتب شیعہ
مین مندرج ہین ان وجوہات مذکورہ سے بھی بخوبی معلوم ہوا کہ خلافت خلفاء ثلثہؓ محض مبنی حق پر
تھے اور اوسکو بموجب الدنیا مزرعۃ الآخرۃ کے خاص تعلق عقبیٰ سے تھا پس اِن دلائل
معقول سے یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ نہ کبھی جناب امیرؓ مدعی خلافت ہوئے اور نہ کبھی خلفاءؓ
برحق سے رنج رکھا جیسا کہ شیعان متعصب کو بدگمانی ہے ہم جہان تک غور کرتے ہین شیعون
کی معتبر کتب مین سوائے اسکے حکایت نہین پاتے کہ اصحابؓ شورے نے ہنگام بیعت حضرت
صدیق اکبرؓ جناب امیرؓ کو کیون نہ داخل شوریٰ کیا جواب اس الزام ناقص کا تمام اہل بصیرت پر
پوشیدہ نہین ہے کہ جناب امیرؓ بسبب کسی مشغلہ ضروری مرجوعہ کے خود ہی شریک جلسہ شوریٰ
نہوئے ہون تو اس مین صحابہؓ کا قصور کیا ہے سوائے اسکے مدار بیعت تو جملہ اصحابؓ کے
اجماع پر منحصر تھا اگر اوس اجماع مین ایک دو صاحب شریک نہوئے تو بیعت تامہ مین کیا
نقص واقع ہوسکتا ہے ہان اگر جناب امیرؓ بھی تازیست بیعت نکرتے تو بھی کسی قدر حجت
لاطائل شیعونکا اخر پیدا ہوسکتا تھا پس باقرار شیعان بیعت کرنا جناب امیرؓ کا خلفاء ثلثہؓ کی خلافت

حقدیر برہان قاطع ہے تاویل ہفتم شیعہ کہتے ہین کہ خلافت بحکم ربی منصوص بحدیث ہے۔
جواب شیعون کے اس انحراف کا کوئی نادان بہی یقین نہین کرسکتا ہے اسلئے کہ اونکی معتبر
کتاب مجالس المومنین کی تیسری مجلس حال عمرؓ ابن مکتوم القریشی العامری مین یون لکہا ہے کہ حضرت
رسول اللہ نے چندبار اونکو مدینہ منورہ مین اپنا خلیفہ مقرر کیا اور کتاب علل الشرائع کے باب لعلۃ
النبی من اجلہا لم یبق الرسول اللہ ولد مین لکہا ہے کہ رسول اللہ کا کوئی پسر باقی نرہا اس
سبب سے کہ اگر آپکے کوئی پسر ہوتا تو نزدیک رسول اللہ کے بہتر ہوتا امیرالمومنینؓ سے دیکہو ان
دونون روایتون سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ خلافت بحکم ربی منصوص بحدیث نہ تہی اگر ہوتی تو ہرگز
رسول خدا سواے جناب امیرؓ کسی اور کو اپنا خلیفہ نہ مقرر کرتے تاویل ہشتم شیعہ کہتے ہین
کہ شروع بیعت صدیق اکبر مین جناب امیرؓ و نیز دیگر چند صحابہؓ تو شریک ہی نہ تھے اس لئے اونکی بیعت
ناقص ہی جواب جب باقرار شیعہ جناب امیرؓ وغیرہ بہی اوسیدم یا بعد چندے شریک بیعت
ہوگئے تو تمام نقص بیعت قطع ہوئے اگر اسپر بہی صیغہ جبریہ وضع کیا جاوے تو دوسری
دلیل ساطع یہ ہوگی کہ جب حضرت صدیق اکبر نے حضرت عمرؓ فاروق کو لائق انجام مہام خلافت
جانکر اپنی حیات مبارک ہی مین امر خلافت سپرد کیا اوسیدم جناب امیرؓ نے بلا اکراہ
بیعت کی اس مرتبہ جناب امیرؓ نے نہ خطبہ غدیر کی کسی کو یاد دلائی اور نہ معاذ اللہ حضرت زہراؓ کو
دراز گوش پر سوار کرکے بحالت تباہ کسی بنی ہاشم و دیگر صحابہؓ کے گہر لئے پہرے اور نہ کسی دوسرے
نے اس بیعت تامہ سے انحراف کیا اگر شیعہ اسپر بہی چون وچرا کرین تو ہم تیسری دلیل مین قول
جناب امیرؓ کا لکہے دیتے ہین کہ اونہون نے حضرت عثمانؓ غنی کی بیعت بخوشی خاطر کی کیونکہ
تواریخ طرفین سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ نے امر خلافت اپنے بعد پانچ اصحابؓ اخیار کی راے
پر چہوڑا تہا چنانچہ اونہین ہشیاران باانصاف کی راے صائب آرا سے حضرت عثمانؓ ذی
النورین قابل خلافت تصور کئے گئے اس دفعہ بہی بلا خلاف سب نے خلیفہ ثالث کی بیعت
کی جب بعض نے جناب امیرؓ سے عرض کی کہ اس مرتبہ بہی آپ خلیفہ نہوئے جنابؓ موصوف نے

۵۱ شیعونکی معتبر کتاب روضۃ الصفا میں ہے کہ بعض نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ بیعت ہو چکی ہے چنانچہ آپکا کیا خیال ہے جناب امیرؓ نے فرمایا کہ اگر حضرت عمرؓ کے کوئی دوسرا خلیفہ ہوتا تو مین اوسکی بہی بیعت کرتا

نہایت ہی خوش ہوکر یہ ارشاد فرمایا وہ ارشاد خیر بنیاد آپکا بین عبارت نہج البلاغت من کلام ع بیعت عثمان میں مرقوم ہے لقد علمتم انی احق بہا من غیری واللہ لا سلم ما سلمت امور المؤمنین ترجمہ یعنی فرمایا حضرت علی نے کہ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ میں خلافت کے واسطے لائق تر ہون غیر اپنے سے بخدا سوگند میں سونپتا ہون میں اوس چیز کو (یعنی امر خلافت کو) تاکہ سلامتی قائم رہے امورات ایمان والون میں دیکھو اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عثمانؓ کی بیعت جناب امیرؑ نے خوشی سے کی اور تمام کام مسلمانون کے اونھون نے حضرت عثمانؓ کے سپرد کیے تاکہ ایمان دالون میں امن قائم رہے اور کسیطرحکا فساد اسلام میں برپا ہونے پاوے غرض مکرر سہ کرر بطیب خاطر بیعت کرنا جناب امیرؑ کا خلافت خلفاء ثلثہؓ کے تمام نقصان پر خط نسخ کھینچتا ہے بخلاف بیعت حضرت معاویؓہ کہ اس مرتبہ جناب امیرؑ نے نہ وصیت رسول اللہ پر عمل کیا اور نہ پابند تقیہ کے ہوئے بلکہ جنابؑ موصوف نے استیصال حضرت معاویؓہ میں کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا اس لیے کہ نوبت چہارم بالاجماع خلافت آپ ہی کا حق تھا اگر مجبوری ہوتی تو بمقابلہ حضرت معاویؓہ کے بھی تقیہ واجب سمجھا جاتا پس اس مرتبہ تقیہ نکرنا جناب امیرؑ کا خلافت حقہ خلفاءؓ ثلثہ پر حجت قوی ہے تاویل نہم شیعہ کہتے ہین کہ خلافت مخصوص بہ دوازدہ آئمہؑ تھی اور جو کوئی سوائے آئمہؑ موصوف کے مدعی امامت ہو وہ ملعون ہے اگرچہ اولاد علیؑ ہی سے کیون نہو جواب حق یہ ہے کہ زمانہ خلافت کبریٰ صرف تیس۳۰ برس کا تھا بموجب حدیث الخلافت بعدی ثلثون سنۃ ثم یکون ملکا عضوضا ترجمہ فرمایا رسول اللہ نے کہ خلافت بعد میرے تیس۳۰ برس ہوگی پھر ہوگا ملک کاٹنے والا (یعنی زمانہ بادشاہت مین قسم قسم کے ظلم و ستم برپا ہونگے برخلاف زمانہ خلافت حقہ خلفاء الراشدینؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کہ اوس مین سوائے عدالت کے کوئی کام خلاف شریعت کے ہوگا نہ کوئی کسی پر غضب کریگا نہ کوئی کسیکا حق غصب کریگا) الحق جو صاحب کہ اس نعمت عظمیٰ کو پہونچے وے بلا شک و شبہ خلیفہ برحق تھے اونکا مخالف البتہ دارین مین روسیاہ ہے اگر شیعہ

٥

دس برس حضرت معاویہ رہے بھی یزید کے زیادہ حکومت سے شیعون کی حدیث سے بہتر سمجھو ۱۲

کہین کہ یہ حدیث اہلسنّت کی ہے شیعون پر حجّت نہین ہوسکتی ہم جواب مین اسکے چند
احادیث مستند کتب شیعہ سے نقل کرتے ہین تا کہ تصدیق حدیث اہلسنّت کی ہو اوّل
صحیفہ کاملہ مین جسکی بہت کچھ تعریف حق الیقین معتبر کتاب شیعہ کے ۵ باب ۷ مقصد مین یہ ہے
کہ صحیفہ کاملہ کتاب سماوی و انجیل اہلبیتؑ و زبور آلِ محمدؐ ست یہ عبارت مرقوم ہے کہ جبرئیل امین
نے رسول اللہ کو خبر دی تہی کہ بعد چالیس برس رحلت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم سے
سامان گمراہی کے پیدا ہونگے دوئم جامع الاخبار کے ۷ باب ۴ فصل مین یہ عبارت نقل کی
ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ میری اُمت چالیس برس بے خار ہوگی اور دو سو برس تک
برگ و خار دونون ہونگے بعد ازان برگ نہونگے تمام خار ہونگے سوئم صافی شرح کافی کلینی
کی کتاب العقل والبدر والرابع مین یہ مضمون مرقوم ہے انّ نبیّنا صلعم خرج عن الدّنیا کان
دینہ تماماً والا یلزم ان یکون للامۃ علی اللہ تعالیٰ حجۃ وکذا فی وقت الخلفاء ترجمہ
یعنی رسول اللہ صلعم نے دنیا سے رحلت فرمائی اوس وقت مین کہ دین اونکا تمام ہوچکا
تہا وگرنہ لازم آتا اُمت کے واسطے نزدیک خدا تعالیٰ کے کہ عذر رہو اور ایسا ہی زمانہ خلفاء
کا تہا چہارم منہج الصادقین کے ۷ جزو تفسیر آیہ کریمہ الم یروا کم اھلکنا من قبلھم من قرن
مکنٰھم فی الارض مین یہ حدیث قدسی نقل کی ہے خیر کم قرنی ثم الّذین یلونھم ثم الّذین
یلونھم ترجمہ یعنی بہترین زمانہ زمانہ رسول اللہ کا ہے بعد اوسکے جو زمانہ کہ قریب ہو بعد
اوسکے جو زمانہ کہ قریب ہو یعنی زمانہ خلفاء راشدینؓ و زمانہ تابعین و تبع تابعین کا پنجم
سورہ مائدہ مین ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام
ترجمہ یعنی آجکے دن کامل کیا مینے واسطے تمہارے دین اپنا اور تمام کین مین نے اپنی
نعمتین تم پر راضی ہوا مین تم سے اسلام کے سبب سے خدا تعالیٰ اس آیۂ شریف مین اُمت مرحومہ
کی توصیف فرماتا ہے کہ اے مسلمانون مین تم سے بسبب اسلام کے راضی ہون واقعی تم ہمیشہ
اسلام پر ثابت قدم و راسخ دم رہوگے یہی معنی آیہ موصوفہ کے خلاصۃ المنہج معتبر تفسیر

شیعون مین مرقوم ہین لے شیعو دیکھو تمہاری ہی کتب معتبرہ اور تفسیر معتبرہ سے کیسی تصدیق
حدیث اہلسنت کی ہوتی ہے غرض ان دلائل معقول مسلمہ طرفین سے صاف معلوم ہوگیا کہ تمام
اصحاب کرام بلا خصومت و عداوت باہمدگر مانند شیر و شکر ملت رکہتے تھے اور ترقی دین و اشاعت
اسلام مین دل و جان سے حمایت و اعانت کرتے تھے پس مدعیان ایمان پر واجب بلکہ فرض ہو
کہ حقوق و آداب رسالت مآب صلعم کو ضرور ملحوظ رکھین اور اپنے منہ اور زبان کو کلمات ترک
ادب سے محفوظ رکھین اور جو بدنصیب ازلی کا بندہ اس پند دلپسند کا نہوگا وہ بالیقین بموجب روایت
حضرت امام حسن عسکری قطعی جہنمی ہے چنانچہ معتبر تفسیر شیعون مین جسکو حضرت امام حسن عسکری کی
طرف منسوب کرتے ہین اس تفسیر مین روایت اس طرح سے مرقوم ہے ان اللہ اوحی الی آدم
لیفیض علی کل واحد منہم من محبی محمد و آل محمد و اصحاب محمد مالو قسمت علی کل عدد
ما خلق اللہ من طول الدہر الی آخرہ و کانوا کفارا لہداہم الی عاقبۃ محمودۃ والایمان باللہ
حتی یستحقوا بہ الجنۃ وان رجلا ممن یبغض آل محمد و اصحابہ او واحدا منہم لیعذبہ اللہ
عذابا لو قسم علی مثل خلق اللہ لاہلکہم اجمعین ترجمہ تحقیق وحی کی اللہ تعالی نے آدم کیطرف
کہ ہر ایک محمد و آل محمد و اصحاب محمد کے دوستون سے ہر ایک کو اس قدر فیض دیگا کہ اگر اوسکو
ساری مخلوق پر جسکو اللہ تعالی نے شروع زمانہ و انتہا تک پیدا کیا ہو وہ سب کافر ہون تقسیم کرین
البتہ انکو عاقبت نیک اور ایمان کو پہونچا وے تاکہ اوسکے سبب سے جنت کے مستحق ہوجاوین
اور البتہ جو دشمنی رکہتا ہے آل محمد یا اصحاب محمد سے یا ایک سے بہی اون مین سے البتہ عذاب
کریگا اوسکو اللہ تعالی اس قدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی برابر تقسیم کرین تو سب کو ہلاک کردے انتہی
دیکھو بموجب روایت حضرت امام حسن عسکری دوستی و محبت آل و اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین
کی برابر رکھنا فرض عین ہے اور دشمنی اور بغض دونون مین سے ایک کا بہی باعث ہلاکت
کا ہے اسلئے امام صاحب موصوف نے مقام محبت مین او واحد منہم نفرمایا بلکہ مقام بغض مین
کلمہ او واحد منہم کو بڑہایا جب تمام اصحاب رسالت مآب کی نسبت ارشاد و فرمان امام ممدوح کا یہ ہے

کہ آلؑ و اصحابؓ مین سے کسی ایک کی بھی دشمنی نرکہے توخاص اصحابؓ بدر جہا مستحق دوستی ہین پس بقول امام صاحبؒ موصوف دشمن آلؑ محمدؐ و اصحابؓ محمدؐ کا یقینی دوزخی ہے اور دوست اونکا قطعی جنتی ہے الحمد للہ والمنۃ یہی مذہب ہے اہل سنت والجماعت کا ؎ **بیت**

بہفتاد و دو ملت گردش چشم تو میسازد ... بیک پیمانہ رنگین کردۂ یک شہر محفلہا

مجملاً ذکر امامت کا

علماء اسلام اہلسنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ واسطے انصاف جہان و ہدایت گمرہان کے مسلمانون پر امامت مقرر کرنا واجب ہے مگر فرقہ شیعہ اسکے خلاف ہے کہتے ہین کہ بسبب لطف کے امامت خداوند تعالیٰ پر واجب ہے عقلاً چنانچہ خواجہ نصیر نے تجرید العقائد کے باب رابع قسم ثانی مین یہ عبارت نقل کی ہے اِنّ الامامۃ لطف وّھو واجب علی اللّٰہ عقلاً ترجمہ تحقیق امامت لطف ہے اور وہ واجب ہے اللہ پر از روئے عقل کے اس اعتقاد پر فساد کو شیعون نے اپنے اصول دینے مین داخل کیا ہے اور اصول دین شیعون کے پانچ ہین اوّل توحید دوم عدل سوم نبوّت چہارم امامت پنجم قیامت چنانچہ تحفۃ العوام کے صفحہ ۲ سطر ۱ مین مرقوم ہے لہذا امامت کے واجب ہونے پر اس آیۃ کریمہ کو سند لاتے ہین وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَھُمْ اَئِمَّۃً وَّنَجْعَلَھُمُ الْوٰرِثِیْنَ ترجمہ ارادہ رکھتے ہین ہم یہ کہ احسان کرین اون لوگون پر جو ضعیف جانے گئے زمین مین اور کرین ہم اونکو امام اور کرین ہم اونکو وارث بالفرض تسلیم آیۂ کریمہ سے صرف لطف آلہی ثابت ہوتا ہے نہ وجوب امامت اور کافی کلینی کی کتاب الحجۃ مین ہے اِنّ الارض لا یخلو من حجۃ ترجمہ تحقیق زمین امام سے خالی نہین رہتی ہے او اسی طرح سے حق الیقین کے باب ۵ مقصد اوجہ ۲ مین مرقوم ہے اسی وجہ سے شیعہ معتقد ہین کہ اسوقت کے امام مہدی منظور نظر شیعان ہین جو کہ وہ حاضر ہین غائب ہین غرض اس عقیدہ فاسدہ سے صرف شیعون کی یہ ہے کہ خلافت خلفاء الراشدین باطل ہے اور اونکا جہاد فی سبیل اللہ بھی

لاحاصل ہوا اسلئے امامت کو بچند شرائط مشروط کرتے ہین اور اوسکے منکر کو کافر فاجر جانتے ہین
شرط اوّل شیعون کے نزدیک امامت اصول دین سے ہے اس لئے اوسکو واجب
جانتے ہین اور اوسکے منکر کو کافر کہتے ہین **جواب** حق یہ ہے کہ تمام کتب سماویہ مین امامت
کے واجب ہونے کا مطلق اثر نہین ہے اور اگر ہے تو شیعون کو چاہیئے کہ ہمکو جملہ کتب سماویہ
سے صرف ایک ہی آیت دکہلادین **شرط دوم** شیعہ معتقد ہین کہ مومن و مومنہ کو امام کا پہچاننا
ضروریات دین سے ہے پس جسنے پہچانا اوسکے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوئے چنانچہ کافی
کلینی کی کتاب الحجتہ باب من عرف امام مین لکہا ہے قال ابو عبد اللہ اعرف امامک فانک
اذا عرفتہ لم تضرک ما تقدم و ما تاخر ترجمہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہؑ نے پہچان تو اپنے
امام کو پس تحقیق تو نے جسوقت اپنے امام کو پہچانا ہرگز نہ نقصان دینگے تجہکو اگلے گناہ اور جو کچہہ
کہ پیچہے اوس سے کریگا **جواب** اس مجہول دعوے شیعونکا بہی کوئی ثبوت کتب سماویہ
مین نہین ہے غرض اس فقرہ موضوعہ ابن سبا سے اوسکے مریدون کی صرف یہ ہے کہ خلافت
اصحاب ثلثہ کا حق جاننا ضرور نہین ہے بلکہ معاذ اللہ اونکے ساتھ معرفت حاصل کرنا باعث
عذاب ہے بخلاف معرفت ائمہ کے کہ مومن پاک جی چاہے جیسے گناہ کرے مثل کفر و شرک
و فسق و فجور وغیرہ کے مگر وہ ہر حال مین بسبب معرفت امام کے مستحق ثواب کا ہے **شرط سوم**
یہ کہ امام افضل و معصوم و شجاع و نسل نبی ہاشم سے مثل پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہو چنانچہ حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۳ مین مذکور ہے **جواب** تردید ان سب دعاوی
کی قرآن کی آیتون اور شیعون کی روایتون سے ہوتی ہے جواب افضل ہونے امام کا تمام
زمانہ سے یہ ہے کہ امام کے واسطے کوئی ضرور نہین ہے کہ عند اللہ تمام جہان سے افضل
ہو جیسا کہ فرمایا خدا تعالی نے اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا **ترجمہ** تحقیق اللہ نے
بہیجا واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ دیکہو طالوت مفترض الطاعت تہے بالاتفاق افضل
و معصوم نہ تہے اسلئے کہ حضرت شموئیل و حضرت داود علیہما السلام بہی اوسی زمانہ مین موجود

تھے بلکہ ایک ہی کام پر مقرر تھے بلا شبہ وہ اون سے افضل تھے اور معصوم ہونے کا یہ
جواب ہے کہ آدم علیہ السلام قبل از نبوت خلیفہ و امام تھے جیسا کہ فرمایا خدا تعالی نے اِنِّیْ جَاعِلٌ
فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ترجمہ تحقیق بنایا مین نے زمین مین خلیفہ دیکھو بالاجماع حضرت آدم علیہ السلام
مصدر گناہ ہو گئے فرمایا خدا تعالی نے وَعَصٰی آدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی ترجمہ اور نافرمانی کی آدم
نے اپنے رب کی پس گمراہ ہوا پھر فرمایا ثُمَّ اجْتَبَاہُ رَبُّہٗ فَتَابَ عَلَیْہِ وَھَدٰی ترجمہ پھر قبول
کیا اوسکو رب اوسکے نے پس رجوع کی اوسپر اور ہدایت کی لیکن یہ معاملہ اوس وقت کا ہے کہ
حضرت آدم صرف امام ہی تھے نبی نہ تھے اور قول جناب امیرؑ کا نہج البلاغت مین یہ ہے
انہ قال لابد للناس من امام برٍّ او فاجرٍ یعمل فی امرتہ المؤمن یستمتع فیہا الکافر یبلغ فیہا الآجل
ویامن فیہا السبل ویؤخذ بہ للضعیف من القوی حتی یستریح برٌّ ویستراح من فاجرٍ الخ ترجمہ
چارہ نہین ہے آدمیون کو امام سے نیک ہو یا بد کہ عمل کرے اوسکی حکومت مین مومن اور بہرہ
پاوے اوس مین کافر اور پہونچ جاوے اوس حکومت مین پیادہ اور مامون ہووین اوس
حکومت مین راہین اور پکڑا جاوے واسطے ضعیف کے حق قوی سے یا آرام پاوے نیکبخت
بدبخت سے اور راحت پائی جاوے دور کرنے بدبختی سے اور کافی کلینی مین بروایت صحیح قوی ہے
کہ حضرت امیرؑ اپنے یارون سے فرمایا کرتے تھے لا تکفوا عن مقالۃ بحق او مشورۃ
بعدل فانی لست امنا من ان اخطی ترجمہ نہ کفایت کروگے تم گفتگو کرنے سے ساتھ حق
کے اور مشورہ کے ساتھ عدل کے پس تحقیق نہین ہون مین امن مین یہ کہ خطا کرون مین ان دونون
معقولہ سے صاف معلوم ہو گیا کہ خلیفہ اور امام کا معصوم ہونا ضرور نہین ہے اور صحیفہ کاملہ مین
حضرت امام سجادؑ سے بروایت صحیحہ مروی ہے تلک ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن
وضعف الیقین وانی اشکو سوء مجاورتہ لی وطاعتی نفسی لہ ترجمہ تحقیق پکڑلی ہے
شیطان نے باگ میری بدگمانیون اور ضعف یقین مین اور مین فریاد کرتا ہون بدگوئیون اوسکی
سے جو کہ میرے ساتھ کرتا ہے اور مطیع ہونے نفس سے خاص اوسکے لیے اور شجاعت

۹ا

بعض نسخ مین لفظ امام کا دیکھا گیا اور بعض مین مطلب ... امیر ... لفظ کا واحد ...

کی نسبت یہ جواب ہے کہ جب باعتقاد شیعان آئمۂ کرام نے اپنی تمام عمر تقیہ مین گذرانی اور ہمیشہ پابند تقیہ کے رہے اور کبھی ایسا موقع نہ پایا کہ اپنے مذہب شیعگی کا اظہار کرتے یا مسائل واجب الاطاعت مثل متعہ دوریہ شریفہ ودخول فی الدبر لطیفہ وتحلیل فرج عفیفہ وغیرہم کو رواج دیتے بلکہ باوجود حصول خلافت کے بھی مطیع اعمال وافعال خلفاء الراشدینؓ مہدیین ہی کے رہے چنانچہ اس امر کی تصدیق کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ مصنفہ شریف مرتضی شیعہ سے ہوتی ہے وہو ہذا با آنکہ حضرت ائمہ شیعہ او ہمیشہ دین خود را اخفا فرمودہ اند در پردہ دین مخالفین گذرانیدہ اند وامن کامل وعدم خوف نیز در زمان ایشان حاصل نبود چہ اصل امامت ایشان از ابا دکثیر واقطار طویلہ مثل شام ومصر ومغرب منکر بانند یہ جائے قبول احکام ایشان الخ دیکھو تمہارا ہی مجتہد صاف صاف لکھتا ہے کہ آئمہ نے اپنی عمرین حالت خوف وخطر مین معاذ اللہ مانند خوار گان رائگان گذرانیں اور کبھی کسی نے اونکے حکم کو کچھ حقیقت نسمجھا پس آئمہ خائف کی نسبت کسکو گمان شجاعت کا ہوسکتا ہے بلکہ بقول علامہ حلے امام اعظم شیعون کے ڈرپوک آدمی مستحق امامت کا نہین ہوتا ہے الجبانؐ لا یستحق الامامۃ حق تو یہ ہے کہ اگر شیعہ اس جبانت سراپا اہانت کا نام تقیہ نرکھین تو توبہ توبہ تمام امامؑ باعتقاد پرفساد شیعان پاک کافر اور مرتد اور مشرک اور نامرد سمجھے جاوین ورنہ قضیہ منعکسہ یہ ہو کہ شجاعت کا نام جبانت رکھا جاوے اور نسل کی نسبت ہمارا یہ جواب ہے کہ تمام بنیؐ ہاشم پر فرض تھا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ صلعم کو اپنا امام بناتے اسلیے کہ وہ بعد رسول اللہ کے تمام بنی ہاشم مین مکرم تر تھے اور ہمیشہ اونکی تعظیم وتکریم رسول اللہ کرتے تھے اور نیز آپکی شان مین فرماتے تھے کہ عباس بمنزلہ پدر منست پس اس فضل قربت سے تو بمقابلہ حضرت علیؑ کے حضرت عباسؓ زیادہ تر مستحق امامت تھے بموجب العم اقرب من ابن العم عرفاً وشرعاً ترجمہ چچا قریب تر ہے بیٹے چچا سے از روئے عرف وشرع کے سوائے اسکے حضرت امام حسنؑ اور بھی زیادہ اور روسے نسب بمقابلہ حضرت علیؑ کے افضل تھے بنی ہاشم ومعاونان بنیؐ ہاشم اونہین کو بعد رسول اللہ کے

ما انتشرکی نسبت عبارت مجالس المومنین مین نقل کی ہے ۱۲

امام کر دیتے اگر شیعہ حضرت عباس و حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما کی نسبت اپنی معتبر کتب سے ثابت کردین کہ معاذ اللہ یہ دونون صاحب موصوف باعتقاد شیعان خاطی و عاصی تہے اسلیئے امامت کے لائق نہ سمجھی گئے اس پر ہم یہ حجت باصواب لادین کہ حضرت امام حسین تو ہر حال مین افضل الانساب جان و معصوم تھے پھر کیون نہ امام بنائے گئے تخصیص حضرت علیؓ کی امامت پر کیا ہے اگر نسب ہی پر امامت موقوف ہوتی تو وقت نصب امامت غیر بنی ہاشم کے تمام بنی ہاشم مدعی امامت کے ہوتے اور ہرگز ہرگز امامت صدیق اکبرؓ خلیفہ برحق پر بیعت نکرتے پس بیعت بنی ہاشم کی واسطے غیر بنی ہاشم کے تردید دعوی نسل سب بے اصل مدعیان کے کرتی ہے **شرط چہارم** یہ کہ شیعہ معتقد ہین جہاد عند اللہ و عند الرسولؐ خاصہ آئمہ اثناعشریہ ہے سوائے انکے اگر اور کوئی دعوی امامت کرے یا خروج کرے تلوار نکالکر کفار اشرار پر وہ ملعون و کافر ہے غرض اس افترا سے شیعون کی فقط یہ ہے کہ جہاد و فتوحات خلفاء ثلثہ کا معاذ اللہ بالکل باطل ہے اور انکی امامت بھی توبہ توبہ لاحاصل **جواب** اس زور کا یہ ہے کہ بموجب اس اصول مفروضہ شیعہ کے اکثر اولاد آئمہ سزاوار لعنت و ملامت کی ٹھہرتی ہے کیونکہ اولاد آئمہ مین سے بہتر ونین نے دعوی امامت کا کیا ہے چنانچہ دوسرے مقام مناسب پر انشاء اللہ تعالی معتبر کتب شیعہ سے بیان کیا جائے گا اب سنئیے صحیح اثبات اس بات کا کہ اکثر اولاد آئمہ باعتقاد شیعان ملعون و کافر ٹھہری چنانچہ اصول کافی کلینی کی کتاب الحجۃ من ادعاء امامت مین ہے کہ جو کوئی دعوی امامت کرے اور وہ امام نہو منہ اوسکا کالا ہوگا قیامت کے دن اگرچہ سید علوی اور اولاد علیؓ ابن ابیطالب ہی کیون نہو وہ کافر ہے پس بموجب اس روایت کے امت ابن سبا پر فرض ہوا کہ جن صاحبون نے اولاد دوازدہ ائمہ سے دعوی امامت کیا ہے اون پر بموجب اپنے فرض مذہبی کے ضرور ہے تبرا کیا کرین کیونکہ اس سے بڑھکر انکے نزدیک کوئی عبادت نہین ہے غرض اس دعوی سے اہل جبن کی صرف یہ ہے کہ اسی بہانہ سے مومنین اپنی جان عزیز کو آتش جانکاہ جہاد سے بچا دین گو نامرد ہی کیون نہ کہلا دین اسلیئے جہاد کو مخصوص بہوازدہ آئمہ کرتے ہین اور انکی اولاد مین سے جس

۹؎ شیعہ حضرت امام حسن سے اسوجہ سے بیزار ہین کہ انہون نے خلافت حضرت معاویہ کے سپرد کر دی اور حضرت عباس اسلیئے ناخوش ہین کہ ... حضرت عمرؓ ... حضرت ام کلثوم ... نکاح مین ... تہے ۱۲

کسی نے دعوی امامت کیا معاذ اللہ انکو ملعون و کافر کہتے ہین شرط پنجم یہ کہ شیعہ امامت کو اصول دین اور منصوص من اللہ جانتے ہین اور اوسکے منکر کو کافر کہتے ہین جواب اس افترا کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمام کتب سماویہ مین کسی مقام پر امامت کو منصوص من اللہ و اصول دین سے نہین فرمایا ہے بلکہ اس بارے مین جسقدر آیات نازل ہوئی ہین اون سے حسب عقیدہ اہل حق کے یہی مطلب مفہوم ہوتا ہے کہ امت پر واجب ہے کہ ایسے شخص کو جو محتاط صغیرہ و کبیرہ کا ہو امام مقرر کرے تاکہ وہ لوگون کو خلاف شرع ہونے دے اگر وہ شخص عدالت کریگا عادل کہلائیگا ورنہ ظالم اس مین کوئی تصور اہل نصب کی جانب نہ ہوگا چنانچہ بعض فرقے بنی آدم کے حق مین خدا تعالی فرماتا ہے اوّل آیت شریف نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ترجمہ اور کرین ہم اونکو امام اور کرین ہم اونکو وارث دوم آیت وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا وَآتَاكُمْ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ترجمہ اور کیا تمکو بادشاہ اور دین تمکو وہ چیزین کہ نہین دیا گیا کوئی جہان والون مین سے سوم آیت هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ترجمہ اور وہ شخص وہ ہے کہ بنایا تمکو خلیفہ بیچ زمین کے دیکھو ان آیات بینات سے صاف معلوم ہوگیا کہ امامت منصوص من اللہ و اصول دین سے نہین اگر ہوتی تو کہین نہ کہین کتب سماویہ مین اوسکا مذکور ضرور ہی ہوتا اگر شیعہ اپنے دعوے مین سچے ہین تو ہمکو کتب سماویہ سے ثابت کردین اگر کہین کہ کتب شیعہ مین اسکا بہت کچھ ثبوت موجود ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ کتب شیعہ مین تو ائمہ کو معاذ اللہ خدا و رسول سے بھی بڑھکر لکھا ہے تو کیونکر اہل ایمان اوس اعتقاد لغو کو مان سکتے ہین پس معلوم ہوا کہ معنی امام اور بادشاہ اور خلیفہ کے یہی ہین کہ جب خدا تعالی عز اسمہ کسی کو اپنے بندون مین سے اس مرتبہ اعلی پر پہونچاتا ہے تو اپنی مشیت و حکمت ازلی سے آدمیون کے دلون مین ڈال دیتا ہے کہ فلانیکو اس منصب پر مقرر کرو پس بموجب القاء ربانی کے آدمی مصلحت وقت دیکھکر جسپر اکثر کی رائے اتفاق کرے اوسکو اپنا سردار بنا تے ہین جیسا کہ نہج البلاغت مین قول جناب امیر المومنین کا ہے منہا انما بالشوری والبیعۃ من المہاجرین والانصار کما سبق خلفآء ترجمہ فرمایا جناب امیر المومنین

سنئے کہ وہ شخص بالتحقیق امام شوری سے ہے اور اوسکی بیعت مہاجرین وانصار نے کی جیسی سبقت کی خلفاء نے یعنی اصحاب ثلثہ نے دیکھو اگر امامت شوری نہین ہوتی تو جناب امیر کبھی تصدیق نفرماتے سوائے اسکے انجناب کے امامت بھی شوریٰ ہی تھی چنانچہ جملہ تواریخ شیعون سے ثابت ہے ہم اوسکو روضۃ الصفا کے صفحہ ۲۳۵ سے نقل کرتے ہین مصریان از امیر المومنین علی التماس نمودند کہ پرتو التفات برحال برایا انداختہ مسند خلافت را بذات ہمایون خویش زیب وآرایش بخشند وچمن آمال رعایا از فیض سحاب مرحمت واحسان وبرداشتان تازہ وسیراب گردانند شاہ ولایت پناہ فرمود کہ رضا وعدم رضا در نقلہ قلادہ ریاست وحکومت زیادہ مدخلی ندارد زیرا کہ تمشیت این مہم خطیر خطب کبیر مفوض براے ورویت اہل بدر است کہ باحراز سعادات دینوی ومثوبات اخروی برامثال واقران سمت تقدم ورحجان دارند الخ غرض اس جہل مرکب یعنی امامت اصول دین ومنصوص من اللہ کہنے سے مفتریون کی فقط یہ ہے کہ نعوذ باللہ خلافت حقہ خلفاء ثلثہ باطل ہے اور معاذ اللہ اونکو خلیفہ جاننا لاحاصل ہے **شرط ششم** یہ کہ شیعہ معتقد ہین کہ ائمہ کو علم ماکان ومایکون کا ہوتا ہے چنانچہ کافی کلینی کی کتاب الحجۃ مین مرقوم ہے **جواب** حالانکہ اسی کتاب کے باب نادر مین بہ سند صحیح مرقوم ہے کہ علم غیب کا مخصوص بذات الٰہی عالم الغیب مطلق کے ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی شان مین فرمایا عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ غرض اس تمہید بے اصل سے مفتریون کی خلافت حقہ خلفاء راشدین مین بٹا لگانا ہے حالانکہ بنص قرآنی خلافت خلفاء الراشدین کے ثابت ہے چنانچہ باب خلافت مین چند آیات بینات مذکور ہوئین **شرط ہفتم** یہ کہ شیعہ مجبوری تمام طوعًا وکرہًا حضرت خاتم النبیین کو ہمرتبہ ائمہ کے جانتے ہین مگر معراج وکلمہ شہادت مین شریک کہتے ہین اور دیگر انبیا ائمہ سے افضل چنانچہ حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۵ مین یہ عبارت ہے کہ اکثر علماء شیعہ را اعتقاد آنست کہ حضرت امیر وسائر ائمہ علیہ السلام افضل اند از سائر پیغمبران الخ اور اسباری مین بہت سی احادیث متواترہ ائمہ سے نقل کرتے ہین اور خلاصۃ المنہج ۲۳ پارہ سورہ والصافات مین تفسیر

آیتہ کریمہ وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرٰہِیْمَ کی یہ تفسیر قوم سے کہ بدرستیکہ پیروان نوحؑ ابراہیم خلیل ست
پھر آگے اِس سے لکھا ہے کہ ابراہیم گفت خداوندا مرا از شیعیان علی ابن ابیطالب گردان
حق تعالیٰ دعا او را اجابت فرمود و او را داخل شیعان امیر المومنین گردانید و رسول خود را
ازان خبر داد باین آئیہ کریمہ الخ حالانکہ نسق عبارت کلام آلہی سے صاف ظاہر ہے کہ آئیہ
موصوفہ فضائل مین حضرت نوحؑ کی ہے اس سے کچھہ بھی علاقہ حضرت امیرؓ کو نہین ہے اور
کافی کلینی کی کتاب الحجتہ باب ان الائیمہ مین بعبارت مطول مرقوم ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے
کہ ائیمہ افضل ہین تمام انبیا سے بعد خاتم المرسلین کے اس وجہ سے کہ مرتبہ آئیمہ کا بحیثیت
ولایت مرتبہ انبیا سے افضل ہے الخ اہتمام اس موضوعات ابن سبا کا صرف اس وجہ سے ہے
کہ کہین آئیمہؑ پر فضیلت حضرت شیخینؓ کی ثابت نہو جاوے کیونکہ رسول مقبول نے قول حضرت
شیخینؓ کو قول انبیاء کے ساتھ تشبیہ دی ہے چنانچہ منہج الصادقین کے ۱۰ پارہ سورۂ انفال مین
تفسیر آئیہ کریمہ اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کی یہ لکھی ہے
قال رسول اللہ مثلك یا ابابکر مثل ابراھیم اذ قال فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانك
غفور الرحیم ومثلك یا عمر مثل نوح اذ قال رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا
ترجمہ فرمایا رسول اللہ نے کہ اے ابوبکر کہاوت تیری کہاوت ابراہیم کی سی ہے جسدم کہا کہ جسنے
تابعداری کی میری پس تحقیق وہ میرے گروہ سے ہے اور جسنے نافرمانی کی میری پس تو بخشنے
والا ہے مہربان اور اے عمرؓ کہاوت تیری کہاوت نوحؑ کی سی ہے جبکہ کہا اے پروردگار نہ چھوڑ تو زمین
پر کوئی کافر بسنے والا شیعون نے جو اپنی مستند و معتمد تفسیر مین یہ صحیح حدیث لکھی ہوئی دیکھی جی جل
گئے فوراً موجب یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ کے روایات موضوعہ و حکایات مصنوعہ کو تجدید
تیار کرکے اپنی معتبر کتب مین درج کر لیا تاکہ اہلسنت کے ہاتھ دستاویز نہ لگجاوے کہ وہ شیعون پر
حجت معقول لاوین اس لئے بنظر پیش بندی کے روایات مذکورہ بالا کو وضع کیا کہ اہلسنت تو بعد
خاتم المرسلین کے علی الترتیب خلفاء اربعہ کو خلیفہ برحق جانتے ہین مگر شیعہ آئمہ اثنا عشر کو ہمرتبہ

خاتم المرسلین بلکہ افضل تمام فرشتون اور انبیا اللہ سے جانتے ہین جواب ہم اس اعتقاد فاسد کی بہی تردید شیعون کی ہی معتبر کتب سے کرتے ہین چنانچہ کافی کلینی کی کتاب التوحید باب الکون والمکان مین امام جعفر صادق سے بسند صحیح مروی ہے قال امیر المومنین انما انا عبد من عباد الرسول ترجمہ فرمایا امیر المومنین نے کہ بالتحقیق مین غلامان رسول سے ایک غلام ہون پس بنظر انصاف مرتبہ غلام کا ہرگز ہرگز برابر مرتبہ شاہ دوجہان کے نہین ہوسکتا ہے اور نیز قول جناب امیر کا نہج البلاغت من کلام للخوارج مین اس طرح سے مرقوم ہے سیھلک فی صنفان محب مفرط تذہب بہ الی غیر الحق ومنقص مفرط تذہب بہ بعض علی غیر الحق خیر الناس من فی حال النمط الاوسط ترجمہ حضرت امیر نے فرمایا کہ دو گروہ میرے لئے ہلاک ہونگے ایک وہ کہ زیادتی کرے میری محبت مین اوس حد تک کہ محبت میری اوسکو ناحق کی طرف کہینچے دوسرا وہ کہ کمی کرے میری محبت مین اوس حد تک کہ کمی محبت میری کی اوسکو کہینچے طرف ناحق کے بلکہ بہترین آدمیون کا وہ شخص ہے کہ افراط وتفریط مین متوسط ہو الحمد للہ یہی مذہب ہے اہل سنت والجماعت کا شرط ہفتم اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ حضرت خیر البشر معصوم مطلق اور تمام مخلوقات سے افضل ہین ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + حق یہ ہے کہ آن حضرت کا مثال عالم مثال مین بہی پیدا نہین ہے اور آپکا نظیر بہی عالم خیال مین ہویدا نہین ہے اور صَلَّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اور رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ بہی آپ ہی کی شان ذی شان مین وارد ہے بلا شرکت غیری اسلئے اہل سنت آپکے قول کو حدیث اور فعل کو سنت جانتے ہین مگر شیعہ برعکس حکم آلہی کے آیمہ کو عصمت وعلم ومعجزات ومعراج وغیرہ مین شریک جانتے ہین اور قول رسول خدا کو حدیث اور فعل آیمہ کو سنت کہتے ہین اور آیمہ کے اوپر صلواۃ تسلیمات بہیجتے ہین اور کچہ بہی فضیلت رسول الثقلین کی معاذ اللہ آیمہ پر نہین رکہتے جواب فریقین سے ثابت ہے کہ جناب امیر نے جو کچہ کہ فیض پایا وہ سب بطفیل تعلیم وترہیب وتفہیم وصحبت حضرت رسول خدا صلعم دیس کے پایا تا بدیگران

اس بعد بیشی میں ... حضرت رسول ... [illegible]

چہ رسد چنانچہ نہج البلاغت کے من کلامہ علیہ السلام مین یہ قول جناب امیرؑ کا منقول ہے فقال
لہ بعض اصحابہ لقد اعطیت یا امیرالمؤمنین علم الغیب فضحک وقال للرجل وکان
کلبیا یا اخا کلب لیس ھو بعلم الغیب وانما ھو تعلم من ذی علم علمک سالم تعلم وانما علم
الغیب علم الساعۃ وما عدد اللہ سبحانہ ترجمہ پس کہا امیرالمومنین کو بعض اصحاب
اونکے نے کہ تمکو علم غیب عطا ہوا ہے پس ہنسے جناب امیرؑ اور کہا واسطے اوس شخص کے
کہ نہین ہے اوسکو علم غیب مگر وہ علم کہ اوسکو سیکھا ہے مین نے صاحب علم سے جسنے تمکو تعلیم کیا
ہے اوس چیز پر کہ اوس سے خبر رکھتے تھے اور علم غیب علم قیامت کا ہے اور اوس چیز کو خدا
تعالی نے اپنی ذات پاک کے واسطے مخصوص کیا ہے دیکھو جناب امیرؑ نے مثل دیگر صحابہ رضی اللہ
عنہم کے رسول کریم ہی کی بدولت تعلیم پائی تو پھر علم غیب کہان رہا اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ
کے باب نوادر مین پند و نصائح تعلیم فرمانا رسول اللہ کا جناب امیرؑ کو مذکور ہے اس صورت مین بھی علم
غیب نسبت جناب امیرؑ کے تصور نہین کیا جاتا ہے اور اسی کتاب کے آخر کتاب الطلاق مین معانی
آداب جماع رسول اللہ کا جناب امیرؑ کو تعلیم کرنا اور اوسکی اونچ نیچ اور اولٹ پلٹ استغفراللہ
معہ ترکیب صحبت حرف بحرف اپنے داماد کو سمجھانا جسکے مضمون کو ہم بسبب شرم اہل حیا کے اپنے
رسالہ تہذیب مین داخل نہین کرتے ہین جسکا جی چاہے وہ تحفۃ العوام معتبر کتاب شیعہ کے صفحہ ۱۱۰
سے تا ختم کتاب نثر و نظم کہ اوس طول فواحش کا تھوڑا سا ماخذ ہے بنظر غیرت ملاحظہ کرے
یہ اردو رسالہ شیعو نکا ہر جگہ بہم پہونچ سکتا ہے اہل سنت کی تمام کتب مین ایسی عبارت پر حقارت
کا مطلق اثر نہین ہے کہ معاذاللہ حضرت رسول خدا نے قواعد عیاشی حضرت عثمانؓ ذی النورین
یا حضرت علیؓ کو تعلیم فرمائے ہون پس ان وجوہات مسلمہ شیعان پاک سے صاف معلوم ہوگیا کہ ہرگز
ہرگز جناب امیرؑ کو علم غیب نہ تھا اور صاحب کیونکر اس اعتقاد پر فساد کا گمان ہوسکتا ہے کہ عالم الغیب
نے تو اپنے خاتم رسل کی شان مین وما ینطق عن الھوی ؀ ان ھو الا وحی یوحی ؀ صاف صاف
فرما دیا کہ اے بندو میرے جو کچھ میرا رسول کلام تم سے کرتا ہے وہ از روئے وحی کے

ہے نہ اوسکی طرف سے تمکو چاہیئے کہ تم ایمان لاؤ اس بات پر کہ ہمارے رسُول کو علم غیب مطلق نہین ہے بلکہ عالم الغیب والشہادۃ تو خاص ہم ہین پس بموجب حکم عالم الغیوب کے بھی آیمہؑ غیب دان نہ ٹھہرے اگر علم لدنی سے جسکے معنی وہ علم ہے جو کسی کو بغیر کوشش کے حق تعالی اپنے نزدیک سے عطا فرماوے یا بدون تعلیم دوسرے کے اوسکی طبیعت یا ذہن مین ڈالدے اس مین تخصیص آیمہؑ کی کیا ہے یہ فضل خدا کا عام ہے جسپر چاہے فرما دے جیسا کہ قرآن پاک مین ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ترجمہ یہ فضل اللہ کا ہے جسپر چاہے کرے شرط ہشتم حق الیقین مین مذکور ہے کہ جسوقت امام مہدی پیدا ہوئے امام حسنؑ عسکری اونکے دیکھنے کو آئے امام مہدی نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور قرآن پڑھا آدمی اس واقعہ عجیبہ وغریبہ کو دیکھکر ڈر گئے اور کہنے لگے کہ یہ کون بشر ہے اوسدم امام حسنؑ عسکری نے فرمایا کہ ہم آیمہؑ کی اولاد اسیطرح پر پیدا ہوتی ہے اور چھلنے کودنے کھیلنے کہانے معجزے خوارق دکہانے لگتی ہے تعجب کیون کرتے ہو اور کتاب علل الشرایع مین ہے کہ امام مہدی نے بچپن ہی مین دعوی امامت کیا تھا مگر بسبب خوف جان کے سرد ابہ سرمن رائے مین غائب ہوگئے اور حق الیقین مین ہے کہ سن شریف جناب کا وقت امامت بنابر قول اوّل قریب پانچ برس وبنابر قول دوم چہار برس وبنابر قول سوم دو برس کا تہا پیدا ہوتے ہی آپنے ایسے معجزے وخوارق دکہلائے کہ لوگون کے ہوش اوڑ گئے اور اوس حضرت کو دو غیبتین تھین صغری وکبری اور غیب صغری مین حضرت ایک جماعت سفیر و نواب کی رکہتے تہے اور آدمی عرضیان دیتے تہے اور مسائل پوچھتے تھے جواب بخط شریف باہر آتا تھا الخ

سیطرحسے حق الیقین کے باب ۵ مقصدہ ۹ مین ہے کہ امام مہدی کے واسطے دو غیب ہین۔ صغری وکبری جواب غرض اس موضوعات دوراز قیاس سے صرف اہل فساد کی یہ ہے کہ کوئی زمانہ امام سے خالی نہین ہے پس خلافت اور بادشاہت جو شروع اسلام سے قایم ہوتی چلی آئین ہین تاقیام قیامت بے سود ہین اسی بنا پر شیعہ اولی الامر کے معنی سے مراد صاحب زمان لیتے ہین افسوس بیچارے شیعون کی انتظار کرتے کرتے آنکھین پتھرا گئین اور ہاے مہدی ہاے مہدی

سکتے کتنے آوازین پڑگئین کروڑون اسی خبط مین واویلا وامصیبتا کرکے مرگئے اور لاکھون اسی خیال محال مین واحسرتا وادریغا کہتے ہوے مرتے چلے جاتے ہین مگر جناب صاحب زمان کو ذرہ برابر بھی اپنے منتظرون مظلومون پرکہ جور و تعدی ناصبیون سے کیسے کیسے ظلم و ستم اوٹھاتے ہین رحم نہین آتا ہے اور باوجود علم کثرت معاونان شیعان ایران و لکھنؤ وغیرہ کے پھر بھی آپ سردابہ سے نہ آج نکلتے ہین نہ کل کہین سردابہ کے دروازہ پر مکڑی نے جالا تو نہین پور دیا جسمین اولجھکر مجبور ہوگئے ہون یا قاصد صبا نے چپکے سے جاکے آپکے کان مین پہونک دیا ہو کہ ابھی شیعون سے سنی بہت زیادہ ہین شاید یہ خبر وحشت اثر سنکر سردابہ کے کونے مین سر ڈوباکر بیٹھ رہے ہون یا خواب خرگوش نے ایسے کان تھپکے ہین کہ باوصف داد فریاد مستغیثون شیعون کے آپ غفلت سے اوٹھ نہین سکتے ہین نہ اب کسی کی عرضی لیتے ہین اور نہ کسی کے مسئلہ کا جواب دیتے ہین اگر ہماری رائے مانین تو شیعہ تمام روئے زمین کے سر من رائے مین پہونچکر چارون طرف شہر مذکور کے سرنگین لگا دین جہان کہین اپنے مطلوب کو پاوین قدمون پر گر پڑین اور کہین کہ آپکے طالب تو کمر بند باندھ مستعد ہوکر آموجود ہوئے اب آپ بھی جہاد کی تیاری کیجیے اور ذوالفقار اپنے دادا کی جسنے جبرئیل کے پر کاٹے ہین ہاتھ مین لیجیے اور ہمکو اجازت میدان کی دیجیے دیکھئے تو ہم کیسے جوہر دکھلاتے ہین ایک دفعہ تو بقسم حضرت عباسؑ علم بردار کی سنیون کے چھکے چھوڑا دینگے بلکہ اونکا اور اونکے علما کا نام و نشان تمام روئے زمین سے مٹا دینگے پھر آگے جو چاہے سو ہو شاید اس ہمت بندھانے سے امام صاحب مرد ہوئے بنکر میدان مین نکل کھڑے ہون طریق دوسرا متصور نہین ہے غرض اس قصہ کو ہدا کے موضوع کرنے سے صرف طائفہ ابن سبا کی یہ ہے کہ بعد رسالت پناہ کے زمانہ خروج امام مہدی تک جو کچھ کہ خلافت و امامت و جہاد و غنیمت سے اہل سنت والجماعت کو حاصل ہوا وہ سب معاذ اللہ فعل عبث ہے شرط نہم

اے شیعو قسم ہے تمکو اپنی ہٹ دہرمی کی ایکدم تعصب کو بالائے طاق رکھکر اپنے آئینہ زنگ آلودہ دل مین بنظر انصاف غور تو کرو کہ جناب امیرؑ کس وجہ سے سزاوار امامت تھے آیا بہ سبب

الوہیت یا کثرت ظہور خوارق عادت یا رکھنے قدم بر شانہ رسول اللہ سراپا رحمت یا معصومیت
یا لیٹنے بستر رسول اللہ پر شب ہجرت یا شرکت نور نبوت یا قریبی قرابت یا صدور کرامت یا نسبی
فضیلت یا پیدا ہونے خانہ کعبہ سراسر برکت کے مستحق امامت تھے یا اور کوئی دعوی ہے تو اوسکو
بھی ظاہر کر دیجیے ہم انشا اللہ تعالی اوسکا بھی جواب دندان شکن تحریر کرینگے اب سنئیے اپنے کل
دعاوے کا جواب اگر کہین کہ بسبب الوہیت کے جناب امیرؓ مستحق امامت تھے تو یہ عقیدہ
بعینہ مطابق عقیدہ یہود و نصارا کے ہے اس عقیدہ فاسدہ کی تردید تمام کلام آلہی مین موجود ہے
مثل سبحانہ تعالی عما یشرکون شیعون کو چاہیے کہ کسی اہل سنت سے صرف معنی سورۂ اخلاص
کے دریافت کرلین اگر سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہون اگر کہین کہ بسبب ظہور خوارق عادت کے
حقدار امامت تھے جب مدار کار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر خوارق جوگیون اور
اتیتون اور حکما یونان اور اہل طلسم وغیرہ سے بھی سرزد ہوتے ہین چاہئیے کہ وہ بھی نعوذ باللہ
اس فضیلت کے مستحق سمجھے جاوین اگر کہین کہ حضرت علیؓ نے دوش اقدس رسول اللہ پر اپنا
قدم رکھا اس سبب سے لائق امامت تھے تو حضرت صدیق اکبر نے بار نبوت چند کوس تک واسطے
رفع تکان اور نہ ظاہر ہونے قدم کے نشان کے اپنی پشت پر اوٹھایا جسکی تصدیق آئیندہ حملہ
حیدری معتبر تاریخ شیعون سے ہوگی پس حضرت صدیقؓ اکبر زیادہ سزاوار امامت ہوئے
اگر کہین کہ معصومیت کی وجہ سے امامت کے مستحق تھے تو قول جناب امیرؓ کا صحیفہ کاملہ مین
یون مرقوم ہے قد ملك الشيطان عنانی فی سوء الظن وضعف اليقين انی اشكو سوء
مجاورته وطاعة نفسی له دیکھو نفس اور شیطان کا غالب ہونا دونون منافی عصمت جناب
موصوف کی ہین اگر کہین کہ بسبب جان فدائی شب ہجرت کے امامت کے لائق تھے تو اس سے
بڑھکر صدیقؓ اکبر نے یہ کام کیا کہ اپنی جان و مال و اہل و عیال سے قطعاً دست بردار ہوکر بے خوف
و خطر حضرت خیر البشر کے ہمراہ ہو لئے اور جو جو مصائب و معاقب کہ اثنا ءِ راہ و غار مین گذرے
وہ کتب طرفین سے ثابت ہین اس صورت مین بھی مستحق امامت حضرت صدیقؓ اکبر ہی

ٹھہرے اگر کہین کہ جناب امیرؑ نور نبوت مین شریک تھے بموجب حدیث موضوعہ شیعیان کنت
انا و علی ابن ابیطالب بین یدی اللہ تو اوسکے مقابل مین حدیث حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ
کی یون مروی ہے کنت انا و ابوبکر و عمر و عثمان و علی بین یدی اللہ قبل ان یخلق آدم بالف
عام پس اس حدیث صحیح سے بھی علی الترتیب امامت ثابت ہوئی چنانچہ یہی مذہب ہمارا ہے
اگر کہین کہ بجہت قریبی قرابت کے قابل امامت تھے تو حضرت عثمانؓ ذی النورین زیادہ تر لائق
تھے اسلئے کہ رسول اللہ کی دو صاحبزادیان آپکے نکاح مین آئی تھین اگر کہین کہ بسبب صدور
کرامات کے امامت کی فضیلت رکھتے تھے تو بالاتفاق صدور کرامات کا حضرت امام مہدی سے
بکثرت ہوگا پس صدور کرامات حضرت امام مہدی کا باعث تفضیل آباد اجداد امجاد پر غیر ممکن ہے
اگر کہین کہ جناب امیرؑ نسب مین افضل ہین اس سے امامت کے لئے اولیٰ سمجھے گئے تو حضرت
عباسؓ عم رسول اللہ بدرجہا لائق تھے بموجب العم اقرب من ابن العم علاوہ اسکے سوا
اسکے حضرت حسنینؓ اور بھی زیادہ جناب امیرؑ سے ازروئے نسب کے افضل تھے پھر کیون نہ امامت
کے لائق تصور کئے گئے اگر کہین کہ جناب امیرؑ کعبہ شریف مین پیدا ہوئے تھے اسوجہ سے
امامت کے لئے خاص کئے گئے پس حکیم ابن حزام بن خویلد بھتیجے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی بھی
تو خانہ کعبہ مین پیدا ہوئے تھے لائق تھا کہ وہ بھی امامت پر مقرر کئے جاتے اب مریدان ابن
سبا کو چاہیئے کہ جناب امامت دستگاہ کے امام بلافصل ہونے کی کوئی تازہ بتازہ نو بنو دلیل
تو ہی پیش کرین **بیت** عشق چہ آسان نمود آہ چہ دشوار بود + ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت
انشاء اللہ تعالیٰ اوسکے جواب باصواب مین کمی نکی جاویگی بلکہ بہت جلد اہتمام اسکا م نیک کا کیا
جاویگا ع رسانیدن امر حق طاعت ست ۔ ہم تو دیکھین کہ آپ کتنا مادہ رکھتے ہین ع تا من قلم انداز
و گیرند قلم را + اب سنئے گوش ہوش سے کارگذاریان حضرات اصحابؓ ثلثہ کی تواریخ فریقین سے
بطریق اختصار کے کہ اونہون نے حمایت و اعانت رسولؐ خدا مین کیا کیا کام کئی اور اپنے زمانہ خلافت
مین کیسی کیسی نمایان بعد اوسکے آیمہؑ اثنا عشریہ کا حال بھی علی الترتیب لکھ دکھاتا ہے معتبر تواریخون

ف ۱ تھا مین اور علی ابن ابیطالب درمیان دونون ہاتہون اللہ کے ۱۲

ف ۲ تھا مین اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ درمیان ہاتہون خدا کے پہلے اس سے کہ پیدا کیا جاوے آدم ہزار برس ۱۲

سے قلمبند کیا جاویگا واللہ المستعان۔

مجملاً ذکر امیر المومنینؓ خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اصلی اسم شریف حضرت صدّیق اکبر کا عبداللہ ہے اور کنیت ابوبکرؓ لقب مشہور صدّیق ہے پیدا
ہوئے مکہ معظمہ مین قوم قریش قبیلہ بنی تمیم نسب آپکی نسب رسول اللہ سے پشت مرہ بن کعب مین
ملتی ہے باین سلسلہ ابوبکرؓ بن ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب۔ دو برس
چند ماہ بعد ولادت رسول اللہ سے پیدا ہوئے اور پندرہ برس کی عمر سے بصدق ارادت رفاقت
اور مصاحبت آنحضرت مین متعدد وممتاز رہے حضر مین ہمدم سفر مین ہمقدم آپکے چال وچلن کا
وہ حال تھا کہ کبھی ایام جاہلیت مین بھی مرتکب ملاہی ومناہی مثل میخواری وزناکاری وظلم وخیانت
ودروغگوئی وعہد شکنی وبیحیائی وعیب جوئی وغیرہ کی نہوئی تھی اگرچہ یہ سب منہیات قریش مین بکثرت
شائع ورائج تھین (عبادت اصنام سے نہایت بیزار تھے پکّے موحد نیکوکار تھے) سب سے پہلے
رسول اللہ پر ایمان لائے اور بہت سے عظمائے قریش کو ترغیب دلائی چنانچہ جماعت کثیرہ آپکی ہدایت
اور دلالت سے مشرف باسلام ہوئی سب سے پہلے آپنے نہایت شجاعت اور حسن عقیدت سے
مکہ معظمہ مین مسجد بنائی پھر اوس مین باعلان تمام تلاوت کلام الٰہی کی نیو جانی حمایت دین واشاعت
اسلام واعانت خیر الانام مین اس درجہ کوشش کی کہ امکان بشر سے دور ہے سارا مال ومنال محبت
رسول مقبول مین لٹا دیا حتّیٰ کہ نوبت بہ فقر وفاقہ پہونچی۔ ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ✤ جب
کفار مکہ نے رسول اللہ کو بہت ہی ستایا بلکہ قتل کا مصمم ارادہ کیا آپنے بمعیت سرور عالم کی مدینہ
منورہ کو ہجرت کی اور جو جو مصائب اور تکالیف آپکو اثنا راہ مین درپیش ہوئے وہ کتب فریقین مین
مشرح مرقوم ہین مانند غار حرا مین مار خونخوار کا کاٹنا اور واسطے رفع تکان سفر حضرت کو چند کوس پشت

پر سوار کر کے لیجانا وغیرہ اس مقام پر ایک امر تنقیح طلب یہ ہے کہ شیعہ فخریہ کہتے ہین کہ حضرت
علیؑ نے نبی اللہ کے دوش مبارک پر قدم رکھا ہے قصہ ایجاد بندہ شیعون کا یہ ہے کہتے ہین
کہ جب مکہ معظمہ فتح ہوا حضرت رسول خدا نے اندر کعبہ مقدس کے جا کے تمام اصنام کفار اشرار کے
توڑ ڈالے مگر چند بت جو اونچے طاقون مین رکھے تھے باقی رہگئے تب حضرتؐ نے فرمایا کہ اے
علیؑ تم میرے دوش پر چڑھکر طاقون کے بتون کو توڑ ڈالو جناب امیرؑ نے عرض کی کہ مجھ سے ایسی
بے ادبی نہوگی اوسوقت حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ اے علیؑ تم سے بار نبوت ہرگز ہرگز نہ اوٹھ
سکیگا پس بمجبوری جناب امیرؑ نے دوش اقدس سرور عالمؐ پر چڑھکر طاقون کے بتون کو توڑ کر نیچے ڈالا
اب یہان سے قیاس کیجاوے فضیلت حضرت صدیق اکبرؓ کی کہ اوس بار مشکل کو جسکو حضرت علیؑ کل
غالب نہ اوٹھا سکے کیسی آسانی سے چند کوس تک اوٹھایا چنانچہ تصدیق اسکی حملہ حیدری معتبر تاریخ
شیعون مین موجود ہے **ابیات**

پیمبر رفتن چندین بدامان دشت	قدوم فلک سائے مجروح گشت
ابوبکرؓ آنگہ بدوشش گرفت	وزین حدیث است جائے شگفت
کہ در کس چنان قوت آمد پدید	کہ بار نبوت تواند کشید

آپکی رائے بھی اکثر پیغمبر خدا کی رائے کے موافق ہوا کرتی تھی اسلئے کہ معاملہ فہمی مین آپکی فکر بلند
خوب ہی لڑا کرتی تھی حالت علالت مین رسول اکرمؐ نے آپ ہی کو امام المومنین بنایا اور خود بھی
امام الہدیٰ نے آپکے پیچھے نماز ادا کی ۔

حدیث صلعم اقتدوا باالذین من بعدی ابابکرؓ و عمرؓ ترجمہ پیشوا بناؤ دین مین پیچھے میرے ابوبکرؓ یا عمرؓ کو حدیث لا ینبغی بقوم ان امام غیرہ ترجمہ نہین لائق کوئی قوم مین سوائے اوسکے (یعنی ابوبکرؓ کے) کہ امام ہو چنانچہ اسی حجت ساطعہ پر مہاجرینؓ و انصارؓ نے آپکو خلیفہ بنایا اور تمام حل و عقد و کاروبار خلافت آپہی کی رائے جہان آرائے پر قرار پایا حق یہ ہے کہ آپنے اپنے زمانہ خلافت مین وہ وہ کارنمایان کئے کہ باید و شاید کثرت سے مرتدین عرب مثل مسیلمہ کذاب و اسود عینی و طلیحہ وغیرہ کو تہ تیغ فرمایا اور بہت سے مانعین زکواۃ کا بار سر دوش ہستی سے گرایا اور اون ہفت گروہون کا جو آپ ہی کے زمانہ خلافت سراپا عدالت مین مرتد ہوگئے تھے قتل عام کیا اور بقیۃ السیف کو داخل اسلام کیا وہ یہ ہین اوّل بنو فزارہ قوم عینیہ بن حصن دوم غطفان قوم قرہ بن سلمہ سوم بنو سلیم قوم شوم ابن عبد یالیل چہارم بنو یربوع قوم مالک بن نویرہ پنجم بعض بنو تمیم قوم سجاح بنت المنذر متنبّیہ زوجہ مسیلمہ کذاب ششم بنو کندہ قوم اشعث بن قیس کندی ہفتم بنو بکر مقام بحرین مین متنبّیہ سوائے انکے بزور شمشیر لاکھون کفار اشرار کو مسلمان کیا اور افواج کثیرہ مومنین جان نثار کی جانب روم و فارس کے تعین فرماکے لاکھون سے جزیہ لیا بہت سے ملکون پر فتح پائی چنانچہ ہر ملک سے بیشمار غنیمت ہاتھ آئی آپنے کبھی خلاف سنّت رسول اللہ کوئی کام نہ کیا اگر پانی بھی پیا تو بحکم شریعت پیا ؎

چنان حکمت و معرفت کار بست ۔۔۔ کہ در امر و نہیش درونے نخست

قضیۂ فدک

صحیح قصہ صرف اس قدر ہے جو کتب معتبرہ اہل سنّت سے لکھا جاتا ہے فدک ایک موضع ہے خیبر مین وہ بغیر جدال و قتال کے دار الاسلام ہوا اوس مین کچھہ درخت خرمے کے تھے اوسیکو باغ فدک کہتے ہین رسول مقبول نے موضع اور باغ کی آمدنی کو واسطے مصارف اپنے اہل و عیال کے مقرر فرمایا تھا یعنے حضرت صلعم اوسکے محاصل کو بموجب ذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ کے اپنے اعزا و اقربا پر صرف کرتے اور جو کچھہ بچتا اوسکو یتیمون اور محتاجون اور مسافرون

مضمون اس حدیث کا خلاصۃ المنہج و مجمع البیان تفسیر و اذا اسرّ النبی مین ... حضرت نے ... رضی اللہ تعالیٰ ۱۲

قضیۂ فدک

کوایثار فرماتے تھے جب حضرت رسالتؐ پناہ نے دنیا سے رحلت فرمائی اور حضرت صدیقؓ اکبر
مسند آراے خلافت ہوئے حضرت خاتونؑ قیامت نے اپنے دولت خانہ ہااٰیک آستانہ پر حضرت
صدیقؓ اکبر کو طلب فرماکے درخواست فدک کی کی اگرچہ اور ورثا بہی فدک کے موجود تھے اور ابہی تک
کسینے ادنہون مین سے مطالبہ بہی نہین کیا تھا لہذا نائب رسولؐ نے یہ حدیث شریف جواب مین پیش
کی قال قال رسول اللہ صلعم لا نورث ما ترکناہ صدقۃ ترجمہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے
ہمارا کوئی وارث نہین اور جو کچھہ چہوڑین ہم صدقہ ہے یہ جواب سنکر حضرت زہراؓ کو بمقتضاے بشریت
کسیقدر ملال ہوا اور پہر کبہی آپنے دعویٰ وراثت نہ کیا حضرت صدیقؓ اکبر نے دوسری مرتبہ حضرت
سیدۃ النساؓ کے حضور مین حاضر ہوکے اور حضرت شیرؓ خدا کو درمیان مین دیکے معذرت کی اور حقیقت
حال کہ موافق حکم خدا اور رسول کی تہی عرض کی چنانچہ حضرت فاطمہؓ نے کہ بنت رحمت العالمین
کی تہین خلیفہؓ برحق کے عذر معقول کو بدل وجان قبول فرمایا اور فوراً رنج بشری کو لپنے سینہ
رحمت گنجینہ سے نکال ڈالا پس عمل فدک کا حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ سے حضرت امام حسنؑ کے زمانہ
تک مطابق دستور حضرت رسالتؐ پناہ کے رہا یعنی ہمیشہ حاصل فدک کا قبائل دعشائر رسولؐ اکرم
پر تقسیم کیا جاتا تہا اور مابقی صرف محتاجات ہوتا تہا فقط اب تہوڑی سی جوڑبندیان جو حضرات
شیعہ بطور طعن اہل سنت سے کیا کرتے ہین مع جواب کے سنئے طعن **اوّل** خواجہ نصیر شیعہ
نے تجرید العقائد مین لکہا ہے کہ ابوبکرؓ مانع ارث حضرت زہراؓ کے ہوئے **جواب** اسکا بہی اہم کتب
مستندہ شیعون سے ہی ثبت کرتے ہین چنانچہ کافی کلینی کی کتاب العقل والجہل باب صفت العلم
مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے ان الانبیاء لم یورثوا درہماً ولا دیناراً وانما
یورثوا احادیثہم فمن اخذ بشیء منہا فقد اخذ حظا وافراً ترجمہ اس عبارت کلینی کے
شارح صافی نے اسطرحپر شرح کی ہے از انبیا ہرچہ باقی ماندہ اگرچہ ترکہ است در آن حکم ترکہ نیست
اور آخر کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے باب نوادر الوصایا مین اسی مضمون کی روایت حضرت علیؑ سے
حضرت محمد بن الحنیفہ کی وصیت مین مروی ہے چون فدک وراثت حق سیدۃ النساء بلاشرکت

دیگر ائمہ و رسول معتمد گذشتہ دیکھو ان دونون روایتون سے کیسی تصدیق حدیث شریف کی
جو حضرت صدیق اکبر نے حضرت زہرا کے جواب مین پیش کی تہی ہوتی ہے پس یہ کہنا تمہارا کہ یہہ
حدیث موضوع ہے محض لغو ٹھہرا اور انہین روایتون سے بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت صدیق اکبر
نے بلا رو رعایت سب حقدارون کے حق کو عادلانہ ملحوظ و محفوظ رکھا **طعن دوم** مجالس المومنین
کی مجلس اول مین یہ تحریر ہے کہ حضرت نے بموجب حکم ذوی القربیٰ کے فدک حضرت زہرا کو
دیدیا تہا اسی سبب سے دعوی فدک کا کیا **جواب** دیکھو تفسیرون مین کہ آیۂ ذوی القربیٰ
مکی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تہی فدک کہان تہا پس یہ دعوی قاضی صاحب کا کہ فدک حضرت
نے بموجب آیۂ موصوفہ کے زہرا کو دیدیا تہا محض باطل ٹھہرا مزید بران یہ حکم بہی عام ہے نہ خاص
پس تخصیص وراثت حضرت زہرا کی کس معنی سے ہوتی ہے بلکہ دور از عقل یہ بات ہے کہ خلاف
نص قرآنی حضرت ما ینطق عن الہوی نے کیونکر تنہا حضرت زہرا کو فدک دیا اور دوسرے
حقدارون کو باوجود حکم خدا کس سبب محروم رکہا یہ امر محال محض مخالف شان ہادی الانس والجان
کے ہے **طعن سوم** شیعہ کہتے ہین کہ خلیفہ اول نے حضرت زہرا سے گواہ طلب کیے حضرت علی
اور ام ایمن نے شہادت دی مگر خلیفہ نے قبول نکی پس تکذیب معصوم کفر ہے **جواب**
اول تو بنص قرآنی شہادت جناب امیر کی ناقص تہی اسلیئے قرآن پاک مین ہے کہ دو مرد شہادت
دین یا ایک مرد اور دو عورت برعکس اسکے محض خلاف شرع ہے تعجب کہ جناب امیر مظہر العجائب
والغرائب نے باوصف معصومیت کیون غلط گواہی دی اس شہادت نامشروع سے معصوم نہ
ٹھہرے بلکہ جناب امیر کی اوس وصیت کی جو طعن اول مین ثبت ہوئی تکذیب ہوتی ہے اگر حضرت
صدیق اکبر نے معقول عذر شرعی کے سبب سے حضرت امیر کی شہادت ناقص کو قبول نفرمایا تو گناہ
کیا کیا یہ تو عین اطاعت خدا و رسول کی تہی **طعن چہارم** کشف الغمہ مین مذکور ہے کہ حضرت علی نے
جبکہ آپ منصب خلافت پر مشرف تہے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس دیکہی دعوی اپنا
شریح قاضی مدینہ منورہ کے روبرو پیش کیا قاضی نے حضرت امیر المومنین سے شہادت

طلب کی جناب امیرؑ حضرت امام حسنؑ اور غلام قنبر کو شہادت کے واسطے لیگئے قاضی نے گواہی
نامنظور کی اسلیئے کہ ایک حضرت امیرؑ کے صاحبزادے تھے اور دوسرے غلام اور اسیطرح
سے کتاب القضا من لا یحضرہ الفقیہ مین مرقوم ہے دیکھو قاضی شریح رد شہادت دو امام
معصوم سے کیون نہ کافر ہوا اور اگر کافر ہوا تو حضرت امیر المومنینؑ نے کہ خلیفۂ وقت تھے
کیون نہ قاضی کافر کو معزول کیا اس لئے کہ کافر کو قضا جائز نہین ہے اہلسنّت کی کتابون مین
اس قدر عبارت زیادہ ہے کہ حضرت امیرؑ نے قاضی شریح کے حق مین دعائے خیر کی طعن چہارم
حق الیقین کے شیعہ لکھتے ہین کہ وکلا حضرت زہراؓ کو ابوبکرؓ نے آدمی بھیجکر اوٹھا دیا جواب
اوّل کتاب مذکور مین نام وکلا حضرت زہراؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے آدمیون کا جنہون نے وکلا کو
باغ سے نکال دیا تھا نہ لکھنا ضعف دعوی مخالف کے واسطے حجت قوی ہے دوم حضرت
اسد اللہ الغالب علی کل غالب نے کیون اپنے شیعون کو ہمراہ لیجا کے روک ٹوک نہ کی سکوت
سوائے جبانت کے کیا معنی رکھتا ہے اور اگر تقیہ باعث سکوت تھا تو غالب علی کل غالب کی
صفت آپکی ذات پر صادق نہین آتی ہے طعن پنجم شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنّت کی کتابون مین
ہے کہ حضرت زہراؓ حضرت ابوبکرؓ سے رنجیدہ ہوئین پس رنجیدہ ہونا حضرت معصومہ موصوفہ
کا مستلزم کفر ہے جواب رنجیدہ ہونا اور چیز ہے اور رنجیدہ کرنا اور چیز ہے حضرت صدّیق
اکبر کو پاس حقوق دیگر ورثائے ذوی القربیٰ مثل حضرت عباسؓ عم رسول اللہ و ازواج مطہرات
کے ملحوظ تھا نہ رنجیدہ کرنا حضرت زہراؓ کا اگر بفرض محال کفر ہے تو اس اتہام اور الزام سے
حضرت علیؑ بھی بری نہین ہو سکتے بلکہ نعوذ باللہ آپکی جانب اطلاق کفر کا زیادہ عائد ہوتا ہے
اسکی تین دلیل مستند و معتبر کتب شیعہ ہی مین موجود ہین۔ اوّل حق الیقین مین ہے کہ حضرت
فاطمہؑ خطابہائے شجاعانہ درشت باسید اوصیا نمود کہ مانند جنین رحم پردہ نشین شدہ و مثل
خائبان در خانہ گریختہ خود را ذلیل کردہ در روزے کہ دست از سطوت خود برداشتی گرگان
میدرند و می برند تو از جائے خود حرکت نمی کنی امیر المومنین فرمود صبر کن و آتش غضب خود را

شیعون کے اس دعوی سے جناب امیرؑ تو بہ گنہگار ٹھہرتے ہین ۱۲

حق الیقین کے شیعہ الزام ہیچ ... حضرت امیرؑ ... کرنے مین ... کریگے کہ میان بیبی کے درمیان مین ایسے معاملات اکثر واقع ہوتے ہین ... کہتے ہین اسکا جواب ... رسول اللہ کا ... کفر کی ... سچ ہے جواب لکھنا ... سوائے ندامت کے کوئی نتیجہ نہین ۱۲

فرو نشان الغز ایسے مضمون ترک ادب نسبت حضرت شیر خدا و سیدۃ النسا رضی اللہ عنہما کے لکھنا شیعون ہی کا کام ہے ہماری توروح کانپتی ہے استغفر اللہ دوم جبکہ حضرت علیؑ نے ایک کنیز حبشیہ کی طرف التفات فرمائی حضرت زہراؑ آزردہ ہوئین حتّیٰ کہ شکایت حضرت رسول اکرم سے کی اوسوقت حضرت جبرئیلؑ وحی لائے کہ شکایت فاطمہؑ کو قبول نکرنا یہ عبارت کتاب علل الشرائع کے باب العلت مین ہے سوم جب حضرت زہراؑ نے سنا کہ حضرت شیر خداؑ قصد نکاح کا ابو جہل کی دختر کے ساتھ رکھتے ہین آپ نہایت درجہ آزردہ ہوئین اور حضور مین سید الانبیاء کے حاضر ہو کے شکایت کی حضرت صلعم نے ابوبکرؓ و عمرؓ و طلحہؓ کو بھیجکر حضرت علیؑ کو گھر سے طلب کر کے فرمایا یا علی ما علمت فاطمۃ بضعۃ منی وانا منہا فمن اٰذٰھا فقد اذانی ترجمہ اے علیؑ تمکو معلوم نہین کہ فاطمہؑ میری جگر گوشہ ہی پس جسنے اوسکو ایذا دی اوسنے مجھکو ایذا دی یہ عبارت بھی جلد اوّل باب العلت کتاب علل الشرائع کی ہے دیکھو بالاتفاق آزردہ ہونا رسول اللہ کا کفر ہے پس ایذا دینا حضرت علیؑ کا رسول خدا کو کیا معنی پیدا کرتا ہے کیونکہ کلمہ ایذا کا بمقابلہ لفظ آزردہ کے بدرجہا کراہت مین بڑھا ہوا ہے پس حضرت زہراؑ کا آزردہ ہونا حضرت ابوبکرؓ سے ایسا تھا جیسا کہ از روے بشریت کے آزردہ ہونا حضرت موسیٰ کا حضرت ہارون علیٰ نبینا وعلیہما السلام سے تھا قصّہ مختصر یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر تشریف لیگئے اور اپنی جگہ تیس دن کے لیے حضرت ہارونؑ کو نائب اپنا کر گئے تاکہ نگرانی امّت کی رہے اور کوئی کفر شرک نہ کرنے پاوے چنانچہ آپکو چالیسؑ دن گذر گئے اس مدت مین سامری کے بہکانے سے بہت سے لوگ گمراہ ہو گئے ہر چند کہ حضرت ہارونؑ پند دلبند فرماتے مگر کوئی بھی نہ سنتا جب حضرت موسیٰ طور سے تشریف لائے اور امّت کو دام ضلالت مین پھنسا پایا نہایت ہی درجہ آزردہ ہو کے وہ تختیان جنپر کلام الٰہی لکھا تھا زمین پر پھینک دین اور حضرت ہارونؑ کا سر پکڑ کے ہلایا اور ڈاڑھی کھسوٹ ڈالی جب حضرت ہارونؑ نے امر واقعی بیان کر کے معذرت چاہی حضرت موسیٰ نے حضرت ہارونؑ کو حق بجانب دیکھکر درگذر کی اسیطرح سے حضرت زہراؑ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو حق بجانب معلوم کر کے درگذر کی اور معاملہ فدک کا خلیفہ برحق کی رائے

٩٧

او گیان بھی شیعونکا غلط ہے کہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ و حضرت طلحہ کے لکھنے مین اہلسنت [illegible] ثابت کرین اسکا جواب [illegible] اونکا ذکر اپنی کتابون [illegible] شیعون [illegible] شیعون کی ہی [illegible] کتاب علل الشرائع [illegible] شرائع [illegible] اہلسنت ١٢

پر موقوف رکھا چنانچہ اسکا ثبوت خود حضرت فاطمہؓ کے قول سے ہوتا ہے محاج السالکین مین
جو شیعون کی مستند کتاب ہے یہ لکھا ہے کہ چون ابو بکرؓ بمعذرت آمد خاتون قیامت فرمود
افعل فیما کما کان ابی رسول اللہ صلعم یفعل فیہا ترجمہ کر تو اوس مین (یعنی فدک مین) جیسے
میرے باپ رسول اللہ صلعم کیا کرتے تھے اور صاحب حضرت زہراؓ کیون نہ درگذر فرماتین کہ آپ
تو خاص الخاص رحمت اور جگر گوشۂ رحمت العالمین تہین اگر آپ ہی اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ کی تعمیل
نکرتین تو پہر کون تعمیل کرتا کیونکہ آپ تو عین چشم مروت کی پتلی تہین اور حق الیقین مین یون ہے
کہ ابو بکرؓ بفاطمہؓ گفت کہ خدا تعالیٰ راست گفتہ و رسول خدا صلعم راست گفتہ و تو دختر اوی راست
میگوئی تو معدن حکمتی و موطن ہدایت و رحمتی و رکن دینی و عین مجتبی بعید ندانم صدق گفتار ترا و انکار
نمی کنم خطاب ترا اور کتاب علل الشرائع مین ہے کہ ابو بکرؓ عہد کردہ بود کہ تا رضائے فاطمہؓ زیر سایہ
مکان نیاید و شب درہمین حال گذرانید و امیر المؤمنین پیش حضرت زہراؓ بہ مصالحہ می پرداخت پس اقرار
فضیلت سیدۃ النساء کا کمال عذر خواہی حضرت صدیق اکبر کی سے اسپر بہی کینہ رکہنا حضرت معصومہ
کا صحف خلاف شان معصومیت و رحمت کے ہو اور یہ بات بہی دور از قیاس ہے کہ خاتون جنت
نے تہوڑی سی حرص دنیا کے لئے اس قدر رنج کیا ہو کہ تا زندگی دور نہوا ہو جیسا کہ شیعہ بدگمانی
کرتے ہین طعن ششم حق الیقین مین یہ عبارت ہے کہ ابو بکرؓ نامہ درباب فدک نوشتہ
بحضرت فاطمہؓ داد و عمرؓ حاضر شدہ گفت این چہ نامہ ست ابو بکرؓ گفت کہ فاطمہؓ دعوی فدک کردہ ام
ایمن و علیؓ بر و گواہی دادند من این نامہ را نوشتم عمرؓ نامہ را از دست فاطمہؓ گرفت و پارہ کرد حضرت فاطمہؓ
گریان شد و بیرون رفت اور اسی طرح سے کشف الغمہ معتبر کتاب شیعون مین ہے کہ ابو بکرؓ فدک
بفاطمہؓ نوشتہ داد و ستیدہ گرفتہ بیرون رفت تا ملاقی شد عمرؓ کتابت را پارہ کرد جواب حضرت صدیق
اکبرؓ ان دونون روایتون کی شہادت سے بہر کیف الزام رد دعوی حضرت زہراؓ اور رد شہادت
حضرت علیؓ سے جو طعن اوّل و سوم مین مرقوم ہوئے بری ہوے اور حکم حضرت عمرؓ کا کہ مخالف
حکم خلیفہ وقت کے تہا قابلیت نفاذ کے نہین رکہتا اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت صدیق اکبر بہی مثل

حضرت شیر خدا حضرت فاروقؓ سے ترسان و لرزان رہتے تھے تو یہ بات بھی ہم شیعون کی معتبر
کتابون سے ثابت کرتے ہین کہ بارہا حضرت صدیق اکبر نے حضرت عمرؓ کے کہنے کو نہ مانا چنانچہ
مجالس المؤمنین کی مجلس دوم مین ہے کہ ابوبکرؓ نے کہنے سے عمرؓ کے خالد کو معزول نہ کیا اور مجلس
سوم مین ہے کہ عمرؓ حذیفہ بن الیمان انصاری سے انتقام چاہتے تھے ابوبکرؓ نے اونکے کہنے
سے انتقام نہ لیا پس کیا ضرور تھا کہ حضرت ابوبکرؓ خلاف اپنے فرمان و پیمان کے کہ جسمین کسر شان
خلافت کے بھی متصور تھی حضرت عمرؓ کی مرضی کو مقدم رکھتے بلکہ یہ امر تو زیادہ باعث اشتعال طبع موقع
خلیفۂ دوران کا تھا طعن ہفتم بعض سیر صاحب یون فرماتے ہین کہ فدک اگرچہ حق زہراؓ کا نہ تھا مگر
ابوبکرؓ کو ضرور مناسب تھا کہ دیدیتے جواب حق الیقین مین مرقوم ہے کہ ابوبکرؓ بفاطمہ گفت
کہ اموال و اثقال خود از تو مضائقہ نمیکنم انچہ خواہی بگیر تو سیدۂ امت پدر خودی و شجرۂ طیبہ از برای
فرزندان خود مبنی انکار فضل تو کسے نمیتوان کرد حکم تو نافذ است در مال من اما در مال مسلمانان
مخالف گفتۂ پدر تو نمیتوانم کرد الخ پس اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے
حضرت زہراؓ کی دلداری اور احترام مین کوئی دقیقہ باقی نہ اوٹھا رکھا تھا اگر درصورت ایسے اعتذار اور
انکسار کے بھی حضرت زہراؓ کے دل مین بغض رہا تو حضرت صدیق اکبرؓ کی فضیلت مین کہ بنص قرآنی
ثابت ہے کیا نقص پیدا ہوسکتا ہے البتہ یہ بات نہایت تعجب انگیز ہے کہ باوجودیکہ سیدہ
بالیقین جانتی تھین کہ فدک مین ازواج مطہرات و عمّ رسول کائنات وغیرہ بھی حقوق شرعی رکھتے
ہین پھر اس درجہ اصرار و تکرار ناحق پر کیون کیا اور باوصف علم حق بجانب ہونے خلیفۂ برحق کے
سیدہ نے اپنے سینہ رحمت گنجینہ کو کینہ سے کیون نہ صاف و پاک کیا کیونکہ تین دن سے زیادہ
مسلمان سے کینہ رکھنا کفر ہے بس حضرت ابوبکرؓ کہ امیر المومنین و سید المسلمین تھے بہت بڑہکر
مستحق عفو کی تھی کیونکہ حضرت صدیق اکبر کا فدک تنہا حضرت زہراؓ کو ندینا عذر شرعی کے سبب سے تھا
نہ از راہ غضب کے ہان جو مال کہ بلا شرکت غیری تھا مثل دلدل و زرہ و شمشیر وہ سب حضرت علیؓ
کے سپرد کر دیا چنانچہ کتب سیر مین مشرح مذکور ہے طعن ہشتم اکثر شیعہ یہ کہتے ہین کہ حضرت

رسول خدا نے وصیت کی تہی کہ فدک حق زہرا کا ہے جواب فریقین سے ثابت ہے کہ وصیت ثلث مال مین ہوتی ہے نہ تمام مین چنانچہ استبصار کے باب وصایا مین کہ شیعون کی بڑی معتبر کتاب ہے لکہا ہی لا یجوز الوصیة باکثر من الثلث ترجمہ نہین جائز ہے وصیت زیادہ تہائی سے فرض کردم اگر حضرت نے وصیت بہی کی تہی تو حضرت امیر نے فدک کو کیون نہ حوالہ حسنین کیا اس صورت مین عملدرآمد محض خلاف وصیت رسول خدا کے ٹھہرا بلکہ وصیت کا نہ ماننا جسکی فرضیت بنص قرآنی ثابت ہے بہت ہی بڑا گناہ ہے پس گناہ خانہ برانداز جناب امیر کے معصومیت کا ہوا طعن نہم شیعہ کہتے ہین کہ مضمون اوس حدیث کا جسکو ابوبکر نے زہرا کے روبرو پیش کیا تہا وہ مخالف نص قرآنی ہے کما قال اللہ تعالی یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِی اَولَادِکُم لِلذَّکَرِ مِثلُ حَظِّ الاُنثَیَینِ ترجمہ وصیت کرتا ہے اللہ تمہاری اولاد کے حق مین مرد کے لئے مثل دو حصون عورتون کے ہے جواب حقیقت یہ ہے کہ معترض اس حکم خدا کو مطلق نہین سمجہے کیونکہ اس حکم سے ذات پاک صاحب لولاک کی قطعاً مستثنی ہے یہ حکم عام ہے نہ خاص چنانچہ فرمایا خدا نے اٰبَاؤُکُم وَاَبنَاؤُکُم لَا تَدرُونَ اَیُّهُم اَقرَبُ لَکُم نَفعًا ترجمہ باپ تمہارے اور لڑکے تمہارے نہین جانتے تہے تم کون اونکا قریب تر ہے تمہارے لئے از روے نفع کے اور پہر فرمایا یہہ کہ تِلکَ حُدُودُ اللّٰہِ وَمَن یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ یُدخِلہُ جَنّٰتٍ تَجرِی مِن تَحتِهَا الاَنهٰرُ خٰلِدِینَ فِیهَا ترجمہ یہ حدین اللہ کی باندہی ہوئی ہین ۔ اور جو شخص تابعداری خدا اور اوسکے رسول کی کرتا ہے داخل ہوگا جنت مین جاری ہین اوسکے نیچے نہرین ہمیشہ اوس مین رہے گا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس حکم سے رسول اللہ مستثنی ہین پہر فرمایا رب اکبر نے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِن رِّجَالِکُم ترجمہ نہین ہے محمد باپ کسیکا تم آدمیون مین سے البتہ یہ آیت شریف خاص نبی صلعم کی شان مین نازل ہوئی ہے پس ان آیتون سے معلوم ہوا کہ مضمون حدیث کا مخالف نصوص فرقانی نہین ہے یہ سب سمجہ کا قصور ہے ع پڑین پتہر سمجہ پر آپکی سمجہے تو کیا سمجہے + ہمکو کمال ہی تعجب ہے کہ جب شیعون کے نزدیک عموماً عورات کا زمین مین حصہ نہین ہے تو امر نامشروع پر کیون اس قدر جد و کد کرتے ہین

چنانچہ یہ حدیث کتاب معتبر من لا یحضرہ الفقیہ کے باب نوادر الوصایا مین موجود ہے فالارض والعقار فلا میراث لھن ترجمہ عورتون کا زمین واسباب وغیرہ مین کچھ حق نہین ہے البتہ یہ حدیث مخالف نص قرآنی ہے جیسا کہ آیۂ اول مین مذکور ہے واضح ہو کہ یہ تمام مطعونات واقوال مختلف شیعون کے محض بغرض معدوم کرنے حقوق ارث ازواج مطہرات کے ہین حالانکہ انکی شان مین خداتعالی جلشانہ ازواجہ امہاتہم فرماتا ہے خصوصا حق تلفی حضرت عائشہ صدیقہ کی کہ محبوبہ خاص رسول اکرم ہین زیادہ تر مدنظر رکھتے ہین سواے اسکے قضیہ فدک کا اور معنی نہین رکھتا ہے پس ہم تردید اس رد وبدل کی [illegible] مجتہد شیعون کے [illegible] اما فاطمہ بنت محمد [illegible] علی رسول اللہ صلعم [illegible] وقالوا انما [illegible] حتی یقضی حاجتہا ثم تنصرف ترجمہ فاطمہ بیٹی محمد کی جب باپ کے غم مین اس قدر روتی تھی کہ مدینہ کے لوگون کو تکلیف پہونچتی تھی اور [illegible] نکل جاتی طرف قبرستان شہدا کے اور روتی وہان تک [illegible] اپنی حاجت الٰہی جی بہرکر [illegible] واپس آتی اب ناظرین انصاف دوست غور فرمادین کہ جب حضرت سیدہ کی غم مفارقت والم مہاجرت سید الانبیا مین وہ حالت ہو کہ جسکے آہ ونالہ سے مدینہ کے لوگ بےچین ہون تو پہر [illegible] کیا [illegible] اعتقاد ہی شیعون کا کہ حضرت زہرا نے دربار حضرت ابوبکر مین جاکے دعوی فدک کیا محض منافی شان جناب عصمت قباب کے ہے عقل سلیم ایسے مالیخولیا کو تسلیم نہین کرتی ہے [illegible] غرض اصول مذہب ذریت ابن سبا کا اسی پر مبنی ہے کہ [illegible] دشمنی مین اصحاب باصفا پر تبرا کیا اور [illegible] دوستی مین آل عبا کو بہلا برا کہتا جسکو ذرہ برابر بہی عقل ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ہرگز ہرگز حضرت زہرا نے تہوڑے سے مفاد دنیا کے واسطے اپنی عصمت وحرمت کو ہاتھ سے دیا ہوگا بلکہ ہمارا اعتقاد نسبت انکی عصمت وحرمت کے یہ ہے کہ اگر دو جہان آپکے قبضۂ تصرف مین ہوتے اور انکو کوئی

مغازی الفتح یعنی [illegible] اسباب [illegible] زینت [illegible]

کمترین خلائق مین سے طلب کرتا یا کوئی بدترین خلائق مین سے غصب کرتا تو بھی آپکی شان کرامت عطا وعفو مین سبقت فرماتی کیونکہ خود بھی رحمت تھین اور بھی رحمت العالمین کی پیاری بیٹی اور اسیطرح سے اگر صدیق اکبر اور حقدارونکے حق کی رعایت مین محض مجبور نہوتے تو ضرور فدک حضرت زہرا کو عطا کر دیتے کیونکہ آپکی فیض رسانی مسلمہ نسر یقین ہے چنانچہ آپکی فیاضی کا حال علامہ طبرسی نے اپنی کتاب مجمع البیان مین یون لکھا ہے عن ابن زبیر قال ان اللہ نزلت فی ابی بکر لانہ اشتری الممالیک الذین اسلموا مثل بلال وعامر بن میسرہ وغیرھما اعتقھم کہ آیت وسیجنبھا الاتقی الذی شان مین ابوبکر کے نازل ہوئی کہ وہ غلامون کو جو اسلام مین داخل ہوتے مول لیتے اور خدا کی راہ مین آزاد کرتے مثل بلال وعامر وغیرہ کے افسوس جسکی شان مین خدا تعالی آتیین نازل کرے اور ونکو اتقی الذی کہے اور اس بغض اوس سے عداوت رکھین اس سے بڑھکر اور کون ساظلم ہوگا باقی حال حضرت صدیق اکبر رح کا یہ ہے کہ آپنے دو برس تین ماہ دس دن خلافت کی آپکے نگینہ مہر پر نقش نعم القادر اللہ کا کندہ تھا آپنے اپنے آخری وقت مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لائق انصرام مہام اسلام کا معلوم کرکے واسطے خلافت کے اصحاب رسول اللہ سے وصیت فرمائی وقت شام روز دوشنبہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری کو بسبب اثر زہر سانپ کے کہ غار مین کاٹا تھا مدینہ منورہ مین وفات پائی عمر شریف آپکی ترسیٹھ برس کی ہوئی روضہ مقدسہ مین پہلوئے رسول اللہ کے دفن ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون اب ہم شیعون کی معتبر کتاب سے ایسی حدیث نقل کرتے ہین جس سے حضرت جناب صدیق اکبر کی **فضیلت ثابت** ہو تفسیر حسن عسکری رضی اللہ عنہ مین ہے کہ حضرت رسول خدا نے ہجرت کی شب کو حضرت ابوبکر سے فرمایا جعلت منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد وبمنزلۃ الروح من البدن ترجمہ یعنی خدا نے تجھکو بمنزلہ میرے سمع اور بصر کے گردانا اور تجھکو میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو کہ سر کو جسم سے اور روح کو بدن سے شیعون کو چاہیے کہ تفسیر مذکور کو بغور ملاحظہ فرمادین اور انصاف سے کہین کہ حق کسکی طرف ہے۔

مجملاً ذکر امیر المومنینؓ خلیفہ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام اصلی آپکا عمرؓ ہے اور کنیت ابو حفص اور لقب مشہور فاروق اعظم قوم قریش قبیلہ بنی عدی مولد شریف مکہ معظمہ نسب آپکا نسب رسول اللہ سے پشت کعب مین ملتا ہے باین سلسلہ عمرؓ ابن الخطاب بن عمر بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن وراج بن عدی بن کعب بن لوی رسول اللہ کی ولادت کے تیرہ ۱۳ برس بعد پیدا ہوئے اور آپنے رسول اللہ علیہ التحیت والسلام کی دعا کی برکت سے اسلام قبول کیا حق یہ ہے کہ جسدن سے آپ ایمان لائے پشت دین کی مضبوط ہو گئی اور کمر کفر کی ٹوٹ گئی قصّہ مختصر آپکے ایمان لانے کا یہ ہے کہ ابوجہل نے جسکو پیغمبر خدا سے کمال ہی دلی عداوت تھی اپنے بہائیون سے کہا کہ جو کوئی پیغمبر کو قتل کرے اور اونکا سر لادے اوسکو اسکے صلہ مین ہزار شتر سرخ بال والے اور بہت سے درہم و دینار دونگا چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کام کو بعد لینے اقرار نامہ کے ابوجہل سے اپنے ذمہ لیا اور وہان سے بارادہ قتل رسول خدا کے چلے ادہر حضرت عمرؓ کا چلنا تھا اودہر جناب باری سے فرشتون کو حکم ہوا کہ اسکو ہماری طرف بلاؤ اور جسکے سر کے لینے کو جاتا ہے اوسکے قدمون پر گراؤ اور میری قدرت کاملہ کا تماشا دیکھو کہ شقی ہو کر جاتا ہے اور سعید ہو کر لوٹیگا کافر بنکر نکلا ہے اور مومن پاک ہو کر پہریگا ہماری دشمنی کے ارادہ پر مستعد ہو کر اوٹھا ہے اور ہماری ہی محبت کے دام مین ابہی پھنستا ہے اگرچہ وہ اپنی خوشی سے ہمارے دوست کے قتل کو چلا ہے اور ہم زبردستی اوسکو کافرون کے قتل کو مقرر کرتے ہین تم شتابی سی سطح زمین پر جاؤ اور اوس کا ہاتھ پکڑ کر ہمارے دین مین لے آؤ گر نیاید بخوشی مو کشان نش آرید غرض جب حضرت عمرؓ تلوار کو گلے مین حمائل کر کے نہایت غصّہ اور طیش مین رسول اللہ کی جانب چلے فرشتگان ملاء اعلیٰ نے غلغلہ شادی کا بلند کر کے حوالو تولا کا شور مچایا حضرت عمرؓ نے اثنا راہ مین بہت سے معجزے دیکھے اتفاقاً راہ مین ایک مسلمان ملا اوسکے مارنے کا قصد کیا اوس نے کہا کہ ای عمرؓ پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لو کہ وہ مسلمان ہو گئے ہین تب ادہر دن کی خبر لینا سنتے ہی اس خبر کے

حضرت عمرؓ اپنی بہن کے گہر گئے دروازہ بند پایا مگر آواز جانگداز قرآن پڑہنے کی باہر سے سنی دروازہ
کہٹکایا آپکی بہن نے دروازہ کہولا حضرت عمرؓ نے اندر جا کے اپنی بہن بہنوئی سے کہا کہ تم جو کچھ
کہ پڑہتے تہے ہمکو دو دیکہین تو کیا ہے اونہون نے دینے سے انکار کیا آپنے اپنی بہن بہنوئی
کو مار پیٹ کر بہت کچھ آزار دیا جب آپکی بہن نے یہ زیادتی دیکہی کہنے لگین کہ اے عمرؓ بلا شک ہم صدق
دل سے مسلمان ہو گئے اب کلمہ اشہد ان لا آلہ الا اللہ کا ہمارا حرز جان ہے اور اشہد ان
محمد الرسول اللہ ہر دم وردزبان ہے تمکو جو کرنا ہے سو کرو جب حضرت عمرؓ نے ایسا سخت جواب اپنی
ہمشیرہ سے سنا نرمی سے کہا کہ اے بہن تمنے محمدؐ سے کیا دیکہا کہا اون پر کلام آلہی نازل ہوتا ہے
کہا ہمکو بہی تو کچھ سناؤ آپکی بہن نے سورہ طٰہٰ سنائی اوسکی فصاحت اور بلاغت سنتے ہی آپکو غش
آگیا جب ہوش آیا فرمایا کہ یقیناً یہ سچا خدا ہی کا کلام ہے جو مردود ازلی اس مین کلام کرے وہ شقی
ابدی کا کلام ہے پہر تو آپنے صدق دل سے کلمہ شہادت پڑہا اور قصد حضوری حضرت رسولؐ خدا
کا کیا جب حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کی آمد آمد کا شور مچا اصحابؓ رسالتؐ مآب مین تہلکہ پڑ گیا اس لئے
کہ آپ کی ہیبت اور شوکت مشہور عالم تہی جون ہی در اقدس پر پہونچے کسیکا حوصلہ نہ پڑا کہ دروازہ
کہولے یا کچھ منہ سے بولے سکتہ کا عالم تہا مگر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ صلعم شجاعانہ
اوٹھہ کہڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ اگر عمرؓ نیک نیتی سے آیا ہے تو بہتر ہے ورنہ اوسی کی
تلوار اور اوسیکا سر ہے جب دروازہ کہولا حضرت عمرؓ اندر آئے اور مضمون اس شعر کا زبان صدق ترجمان
پر لائے ؎ مرحبا سید مکی مدنی العربی + دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی -
حضرت رسولؐ خدا نے دیکہا کہ عمرؓ ایمان کے ساتہ آئے بہ نفس نفیس کہڑے ہو گئے اور انکو آغوش
رحمت مین ایسا دبایا کہ اونکا سینہ نور ایمان کا گنجینہ بن گیا حضرت صلعم آپکے ایمان لانے سے
بہت ہی شاد ہوئے اور آپکی طرف دیکہکر مسکرانے لگے حضرت عمرؓ نے صدق دل سے اشہد
ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ کا نعرہ مارا مسلمان آپکے ایمان لانے سے حمد وثنا
خدا کی کرنے لگے اور نہایت ہی خوشی سے باواز بلند تکبیر پڑہنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

اوسیدم رسول صلعم سے عرض کی کہ یا حضرت بتون کی عبادت تو علانیہ ہو اور خدا کی عبادت خفیہ خانہ کعبہ مین چلیئے اور باعلان نماز ادا کیجیئے چنانچہ حضرت نے آپکے معروضہ کو قبول فرمایا اور بڑی شان اور دبدبہ سے اصحابؓ باصفا کو ہمراہ لیکر داخل خانہ کعبہ ہوگئے کافر کہ منتظر سر رسالتؐ پناہ کے تھے حضرت عمرؓ کو دیکھکر پوچھنے لگی کہ ای عمرؓ یہ کیا کیا حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ سنو ای دشمنان دین مین صدق دل سے خدائے واحد پر ایمان لایا اور رسول اللہ کی غلامی کا غاشیہ اپنے دوش پر اوٹھایا جو اطاعت خدا و رسول کرے بہتر ہے ورنہ میرا خنجر اور اوسکا سر ہے چنانچہ اوسی دن آپکی شوکت فاروقی دیکھکر اٹھارہ ہزار کفار داخل اسلام ہوئے آپکی حمایت و اعانت کے سبب سے رسول اللہ نے معہ اصحابؓ باصفا بیخوف و خطر نماز بالجہر خانہ کعبہ مین ادا کی اصل حقیقت آپکی ایمان کی یہ ہے اور ملا باقر مجلسی شیعہ نے بحار الانوار کی چودھوین جلد مین جسکا نام کتاب السماء والعالم ہے مسعود عیاشی سے آپکی کیفیت اسلام کے بارے مین یہ روایت کی ہے روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام یعنی امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ الٰہی عزت دے اسلام کو عمرؓ ابن الخطاب کے اسلام لانے سے یا ابوجہل بن ہشام کے مسلمان ہونے سے غرض کہ حضرت رسول مقبول کی دعا حضرت عمرؓ کی نسبت قبول ہوئی اور حملہ حیدری والا مورخ جو بڑا متعصب شیعہ ہے آپکے ایمان کی حقیقت بڑی دھوم سے اسطرح پر نظم کرتا ہے شیعون کو چاہیئے کہ نقل کو اصل سے ملا دیکھین ۔ مصرعہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے ۔

نظم

چنان بد کہ بوجہل اوان سرزنش	بکیفیت شد عداوت منش
کہ جز قتل پیغمبر ذو الجلال	نبودش دگر ہیچ فکر و خیال
یکے روز میگفت با اشقیا	کہ آرد کسے گر سر مصطفٰی

هزار اشتر از خود به بخشم باو
ز دیبای مصری و برد یمن
عمر چون شنید این سخن گفتمش
باو گفت سوگند اگر میخوری
من امروز خدمت رسانم بجا
گرفت از ابوجهل اوّل قسم
بآن کار چون رفت بیرون عمرؓ
که همشیره ات نیز با جفت خویش
برآشفت با حفص از این گفتگو
سوی خانهٔ خواهر خویش رفت
چو آمد به پیش درش ایستاد
شنید آنکه میخواند مرد نکو
عمر زد در و خواهرش باز کرد
در افتاد با جفت خواهر بجنگ
گلویش به تنگی فشرد آنچنان
بیامد دوان خواهرش نوحه گر
اگر شاد گردی ز ما ور ملول ❊
کنون گر گشی سر بداریم پیش
چو بشنید از و این حکایت عمرؓ
بگفتش چه دیدی تو از مصطفا
بگفتا کلام خدای جلیل

دو کوهان سیه دیده و سرخ مو
دگر سیم و زر بخشمش چند من
بجنبید عرق طمع در تنش
که از گفتهٔ خویشتن نگذری
بیارم به پیشت سر مصطفا
پس آنگاه زد در ره کین قدم
یکی گفت با او نداری خبر
گرفت ست دین محمدؐ به پیش
بگفتا بریزم کنون خون او
چو آمد به نزدیک تر پیش رفت
صدای شنید و بآن گوش داد
کلامی که نشنیده بد مثل او
چو آمد درون شور آغاز کرد
گرفتش ز حلق و بیفشرد تنگ
که نزدیک شد تا شود قبض جان
بگفتش چه خواهی ز ما ای عمرؓ
نمودیم دین محمد قبول
دگر بر نگردیم از دین خویش
بدانست کو بر نه گردد دگر
که گشتی بدینش چنین مبتلا ❊
که آورد با و حضرت جبرئیل

شنیدیم و گردید بر ما یقین   که هست این کلام جهان آفرین
عمر گفت از آن قول معجز اساس   اگر یاد داری بخوان بی هراس
برو خواهرش آیه چند خواند   عمر گوش چون کرد حیران بماند
دلش زان شنیدن بسی نرم شد   بسودائے اسلام سر گرم شد
وزان پس بگشتند باهم روان   به نزد رسول خدائے جهان
بدولت سرائے پیمبر شدند   چو در بسته بد حلقه بر در زدند
یکے آمد و دید از پشت در   که استاده با تیغ بر در عمر
بنزد نبی رفت و احوال گفت   بماندند اصحاب اندر شگفت
چنین گفت پس عم خیر البشر   که غم نیست بروے کشائید در
گر از راه صدق آمده مرحبا   وگر باشد او را بخاطر دغا
به تیغے که دارد حمائل عمر   تنش را سبکبار سازم ز سر
چو در باز کردند بر روئے او   در آمد عمر با لب عذر گو
گرفتش به بر سرور انبیا   نشاندش بجائیکه بودش سزا
بگفتند اصحاب هم تهنیت   وزان بیشتر یافت دین تقویت
پس اصحاب دین راشد این مدعا   که از خدمت سرور انبیا
بسوئے حرم آشکار اروند   نماز جماعت بجا آورند
رسید این سخن چون بعرض رسول   ز خیر البشر یافت عز قبول

رسول خدا کو آپکے ایمان لانے سے کمال ہی درجہ کی خوشی حاصل ہوئی اور دعوت ایمان کی آشکارا فرمائی ہجرت کے وقت آپ مکہ سے مدینہ کو علانیہ تشریف لیگئے کسی کافر کا حوصلہ نہوا کہ آپکا مقابلہ کرے تمام مصائب اور محارب اور اعانت اور حمایت اسلام مین ثابت قدم و راسخ دم رہے وحی آلہی اکثر آپکی راے کے مطابق نازل ہوتی تھی چنانچہ ہمارے اِس دعوی کی بھی تصدیق

شیعون کو چاہیے کہ رمضان مین شراب سحری کھاوین اور نہ عورتون سے صحبت کرین ورنہ حضرت عمرؓ کی دعا پر عمل کرنا لازم آویگا اور یہ امر اونکے اصول کے محض منافی ہے ۱۲

معتبر کتاب شیعون مین بکثرت موجود ہے چند نمونے ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہین اوّل آپکی دعا سے شراب اور جوئے اور بت پرستی اور پانسونکا مثل متعہ قیامت تک حرام ہوا چنانچہ منہج الصادقین مین مرقوم ہے کہ حضرت عمرؓ یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا یعنی اے خدا ظاہر کر تو درمیان ہمارے بابت شراب کے بیان صاف تب یہ آیہ نازل ہوئی اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ترجمہ جز این نیست کہ شراب و جوا وبت و پانسے پلید ہین عمل شیطان سے دوم منہج الصادقین مین ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ عیادت ابن ابی منافق کے کہ نزع مین مبتلا تھا تشریف لیگئے اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ اپنا پیراہن میرے کفن کے واسطے عطا فرمائیے اور جب مرجاؤن تو میرے جنازہ کی نماز بھی آپ ہی پڑھئے حضرت نے پیراہن دیدیا جسوقت وہ مرگیا حضرت نے اوسکے جنازہ پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا حضرت عمرؓ نے آپکو اس ارادہ سے باز رکھا اور اوسکی حرکات ناشایستہ دکھلوائین یا یہ کہ حضرت عمرؓ نے رسول خدا سے عرض کیا معًا یہ آیت شریف نازل ہوئی وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فَاسِقُوْنَ ترجمہ اور نہ نماز پڑھ تو اوپر کسی اونمین سے جو مرا ہمیشہ اور نہ کھڑا ہو اوپر قبر اوسکی کے تحقیق اونہون نے کفر کیا ساتھ اللہ اور رسول اوسکے کے اور مرے وہ لوگ اور وہ فاسق ہین سوم تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ ایک روز رسول اللہ سے آدمیون نے بہت سے سوال کئے حضرت کو غصہ آیا حضرت عمرؓ نے کسی بہانہ سے اوٹھکر معافی چاہی حضرت کا غصہ فرو ہوگیا تب یہ آیت شریف نازل ہوئی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو اون چیزون سے کہ اگر ظاہر کیجاوین واسطے تمہارے ناخوش لگین تمکو چہارم خلاصۃ المنہج مین ہے کہ حضرت عمرؓ کی دعا سے یہ آیت نازل ہوئی اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ ترجمہ حلال کیا گیا واسطے تمہارے رات مین روزونکی صحبت کرنا طرف عورتون تمہاری کے پنجم منہج الصادقین مین تفسیر آیہ کریمہ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ

معَ القبا یریف کی یہ لکھی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ قول تیرا قول ابراہیم کا ہے اور اے عمرؓ قول تیرا قول نوح کا ہے چنانچہ بعد نزول وحی کے تحقیق ہوا کہ رائے حضرت عمرؓ کی قرآب بہ تھی اسیطرح سے بکثرت احسانات حضرت عمرؓ کے امت مرحومہ پر عام ہین مگر ایک احسان خاص اہلسنت پر یہ ہے کہ رمضان مین آپ ہی کے حسن سعی سے بیس رکعت تراویح سنت نبوی سنے باجماعت قیامت تک کو رواج پایا اوسکا ثبوت شیعون کی تفسیر خلاصۃ المنہج ذیل مین آیۂ سورۂ البقر فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ کی اسیطرح سے منقول ہے کہ ابوسعید گفتہ کہ رسول خدا فرمود کہ ہر کہ شبی از شبہاے ماہ رمضان نماز کند حق تعالی بہر سجدہ ہفتاد ہزار و ہفتصد حسنہ جہتہ او بنویسد و بناے کے در بہشت براے او بنہد و چون یک روز از ماہ رمضان نماز کند ہر گناہی کہ کردہ باشد خدا لے بیامرزد و ہر سجدہ کہ کند خواہ در روز و خواہ در شب درختے از براے او بنشاندکہ پانصد سال از زیر سایہ آن بیرون نتواند رفت - آپ بموجب وصیت حضرت صدیق اکبرؓ اور باتفاق جملہ صحابہ اطہر امیر المومنینؓ و خلیفۃ المسلمین ہوئے آپنے اپنے زمانہ خلافت مین ایسے مشکل کام آسان کئے کہ طاقت انسان ضعیف بنیان کی عقل سے باہر ہے ایکہزار چھتیس[۱۰۳۶] شہر کلان کفار اشرار کو مع اونکی توابع کے دارالاسلام بنایا اور ہزارون بتخانون اور گرجا گھرون کو گرایا حق یہ ہے کہ آپ ہی کی کوشش اور علو ہمت سے مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک مثل خورشید تابان کے نور ایمان کا پہیلا دیا اور سرگردان صحراے ضلالت مین چراغ ہدایت کا جلا دیا آپکے صولت فاروقی نے لشکر قیصر و کسری کو ہزیمت دی اور عجم و عراق سے بیشمار غنیمت لی۔

کی ہے خلافت آپنے کس دھوم دھام سی
شوکت سبھی فخر کرتی تھی حضرت کے نام سی
طہران اور عراق مین سکہ بٹھا دیا

ایران سے خراج لیا اور شام سے
گر شبہ ہو تو پوچھہ لو تم خاص و عام سے
گبرونکا نام ملک عجم سے مٹا دیا

سارے عرب سے رسم کفر و شرک کی دور کی اور غلغلہ لا الہ الا اللہ سے تمام دنیا معمور کی کرورون کو مسلمان کیا کرورون سے جزیہ لیا چار ہزار جامع مسجد تعمیر کین اور تمام رسومات جہالت کی مٹا دین

۱ قبول ماتفع ... سوانت کی تراویح چھہ سو استغراق ... بہشت و صلوٰۃ التسبیح ... نعمت ... سر ... بعدہ و ... ۱۲

۲ ... شفقتی ... تمیع امراو ... سرکی ... ۱۲

آپکی عدالت کا وہ حال تھا کہ آپ بمقابلہ حکم خدا اور رسول کے کسی کی رو رعایت نکرتے تھے جیسا جو کرتا تھا اوسکو بموجب قرآن وحدیث کے ویسی ہی سزا دیتے تھے چنانچہ شاہد حال ہمارے اس دعوی صادق کا معاملہ حضرت ابوشحمہؓ کا ہے قصہ حضرت ابوشحمہؓ کا اس طرح پر ہے کہ حضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے تھے عبداللہ نام عرف ابوشحمہؓ نہایت ہی خوبصورت نیک سیرت خوش الحان قاری قرآن جب کبھی صحابہؓ کو بعد رحلت رسالتؐ پناہ کے کلام ربانی کی قرأت سننے کا ذوق ہوتا آپ ہی کی زبان فصیح البیان سے پڑھوانے کا شوق ہوتا اتفاق سے آپ بیمار ہو گئے حضرت عمرؓ نے دعا کی اور ایک ماہ کے روزے خدا کیواسطے نذر مانے فوراً دعا کا اثر پیدا ہوا یعنی حضرت ابوشحمہؓ نے شفا پائی حضرت عمرؓ نے نذر ادا کی جب بخوبی چلنے پہرنے لگے روضہ مقدسہ رسول مقبول کی زیارت کو گئے اور لوگون مین خبر کروادی کہ جسکو قرآن پاک سننا ہے جلد آوے یہ مژدہ سنکر کثرت سے آدمی جمع ہو گئے جسدم حضرت ابوشحمہؓ نے تلاوت شروع کی چارون طرف سے مرحبا کی صدا آنے لگی کہ گنبد گردون گونج گیا اور سامعین کے دلون پر خوف قیامت کا چہا گیا گناہون کے ڈر سے ہر کسی کی آنکھون سے

آنسو رواں اور خدا کے خوف سے مرغِ دل سینہ میں تپاں بعد ختم تلاوت صحابہؓ سے رخصت ہو کے اپنے دولت سرا کیجانب منہ کیا اثنا راہ مین ایک یہودی بے بہبود کہ پیشہ حکمت مین لاثانی تھا ملا دیکھتے ہی کہنے لگا کہ اے ابو شحمہؓ آج تو تمنے مزار شریف پر قرآن شریف کیا پڑھا سامعین کو بیچین و بیقرار کر دیا مگر اس مشقت سے تم دوبارہ علیل ہو جاؤ گے اگر تم استعمال کرو تو ایسی نوشدارو پلاؤن کہ بہت جلد ضعف رفع ہو بدن مین طاقت آجاوے اور چہرہ کی زردی سرخی سے بدل جاوے آپنے پوچھا کہ وہ کیا دوا ہے جواب دیا کہ شراب مصفا ہی آپنے کہا کہ نعوذ باللہ مین عمرؓ کا بیٹا ہو کر ہرگز خلاف فرمان خدا و رسولؐ کے نہین کر سکتا ہون اگر زیادہ فریب دیگا تو اپنے باپ سے کہہ دونگا اسیدم تجھپر بلا آجاویگی یہودی نے بڑی لجاجت اور سماجت سے کہا کہ صاحبزادے مین تمہارے بھلے کی کہتا ہون اور حق دوستی ادا کرتا ہون اگر نشہ کا خیال ہے تو اسکا دور کرنا کیا محال ہے ذرا سے سفوف مین کیفیت بدل جائیگی کتنی ہی آپ پئین ہرگز نشہ نہ ہوگا غرض اور اور سخنے پہ بلا یا اور شیطان و نفس نے بہکایا اوس ابلیس پر تلبیس کے دہوکے مین آگئے اور اسکے گھر مین جاکے چند پیالے چڑھا گئے جسدم طبیعت پر سرور ہوا ہوش سر سے دور ہوا یہودی نے گھر سے آپکو باہر نکال دیا شیطان نے انسان کی صورت بنکر اور گناہ مین مبتلا کرنے کو راہ مین آلیا اور بہت سی چکنی اور چپڑی باتین بنا کر کہا کہ اے ابو شحمہؓ اس کیفیت مین آپکا گھر جانا مناسب نہین چلو مین تمکو میدان کیطرف لیچلون جب نشہ جاتا رہے گھر کو چلے جانا غرض ایسے ہی دم جھانسے دیتا ہوا باغ بنی نجار تک لے پہونچا باغ مین دیکھتے کیا ہین کہ ایک پری پیکر رشک قمر سو رہی ہے نفس امارہ طالب ہوا اور وسوسہ شیطانی غالب بے اختیار لپٹ کر بوس و کنار کیا اوس خفتہ بخت نے آنکھ کھولکر دیکھا کہ ایک نوجوان حسین ہمبستر ہے اور خلوت بہی میسر ہے صورت تصویر سکوت کر گئی ابو شحمہؓ نے دامن عفت کو گرد معصیت سے آلودہ کیا شیطان اس حرکت بیجا سے بہت خوش ہوا جب آپکا نشہ کم ہوا خیال گناہ کا زیادہ غم ہوا بار بار توبہ استغفار کرتے اور زار زار رو رو کر اوس عورت سے کہتے کہ اے عورت ابلیس نے مجھکو فریب دیا تب

تیرے ہاتھ ایسی خطا کا کام کیا امیدوار ہوں کہ میرے عیب کو پوشیدہ رکھنا یہ راز کسی پر ظاہر
نہ کرنا غرض اسی طرح سے معذرت کر کے گھر گئے رات بھر نوحہ اپنی حرکت ناقص پر کثرت سے
روئے درگاہ مجیب الدعوات میں توبہ استغفار کرتے رہے دل افسردہ سے آہ سرد بھرتے رہتے
اس فعل ناجائز کے سبب سے وہ رات ایسی گذرانی اوٹھائی کہ کسی دم سوائے رنج و غم کے طبیعت
پر خوشی نپائی قضاء عند اللہ اوس عورت کو حمل رہگیا نو مہینے بعد لڑکا پیدا ہوا وہ عورت اپنی قوم
کی لعن وطعن کے خوف سے سمجھی کہ بچہ کا نطفہ ہے اوسکے باپ کے سپرد کر دوں یہ خیال کر کے
مسجد میں آئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس وقت وعظ فرماتے تھے عورت نے لڑکا روبرو آپکے
رکھکے کہا کہ لے خلیفہ حق میں بیٹھے ہوں یہ بچہ آپکے بیٹے کے نطفہ کا ہے آپنے فرمایا
حلال ہے یا حرام ہے کہا حرام ہے فرمایا تو اس بات پر قسم دیکتی ہے کہا ہاں سنتے
ہی اس خبر کے حضرت عمرؓ کو جلال آیا اور اسیدم اوٹھکر گھر گئے ابو شحمہؓ اوسوقت کھانا کھاتے
تھے والد ماجد کو غضب میں دیکھکر ڈر گئے اور پدر بزرگوار سے دریافت کرنے لگے کہ باعث
غصہ کا کیا ہے کہا جبکہ کھانا کھا چکو تو آخرت در پیش ہے عرض کی کیا سبب فرمایا کہ تو فلان
تاریخ کو مزار مبارک پر قرآن پڑھکر کیدہر گیا تھا حضرت ابو شحمہؓ نے امر واقعی جو تھا عرض کر کے
اپنی خطائے فاش کا اقرار کیا حضرت عمرؓ ابو شحمہؓ کے سر کے بال پکڑ اندر سے باہر گھسیٹے
ہوئے لائے اور فرمایا کہ تو نے نفس و شیطان کی اطاعت کی ہے اور قہر و غضب عالم الغیب
کو بھول گیا اس مقدمہ میں تو مصداق آیہ شریف کا بنا قال اللہ تعالیٰ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي
فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ابو شحمہؓ نے عرض کی کہ اے پدر بزرگوار میں تابع
فرمان خدا کا ہوں جو حکم ہے کیجئے اور مجھکو میرے کئے کی سزا دیجئے مگر یہ چاہتا ہوں کہ دنیا
کے لوگوں میں میری رسوائی نہو فرمایا کہ اے بیٹے تو آخرت کی بدنامی سے نہیں شرماتا اور
احکم الحاکمین کی حکومت و جبروت سے نہیں ڈرتا عزت و ذلت سرائے بے بقا کی کیا چیز
ہے حضرت ابو شحمہؓ قضائے الٰہی پر راضی ہوکر خاموش ہو گئے حضرت عمرؓ عادل نے ابو شحمہؓ

فرمایا اللہ تعالی نے کہ زنا کرنیوالی اور زنا کرنیوالا پس کوڑے مارو ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو کوڑے ۵۱

کو مسجد کے دروازہ پر لائے تمام شہر مین شور پڑ گیا جس نے اس ماجرہ عبرت ناک کو سنا ڈر گیا
صحابہ کو چونکہ ابوشحمہؓ سے محبت دلی تہی حضرت عمرؓ کی خدمت مین حاضر ہو کر بمنت تمام التماس
کی کہ آپ جانتے ہین کہ ابہی ہمارے اوپر مفارقت و مہاجرت سید الثقلین کا کیا صدمہ گذرا
ہے کہ جسکے سبب سے چشم گریان و دل بریان ہین اس غم تازہ کے کیونکر متحمل ہو سکین گے
جو سزائے شرعی کہ نسبت ابوشحمہؓ کے مقرر ہو تہوڑی تہوڑی ہم سب پر جاری کر دیجیے اور
اونکو اوس مصیبت سے خلاصی دیجیے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر ایک کے عوض دوسرے
پر حد مارنا جائز ہوتا تو مین البتہ ایسا ہی کرتا ہر چند لوگون نے غوغا مدرآمد کی مگر آپنے کسی
کی نہ سنی افلح نام جلاد کو فرمایا کہ ابوشحمہؓ کے کپڑے اوتار اور حد مار افلح نے جبدم لباس اوتارا
سنے اختیار نعرہ مارا اور رو کر یہ عرض کی کہ اے خلیفہؓ برحق مین ایسے نازک بدن پر کہ جسکے مقابل
مین گلاب و برگ سمن شرماتے ہین کس طرح سے کوڑے مارون آپنے فرمایا حکم خدا بجا لا ایسے
پر حرمت کیا افلح نے حد لگانا شروع کیا ابوشحمہؓ بیتاب و بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے
انا للہ وانا الیہ راجعون جب حضرت عمرؓ نے ایسی عدالت کی ہاتف غیب سے یہ ندا سنی
کہ احسنت احسنت یا عمرؓ ترجمہ بہت اچہا کیا تونے بہت اچہا کیا تونے اے عمرؓ فقط آپکی سخاوت
اور مروت کا وہ حال تہا کہ حضرت شہربانو کو محض برعایت خاندان نبوت کے حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ کو معہ زیور کے عطا کر دین قصہ حضرت شہربانو کا یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے
لشکر اسلام کو بہیجکر بہت سے ممالک عجم پر فتحیابی حاصل کی چنانچہ وہان سے بکثرت غنیمت
آئی زر و جواہر بیشمار اسیران پارس قطار در قطار ازان جملہ شہربانو شاہ یزدجرد فارس کی بیٹی
بہی تہین تقسیم غنیمت کے وقت آپ گہبرا کر بار بار حضرت امام حسینؓ کا منہ تکتی تہین حضرت عمرؓ نے
دیکہا کہ شہربانو کا میل حضرت امام حسینؓ کیجانب ہے فرمایا کہ اے حسینؓ شہربانو آپکے واسطے خاص
کی گئی معہ زیور لیجئے گہر لیجاؤ اوسوقت آپنے یہ لطیفہ بہی ارشاد فرمایا کہ چونکہ شہربانو اپنی
قوم کی سیدہ ہے لہذا یہان بہی اس نے سید ہی کو قبول کیا حضرت امام حسینؓ عطیہ خلیفہ

برحق سے خوش ہوگئے اور حضرت شہربانو کو اپنے گھر لیگئے اس قصہ سے چند فوائد حاصل
ہوئے اوّل یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کو اہلبیت سے مطلق کینہ نہ تھا اگر نعوذ باللہ کچھ بھی ہوتا تو
آپ حضرت شہربانو کو ہرگز حوالہ حضرت امام حسین کے نکرتے دوم آپکو رعایت اہلبیت نبوی کی
بہ نسبت اوروں کے زیادہ تر منظور نظر تھی سوم اوس مجمع کثیر مین جو آپکے دربار دُربار مین حاضر
تھا حضرت امام حسینؓ کے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ تمام حضارین سب سے زیادہ آپکو افتخار ہوا اب
اس موقع پر ہمکو دوسری شہادت کا لانا بھی ضرور ہوا کہ اگر اہلبیت کو آپ سے عیاذاباللہ کینہ
ہوتا تو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اپنی دختر فرخندہ اختر حضرت عمرؓ کو نہ دیتے قصہ شادی
حضرت ام کلثوم کا جو خاص حضرت فاطمہؓ کے شکم مبارک سے پیدا تھین یہ ہے کہ ایک

روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ اے علی ہم نے سنا ہے رسول اللہ سے کہ سب سے پہلے میری اہلبیت بہشت میں داخل ہوگی چونکہ ہم اہلبیت سے نہیں اسلئے دل میں بڑا ارمان ہے کہ اگر ہم بھی اہلبیت سے ہوتے تو خوب ہوتا یہ بات سنکر حضرت شیر خدا مکان پر تشریف لیگئے بطیب خاطر و خوشی دل ہو رہنا سے اہلبیت کے امیر المومنین حضرت عمر کو اپنے در دولت پر طلب فرما کے بوکالت حضرت عباس عم رسول صلعم کے حضرت ام کلثوم کے ساتھ بمہر مناسب عقد کر دیا حضرت عمر حضرت شیر خدا کے اس التفات اور توجہات سے کمال درجہ ممنون احسان و مرہون امتنان ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہم اس اپنے دعوی صادق کا بھی ثبوت معتبر کتاب شیعوں سے دیتے ہیں تاکہ منکر اس فضیلت کو موقع انکار کا ہاتھ نہ آوے شارح ابو القاسم قمی نے شرح شرائع میں جسکو مالک بھی کہتے ہیں شرائع کے اس مضمون یجوز نکاح العربیۃ بالعجمی والہاشمیۃ غیر الہاشمی وبالعکس کے نیچے لکھا ہے زوج علی بنتہ ام کلثوم من عمر ترجمہ نکاح کیا علی نے اپنی بیٹی ام کلثوم کا عمر کے ساتھ سوائے اسکے مجالس المومنین و تہذیب وکافی کلینی اور مصائب النواصب وغیرہ کتب مستندہ شیعوں سے اس نکاح کی اصلیت صحیح پائی جاتی ہے اس کار خیر سے تین مطلب ہاتھ آئے اوّل یہ کہ باہم حضرت عمر و حضرت علی کے کوئی عداوت نہ تھی بلکہ ایسی محبت دلی تھی کہ اپنی بیٹی دینے میں بھی جناب امیر نے دریغ نہ فرمایا دوم یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر کے ایمان میں کچھ نقصان نہ تھا اگر ہوتا تو حضرت اسد اللہ الغالب علی کل غالب ہرگز ہرگز اپنی پیاری صاحبزادی جو خاص بشکم محترم حضرت زہرا سے پیدا ہوئیں نہ دیتے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ حضرت علی کو حضرت عمر کے تقوی و دینداری و زہد و پرہیزگاری پر کمال درجہ کا اعتقاد و اعتماد تھا سوم اس نکاح سے یہ بھی یقینی معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر نے کبھی کسیطرح کا رنج حضرت فاطمہ کو جیسا کہ بہت کچھ واہیات خرافات کتب شیعوں میں مذکور ہے نہیں دیا تھا ورنہ حضرت علی قیامت تک رضامند نہوتے پس جو شخص کہ داماد حضرت علی و حضرت زہرا کے سوء ادبی کریگا وہ قیامت میں ضرور ندامت اوٹھائیگا باقی حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کا یہ ہے کہ آپنے دس برس چند ماہ سات روز بڑے کرو فر سے خلافت کامل کی اور روز پنجشنبہ ۲۶ ذالحجہ ۲۳ سنہ کو زخم کہا تہ ابو لولو مجوسی سے کہا یا تہا شہادت کبریٰ حاصل کی عمر شریف جناب کی ترسٹھ برس کی ہوئی روضہ مبارک رسول اللہ مین بائین صدیق اکبر مدفون ہوئے

بیت چنان عدل گستر دبر عالمے		کہ زالے نہ ترسید از رستمے	

ایک قول حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جس سے فضیلت حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کی ثابت ہوتی ہے مستند کتاب شیعہ سے نقل کیا جاتا ہے ارباب ہوش گوش جان سے سنین هما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما رحمۃ اللہ یوم القیامۃ ترجمہ وہ دونون امام عادل تھے اور دونون انصاف کرنیوالے حق پر تھے اور مرے حق پر اون دونون پر رحمت خدا کی ہو قیامت کے دن اس حدیث سے چند فوائد حاصل ہوئے اوّل یہ کہ اگر خلافت وامامت حضرت شیخین کی حق نہوتی تو حضرت امام جعفر صادق ہرگز اونکو امام نہ کہتے دوم یہ کہ حضرت امام صادق کا حضرت شیخین کو عادل اور منصف کہنا تمام مطاعن شیعون کو باطل کرتا ہے سوم حضرت شیخین کا حق پر ہونا اور حق پر مرنا ثابت ہوتا ہے چہارم یہ کہ قیامت کے دن مستحق رحمت کے ہونگے سوائے اسکے بہت بڑی فضیلت حضرت شیخین کی دفن ہونے خاص روضہ مقدسہ رسول اللہ صلعم سے ثابت ہے بسبب جاذب مائیت کے اسلیئے کہ تعلق فرع کا اصل سے لازمی ہوا کرتا ہے حق یہ ہے کہ جیسی حضرت شیخین حالت حیات رسول اللہ مین مصاحب رہتے تھے ویسے ہی بعد وفات بہی قریب ہے پس مرتبہ نزدیک والونکا البتہ دور والون سے بڑھا ہوا ہونا ضروری ہے ع تا فرق مدارج نہ کنی زندیقی۔

مجملاً ذکر امیر المومنین خلیفہ سوم رضی اللہ عنہ کا

اصلی نام آپکا عثمان ہے کنیت زمانہ جاہلیت مین ابو عمر تہی اور زمانہ اسلام مین ابو عبد اللہ

ہوئے آپکا مشہور لقب ذی النورین ہے بسبب تعلق تزویج دو صاحبزادیون سرور
کائنات کے مولد مکہ معظمہ قوم قریش قبیلہ بنی امیہ نسب آپکا نسب رسول اللہ سے پشت
عبد مناف مین ملتا ہے باین سلسلہ عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس
بن عبد مناف والدہ آپکی دختر عاتکہ عمہ رسول اللہ کی تھین ولادت آپکی رسول اکرم سے چھ برس
بعد ہوئی شروع سے ہے زمانہ اسلام مین آپ حضرت خیر الانام پر ایمان لائے اور حسب الارشاد
سرور دوجہان کے آپنے دو مرتبہ ہجرت کی اول بطرف حبش دوم بسمت مدینہ آپنے کثرت
سے زر و سیم خدا اور رسول کی راہ مین صرف کیا اور بہت کچھ سامان حرب وضرب کا لشکر
بے سر و سامان اسلام کو خرید دیا چاہ رومہ جسکو اب بیر عثمانی کہتے ہین رقم معتد بہ یہودیون
بے رحم کو دیکر اوس مصیبت کے وقت مین کہ مسلمانون کو مثل تشنگان میدان کربلا کے پانی
میسر نہ ہوتا تھا خرید کر کے وقف کر دیا چنانچہ چشمہ فیض آپکا اسوقت تک جاری ہے اور وہ
زمین بھی جسپر مسجد نبوی تعمیر ہے آپ ہی کی زر خرید ہے حمایت و اعانت امت مرحومہ کی جان
و مال سے کی امیرون سے سلوک کرتے غریبون کو بے طلب دیتے روایت ہے کہ آپ
ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے تھے اس حساب سے آپنے اپنی زندگی مین دو ہزار چار سو غلام
آزاد کئے رسول پاک آپکی نہایت ہی عزت و وقعت کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ مین
کیون نہ شرماؤن اوس سے کہ جس سے فرشتے شرماتے ہین آپ کبھی زمانہ جہالت مین
بھی مرتکب سیئات کے نہوئے تھے جب زمانہ وفات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قریب پہونچا
آپنے چند معتمد بزرگ تر اصحاب باصفا مین سے انتخاب فرما کر امر خلافت اونکی رائے پر موقوف
رکھا چنانچہ آپ بہ تجویز اونہین بزرگون کے امیر المومنین ہوئے آپکے زمانہ خلافت مین تمام
مسلمان نہایت ہی رضامند اور خوشنود رہے اور بکثرت فتوحات غیبی و تائیدات لاریبی نصیب
اولیاء اہل اسلام کی ہوئین مملکت روم و توابع روم و سلطنت فارس و توابع فارس و بلاد
خراسان و توران و اکثر مضافات ہند و سندہ و جزائر و بنادر بیشمار وغیرہ آپ ہی کے

حسن انتظام عدالت التیام کے سبب سے قبضۂ اسلام مین آئے بہت سے کافر مسلمان ہوگئے
اور بہت منکرون سے جزیئے لئے آپنے گیارہ برس گیارہ ماہ اٹھارہ دن خلافت کی حق یہ ہے
کہ آپنے خوب ہی دادحکومت کی دی اٹھارہ ذی الحجہ روز جمعہ ۳۵ سنہ ہجری کو بلوہ اہل مصر سے
ہاتھ رومان بن سرحان یا باختلاف روایت کنانہ بن بشر نخعی کے صائم وقاری شہادت پائی
عمر شریف بیاسی برس کی ہوئی حسن کوکب مین قریب بقیع دفن ہوئے اس مقام پر ہم ایسے
معتبر کتاب شیعون سے حدیث لکھتے ہین جس سے فضیلت اصحاب ثلثہ کی ثابت ہو شیخ ابن
بابویہ قمی نے کتاب معنی الاخیار مین حضرت امام موسیٰ رضا سے روایت کی ہے عن الحسن
ابن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابابکر منی بمنزلۃ السمع وان عمر
منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی بمنزلۃ الفواد ترجمہ امام حسن بیٹے علی سے روایت
ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر بمنزلہ میرے سمع کے ہے اور
عمر بمنزلہ میری بصر کے ہے اور عثمان بمنزلہ میرے دل کے ہے اب ناظرین کرامات
اصحاب ثلثہ کو بنظر انصاف ملاحظہ فرمادین کہ تمام جہان مین کیسا دین واسلام پھیلادیا اس سے
بڑھکر اور کیا کرامات ہوگی جسکو مفصل دیکھنا ہو وہ تواریخ فریقین مین دیکھ لے اس مجمل مین
گنجایش تطویل کی نہین ہے۔

مجملاً ذکر امیر المومنین خلیفہ چہارم رضی اللہ عنہ کا

نام اصلی آپکا علی ہے اور کنیت ابوالحسن ہے اور مشہور لقب آپکا اسداللہ ہے ولادت
آپکی خانہ کعبہ سے ہے قوم قریش قبیلہ بنی ہاشم نسب آپکا نسب رسول اللہ صلعم سے بہت ہی قریب
ہے یعنی آپکے والد اور رسول اللہ کے والد برادر حقیقی ایک باپ عبدالمطلب سے پیدا تھے
ولادت آپکی ولادت رسول اللہ سے تیس سال بعد ہوئے زمانہ طفولیت مین بہ تربیت رسول خدا
کے پرورش پائی دس برس کی عمر مین مشرف باسلام ہوئے شب ہجرت کو واسطے پردہ داری

رسول اللہ کے بستر مبارک پر آرام فرمایا محبت و اطاعت رسول مقبول صلعم مین جان عزیز
کا کچھ خیال نہ کیا تین روز بعد آپنے بھی مدینہ کو ہجرت فرمائی آپنے غزوات بدر و احد و خندق
و خیبر و حنین وغیرہ مین کارہاے شایان شجاعت و جوان مردی کے کئے اور حسن اعمال و صدق
مقال سے خدا و رسول کو راضی رکھا بعد شہادت حضرت عثمان غنی کے باجماع تمام اصحاب
کرام آپ امیر المومنین ہوئے آپکے نگینہ مہر پر نقش الملک للہ کا کندہ تھا عمل خلافت
آپکا مطابق امر خلافت خلفاء ثلثہ کی تھا بالیقین تا دم زیست کبھی کسی کام مین آپنے اصحاب
باصفا کی مخالفت نکی آپکے شروع ہی زمانہ خلافت لیکن ایسے قضیئے نامرضیئے اور پیش ہوئے
کہ لشکر اسلام مین بے انتظامی واقع ہوگئی اور بڑا نزاع و تفرقہ پیدا ہوگیا اکثر ملک مقبوضہ
و مفتوحہ اصحاب ثلثہ کے آپکے زمانہ خلافت مین قبضہ اسلام سے نکل گئے آپ بے قصد
و رضا کے فریقین کے باہم حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت ام المومنین کی جنگی تعریف
بفضل الٰہی سورہ نور سے روشن ہے اتفاقاً لڑائی ہوئی جب امر حق ثابت ہوا پھر اوسیدم
باہم اہل صفا کے صفائی ہوئی اسیطرح سے آنکو بسبب خطائی اجتہادی کے حضرت معاویہ
سے مقابلہ ہوا جانبین سے باہم مسلمانون مین مقاتلہ ہوا غرض آپنے انہین مکروہات کے
سبب سے مدینہ کو چھوڑ کر کوفہ کو دار الخلافت اپنا بنایا زمانہ آپکی خلافت کا چار برس نہ ماہ ہین روز شنبہ
۲۱ رمضان مبارک سنہ ۴۰ ہجری کو ہاتھ عبد الرحمن ابن ملجم سے زخمی ہوکے جام شہادت نوش

شیعون کی کتابون مین حضرت امام حسن کا بہت کچھ مذکور ہے بسبب انحراف باطنیہ کے ۱۲

فرمایا عمر شریف ۶۳ سال کی ہوئی کوفہ مین بالائے کوہ نجف مدفون ہوئے -

مجملاً ذکر امام المومنین خلیفہ پنجم رضی اللہ عنہ کا

نام آپکا حسنؓ ہے اور کنیت ابو محمدؓ لقب سبط اکبر نسب آپکا اشرف الانساب جہان ہے یعنی
والد ماجد آپکے حضرت علیؓ اور والدہ معظمہ حضرت فاطمہ زہراؓ بنت رسول الثقلین ہین -
مولد شریف مدینہ منورہ حضرت رسول خدا کو آپکے پیدا ہونے سے کمال درجہ کی خوشی
حاصل ہوئی حضرتؐ آپکو اپنا فرزند ارجمند فرماتے تھے اور بھی اپنے اصحابؓ سے فرماتے
تھے کہ خدا تعالی اصلح کردا دیگا میرے حسنؓ پیارے کے سبب سے دو فرقہ بزرگ مسلمانون
مین اکثر اوقات حضرتؐ آپکو براہ شفقت اپنے دوش اقدس پر چڑہاتے تھے اور کبھی
از روئے محبت کے سینۂ مبارک پر لٹاتے کبھی سر و رو سے بوسہ لیتے اور کبھی زبان اطہر
آپکے منہ مین دیتے رسول اللہ ہمیشہ آپکے واسطے دعاء خیر و برکت کی فرماتے اور کبھی فرماتے
کہ اے خدا مین اس فرزند کو دوست رکہتا ہون تو بہی اسکو دوست رکہہ اور جو کوئی اوسکو دوست
رکہے تو اوسکو بہی دوست رکہہ اور کبھی فرماتے کہ جسنے اس ثمرۂ دل میرے کو ایذا دی مجھکو
ایذا دی اور جسنے مجھکو ایذا دی خدا کو ایذا دی اسیطرح سی آپکی شان مین بہت سی حدیثین صحاح ستہ
مین وارد ہین جب عمر شریف آپکی آٹھ برس کی ہوئی حضرت خیر البشرؐ نے دنیا سے رحلت فرمائی
آپکا اخلاق خلق محمدیؐ سے مناسبت تمام رکہتا تہا اور آپکا قامت بالا بالا قامت خواجۂ
قیامت سے مشابہت اکثر اصحابؓ باصفا آپکو دیکہکر حضرت بیشبہ و نظیر کی یاد کرتے تھے
بخاری شریف مین روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہما
مسجد نبوی صلعم سے باہر تشریف لائے دیکہا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کہڑے ہوئے
ہین حضرت صدیق اکبر نے آپکو دیکہتے ہی اپنے دوش مبارک پر چڑہا لیا اور فرمایا کہ اے
علیؓ یہ بچہ تو بعینہ ہمشکل جمال مصطفویؐ ہے حضرت مرتضیؓ نے اسبات کو سنکر تبسم فرمایا

غرض آپکی سیرت اور صورت رسولؐ اللہ کی صورت اور سیرت سے بہت کچھ ملتی تھی فی الواقع
جب آپکے حالات وکمالات و واقعات ومعاملات وافعال واقوال پر نظر کیجاتی ہے تو آپکو
از روئے صورت وسیرت وخلق اور خلق کے بہت کچھ نسبت رسولؐ اللہ سے پائی جاتی ہے
از انجملہ یہ کہ رسولؐ اللہ صلعم نے برعکس رائے تمام مہاجرین وانصار کے باوصف حصول شوکت
وصولت محض برعایت شفقت ورحمت برحال مجاوران حرم محترم کے ترک قتال وجدال
قوم قریش سے فرمائی اسیطرح سے آپنے بھی اپنی خلافت مین باوجود حصول قوت وطاقت کے
اپنے نانا کی اُمّت مرحومہ پر رحم کرکے بلاخونریزی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرمائی
چنانچہ اس امر شدنی کے نبی اللہ نے ہی پہلے سے پیشین گوئی اپنے اصحابؓ باصفا سے فرمائی
تھی از انجملہ جیسا کہ خیر البشر کسی سائل کے سوال کو رد نہین فرماتے تھے ویسے ہی آپ بھی سائل
کو اپنے دردولت سے محروم نہین جانے دیتے تھے چنانچہ شاہد حال ہمارے اس دعوی کا
معاملہ تفویض خلافت ظاہر یہ حضرت معاویہ کا ہے کہ آپنے ایکہی طلب مین ملک عرب وعجم
کا سپرد حضرت معاویہ کردیا از انجملہ جیسا کہ رحمۃ العالمین اپنے ذاتی معاملہ مین بنظر رحمت
کسی سے انتقام نہ لیتے تھے ویسے ہی آپ بھی اپنے نفس کے واسطے کسی سے بدلہ نہ لیتے
تھے بلکہ بمقابلہ بدی کے نیکی کرتے تھے اگر آپکو کوئی بدانجام دشنام بھی دیتا تو بھی آپ اوسکے
حق مین دعائے خیر کرتے از انجملہ جیسا کہ رسولؐ اکرم گنہگاران اُمّت کے لئے دعائے مغفرت
فرماتے تھے ویسے ہی آپنے باوجود علم سراپا حلم کے اپنے قاتل کی پردہ پوشی کرکے دعائے
خیر کی روایت ہے کہ ایکدن حضرت امام حسینؓ رضی اللہ عنہ آپکی خدمت مین حاضر ہوئے
دیکھا کہ آپ بسبب اثر زہر کے نہایت ہی تکلیف مین ہین اور آنتین آپکی کٹ کٹ کر دستون مین
نکلتی ہین عرض کی کہ اے میرے برادر مکرم فرمائیے تو کہ آپکو کسنے زہر دیا فرمایا کہ اے عزیز شان
اہلبیت سے بعید ہے کہ کسی کی پردہ دری کرین مین اوسکا نام نہ بتاؤنگا بلکہ حشر مین اوسکے
لیئے شفاعت چاہونگا جب عمر شریف آپکی ۴۷ برس کی ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ

شہادت پائی آپنے تمام اصاعزو اکابر مسلمانان کوفہ کو جمع فرماکر ۲۲ رمضان شریف ۴۰ھ کو خطبہ
پڑہا اسی درمیان مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہڑے ہوکر فرمایا کہ اے
مسلمانو سنو یہ نبیرۂ رسول اللہ صلعم اور فرزند رشید خلیفہ چہارم برحق کا ہے تمکو لازم ہے کہ
اسکی بیعت قبول کرو سنتے ہی اسبات کے کچھہ اوپر چار ہزار آدمیون نے کہ اوس وقت موجود
تہے بلا توقف بیعت کی اور آپکی خلافت بدل وجان رضامند ہوگئے بعد مین اوسکے بہتیرون
نے بیعت کی جنکی تعداد معتبر کتب شیعون مین چالیس ہزار ہے آپکی خلافت مطابق خلافت
خلفائے اربعہ کے تہی آپنے کسی امر مین ذرا بہی مخالفت نکی **قصہ تفویض خلافت ظاہری**
بحضرت امیر معاویہ جب خبر شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بیعت لینی حضرت امام حسن رضی اللہ
عنہ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہونچی ناگاہ حضرت معاویہ نے بمقتضائے بشریت
طالب جاہ ومناصب دنیاوی کے ہوکے خلیفہ وقت پر لشکرکشی کی حضرت امام حسن بہی بعد
دریافت اس حال کے معہ چالیس ہزار لشکر اسلام کے کوفہ سے باہر تشریف لائے سوائے
اسکے اور بہی اپنے محکومان اطاعت نشان کو رسل ورسائل بہیجکر طلب فرمایا جانبین سے دونون
لشکر صف آرا ہوئے قریب تہا کہ باہم جنگ شروع ہو حضرت معاویہ نے بصلاح وصوابدید
حضرت عمرو بن العاص کے دو آدمی حضرت حسن کی خدمت مین روانہ کرکے عرض کی کہ اب
زمانہ خلافت نبوتی کا بموجب اس حدیث شریف کے منقضی ہوا الخلافة ثلاثون عاماً
ثم یکون بعد ذالک الملک عضوضا ترجمہ خلافت کا زمانہ تیس برس کا ہے پہر ہوگا بعد
اسکے ملک کاٹنے والا (یعنی سلطنت ظاہری) اور زمانہ حکومت ظاہری کا پہونچا پس آپ
حکومت ظاہری مجھکو براہ کرم مرحمت فرما دین جسقدر مصارف ضروری اہلبیت کا ہوا کریگا مین
اوسکا کفیل ہون جب یہ پیغام گوش گذار حضرت امام حسن خلیفہ وقت کے ہوا آپنے اسدم
مضمون اوس حدیث کا جو رسول اللہ اکثر آپکی شان مین اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تہے
کہ یہ میرا فرزند دو بزرگ گروہ مسلمانون مین صلح کروا ویگا پڑہا اور اوسی کے مطابق عمل کیا

یعنی آپنے بغیر حرب و ضرب کے حکومت ظاہری حضرت امیرؒ معاویہ کے سپرد کر دی اور بہت بڑا ہنگامہ فساد کا مسلمانون سے دور کیا آپنے ہنگام تفویض سلطنت ظاہریہ کے حضرت امیرؒ معاویہ کو یہ نامہ لکھا کہ اے امیر معاویہ ہمنے تم سے اس شرط پر صلح کی کہ تم ہمیشہ عامل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و سیرت خلفاء الراشدین مہدیین کے رہنا اور بعد اپنے امر حکومت مسلمانون کی رائے پر چھوڑنا حضرت معاویہ اس جواب سراسر صواب کے سننے سے نہایت ہی شاد ہو گئے اور تمام شرائط حضرت امام حسنؓ کی بسر و چشم قبول و منظور فرمائین اول سب مسلمانون مین سے جو شخص کہ بادشاہ ہوا وہ حضرت معاویہ ہین یہ صلح ربیع الاول ۴۱ھ مین کہ پورے تیس برس وفات سرور کائنات کو گذرے تھے واقع ہوئی اس حساب سے آپنے خلافت پانچ مہینے ۲۲ دن کی آپ بعد ترک خلافت ظاہریہ کے کہ منافی شان آنجناب کے تھی اور اوس مین بہت سے شر و فساد شامل تھے صرف خلافت باطنیہ پر اکتفا

فرما کے کوفہ سے مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور استحکام بنیان شریعت مصطفوی و اشاعت
احکام طریقت نبوی مین سعی بلیغ فرمائی اور طریقہ معرفت اور سلوک جسکو اہل حقیقت تصوف کہتے
ہین کثرت سے لوگون کو تعلیم و تفہیم فرمایا ہمیشہ قرآن پاک و حدیث صاحب لولاک کے معنی بیان
کرتے اور گمراہان کوی ضلالت کو ہدایت فرماتے آپنے پاپیادہ پندرہ حج ادا کئے اور دو مرتبہ
تمام نقد و جنس خانگی ضروری راہ خدا مین لٹا دیا مزید بران لاکھون ہی درہم و دینار فی سبیل اللہ
سائلون اور محتاجون کو بخشدیا غرض وہ چشم و چراغ اہلبیت جمیع صفات حسنہ موصوف اور معرفت
الٰہیہ مین معروف تہے مثل خلق و مروت و احسان و کرم و حلم و علم و زہد و صبر و شکر و غیرہم آپ کے
ہمعصر اور ہمعمرون مین سے کوئی ایسا نہ تھا کہ آپ سے زیادہ عابد و زاہد و سخی و متقی ہو جب سن شریف
جناب کا ۴۶ برس چند ماہ کا ہوا آخر ماہ صفر سنہ ۴۹ھ یا ۵۰ھ مین بشہادت سمی وفات پائی روایت
ہے کہ جب آپکو زہر دیا گیا تو آپکو اس درجہ اسہال کبدی لاحق ہوئے کہ امعاء شکم محترم سے ٹکڑے
ٹکڑے ہو کر دستون مین آتی تہین آخرکار اسی سمّ قاتل کی زحمت مین واصل بحق ہو گئے انا للہ و انا الیہ
راجعون روایت ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی حالت حیات مین سے حضرت
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس امر کی اجازت لے لی تہی کہ آپکے حجرہ مقدسہ
مین قریب اپنے نانا کے روضہ مبارک کے دفن ہون چنانچہ صدیقہ برحق نے آپکو بخوشی تمام اجازت
دی جب آپنے رحلت فرمائی پہر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے بنظر احتیاط دوبارہ اذن طلب کیا

ترک خلافت حضرت حسن کا لکھا ہے جسکو بے وفائی و بے ادبی شیعان کوفہ کا زیادہ مفصل حال دیکھنا ہو وہ سید مرتضی شیعوں کے تنزیہ الانبیاء

حضرت صدیقہؓ نے اونکو بھی اذن دیا جب جنازہ قریب روضہ مبارک کے پہونچا مروان بن حکم ازراہ شرارت کے مانع ہوا اور قول حضرت ام المومنینؓ کی کچھ وقعت نکر کے شمشیر و خدنگ سے مستعد جنگ کا ہوکے اس قدر اصرار و تکرار کی کہ حضرت امام حسینؓ نے بمشورہ بعض اصحابؓ مصلحت اندیش کے جنازہ کو بقیع میں لیجا کے اونکی والدہ مکرمہ کے متصل دفن کیا اس مقام پر تھوڑا سا حال سوء اعتقادی محبان اہلبیت کا جو نسبت حضرت امام حسنؓ رضی اللہ عنہ کے رکھتے ہین بیان کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے سلطنت ظاہری جو حضرت معاویہؓ کو بخوشی سپرد کر دی اس سبب سے شیعان پاک آپ سے انحرافؑ باطنی رکھتے ہین چنانچہ شہادت اس امر یقینی کی اہتمام عشرہ محرم کا دیتا ہے پہلی تاریخ سے دسوین تک کیسے کیسے برگ و ساز نذر و نیاز حضرت امام حسینؓ کے لئے کیجاتی ہین کہین سبیل ہے کہین تعزیہ کہین نوحہ ہے کہین مرثیہ بہر حال جس کوچہ و بازار مین جاؤ دن عید رات شب برات پاؤ مگر روز شہادت حضرت امام حسنؓ کے واسطے کوئی سامان عزاداری و گریہ وزاری کا نہین کیا جاتا ہے نکوئی آپکا تابوت اوٹھاتا ہے نہ کوئی و آمدل بناتا ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ امر واقعی تو یہ ہے کہ متعصب شیعہ حضرت حسنؓ کے نام پر اپنی اولاد کا نام بھی نہین رکھتے ہین بلکہ حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ رضی اللہ عنہما کے نام پے نام رکھنے کو علامت و کرامت شیعگی تصور کرتے ہین +

مجملاً ذکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم مبارک آپکا حسینؑ ہے اور کنیت ابو عبداللہ اور مشہور لقب زکی وسبط ثانی ہے اور برادر عینی حضرت امام حسنؑ کے چہارم یا پنجم ماہ شعبان سال چہارم ہجری کو مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے رسول اکرم صلعم کو آپکی پیدایش سے بدرجہا خوشی حاصل ہوئی آپکی ولادت کے وقت کثرت سے فرشتے آتے تھے اور رسول الثقلین کو مبارکباد سناتے تھے اہل سنت کی صحیح کتب مین ہے کہ رسول خدا صلعم آپکو کمال دوست رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ حسینؑ مجھسے ہے اور مین حسینؑ سے جو کوئی حسینؑ کو دوست رکھتا ہے خدا اوسکو دوست رکھتا ہے کبھی حضرتؐ آپکو دوش پر چڑہاتے اور کبھی سینہ اقدس سے لگاتے کبھی سر ورد کا بوسہ لیتے اور کبھی آپکے مقتل کی خبر بطریق پیشین گوئی اپنے اصحابؓ والاصفات وازواجؓ مطہرات کو دیتے چنانچہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباسؓ نے نقل کی کہ مینے دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیچ اوس حالت کے کہ دیکھتا ہے سونیوالا ایک دن دوپہر کو پریشان بال غبار آلودہ اونکے ہاتھ مین ایک شیشہ کہ اوس مین خون ہے تو مین نے عرض کی کہ صدقے تم پر میری ماںؓ اور میرا باپ یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ خون ہے حسینؑ کا اور اوسکے یارون کا بٹولتا ہون مین اسکو آج کے شروع دن سے ابن عباسؓ نے کہا سو شمار کرتا ہون مین اوس دن کو کہ پاؤن قتل اوس دنکا اور طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جو کوئی حضرت حسنؑ وحضرت حسینؑ کو دوست رکھتا ہے مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور جسکو مین دوست رکھتا ہون خدا بھی اوسکو دوست رکھتا ہے اور جسکو خدا دوست رکھتا ہے اوسکو داخل کریگا بہشت مین اور جو کوئی کہ حسنؑ وحسینؑ کو دشمن رکھتا ہے یا اونکے مراتب مین تفاوت کرتا ہے مین اوسکو دشمن رکھتا ہون اور جسکو مین دشمن رکھتا ہون اوسکو خدا بھی دشمن رکھتا ہے داخل کریگا اوسکو دوزخ مین اور ہمیشہ وہ عذاب مین رہیگا اور ترمذی نے ذکر کیا کہ یعلے بن مرہ نے نقل کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ حسینؓ مجھ سے ہے اور مین حسینؓ سے دوست رکھے اللہ اوسکو جو دوست رکھے حسینؓ
کو حسینؓ ایک سبط ہے سبطون مین سے ف سبط کہتے ہین اولاد کو اور اسباط حضرت یعقوبؑ
کی اولاد کو کہتے ہین کہ وہ بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک کی بہت سی اولاد ہوئی سو فرمایا کہ حسینؓ کا ویسا ہی
حال ہے اس مین اشارہ ہے کہ اونکی اولاد بہت جاری ہوگی خلاصہ یہ ہے کہ اسیطرح سے آپکی
شان مین بہت سی احادیث مستندہ اہلسنت کی کتب معتبرہ مین موجود ہین آپ کو سینہ سے پاتک
حلیہ مبارک سرور عالم سے مشابہت تمام تھی جب عمر شریف آپکی قریب سات برس کے ہوئی حضرت
سید کونین نے دنیا سے وفات پائی آپنے علوم ظاہریہ و باطنیہ مثل معانی قرآن پاک واحادیث
صاحب لولاک واحکام شریعت ومعرفت وطریقت وحقیقت اپنے والد مکرم و دیگر صحابہؓ معظم سے
حاصل کئے غرض کہ تمامی صفات مثل خلق وغیرہ زہد عبادت وتقوی وشجاعت وعرفان وسخاوت
وتصوف ومعرفت کے آپ موصوف تھے اور دن رات بندگی خالق انس وجان مین مصروف تھے
باپیادہ پچیس ۲۵ حج اداکئے بہت سے درہم ودینار حقدارون ومساکینون کو دئے رات دن مین
ہزار رکعت نماز پڑھتے اور بعد رحلت والد ماجد کے اپنے بھائی مکرم کی خدمت مین حاضر رہتے
بعد صلح حضرت معاویہؓ حضرت حسنؓ کوفہ سے مدینہ مین تشریف لائے آپ بھی اونکی ہمراہ آئے
جب حضرت حسنؓ راہی اعلی علیین ہوئے آپ امام المتقین ہوئے قصہ بیعت لینے حضرت
معاویہؓ کا آدمیون سے واسطے یزید کے تواریخون مین مذکور ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
نے بمشورہ بعض اپنے خیرخواہون کے چاہا کہ اپنی زندگی ہی مین یزید کو اپنا ولیعہد کرین اور تمام
آدمیون سے اوسکے لئے بیعت لین چنانچہ آپنے ۵۶ھ ہجری مین مروان ابن الحکم عامل مدینہ
کو لکھا کہ مدینہ کے لوگون کو جمع کرکے واسطے یزید کے بیعت لی اور سبھون کو یہ خبر دے کہ

امیر المومنین کی یہ مصلحت ہے کہ اپنی حیات مین خلفائے اربعہ کے طریق پر یزید کو تمہارا بادشاہ کرین
جب نامہ مروان پاس پہونچا اوس نے اہل مدینہ کو اکٹھا کرکے اوسی مضمون مرقومہ بالا کے مطابق
ایک خطبہ پڑھا مجرد سننے اس امر کے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اوٹھ کھڑے
ہوئے اور فرمایا کہ یہ بیعت خلفاء راشدین کے طریقہ پر نہین ہے بلکہ بطریق سلاطین روم وعجم کے
کے ہے کیونکہ قیصر وکے اپنے بعد مین اپنی اولاد ہی کو اگرچہ نالائق ہو بادشاہ کیا کرتے تھے
اگر یہ امر اسلام مین بہی روا ہوتا تو ضرور تھا کہ خلفاء اربعہ بہی اپنی اولاد ہی کو اپنے ہی روبرو خلیفہ
کر جاتے جو ہین یہ بات معقول اہل مدینہ نے سنی قطعی بیعت یزید سے انکار کرکے اپنے اپنے گہر
کو چلے گئے ناچار مروان نے یہ خبر کہ مسلمانان مدینہ بیعت یزید انکار کرتے ہین حضرت امیر معاویہ کو لکہی جب حضرت
انکار بیعت مدینہ کے لوگون کی پہونچی جانا کہ یہ کام مروان سے انجام نہوگا چنانچہ ۵۱ھ ہجری مین خود ہی
بارادہ حج کعبہ شریف وزیارت مدینہ لطیف کے حرمین تشریف لائے اور اسی ضمن مین اکابر واصاغر
اہل حرمین کو جمع کرکے یزید کی بیعت کے لیے خطبہ پڑہا سب نے یزید کی بیعت کی مگر پانچ بزرگون
نے صاف انکار کیا اوّل حضرت عبدالرحمن ابن صدّیق اکبر دوم امام حسین سبط پیغمبر سوم عبداللہ
ابن عمر چہارم عبداللہ ابن عباس پنجم عبداللہ ابن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بعض نے
ان صاحبون مین سے یہ بہی فرمایا کہ اے امیر ہمنے تمسے بیعت کی ہے یزید سے آپکی موجودگی مین
کیونکر بیعت کرین کیونکہ ایک وقت مین دو بیعت جمع نہین ہو سکتی ہین جب تم نہوگے جسپر سب
مسلمان اتفاق کرینگے اوس سے بیعت کرنے مین ہمکو دریغ نہوگا جب حضرت معاویہ نے حجت
معقول سنی سکوت کر گئے پہر دوسرے وقت مین ان پانچون بزرگون کو علیحدہ علیحدہ گوشہ
مین طلب فرما کے درخواست بیعت یزید کی کی اور بہت کچھ مال ومنال دینے کا وعدہ کیا لیکن
پانچون صاحبون نے کچھ پروا نکر کے مطلق بیعت یزید سے انکار کیا اور ہرگز متاع دنیا کے لینے پر
راضی نہوئے جب حضرت معاویہ کو یقین ہوا کہ یہ پانچون بزرگ بیعت نکرینگے تب نظر قدر شناسی
مراتب اونکے اور اونکے بزرگون کے مشفقانہ فرمایا کہ اے صاحبزادگان والاتبار حبدم مین خطبہ

امیر معاویہ کو خبر

پڑھوں تم مین سے کوئی میرے کلام کو قطع نکرے ورنہ اہل شام تمکو قتل کر ڈالینگے جب شامیون
نے جو ہمراہ تھے حال بیعت پانچون بزرگون کا حضرت معاویہ سے دریافت کیا آپنے مصلحتاً
فرمایا کہ عبداللہ ابن عمرؓ و عبداللہ ابن زبیر و عبداللہ ابن عباسؓ نے خلوت مین یزید کی بیعت
کی اور امام حسینؓ نے وعدہ کیا ہے کہ جسوقت عبدالرحمٰن ابن ابی بکرؓ بیعت کرینگے ہم بھی بیعت
کرینگے پس تم درپے اس بات کے نہو کہ یہ لوگ علانیہ بیعت کرین انکی بیعت خفیہ ہی کافی ہے
اب بیعت یزید کی تمام ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت معاویہ اس کام سے فراغت پا کے
ملک شام مین پہونچے آدمیون کو جمع کرکے ایک خطبہ اس مضمون کا پڑھا کہ اے خداوند عالم الغیب
مین نے یزید کو اپنا ولیعہد کیا اس سبب سے کہ مین نے اوسکو اپنی دانست مین بزرگ پایا اے ربّ
میرے پہونچا تو اوسکو اوس فضل پر جیسا کہ مین نے خیال کیا ہے اور اے حق تعالیٰ اگر مین اوسکو
محض برعایت شفقت پدری کے مسلمانون کا حاکم کرتا ہون تو تو پہلے اس سے کہ وہ حکومت
کرے اوسکو دنیا سے اوٹھالے بعد اختتام خطبہ پھر آپنے یزید کی طرف متوجہ ہوکر یہ نصیحت
فرمائی کہ ای یزید مرتبہ امام حسینؓ رضی اللہ عنہ کا اسلام مین بہت ہی بڑا ہے اور تمام مسلمان اونکو
بسبب آل نبی ہونے کے نہایت ہی دوست رکھتے ہین تو بھی اونکے ساتھ ہمیشہ سلوک نیک
رکھنا اور اونکی تعظیم و تکریم کرنا ورنہ باعث بیزاری خدا و رسول کا ہوگا بعد چند سے قریب زمانہ رحلت
پھر حضرت معاویہ نے یزید کو طلب کرکے یہ وصیت فرمائی کہ مین نے تجھکو اپنا ولیعہد کیا اور امر حکومت
مسلمانون کا تیرے ہاتھ مین دیا کوئی کام خلاف نکرنا ہمیشہ متبع شرع شریف رہنا اور اون پانچون
کے ساتھ جنہون نے تیری بیعت نہین کی یہ معاملہ کرنا عبدالرحمٰن ابن ابوبکرؓ کو کچھ دینا اور کبھی اونکا
مزاحم نہونا وہ مرد عافیت طلب ہے کبھی تجھسے نہ لڑیگا اور عبداللہ ابن عمرؓ اور عبداللہ ابن عباسؓ
سے کچھ اندیشہ نکرنا کیونکہ یہ دونون صاحب رات دن خدا کی عبادت اور جمع کرنے احادیث مین
مشغول ہین اونکو خیال ملکی مطلق نہین اور عبداللہ بن زبیرؓ سے غافل نہ رہنا اور حسینؓ ابن علیؓ
اگر تیری بیعت کرین بہتر ورنہ اپکو اون سے بچانا اور ہرگز ہرگز اونکا متعرض نہونا یزید بمجرد

سُننے اسبات کے کہ امام برحق نے بیعت نہین کی باطن مین سخت تر کوفت ہوا اسلئے کہ اوسکو آپ سے پہلے ہی سے کینہ تھا اور سبب اوس کینہ کا یہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے اپنی بی بی کو طلاق دی تھی یزید نے اوسکو پیغام دیا کہ تو مجھسے اپنا نکاح کرلے اوس بی بی نے اوسکو صاف انکار کردیا اور اپنا نکاح حضرت امام حسینؑ سے کرلیا سو نیز اسکے بہ نسبت یزید کے تمام مسلمان امام الہدیٰ کی زیادہ تر وقعت اور عزت کرتے تھے یہ امر اور بھی باعث اشتعال اوس پلید کا تھا اگرچہ بظاہر وصیت پدر بزرگوار کی قبول کرنے مین مجبور تھا مگر دل مین آتش عداوت و نفاق کو ہر ساعت ترقی دیتا تھا جب ۲۲ ماہ رجب ۶۰ھ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہر دمشق مین سفر آخرت کا فرمایا امر حکومت مسلمانون کا یزید کے ہاتھ آیا۔

معرکہ کربلا

جب یزید پلید بادشاہ ہوا اوّل تمام اہل شام سے بیعت لی بعد اوسکے خطوط تمام امیرون اور عاملون ولایت کے پاس بھیجے تاکہ سب سے اوسکے لئے بیعت لین چنانچہ ایک خط بنام ولید بن عقبہ بن ابی سفیان چچا حاکم مدینہ کو بھی لکھا کہ اہل مدینہ سے بیعت یزید کے لئے لے ولید نے بمشورہ مروان بن الحکم کے اولاً حضرت حسینؑ و حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کو طلب کیا تاکہ بیعت لے دونون صاحب مطلب ولید کے طلب کرنیکا سمجھ گئے فوراً چند احباب جان نثار اپنے ہمراہ لیکر مسلح و مستعد ولید پاس پہونچے جبدم ولید سے مضمون خط یزید کا کہ حسینؑ ابن علیؓ و عبداللہ بن زبیرؓ کو بغیر بیعت لینے کے نچھوڑنا اور جسطرح سے ممکن ہو بیعت لینا سُنا اوسکی مجلس سے بلا اقرار و انکار اپنے گھر کو چلے آئے زان بعد امام الہدیٰ مصلحت قیام مدینہ کی ندیکھہ کے بصلاح بعض خیرخواہون کے تاریخ ۴ شعبان ۶۰ھ کو معہ حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ اور اہلبیت اپنی کے خفیہ مکہ معظمہ مین داخل ہوئے وہان آپ کے پاس خطوط تخمیناً ایک سو پچاس متواتر سرداران شیعان کوفہ کے باین مضمون پہونچے کہ اے حضرت امام حسینؑ آپ کوفہ مین تشریف

شیعہ بودن دلیل کوفیست اگرچہ ابوحنیفہ کوفی باشد ۱۲ مجالس المومنین ۱۲

امام حسین و مسلم

لائے ہم سب شیعہ جان و مال سے آپکی مدد کرینگے اور کبھی آپکو پیٹھ نہ دینگے چونکہ حضرت امام حسینؓ کو
شیعان کوفہ کی بیوفائی کا حال خوب ہی معلوم تھا پہلے آپنے بمشورہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ
کے مسلم بن عقیلؑ بن ابی طالبؓ کو بجانب کوفہ روانہ فرمایا اور کہا کہ اگر تو اہل کوفہ کو اپنا مطیع اور
فرمانبردار پاوے تو ہمکو اطلاع دینا تاکہ ہم بھی معہ اہلبیتؑ کے کوفہ مین پونچین اور اپنی سکونت
اختیار کرین حضرت مسلم معہ اپنے دونون نورالعین کے کوفہ مین پہونچے اور حسب الارشاد امام برحق
کے مختار نامی شخص کے گھر مین پوشیدہ مقیم ہوئے اور اپنے آنے کی خبر کوفہ کے لوگون کو دی
سنتے ہی اس خبر کے شیعان کوفہ قریب بارہ ہزار کے ۱۲۰۰۰ خوشی خوشی حضرت مسلمؓ کے حضور مین
آئے اور حضرت امام حسینؓ کے واسطے حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اوسوقت حضرت مسلم نے
ایک خط کہ جسمین سرداران کوفہ کے بھی خطوط مبنی بر اطاعت ملفوف تھے حضرت امام حسینؓ کی
خدمت مین روانہ کیا کہ آپ تشریف لائے تمام کوفی آپکی بیعت کرنے پر راضی ہین حضرت
امام المسلمین نے جب نامہ حضرت مسلم و خطوط سرداران کوفہ کو پڑھا باغ باغ ہوگئے اور سیدہم
آپنے سب کے جواب مین ارقام فرمایا کہ اطمینان رکھو ہم عنقریب پہونچتے ہین جب خبر بیعت
حضرت مسلمؓ کی کوفیون مین مشہور ہوئی حضرت نعمان ابن بشیر کہ اصحابؓ صغار رسول اللہ سے
تھے اور عہدہ امارت کوفہ پر قیام رکھتے تھے پاس آداب مراتب حضرت حسینؓ کا کر کے عمداً
چشم پوشی کر گئے اور مطلق معترض بیعت حضرت مسلم کے نہوئے مگر مسلم ابن یزید حضرمی و عمارہ
ابن ولید بن عقبہ و عبداللہ ابن مسلم نے کہ تینون خیرخواہ یزید کے تھے اس واقعہ کی خبر یزید
کو دی یزید پلید سنتے ہی اس قضیہ نامرضیہ کے نہایت ہی حیران و پریشان ہوا اور ایک خط
عبداللہ ابن زیاد عامل بصرہ کو باین مضمون لکھا کہ مینے تجکو بجائے نعمان ابن بشیر کے عہدہ امارت
کوفہ پر مقرر کیا فوراً آپکو کوفہ مین پہونچا اور قضیہ بیعت مسلم کو دور کر ابن زیاد شتابی سے کوفہ
مین پہونچا اور کوفیون کو یزید کیطرف سے بہت کچھ خوف دلایا اہل کوفہ بیچارے کہ اوس زمانہ تک
تخمیناً قریب اٹھارہ ہزار یا چالیس ہزار آدمیون کے باختلاف روایات بیعت کر چکے تھے سب نے

قطعی بیعت توڑدی اور ابن زیاد کے ساتھی بنگئی اور حضرت مسلمؓ ابن عقیلؓ سے برگشتہ ہوگئے پھر ابن زیاد
نے ہانی ابن عزوہ کو جسکے مکان مین حضرت مسلمؓ اور اونکے دونون صاحبزادے مقیم تھے طلب کرکے
شہید کیا بعد اوسکے حضرت مسلمؓ اور اونکے دونون صاحبزادون محمد و ابراہیم رحمۃ اللہ علیہما کو جام
شہادت پلایا اور ان چارون مظلوم بزرگون کے سرون کو کوچہ و بازار کوفہ مین واسطے عبرت
کوفیون کے جسکی نقل ہندوستان مین بجنسہ ہوتی ہے نیزون پر رکھکر پھر اکے یزید کے پاس روانہ
کئیے یہ واقعہ ۳ ماہ ذیحجہ سنہ ۶۰ھ کو واقع ہوا یا باختلاف روایت ۸ ذی الحجہ سنہ الیہ کو چنانچہ اسی تاریخ
کو حضرت امام المومنینؓ نے حسب طلب حضرت مسلمؓ و سرداران کوفہ کے سامان سفر کرکے ارادہ
روانگی کوفہ کا مکہ معظمہ سے فرمایا وقت رخصت کے ہرچند کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور عبداللہؓ
ابن عمرؓ و دیگر صحابہ کرام رسول اکرم نے کہ واسطے ادائے حج کعبہ شریف کے تشریف لائے تھے
منع کیا اور کہا کہ حضور مع اپنے اہلبیتؓ کے صرف کوفیون بے وفا کے اعتماد پر ہرگز ہرگز نجاوین ورنہ
عنایتؓ کو وہ کمبخت بہیا سخت ایذا دینگے مگر حضرت امام المتقینؓ نے اصلا ترک عزیمت نہ فرمائی اور
جواب مین فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے حدیث فرمائی ہے کہ مکہ مین ایک مینڈھا ہوگا او سکے
سبب سے حرمت مکہ کی حلال ہوگی کاش وہ مینڈھا مین ہی نہ ہون نہین چاہتا ہون کہ میرے سبب
سے مکہ مین خونریزی ہو غرض آپ باصرار تمام اہل مکہ سے رخصت ہوکے اوسی تاریخ کو معہ بیاسیؔ ۸۲
آدمیون اہلبیتؓ و اہل محبت کے و باختلاف روایت چالیس ۴۰ سوار اور نوے ۹۰ پیادون کے کوفہ کیطرف
روانہ ہوئے اثنا راہ مین آپنے حال شہادت حضرت مسلمؓ اور بے وفائی شیعان کوفہ اور تفرقہ جماعت
بیعت گرفتہ کا فرزوق شاعر سے سُنا نہایت ہی تعجب کیا ہرچند دل مبارک مین گذرتا تھا
کہ واپس چلین مگر آپنے جسد مشوری اپنی اہلبیتؓ و دیگر ہمراہیان جانباز سے لیا بعض نے اون مین
سے کہا کہ ہم جبتک عوض خون مسلمؓ کا بیوفایان ، ظلم سے نہ لینگے ہرگز نہ لوٹین گے اگرچہ مارے
جاوین سُنتے ہی اسبات کے امام برحق کے بہی صلہ رحمی جوش پر آکے فرمایا کہ ہمکو بہی تمہارے بعد
زندگی گوارا نہین بہتر ہے آگے بڑہو جب کوفہ سے تخمیناً دو منزل کا فصل باقی رہا حضرت مع معہ بارہ ہزار ۱۲۰۰۰

سوار مسلح کہ فوج ابن زیاد سے مستے وہان آپ سے ملاقی ہوئے اور عرض کی کہ ابن زیاد نے مجھکو
حکم کیا ہے کہ آپ کو گرفتار کرکے اوسکے آگے لیجاؤن مگر مین حضور کا حد مراتب نگاہ رکھتا ہون نہین
چاہتا ہون کہ ایسا کرون حضرتؓ نے فرمایا کہ ہم اپنی خوشی سے نہین آئے ہین بلکہ کوفہ کے شیعون
نے ہمکو خطوط شوقیہ بھیجکر طلب کیا ہے اگر اپنے قول و فعل پر ثابت قدم ہین تو ہم چلین ورنہ یہان
سے ہی واپس جاوین حضرت حر نے التماس کی کہ حضور مجکو اصلا اسبات کی خبر نہین ہے نہایت
ہی حیران ہون نہ جنابؑ کو وہان لیجا سکتا ہون اور نہ چھوڑ سکتا ہون چونکہ نام حضرت حر کا دفتر اول
مین سعید لکھا تھا سوائے گفتگو باتہذیب کے مرتکب سوء ادبی کے نہوئے اور ہمراہ رکاب حضرت
امام الہدیٰ کے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے جسوقت حضرت امام المومنینؑ دشت کربلا مین پہونچے دریافت
فرمایا کہ اس مقام کا کیا نام ہے عرض کی کہ کرب و بلا فرمایا کہ یہی مقتل ہے ہمارا اور ہمارے ہمراہیونکا
اب ہم اس جگہ مقیم ہونگے چنانچہ حضرتؓ ۲ محرم سنہ ۶۱ ہجری کو میدان کربلا مین فرد کش ہوئے حضرت
حر بھی معہ اپنے لشکر کے حضرتؓ کے مقابل مین ٹھہر رہے اسی اثنا مین ایک خط ابن زیاد کا
یزید کی بیعت کے لئے حضرت امام حسینؑ کی خدمت مین پہونچا حضرتؓ نے خط دیکھکر قاصد سے
فرمایا کہ اس خط کا جواب ہمارے پاس نہین ہے قاصد نے یہ خبر ابن زیاد کو پہونچائی سنتے ہی
اسبات کے ابن زیاد کمبخت نہایت غضبناک ہوا اور بہت جلد کثرت سے فوج جمع کرکے بسپہ سالاری
عمر ابن سعد حاکم رے کے واسطے قتل امام الہدیٰ کے روانہ کی عمر سعد معہ لشکر کے کربلا مین پہونچا
اور اپنا ڈیرہ دریائے فرات کے کنارے پر کیا اور لشکر کو حکم دیا کہ لشکر حضرت امامؑ کا محاصرہ
کرے حضرت امام حسینؑ نے بھی بنظر حفاظت کے ایک خندق اپنے لشکر کے گرد کھود وائی اوسکا
ایک ہی دروازہ آمد رفت کا تھا ؛ دس مین راضی برضا ہو کے صابر اور شاکر بیٹھے پھر آپ نے ایک خط
ابن سعد کو لکھا کہ اے ابن سعد تو ان تینون امرون مین سے ایک اختیار کر یا ہمکو حجاز کی طرف
جانے دے یا یزید کے پاس بھیجدے یا ہم ترکستان کی جانب چلے جاوین تاکہ کفار ترک سے
جہاد کرکے جام شہادت نوش کرین ابن سعد نے نامہ ابن زیاد پاس بھیجدیا ابن زیاد نے عمر سعد

کو جواب لکہا کہ جبتک حسینؑ واسطے یزید کے میرے ہاتھ پر بیعت نکریگا اوسکا کوئی عذر پذیرا نہوگا ابن سعد نے خط ابن زیاد کا حضرت حسینؑ کی خدمت مین روانہ کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ امر غیر ممکن ہے مین ہرگز ابن زیاد کے پاس نجاونگا اسی درمیان مین دوسرا خط ابن زیاد کا ابن سعد کے پاس پہونچا کہ مینے تجکو سوال وجواب کے لیئے نہین بہیجا ہے بلکہ تجکو لڑائی کے لیئے سپہ سالار کیا ہے جلد لشکر حسینؑ پر پانی بندکر ورنہ تیرے عہدہ پر دوسرا مقرر کیا جاویگا ابن سعد ظالم نے ۷ محرم کو درمیان فرات ولشکر امامؑ برحق کے اپنی فوج عصیان موج یک صف باندہ کے کہڑی کردی تاکہ اہلبیتؑ ساقی کوثر کو ایک بوند پانی نملے نعوذ باللہ من ذالک لعد ازان بائیس سوار وپیادہ شیعان کوفہ وفوج یزید سے اپنے یکران لیکر مستعد جنگ ہوا چونکہ شجاعت اہلبیتؑ رسول اللہ سے بخوبی آگاہ تہا اس لئے ۹ تاریخ کی مہلت حضرتؑ کو دی کہ ظاہرا اپنے معاملہ مین اندیشہ فرمادین اور خود باطن مین وہ بد باطن سامان حرب کرتا رہا اور عمر ابن حجاج کو پانسو سوار دیکر روانہ کیا تاکہ دریا کے کنارے پرجا کے ہردم گشت کرتا ہے حضرتؑ کے لشکر مین سے کوئی چلو بہر پانی نہ لینے پاوے حضرات اہلبیتؑ اور لشکر جان نثار کا غلبہ تشنگی سے وہ عالم تہا کہ مثل ماہی بے آب کے پہڑکتے تہے اور مانند مرغ بسمل تڑپتے تہے جب جنگ مین تاخیر ہوئی ابن زیاد نے شمر ذی الجوشن کو طلب کرکے کہا کہ عمر سعد جنگ مین تساہل کرتا ہے تو اوسپر افسر کرکے بہیجا جاتا ہے اگر وہ جنگ کرے بہتر ورنہ تو اوسکی جگہہ سپہ سالار وافسر ہے جلد جا اور حسینؑ سے مقابلہ کر اور اوسکا سر میرے پاس بہیج شمر اوسیدم کوفہ سے روانہ ہوا عصر کے وقت کربلا مین پہونچا اور ابن زیاد کی جانب سے عمر سعد کو نہایت ہی تہدید کرکے کہا کہ مین ایک ساعت لڑائی مین توقف نہین کرسکتا ہون چونکہ شام قریب تہی لہذا شمر نے بہی لڑائی کو صبح ہی پر موقوف رکہا رات بہر محاصرہ کیئے رہا اوس شب کو حضرتؑ نے ایک لمحہ بہی آرام نہ فرمایا کیونکہ صدائے العطش العطش کی ہردم اہلبیتؑ اور اہل محبت سے گوش مبارک مین پہونچتی تہی آپ بڑے استقلال سے درستی آلات حرب مین جو کچہہ کے

موجود تھے مصروف رہے ہردم بیبیون اور بچون کو کہ پیاس سے ہلاکت کے قریب پہونچے تھے دلاسا دیتے تھے اور گریہ وزاری سے منع فرماتے تھین روز برابر حضرتؓ اور متعلقان حضرتؓ نے تیمم سے نماز پنجگانہ ادا کی کسیکو ایک قطرہ پانی میسر نہوا بعض اصحاب اہلبیتؓ نے کہ طاقت طاق ہوگئے تھے عمر سعد سے پانی طلب کیا اوس شقی موذی نے ایک بوند پانی ندیا اوسی شبکو ایک خط تاکیدی ابن زیاد کا ابن سعد کے پاس باین مضمون پہونچا کہ حسینؓ کے لشکر مین ایک بوند پانی نجانے دینا اور لڑنے مین بہت عجلت کرنا جبدم حسینؓ کو قتل کرے نعش کو گہوڑون کے سمون کے تلے روند ہوانا اور سر نیزہ پر رکھکر میرے پاس بہیجنا عیاذ باللہ جب رات گذر گئی اور صبح روشن ہوئی ۱۰ المحرم کی اور دن جمعہ کا تھا عمر سعد نے اوّل اپنے لشکر کو آراستہ کرکے اہلبیتؓ کا محاصرہ کیا امام الہدیٰ کو یقیناً معلوم ہوا کہ دشمن تشنۂ خون اہلبیتؓ رسول اللہ کے ہین آپ واسطے قطع حجت کے شتر پر سوار ہوکر ایک خطبہ پڑہا پہر فرمایا کہ اے لوگو اوّل میری طرف دیکھو کہ مین کون ہون بعد اوسکے اپنی طرف دیکھو کہ تم کون ہو کس حجت پر تم مجہکو بے گناہ قتل کرتے ہو آیا مین رسول خدا کا نواسا اور خلیفہ چہارم سیدالانبیا کا پیارا بیٹا نہین ہون آیا نصوص قرآنی واحادیث محبوب سبحانی مانع میری خونریزی کی نہین ہین خدا و رسول نے مجہکو قطعی جنتی فرمایا ہے اسیطرح سے آپنے اپنے فضائل مین بہت کچہہ دلائل پیش کئے اعدا کیطرف سے سوائے سکوت کے کوئی جواب نتہا فرمایا کہ الحمدللہ حجت خدا تم پر تمام ہوئی یہ فرماکے آپ شتر سے اوترے اور اسپ پر سوار ہوکے جوانان اہلبیتؓ و مردان صداقت کیش کو طلب فرماکر دشمن کے مقابل مین صف آرا ہوئے منتظر تھے کہ آغاز جنگ کا دشمن کیطرف سے ہو تہوڑے سے توقف کے بعد ایک ظالم لشکر دشمن سے نکلا اور حضرتؓ کے لشکر سے اپنا مقابل چاہا حضرتؓ نے اوسکے مقابلہ کو ایک جوان اہلبیتؓ سے روانہ فرمایا جوان موصوف نے اوسکو اور مثل اوسکے بہتیرون کو قتل کرکے خود بہی جام شہادت نوش کیا اسیطرح سے حضرتؓ کے عزیزون اور دوستون سے ایک ایک صاحب خندق سے باہر جاتے اور بہت سے ظالمون کے سر زمین پر گراکر آپ بہی شہادت

پاتے جب زیادہ پچاس آدمیون لشکر حضرتؑ سے شہید ہوچکے اوس وقت حضرتؑ نے ایک
نعرہ مارا کہ آیا کوئی ہے کہ اس وقت ہماری برائے خدا مدد کرے اور دشمن کو اہلبیتؑ رسول اللہ
سے باز رکھے سنتے ہی اس بات کے حضرت حر لشکر ابن سعد سے جدا ہو کے معہ اپنے بھائی
اور بیٹے اور غلام کے امام الہدیٰ کے حضور مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے ابن رسول اللہ
صرف اس اُمید پر کہ حضور کے نانا قیامت کے دن میری شفاعت فرماوین اپنا جان ومال
واہل وعیال قربان کرتا ہون یہ کہکر حضرتؑ کی جانب سے ابن سعد کے لشکر پر حملہ آور ہوئے
بعد بڑی حرب وضرب کے معہ اپنے بھائی اور بیٹے اور غلام کے شہید ہوئے جب حضرت
حر بھی شہید ہوگئے حضرت امام الہدیٰ نے بذات خود ارادہ جنگ کا فرمایا اوس دم باقی ماندہ
حامیون نے عرض کی کہ جب تک ہم مین سے ایک شخص بھی باقی رہیگا حضرتؑ کو میدان جنگ مین
جانے نہ دیگا غرضکہ یہ سب صاحب بھی بڑے بڑے کارنمایان دکھلا کر شہید ہوگئے اور سوائے
بیبیون اور بچون اور بعض زخمیون اور حضرت علی اصغر کے کہ خیمہ مین بیمار پڑے ہوئے تھے کوئی
بھی باقی نہ رہا اوس وقت حضرت امام برحق نے دشمنون کی طرف گھوڑا بڑھایا اور رجز فخریہ اپنے آبا واجداد
کی شان مین بقاعدہ اہل عرب کے پڑہکے شمشیر برہنہ کی مخالف کے لشکر سے جسنے حضرتؑ کے مقابلہ
مین قدم بڑھایا سر اوسکا آپنے شمشیر بُران سے زمین پر گرایا بقیۃ السیف مین سے کسیکا حوصلہ
نہ پڑا کہ حضرتؑ سے تنہا جنگ کرے آپکی شجاعت دیکھکر تمام لشکر اعدا مانند بید کے لرزان تھا
یہ جرأت دیکھکر شمر گھبرایا اور اپنی فوج یاجوج ماجوج مشرب کو جمع کر کے حضرتؑ پر کثرت سے تیر بارانی کی
کہ جسم اطہر صورت غربال مجروح ہوگیا اسی اثنا مین ایک گروہ نے حرم محترم کی طرف بغرض غارت
منہ کیا حضرتؑ نے باواز بلند فرمایا کہ اے بیحیاؤ دشمنو اے بے خردو یہ کیا حمیت ہے کہ تم اہلبیتؑ
رسول اللہ کے ساتھ کرتے ہو اگر تمکو خوف عقبیٰ نہین ہے تو دنیا کی ہی ملامت سے شرماؤ
کیونکہ تمسے عورتون اور بچون نے لڑائی نہین کی ہے اس حرکت ناشائستہ سے باز رہو اور
ہمسے لڑو شمر نے جو یہ کلام سنا اپنے یارون کو لوٹا لیا اور کہا کہ تم عورتون اور بچون سے

مزاحمت نکرو اور حسینؑ سے کہ شدت تشنگی و کثرت زخمون سے بیتاب ہے جنگ کرو سنتے ہی اسبات
کے دَل کے دَل سوار و پیدل ہگروہ ہو کر حضرتؑ پر ٹوٹ پڑے اگرچہ حضرتؑ امام بھی بضرب
تیر و شمشیر لشکر اعدا سے خوب ہی لڑے مگر کثرت زخمون سے طاقت حرب نہ رہی اوس وقت
ایک ظالم نے حضرتؑ کے گھوڑے کی کونچین کاٹ ڈالین اور دوسرے اظلم نے ایسا خنجر مارا
کہ دوش مبارک کٹکر زمین پر گر پڑا اوسی حالت مین روح شریف واصل بحق ہوئی اور جسم لطیف
خاک پر گر پڑا یہ معرکہ ۱۰ محرم روز جمعہ کا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اِس حال کو دیکھکر لعین
خرشنہ نابکار نے شمشیر نکالکر ارادہ کاٹنے سر مبارک کا کیا ایسی ہیبت اوسپر غالب ہوئی کہ
اولٹے پاؤن پھرا گر خولی ناہنجار ابن سعد کے حکم سے اپنے گھوڑے سے اوترا اور حضرتؑ
کے سر اقدس کو کاٹ کر آگے شمر و ابن سعد کے لیگیا اوس وقت شمر و ابن سعد نے واسطے غارت
کرنے حرم محترم کے اجازت دی جو چیز کہ اہلبیتؑ کی تہی جز و کل لوٹ لی ظالمون بیبیون اور بچون اہلبیتؑ
کو قید کر کے آگے دشمنان خدا کے لیگئے پہر اپنے کشتون کی نعشین تلاش کر کے زمین مین دفن
کین اور نعشین شہدائے عظام و اولاد سید انام کی میدان مین پڑی رہنے دین اور جو کچھ اشقیا نے
بموجب کہنے ابن زیاد کے بے ادبیان جسم پاک حضرتؑ کے ساتھ کین وہ قابل تحریر نہین اوس
بیان سے روح کانپتی ہے اور بال بدن پر کہڑے ہوتے ہین ع کہ این شیوہ ختم است بر دیگران
زان بعد ابن سعد نے سر اقدس کو معہ اسیران اہلبیتؑ ہمراہ بغیر بن مالک و خولی بن یزید کے کوفہ
کو ابن زیاد کے پاس روانہ کیا ابن زیاد بے حیا نے سر مبارک کو نیزہ پر رکھکر اور بیبیون اور بچون
اہلبیتؑ کو شتران بے کجاوہ پر بٹھاکر کوچہ و بازار کوفہ مین پہرایا چنانچہ اوسکی نقل اسوقت تک شیعان
پاک ہر محرم مین کیا کرتے ہین غرض اوس مردود نے کوئی دقیقہ ہتک اہلبیتؑ مین باقی نچھوڑا
نعوذ باللہ من ذالک بعد اوسکے سر مبارک کو معہ اہلبیتؑ کے اوسی حالت مذکورہ سے ہمراہ
شمر شقی و فوج عصیان موج کے پاس یزید عنید کے بجانب دمشق روانہ کیا جسدم خبر آنے سر اقدس
اور قیدیان اہلبیتؑ کی یزید پلید کو پہونچی نہایت خوش ہو کر اپنے دربار عام مین بیٹھا اور واسطے

حاضر ہونے امراء و غربا و اہل شام کے حکم دیا جب سر مبارک اوس خبیث کے آگے رکھا گیا اور
اسیران اہلبیتؑ سامنے کھڑے کئے گئے وہ مردود لکڑی لب مبارک حسینؑ پر کہ بوسہ گاہ رسالتؐ
کا تھا مارکر حضرت زین العابدینؑ ابن حسینؑ سے کہنے لگا کہ تیرے باپ نے میرا حق نہ پہچانا
اور مدعی ملک خدا داد میرے کا ہوا دیکھ میں نے اوسکے ساتھ کیا کیا اب تو مختار ہے جہاں
چاہے جا حضرت زین العابدینؑ نے مدینہ منورہ کی سکونت اختیار کی بارہ دن بعد یزید عنید
نے حضرت زین العابدینؑ کو معہ اہلبیتؑ کے اونٹوں خشک پالان پر سوار کر کے مدینہ کو روانہ
کیا پھر بعد چند روز کے سر اقدس حضرت حسینؑ کا بھی مدینہ میں بھیجا حضرت زین العابدینؑ نے
کفن دیکر قریب مقبرہ حضرت سیدۃ النساء کے دفن کیا۔ مگر شیعہ اسکے خلاف روایت کرتے ہیں
واللہ عالم بالصواب اسماء شریف شہداء اہلبیتؑ کے یہ ہیں حضرت عباس و حضرت عثمان و حضرت
محمد و حضرت عبداللہ و حضرت جعفر پسران حضرت علیؑ و حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت قاسم
و حضرت عبداللہ فرزندان حضرت حسنؑ و حضرت علی اکبر ابن حضرت حسینؑ اور دو صاحبزادے
حضرت عبداللہ ابن حضرت جعفر اور تین لڑکے حضرت عقیلؑ بن ابیطالب اور حضرت عبداللہ
و حضرت عبدالرحمن و جعفر لخت جگر حضرت محمد بن عقیلؑ کے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین باقی
شہداء و دیگر احباب و اعوان سے تھے ان سب بزرگوں کی لاشیں مردان دیہی قرب وجوار
نے تلاش کر کے تیسرے دن ایک قبر کلان کھود کے دفن کر دیں اور تن اقدس امام الہدیٰ
کو ایک قبر میں علحدہ دفن کیا عمر شریف امامؑ برحق کی چھپن برس چند ماہ کی ہوئی میدان کربلا
میں معہ اعزا و احبا کے مدفون ہوئے۔

آداب عشرہ محرم

جب مسلمان محرم کا چاند دیکھیں اس ماہ کو متبرک سمجھیں اور بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا کے اپنی
دنیا و آخرت کی خیر چاہیں اور عمل نیک کریں خصوصاً عاشورہ کے دن روزہ رکھیں نوافل پڑھیں

غسل کرین علمار سے ملین وعظ وپند سنین بیمارون کو پوچہین یتیمون پر رحم کہادین فی سبیل اللہ
محتاجون کو صدقہ دین مسلمانون سے ملین تلاوت قرآن مین مشغول رہین عمل بد سے بچین مثل
تعزیہ وتربت وضریح بنانے عرضی باندہنے زیارت پڑہنے شربت چڑہانے مرثیہ سننے سینہ
کوٹنے سرپیٹنے تاشے ڈہول جہنجہنی بانسری بجانے سیاہ سبز کپڑے پہننے کلاوہ ڈالنے
بچون کو فقیر جوانون کو پیک بنانے سرکہولنے بہس اوڑانے ماتم کرنے نذر حسینؓ سبیل رکہنی
فاقہ مرنے پابرہنہ پہرنے زمین پر لیٹنے پنجے شدے علم طوغ براق دُلدُل تخت مہدی نکالنے
اکہاڑہ اوٹہانے نعرہ مارنے وغیرہ کے کیونکہ یہ دن قدیم سے برکت والا ہے اکثر انبیار اولیار
کے اسی دن رنج وغم دور ہوگئے ہین اور فضل خدا سے اونکو بڑے بڑے درجے ملے ہین
چنانچہ آدم علیہ السلام کی دعا اسے دن قبول ہوئی تہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسیدن
فرعون کے ظلم سے نجات پائی تہی اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی بہی اسیدن جودی پہاڑ پر
ٹہہری تہی اور حضرت امام حسینؓ رضی اللہ عنہ نے بہی بطریق قدیم اسی دن درجہ مظلومیت
وشہادت کا حاصل کیا اوس کا سبب یہ تہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمام مراتب
اپنے محبوب پاک کو عطا کئے تہے صرف مرتبہ شہادت کی کمی تہی وہ حضرت حسنینؓ کی شہادت کے
سبب سے پوری کردی مگر عوام الناس بجز اسکے کہ تقلید فاسقون اور تائید شیعون کی کرین قدر اس
مراتب بلند ومناصب ارجمند کی نہین جانتے ہین بلکہ قسم قسم کی بدعات سیئہ ایجاد کرکے محبت
اہلبیتؓ کا دم مارتے ہین غرضکہ عشرہ محرم کا جہلا کے نزدیک مثل ہولی دوالی کے میلے تماشے
کا دن ہے افسوس ایسے گمراہون پر کہ دعویٰ تو کرین اہلسنت ہونے کا اور عمل کرین ابن سبا
کی ملت کا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو صحبت نیک نصیب کرے

بیت

صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

مجملاً ذکر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم مبارک جناب کا علیؓ اصغر ہے اور لقب زین العابدینؓ اس سبب سے آپ باین لقب
ملقب ہوئے کہ آپ بہت بڑے عابد و زاہد تھے دن رات مین ہزار رکعت نفل پڑہتے تہے
ایک ساعت بہی یاد خدا سے غافل نرہتے تہے کنیت آپکی ابوالحسن تہی ۵ شعبان ۳۸ھ کو
شکم محترم حضرت شہربانوؓ بنت شاہ یزدجرد شاہ فارس سے جو حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ
نے بطریق عطیہ حضرت حسینؓ رضی اللہ عنہ کو دی تہین کوفہ مین پیدا ہوئے اور اپنے جدّ امجد
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کنار مبارک مین پرورش پائی اور حضرت فاطمہؓ بنت حضرت حسنؓ
کے ساتھ کتخدا ہوئے جب عمر شریف جناب کی بائیس ۲۲ برس کی ہوئی معرکہ کربلا مین مقید ہو کر شام
کو بہیجے گئے وہان سے بعد اوٹھانے تکالیف و مصیبت کے پنجہ ظالمین سے ۶۱ھ خلاص ہو کر
مدینہ طیبہ مین تشریف لائے بعد چند روز کے وہان سے بہی سکونت ترک کرکے ایک موضع مین
کہ متصل مدینہ منورہ کے تہا تا زیست قیام فرمایا ہمیشہ حصول ثواب عقبیٰ مین مصروف رہتے تہے
دنیا کے لوگون کے جہگڑون مین نہ پڑتے تہے اوقات عزیز کو تلاوت قرآن پاک و روایت احادیث
صاحب لولاک مین گذارتے ۱۸ محرم ۹۴ھ یا ۹۵ھ کو دنیا سے رحلت فرمائی عمر شریف ۵۶ یا ۵۷ برس
کی ہوئی جنت البقیع قبہ حضرت عباس مین دفن ہوئے بعض مورخ کہتے ہین کہ آپ بہی زہر سے
شہید ہوئے واللہ اعلم بالصواب ۔

مجملاً ذکر حضرت امام محمد باقر ابن زین العابدین رضی اللہ عنہ کا

اصلی نام آپکا محمدؐ ہے اور لقب باقر اس لفظ کے معنی لغت مین توسع کے ہین چونکہ آپکو وسعت
علم و فضل کی کثرت سے حاصل تہی لہذا باین لقب ملقب ہوئے کنیت آپکی ابوجعفر ہے ۳ ماہ صفر ۵۷ھ
ہجری روز جمعہ کو بطن فاطمہؓ بنت امام حسنؓ رضی اللہ عنہ سے مدینہ شریف مین تولد ہوئے

معرکہ کربلا مین آپ تین برس کے تھے صفائی قلب وطہارت نفس وذکاوت طبیعت وکثرت علم ووسعت فضل مین آپکو دسترس تمام تہی شریعت وطریقت کے مشاغل معرفت وحقیقت مین کامل ہمیشہ کلام خدا وحدیث سید الانبیاء کے معنی بیان فرماتے تھے اور مسائل اصولی وفروعی فقہ کے لوگون کو بتاتے روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز مین رسول خدا کے حضور مین بیٹھا تھا اوس وقت آنحضرت صلعم کی گود مین حضرت حسین رضی اللہ عنہ تھے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے جابر حسین کے ایک فرزند ہوگا نام اوسکا علی ہوگا قیامت کے دن منادی ندا کریگا کہ اے سید عابدین اوٹھو اوس وقت پسر حسین کہ اوسکا نام علی ہوگا اوٹھے گا اوسکے ایک لڑکا ہوگا نام اوسکا محمد ہوگا اگر تو اوسکا زمانہ یاوے تو تو میری طرف سے اوسکو سلام کہنا اسیطرح سے آپکے فضائل بہت ہین معتبر کتب شیعون سے مثل احقاق الحق کے ثابت ہے کہ علماء اربعہ اہلسنت کے آپ ہی کے شاگرد ہین جیسا کہ مسائل شیعہ مین بیان ہوگا آپنے آخر ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۱۴ ہجری مین رحلت فرمائی عمر شریف ۵۷ سال کی ہوئی قبہ حضرت عباس مین دفن ہوئے بعض مورخ کہتے ہین کہ آپ بھی زہر سے شہید ہوئے واللہ اعلم بالصواب۔

مجملاً ذکر حضرت امام جعفر صادق ابن محمد باقر رضی اللہ عنہ کا

اصلی نام آپکا جعفر ہے اور لقب صادق اس سبب سے کہ اللہ تعالی نے آپکو مرتبہ صدیقین کا عطا کیا تھا کنیت آپکی ابو عبد اللہ ہے سنہ ۸۳ ہجری مین بطن ام فروہ سے مدینہ طیبہ مین پیدا ہوئے جمیع علوم ظاہریہ وباطنیہ آپنے اپنے والد ماجد سے حاصل کئے آپکی سعی بلیغ سے دین کا علم اسلام کے تمام شہرون مین پہیل گیا چنانچہ اکثر علماء اہلسنت آپکے شاگرد ہین مثل ابو حنیفہ ویحیی ابن سعید وابن جریح وہرد وسفیان ومالک وشعبہ وابو ایوب وغیرہم رحمہم اللہ تعالی اسیطرح سے بہت سے بزرگ صوفیہ نے بہی آپ ہی سے علم سلوک ومعرفت کا حاصل کیا کثرت آپکی روایات مشہورہ اہل ایمان کی کتب معتبرہ مین موجود ہین حاجت بیان کی نہین آپنے ۱۵ رجب

روز دوشنبہ ۱۴۸ھ ہجری یا باختلاف روایت ماہ شوال مدینہ مین انتقال فرمایا اور قبہ عباس مین پہلو اپنے والد ماجد کے دفن ہوئے عمر شریف ۶۰ سال کی ہوئی شیعہ کہتے ہین کہ آپکو بہی زہر دیا گیا مگر اہلسنت کے نزدیک ثابت نہین۔

مجملاً ذکر حضرت امام موسیٰ کاظم ابن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا

اسم شریف اصلی آپکا موسیٰ ہے اور لقب کاظم باین سبب کہ آپ غصہ کو کہا جاتے تہے چونکہ آپ بکثرت حلیم مزاج و سلیم طبع تہے لہذا باین لقب ملقب ہوئے کنیت آپکی ابوالحسن ہی ۷ ماہ صفر ۱۲۸ھ یا ۱۲۹ھ ہجری کو موضع ابوا کہ درمیان مکہ و مدینہ کے واقع ہی بطن ام ولد جنکا حمیدہ نام تہا اور اونکو اندلسیہ بہی کہتے تہے پیدا ہوئے اور جمیع کمالات ظاہریہ و باطنیہ مین مثل اپنے آبا و اجداد کے موصوف تہے اور فضل و علم و زہد و تقویٰ و عبادت و زکاوت و اجابت و دعا و صبر و شکر وغیرہم مین معروف اتفاقاً ہارون رشید کہ خلفاء عباسیہ سے تہا مدینہ مین آیا آپکی کرامت و شجاعت کا حال سنکر خائف ہوا اور اپنے ساتھ بغداد مین لیگیا وہان آپکو بغیر سرزد ہونے کسی امر کے قید کر دیا چنانچہ آپنے اوسی حبس کی حالت مین ۲۵ رجب روز جمعہ ۱۸۳ھ ہجری کو رحلت فرمائی اور مقبرہ شونیزیہ مین مدفون ہوئے عمر شریف جناب کی ۵۵ سال کی تہی بعض کہتے ہین کہ آپکو زہر دیا گیا بعض کہتے ہین کہ آپ زیادہ رطب کہا گئے تہے واللہ اعلم بالصواب

مجملاً ذکر حضرت امام علی رضا ابن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم شریف آپکا علی ہے اور لقب رضا باین سبب کہ آپ ہمیشہ راضی برضائے الٰہی رہتے تہے اور ہر کام مین آپ اللہ ہی کی رضا کو مقدم رکہتے تہے لہذا باین لقب ملقب ہوئے کنیت آپکی ابوالحسن ہے ۱۱ ربیع الثانی روز پنجشنبہ ۱۵۳ھ ہجری کو بطن خیزران مرسیہ ملقب بطاہرہ کہ ام ولد تہین مدینہ منورہ مین تولد ہوئے فضل و کمالات ظاہری و باطنی مین مثل اپنے بزرگون

کے تھے اکثر علماء اہلسنت نے آپ سے علم شریعت و معرفت کا حاصل کیا چنانچہ شیخ معروف
کرخی آپ ہی کے ہاتھون پر مسلمان ہوئے مامون بادشاہ آپکی بڑی تعظیم و تکریم کرتا تھا حتیٰ کہ
اپنی دختر ام حبیبہ نام کو آپکے عقد مین دیا اور نہایت ہی حسن عقیدت سے ایک عہدنامہ ۲۰۱ھ ہجری
مین لکھدیا کہ بعد میرے حضرت علی رضا بادشاہ ہونگے اور اپنی زندگی مین بھی آپکو شریک
مملکت کا جانتا تھا چونکہ جناب کی عمر نے وفا نکی آپ مامون سے پہلے ہی انتقال فرما گئے اس
سبب سے آپ بادشاہ نہوسکے آپنے آخر ماہ صفر ۲۰۲ھ یا ۲۰۳ھ ہجری مین وفات پائی شہر طوس مین
متصل قبر ہارون رشید کے دفن ہوئے عمر شریف جناب کی تخمیناً پچاس برس کی ہوئی شیعہ کہتے ہین
کہ آپکو مامون نے زہر دیا اہلسنت کے نزدیک یہ محض خلاف ہے۔

مجملاً ذکر حضرت امام محمد تقی ابن امام علی رضا رضی اللہ عنہ کا

آپکا اصلی نام محمد ہے اور لقب تقی و جواد اور کنیت ابو جعفر ۱۹ رمضان ۱۹۵ھ ہجری روز جمعہ
و بقولی ۱۰ رجب ۱۹۵ھ ہجری کو شکم ام ولد سبیکہ المریسیہ نام کے سے بغداد مین پیدا ہوئے
جب آپکی عمر شریف آٹھہ برس کی ہوئی آپکے والد ماجد نے انتقال فرمایا چونکہ اللہ تعالےٰ نے
آپکو ایسا ذکی و عقیل پیدا کیا کہ آپنے تھوڑی سی ہی فرصت مین تمام علوم خفی و جلی مثل اپنے آبا
و اجداد کے حاصل کئے اپنے زمانہ مین آپ کثرت فضل و کمال مین عدیم المثال تھے نقل ہے کہ
ایک روز سواری مامون رشید بادشاہ کی گذرتی تھی حضرت کو ایک کوچہ مین کھڑے ہوئے دیکھا
جب واپس آیا پھر آپکو وہین کھڑے ہوئے دیکھا مامون آپکے پاس آیا پوچھا کہ اے محمد بتاؤ تو میرے
ہاتھ مین کیا ہے فرمایا اے امیر المؤمنین تمہارے ہاتھ مین چھوٹی مچھلیان ہین جنکو باز نے شکار
کیا ہے سنتے ہی اس بات کے مامون حیران رہگیا اور اپنے دل مین یقین کیا کہ جب حضرت
کے کشف کا تین برس کی عمر مین یہ حال ہے تو آگے کیا کچھ نہوگا آپکو ہمراہ اپنے گھر لیگیا اور بڑی
توقیر و عزت سے پیش آیا اور کہا کہ محمد بیشک علی رضا کے صاحبزادے ہین ہر دم آپ سے ایسے

فضل و کمالات و کشف و کرامات سرزد ہوتے تھے کہ ماموں ہزار جان سے آپ پر فدا ہوتا تھا
بدل چاہتا تھا کہ اپنی دختر کا نکاح آپکے ساتھ کرے اور امر حکومت آپکو سپرد کرے مگر اوسکی قوم
کے لوگ یعنی عباسی اس امر سے مانع ہوئے لیکن ماموں نے مطلق اونکے کہنے کی پروا
نکرکے جواب دیا کہ مین محمدؐ کو علم شریعت و معرفت مین تمام فضلا و علما اس زمانہ سے بہتر و برتر
جانتا ہون جسکو شک ہو امتحان کرے چنانچہ عباسیون نے آپکے ساتھ مباحثہ کرنے کے
لئے یحییٰ ابن اکثم کو کہ عالم جلیل القدر و سرآوردہ عالم تھے مقرر کیا یحییٰ نے آپ سے بہت
سوال کئے آپنے تمام مسائل کے کافی و وافی جواب دئے حضار کو سکتہ تھا ہر ایک حیرت سے آپکے
منہ کو تکتا تھا جب آپنے یحییٰ سے ایک مسئلہ دریافت کیا اوس سے کچھ جواب نہ آیا اور نہایت
ہی انصاف سے آپکے جامع الکمالات ہونے کا اقرار کیا ماموں اسباعث سے نہایت ہی خوش
ہوا اور از بس حسن عقیدت سے اپنی دختر ام الفضل کا نکاح آپکے ساتھ کردیا آپنے ماموں سے
درخواست مدینہ جانے کی کی اوس نے فوراً آپکو معہ اونکی زوجہ کے مدینہ کو بھیجدیا پھر آپکو معتصم
باللہ نے اپنے عہد حکومت مین بغداد طلب کیا آپ بموجب اولی الامر کے ۲۶ محرم ۲۲۰ سنہ ہجری
مین داخل بغداد ہوئے چنانچہ آپنی بتاریخ ۵ یا ۶ ذی الحجہ روز سہ شنبہ سنہ مذکور کو وفات پائی
اور اپنے جد امجد امام موسیٰ کاظم کے پہلو مین دفن ہوئے عمر شریف پچیس ۲۵ برس کی تھی شیعہ
کہتے ہین کہ آپکو معتصم باللہ نے زہر دلوایا اہلسنت کے نزدیک بالکل دروغ ہے ۔

مجملاً ذکر حضرت امام علی نقی ابن امام محمد تقی رضی اللہ عنہ کا

آپکا اصلی نام مبارک علیؑ ہے اور لقب نقی و ہادی و عسکری ہے باین سبب آپکا نام عسکری
ہوا کہ آپنے لشکر متوکل باللہ مین سکونت اختیار فرمائی تھی لہذا باین لقب ملقب ہوئے
نصف شعبان ۲۱۲ سنہ یا ۱۳ رجب ۲۱۴ سنہ ہجری کو مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے آپکی والدہ
مکرمہ مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ام الفضل دختر ماموں ہین اور بعض کے

نزدیک سماعیہ مغربیہ ہین بعض کے نزدیک شعرا ہین بہرحال آپ بہی مثل اپنے بزرگون کے موصوف بجمیع صفات تہے متوکل باللہ بادشاہ وقت آپکی بہت کچہ عزت و وقعت کرتا تہا نقل ہے کہ ایک دن ایک عورت متوکل باللہ کے پاس آئی اور دعوی کیا کہ مین سیدہ ہون بادشاہ دانا نے اوسکو قرینہ سے جہوٹا سمجہا واسطے امتحان کے حضرت امام علیؑ نقی کو طلب کرکے عرض کی کہ آپ بتائے یہ عورت سیدہ ہے یا نہین آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے گوشت اولاد فاطمہؑ کا درندون پر حرام کیا ہے اگر سچی ہے تو درندون مین جا کہڑی ہو سنتے ہی اسبات کے عورت ڈرگئی اور اپنی دروغگوئی کا اقرار کرنے لگی نقل ہے کہ چند روز بعد بادشاہ نے بہی اس امر کا امتحان کیا کہ تین درندے خونخوار مردم آزار گرسنہ کہ طلب گوشت مین نالان تہے طلب کرکے ایک بلند مکان کے صحن مین چہوڑ دیئے اور دروازہ بند کروا کے آپ اوسکی چہت پر ہو بیٹہا اور اوسدم امامؑ صاحب کو اپنے پاس بلایا آپ کواڑ کہولکر صحن مین تشریف لیگئے درندی دیکہو کے آپکو دم ہلانے لگے اور بڑے عجز و محبت کے ساتہ اپنے بدنون کو حضرتؑ کے جسم اطہر سے ملانے لگے حضرتؑ بہی اونپر دست شفقت پہیرتے ہوئے بادشاہ پاس تشریف لیگئے تہوڑی دیر ٹہہر کر پہر اوسیطرح سے تشریف نیچے لائے بادشاہ مشاہدہ اس حال سے حیران رہگیا اور آپکی نہایت درجہ تعظیم و تکریم کرتا تہا آپنے سرمن رائے مین آٹہ یا دسؔ برس قیام فرمایا اور وہین ۲۵ جمادی الثانی یا رجب روز دوشنبہ کو انتقال کیا اور شارع ابواحمد رشیدی مین خاص اپنے گہر مین مدفون ہوئے عمر شریف چالیسؔ یا بیالیس برس کی ہوئی شیعہ کہتے ہین کہ آپکو معتمد باللہ نے زہر دیا اہلسنت کے نزدیک محض افترا ہے۔

مجملاً ذکر حضرت امام حسن عسکری بن امام علیؑ نقی رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم مبارک آپکا حسنؑ ہے اور لقب خالص عسکری کنیت ابو محمد ماہ ربیع الاخر روز پنجشنبہ ۲۳۱ھ یا ۲۳۲ھ کو شکم ام ولد سوسن سے مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے اور زمانہ طفولیت سے

اپنے والد ماجد کے ہمراہ سرمن رائے مین مقیم رہے علم و فضل وجود و کرم کشف و کرامت
و رحم مین مثل اپنے بزرگون کے نامی و گرامی تہے اور بادشاہ معتمد باللہ آپ کو نہایت ہی معزز
و مکرم جانتا نقل ہے کہ ایکمرتبہ سرمن رائے مین خشک سالی ہوئی انسان وحیوان پر سخت
تکلیف گذرنے لگی بادشاہ معتمد باللہ نے لوگون کو حکم دیا کہ شہر سے باہر جا کر نماز استسقا پڑہین
اور خدا سے دعا کرین جب مسلمان ایک بٹیر میدان مین پہونچے اور مشغول بدعا ہوئے اتفاقاً
اوسی مقام پر ایک راہب بہی وارد ہوا جو ہین اوس نے آسمان کیطرف ہاتھ اوٹھایا بکثرت پانی پڑنی
لگا دوسرے دن بہی اوس نے ایسا ہی کیا لوگ کرامت راہب دیکھکر معتقد ہو گئے بلکہ بعض
شک اسلام مین کر کے مرتد ہو گئے اور دین نصارا اختیار کر لیا بادشاہ اس بات سے نہایت ہی
اندوہگین ہوا اور اوسیدم حضرت امام کی خدمت مین کہلا بھیجا کہ اے حسنؑ اپنے نانا کی اُمت کی جلد تر
خبر لیجیے ورنہ تمام لوگ گمراہ ہو جاوینگے آپ نے جواب مین فرمایا کہ کل انشاءاللہ تعالیٰ ہم بہی
شریک جلسہ استسقا ہونگے اور وہین اس امر کا تدارک کرینگے تیسرے روز بادشاہ معہ اپنے
خاص و عام لوگون کے وارد میدان ہو کے نماز و دعا مین مشغول ہوا راہب بدستور قدیم آیا
جو ہین ہاتھ اوٹھایا اوسیدم ایک ابر کا ٹکڑہ ظاہر ہوا اور برسنے لگا امام برحق نے فرمایا۔ جو کچھ
کہ راہب کے ہاتھ مین ہے چہین لو پہر راہب سے کہا کہ اب تو اپنی کرامت دکہا ہر چند راہب نے
ہاتھ اوٹھائے مگر ایک بوند پانی زمین پر نہ آیا بلکہ تمام ابر آسمان سے صاف ہو گیا اور سورج نکل آیا
دیکھتے ہی اس حال کے برگشتہ لوگ اپنی شامت پر نادم ہوئے اور اوسیدم سب نے توبہ کی
بادشاہ نے یہ حال امام الہدیٰ سے دریافت کیا فرمایا کہ یہ راہب اپنے ہاتھ مین کسی انبیا
کی ہڈی لیکر دعا کرتا تہا پانی برستا تہا یہ امر یقینی ہے کہ جو کوئی استخوان انبیا اللہ کے آسمان کو
دکہاوے معاً زمین پر پانی آوے بادشاہ نے استخوان موصوف کا اوسیدم امتحان لیا
واقعی وہی صفت اوس مین تہی جیسی کہ حضرتؑ نے فرمائی بادشاہ اس امر سے نہایت ہی منت
شناس و شکر گذار ہوا ہمیشہ آپکے ساتھ تعظیماً و تکریماً سلوک کرتا آپنے ۸ ربیع الاوّل یا جمادی الاوّل

روز چہار شنبہ ۲۶۰ھ کو سر من رائے مین وفات پائی اور اپنے والد مکرم کے پہلو مین دفن ہوئے عمر شریف انتیس یا تیئیس برس کی ہوئی یہ دعوی شیعون کا کہ آپکو معتمد باللہ نے زہر دیا محض لغو ہے محققین کی تواریخون مین اوسکا کوئی ثبوت نہین ہے اور یہ اعتقاد بہی اونکا بالکل باطل ہے بلکہ صریح اتہام ہے کہ حسن عسکری کی نسل سے ایک صاحبزادہ باقی ہے اور وہی امام غائب ہے حق یہ ہے کہ آپکے ایک صاحبزادے بطن ام ولد نرجس یا سوسن نام سے پیدا ہوئے تہے اونکا اسم شریف محمد تھا وہ باتفاق تمام مورخین سقات کے بچپن مین ہی انتقال کر گئے تہے اونکی عمر اور تاریخ وفات مین مورخون کا بڑا اختلاف ہے مگر اسپر سب متفق البیان ہین کہ آپکی نسل قطعاً باقی نہین اور شیعون کے فرقون مین امام آخرالزمان کے قائم کرنے مین بڑا تفرقہ پڑا ہے بعضے کہتے ہین کہ ابوالقاسم محمد بن القاسم بن علی بن حسین بن علی مرتضی آخرالزمان ہین بعض کہتے ہین کہ محمد بن الحنیفہ بن علی امام مہدی ہین علی ہذا اسکا حال مفصل شیعون کے فرقون مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور جو ذکر کہ کتب صحاح ستہ اہلسنت مین دربارہ امام آخرالزمان کے مرقوم ہے وہ مہدی زمان وقت موعود پر پیدا ہونگے چنانچہ ہم آپکا بیان کتب صحاح سے بطریق اختصار ثبت کرتے ہین۔

مجملاً ذکر حضرت امام مہدی آخرالزمان رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم شریف آپکا محمد ہوگا اور لقب مہدی وخلیفۃ اللہ اور آپ اولاد فاطمہ زہرا سے ہونگے خصوصاً نسل حضرت امام حسن سے آپکے والد مکرم کا نام عبداللہ اور والدہ مکرمہ کا نام آمنہ ہوگا جب بکثرت دنیا مین فتنہ وفساد وکفر والحاد ظاہر ہونگے آپ مدینہ مین پیدا ہونگے جب عمر شریف آپکی چالیس برس کو پہونچے گی مسلمان غلبہ کفار اشرار سے بہ تنگ آکر آپکی تلاش مین نکلینگے آپ بہی یہ خبر سنکر مدینہ سے مکہ مین تشریف لاوینگے اولیاء اللہ اوس زمانہ کے اپنے کشف سے آپکو پہچانینگے اور باصرار تمام مسجد حرام کے اندر لیجا کے آپکے

دست مبارک پر بیعت کرینگے اوس وقت ایک آواز آسمان سے باین مضمون آویگی هذا خلیفة الله
المهدی فاسمعوا واطیعوا الله غرض آپکا پیدا ہونا قیامت کبری کی علامت سے ہے اور علامت ظہور آپکی
یہ ہے کہ آپ سے پہلے ایک ماہ رمضان مین دو گرہن چاند و سورج کے پڑینگے قد مبارک دراز و فربہ ہوگا
اور رنگ روشن آپکی زبان مین لکنت ہوگی اکثر آپ گفتگو کے وقت تنگ ہوکر دست مبارک
زانون پر مارینگے اخلاق آپکا مثل اخلاق رسول خلاق کے ہوگا اللہ تعالی آپکو اپنے فضل سے
علم لدنی عطا کریگا جس سے آپ دنیا کی پوشیدہ چیزون پر اطلاع پا دینگے آپ سے بکثرت کشف
وکرامات سرزد ہونگے جب خبر بیعت آپکی دنیا مین مشہور ہوگی چارون طرف سے اہل اسلام آپکے
حضور مین حاضر ہونگے اور تمامی اولیا و ابدال وغوث وقطب اوس زمانہ کے آپکی خدمت مین آکر موجود
ہونگے خلاصہ یہ ہے کہ تہوڑی سی ہی مدت مین آپکے پاس جماعت کثیرہ ہوجاویگی اوس وقت آپ
خزانہ غیب کو کہ آگے کعبہ شریف کے دفن ہے نکلوائینگے اور مسلمانون پر تقسیم فرماوینگے بعد ازان آپ
افواج نصارا سے لڑینگے اور تیسرے معرکہ مین آپ تمام دشمنان اسلام کو فی النار والسقر کرینگے
کثرت سے فتوحات غیبی وتائیدات لاریبی شامل حال خیر مآل آپکے ہونگے بعدہ آپ قسطنطنیہ پر حملہ
فرماوینگے اور کفار فجار کو قتل کرکے اپنے قبضہ مین لاوینگے خلافت آپکی مطابق شریعت خاتم النبیین
وموافق طریقت خلفاء مہدیین کے ہوگی تمام اختلافات مذہبی دور ہوجاوینگے نصارا یہودی ترسا
مجوسی شیعہ رافضی کا دنیا مین نام ونشان بہی باقی نرہے گا تمام آدمی بموجب الناس علی دین ملوکہم
کے مشرف باسلام ہونگے آپکے عدل واحسان سے خلق مین صلاح وفلاح ہوگی سوائے خوشی
کے روئے زمین پر رنج کا نام نرہے گا آپ ہی کے زمانہ عدالت نشانہ مین دجال ملعون جسکی شیطنت
واستدراج کا حال کتب صحاح مین مشرح مرقوم ہے خروج کریگا اوسکی ہمراہ بہت بڑی فوج یہود مردود
ودرفضای مطرود کی ہوگی اور بہت سے اپنے معتقدین کو عراق واصفہان وشام سے ساتھ لیکر

ارادہ تخریب حرمین شریفین کا کریگا جب دونون مقام بزرگ کو سبز نشان لئے ہوئے فرشتون کی
حفاظت مین دیکھے گا شرمندہ ہوکر وہان سے اولٹے پاؤن پھریگا اور دمشق پر جاکر حملہ کریگا وہان
حضرت امامؑ مہدی بھی لشکر جمع کرکے اوس شیطان سے قصد مقابلہ کا فرمائینگے اوسوقت حضرت
عیسٰی علیہ السلام منارہ شرقی مسجد دمشق پر نزول کرینگے وہان سے اوترکر حضرت امامؑ برحق سے
ملینگے اور آپکے پیچھے نماز پڑھینگے پھر دونون صاحب دجال شریر سے جنگ کرینگے دجال مردود
دست مبارک حضرت عیسٰی سے قتل ہوگا تمام لشکر اوسکا بھی غارت ہوجائیگا بہت سے مارے
جائینگے اور بہت سے بھاگ جائینگے دونون صاحب فتح ونصرت کے ساتھہ میدان جنگ
سے واپس آئینگے اور باقی ماندہ لوگون کو دعوت اسلام فرمائینگے چنانچہ تمام روئے زمین پر
سوائے دین برحق کے کفر کا نشان نہوگا کل آدمیون کی سیرت اصحابؓ باصفا رسول خدا کے
سیرت سے مطابق ہوگی حضرت امام المتقین اپنے ظہور کے بعد ۲۸ یا ۲۹ برس خلافت کا مد
مثل خلافت خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے فرمائینگے پھر دنیا سے عالم بقا کی طرف تشریف
لیجائینگے حضرت عیسٰی آپکی تجہیز وتکفین کرینگے اور آپکے جنازے کی نماز پڑھینگے پھر تمام امورات
دینی ودنیوی حضرت عیسٰی سے متعلق ہونگے الحق حضرت امام مہدی آخرالزمان جملہ خلفاء کاملین
سرور عالمین سے ہونگے اسمین کوئی شک نہین آپکا ظہور احادیث مستندہ صحاح ستہ سے
ثابت ہے مومنین کاملین آپکے پیدا ہونے کا یقین کامل رکھین منکر اسکا کاذب اور بدنصیب ہے
اللہ تعالی ہم سب مسلمانون کو آپکا زمانہ امامت وبیعت نصیب کرے آمین ثم آمین **التماس**
اوّل یہ کہ جس ترتیب سے حالات خلافت وامامت رسالہ ہذا مین درج کئے گئے ہین مسلمان اسی
ترتیب سے ہر خلیفہ وامام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اعتقاد رکھین دوم حضرت علیؑ کرم اللہ
وجہ کو اپنا سردار وخلیفہ چہارم سیدابرار سمجھنا چاہیئے کیونکہ آپکا مرتبہ دین احمدی مین بعد اصحابؓ
ثلثہ کے تمام اصحابؓ باصفا سے بڑا ہے اور اون مضامین سے جنمین حضرتؓ کی توہین پائی
جاتی ہے وہ باعتقاد شیعونکی انہین کے کتب سے لکھی گئی ہین نعوذ باللہ من خلاف اہل السنت کو آپکی نسبت ہرطرح

سے حسن ظن چاہیے سوم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کیطرف نیک گمان رکھنا ہر مومن کو
ضروری ہے اسلئے کہ حقوق صحبت نبوی صلعم کے واجبًا قابل لحاظ ہین اور جو جنگ کہ آپ سے
اور حضرت علیؓ سے ہوئی وہ خطائی اجتہادیؒ تھے اس مین مسلمانون کو کلام کرنا ضرور نہین اسکا
نام بشریت ہے سوائے اسکے حضرت معاویہؓ کا توبہ کرنا موت کے وقت صحیح تواریخون سی
ثابت ہے بہرحال جو کوئی آپ سے بدگمان ہوگا وہ اپنی دنیا وعقبیٰ خراب کریگا چہارم اگرچہ
یزید پلید پر لعن کرنا جائز ہے مگر اس فعل عبث مین کوئی فائدہ متصور نہین مسلمانون کو لازم ہے
کہ اپنی زبان ودہان کو ذکر خدا اور رسولؐ سے تازہ رکھین تاکہ ثواب بیحساب پاوین پنجم
جب مسلمان اللہ تعالیٰ کا اسم پاک سنے جل جلالہ یا جل شانہ کہے اور جب رسول مقبول کا اسم پاک
سنے بموجب صلوا علیہ وسلموا تسلیما کے صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور اگر آپکے اسم شریف کے
ساتھہ آلؑ واصحابؓ کا بہی ذکر ہو تو صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہے جب صرف
آلؑ یا اصحابؓ یا ازواجؓ کا اسم گرامی سنے رضی اللہ عنہ کہے اور جب کسی ولی کا نام نامی سنے
رحمۃ اللہ علیہ کہے اور شیعہ جو آئمہ کرام کو علیہ السلام کہتے ہین وہ اپنے اعتقاد مین آئمہ کو شریک
نبوت بلکہ انبیاء غیر مرسلین جانتے ہین ایسے اعتقاد فاسد سے مسلمانون کو اجتناب لازم
ہے ششم اکثر ناواقف لوگ اوٹھتے یا بیٹھتے یا گرتے یا پڑتے بطور استعانت یا علیؓ
مثل شیعون کے کہ اونکے اعتقاد مین دوجہان کے حاجت روا جناب ہی ہین کہہ اوٹھتے ہین۔
شرعًا ممنوع ہے کیونکہ اس صورت مین آیہ ان اللہ علی کل شیء قدیر کی صریح تکذیب ہوتی
ہے ہفتم وبا کے زمانہ مین جو دعا کہ صرف پنجتن پاک کے نام کی لکھکر دروازون پر لگاتے ہین
اوس مین خلفاء ثلثہ کا بہی ذکر ضرور ہے وہ دعا یہ ہے اللھم لنا الشفاء الکرام الثمانیۃ
نطفی بہا حر الوبا الحاطمۃ المصطفی والخلفاء الاربعۃ والحسن والحسین والفاطمۃ فقط

اب تبرائیون کے داوا پیر کا حال بیان ہوتا ہے ناظرین بنظر عبرت ملاحظہ فرماوین +

مجملاً ذکر عبداللہ بن سبا یہودی یمنی صنعانی موجد مذہب شیعان کا

دنیا کے پردہ پر کوئی مذہب ایسا نہین ہے جو اپنے اصول مذہبی مین یکرنگی نہ رکھتا ہو بخلاف
مذہب شیعہ کے کہ اسکی حالت اور کیفیت ہر زمانہ مین مثل حربا کے قسم قسم کی رنگت بدلتی رہی ہے
چنانچہ رفتہ رفتہ باستعانت سلاطین صفویہ کے عراق وخراسان وایران مین ایک مستقل مذہب
شیعہ کا قرار دیا گیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ مین بکثرت
فتوحات غیبی نصیب کافہ اسلام ہوئین اور بیشمار زن وفرزند یہود ونصارا او گبر وترسا کے لونڈی
غلام اہل ایمان کے بنائے گئے ہرچند کہ کفار اشرار نے کوئی دقیقہ جدال وقتال کا لشکر اسلام کے
مقابلہ مین اوٹھا نرکھا تھا لیکن تائیدات الٰہی نے بموجب وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ کے
اصحاب رسول خدا کو ایسا غالب کیا کہ اونکی مقابلہ مین بڑی بڑی رستم دلون اور اسفندیار تنون نے
میدان سے پیٹھ دکھائی خصوصاً زمانہ عدالت نشانہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما مین ناچار وہ قوم
کہ آوارہ دشت مذلت وخواری کی تھی اور اہل وعیال ومال ومنال بہی اوسکا تمام وکمال غنیمت
لشکر اسلام کا ہوا تھا بعد مرور زمانہ خلافت حضرت شیخین کے حضرت عثمان غنی خلیفہ ثالث
کی خلافت مین بطریق مکر وفریب وحیلہ وریب کے داخل کافہ اسلام کے ہوکے گوناگون نیرنگیان
فتنہ وفساد کی ظاہر کرنا شروع کین ازانجملہ سب کا سرغنہ عبداللہ بن سبا تھا اس نے اپنی تمام عمر
یہودیت مین گذرائی تھی خوب ہی گرم وسرد زمانہ کا دیکھے ہوئے تھا اور بکمال علم تلبیس کا ابلیس سے
سیکھے ہوئے تھا گرگ باران دیدہ کو داو بتاتا تھا زمین وآسمان کے قلابے ملاتا تھا بسا اوقات
شریر طبیعت لوگون کے ساتھ صحبت رکھتا اور اونکے دلون مین تخم ضلالت کا بوتا جب اسنے

دیکھا کہ میرے افسون ونیرنگ نے اہل فساد کے دلون مین موافق اونکے استعداد کے رنگ
اثر کا جمایا پہلے اسنے اونکو محبت واخلاص اہلبیت نبوی صلعم پر مضبوط کیا جب لوگ محبت اہلبیت
کا دم بھرنے لگے تب اوس نے خلفاء ثلثہ برحق کی جانب رنگ برنگ کے الزام واتہام لگانی
شروع کئے چنانچہ یہ امر نامشروع مرغوب بعض ضعیف الایمان کا ہوا اور اسکی نصیحت اور وصیت
کا بھی بہتیرون نے اعتماد واعتقاد کیا جب اس نے جانا کہ ایک جماعت میرے دام تزویر مین
پھنس گئی پھر تو اس نے یہ بکنا شروع کیا کہ بعد نبی صلعم کے حضرت علیؓ افضل ہین کیونکہ خاص
رسول اللہ کے برادر اور داماد اور وصی ہین چنانچہ اونکی فضیلت مین بہت سی روایات مصنوعہ اور حکایات
موضوعہ تصنیف کر کے لوگون سے بیان کرنا شروع کین جب لوگون کے دلون مین اس امر نے
بھی رسوخ پایا تو اپنے خاص مقلدین مین سے کچھ شاگرد منتخب کر کے یہ تعلیم کیا کہ جناب امیر بلاشک
وصی تھے اور نبی صلعم نے اونکو اپنا نائب وخلیفہ بنص قرآنی کیا تھا چنانچہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ
کی آیت شریف ومن کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث شریف بھی آنحضرتؐ ہی کی شان مین ہی
مگر جمیع اصحابؓ مہاجرین اور انصارؓ نے از رو کے زبردستی اور سختی کے وصیت رسول اللہ کو ضائع
کر کے سراسر حق تلفی جناب امیرؓ کی ہے اور اسی ضمن مین معاملات قضیہ فدک ومعرکہ خطار
اجتہادی حضرت معاویہؓ وقضیہ جنگ بے قصد حضرت زبیرؓ وحضرت طلحہؓ وحضرت عائشہؓ صدیقہ کو بیان
کر کے اصحابؓ باصفا سے کہ جنہون نے اپنا تمام عیش وآرام رسول اللہ کی محبت مین ترک کردیا
تھا اور خدا ورسول کو بنص قرآنی خوب ہی رضامند رکھا تھا اپنے شاگردون کو بدگمان کرتا تھا اور
بڑے ڈھب کے ہنگام تعلیم اپنے معتقدون سے یہ بھی کہتا جاتا تھا کہ اگر تمکو کسی سے مباحثہ
ہو تو تم میرا نام ہرگز نہ لینا کیونکہ مجھکو اپنا نام ونشان منظور نہین ہے صرف تمکو نصیحت کرتا ہون رفتہ
رفتہ اس وسوسہ سے بہت بڑا مفسدہ وعربدہ لشکر جناب امیرؓ مین پڑا حتی کہ لعن طعن نسبت
خلفاء راشدینؓ جاری ہوئی جب یہ خبر عبرت اثر حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کو پہونچی آپنے
منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ فرمایا اور گروہ ملعونہ ومطعونہ سے اپنی بیزاری ظاہر کی اور بہت سے

گستاخون کے ورّے لگانے جب ابن سبا نے دیکھا کہ مین سے لوگون مین خصوصًا لشکر حضرت امیرؑ مین دام تزویر پھیلا کر عناد و فساد کا دانہ ڈالکر بہت سے نادانون کو فریب مین پھنسا لیا تب اپنے خاص الخاص شاگردون سے بعد لینے عہد پیمان واثق کے خلوت مین دوسرا راز بیان کیا کہ جناب امیرؑ سے ایسے معاملات سرزد ہوتے ہین کہ امکان انسان سے باہر ہین مثل معجزات وکرامات وخوارق عادات وعلم غیب واحیاء اموات وبیان حقیقت الٰہیہ وحاضر جوابی وبلاغت عبارت کتابی وفصاحت الفاظ وزہد وتقویٰ وقوت وشجاعت کہ کسی نے زمانہ مین نہ آنکھون سے دیکھی نہ کانون سے سنی فی الحقیقت یہ تمام معجزات مرتضویؑ ہین یہ امر بھی مرغوب طبع شاگردان مذکور کا ہوا پھر اوس نے بعد لینے اقرار جدید کے ایک نیا شعبدہ اپنے مریدون کو تعلیم کیا کہ یہ تمام خواص الوہیت کے ہین جو کہ حضرت امیرؑ پر ظاہر ہوتے ہین بلکہ خاص ذات پاک نے بدن علیؑ مین حلول کیا بموجب فاعلموا ان علیاً ہو الٰہ لا ہو جب یہ کلمۃ الشرک جناب امیرؑ نے سُنا تو آپ نے عبد اللہ اور اوسکے تابعین کو حکم آگ مین جلا دینے کا فرمایا عبد اللہ اور اوسکے مقلدین نے سُنتے ہی اس حکم محکم کے پیش جناب امیرؑ توبہ کی حضرت امیرؑ نے جو کلمات توبہ واستغفار فریق عصیان غریق سے سُنے جان بخشی کرکے کوفہ سے جانب مدائن جلا وطن فرمایا جونہی یہ خانہ بدوش مدائن مین پہونچے پھر وہی کلمات قبیحہ بکنا شروع کیے اور اپنے شاگردان معتمد کو آذربیجان وعراق وایران کیطرف روانہ کرکے لوگون کو مذہب شیعگی کا معتقد کیا ہرچند کہ جناب شیعہ کو بھی ان شریرون کی شرارت سے کماینبغی اطلاع تھی لیکن بسبب اشتغال مہام خلافت وخیال اہل شام کی بغاوت کے اس طرف کچھ توجہ نہ فرمائی یہان تک کہ مذہب مذبذب نے رواج پایا اور بلقب شیعہ ملقب ہوا پس جناب امیرؑ کے لشکر مین چار فرقہ ہو گئے اوّل شیعہ مخلصین کہ وہ پیشوایان اہلسنت والجماعت ہین اور اونہون نے آداب حقوق آلؑ عالی صفات وآداب حقوق اصحابؓ سراپا کرامات وآداب حقوق ازواج مطہرات کو بخوبی ملحوظ خاطر رکھکر اپنے ایمانون کی محافظت کی اس فرقہ کے تمام افعال واعمال مطابق قرآن پاک کے ہین اسی سبب سے اسکو فرقہ اولیٰ

بھی کہتے ہین دوم شیعہ تفضیلیہ یہ فرقہ تمام اصحابؓ باصفا پر حضرت علیؓ کو ترجیح دیتا ہے سوم
شیعہ سبیہ اس فرقہ کو تبرائی بھی کہتے ہین یہ فرقہ تمام اصحابؓ کرام کو ظالم و غاصب و کافر و منافق
جانتا ہے چہارم شیعہ غلات یہ فرقہ جناب امیرؓ کی الوہیت کا قائل ہے یہی اصل حقیقت مذہب
شیعان پاک کی ہے بیت اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ٭ پس بہر دستے نباید داد دست
اب ہم اپنے اس دعوی کو شیعون کی مستند کتاب سے ثابت کرتے ہین چنانچہ امام موئید باللہ یحیی
ابن حمزہ زیدی شیعی نے اپنی کتاب الطواق الحمایۃ کی آخر بحث امامۃ مین سوید بن غفلہ سے یہ روایت
کی ہے انہ قال مررت بقوم ینقصون ابابکرؓ و عمرؓ فاخبرت علیاً وقلت لولا انھم
یرون انک تضمر ما اعلنوا ما اجترؤا علی ذالک عبد اللہ بن سبا وکان اول من اظھر
ذالک فقال علیؓ اعوذ باللہ رحمھما اللہ ثم نھض واخذ بیدی وادخلنی المسجد فصعد
المنبر ثم قبض علی لحیتہ وھی بیضاء فجعلت دموعہ یتحادر علی لحیتہ وجعل ینظر للبقاع
حتی اجتمع الناس ثم خطب فقال ما بال قوم یذکرون اخوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ووزیریہ وصاحبیہ وسیدی قریش وابوی المسلمین وانا بریٔ مما یذکرون وعلیہ
اعاقب صحبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجد والوفاء والجد فی امر اللہ یامران
وینھیان ویقضیان ویعاقبان لایری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرایھما رایا
ولا یحب کحبھما حبا لما یری عزمھما فی امر اللہ فقبض وھو عنھما راض والمسلمون
راضون فما تجاوزا فی امرھما وسیرتھما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ
فی حیاتہ وبعد موتہ فقبضا علی ذالک رحمھما اللہ فوالذی فلق الحبۃ وبرا النسمۃ لا
یحبھما الا مومن فاضل ولا یبغضھما الا شقی مارق وحبھما قربۃ وبغضھما مروق
ترجمہ روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا کہ گذرا مین تحقیق اوس قوم پر کہ حقارت کرتی تھی ابوبکرؓ

وعمرؓ کی پس خبر دی مین نے علیؓ کو اور کہا سینے اگر نہ وہ ہے کہ یہ لوگ گمان رکھتے ہین کہ تو چھپاتا ہی
جو کچھہ کہ یہ ظاہر کرتے ہین البتہ جرأت نکرتے اوپر اسکے ان سب کا سرغنہ عبد اللہ بن سبا ہے اور
وہ پہلا اوس شخص کا ہے کہ ظاہر کیا اس بات کو پس کہا علیؓ نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ خدا کے حرمت
کر خدا ان دونون پر پہر کھڑے ہوگئے اور پکڑا ہاتھہ میرا اور داخل کیا مجھکو مسجد مین پس چڑہے منبر
پر پہر پکڑی اپنی ڈاڑہی مٹھی مین اور وہ سفید تہی پس شروع ہوئے آنسو بہنا اونکی ڈاڑہی پر اور نگاہ
کی طرف مکانات مسجد کے یہانتک کہ جمع ہوئے آدمی پہر خطبہ پڑہا پس کہا کیا حال ہے اوس قوم
کا کہ ذکر کرتے ہین دو برادر رسول خدا صلعم کا اور دو وزیر اونکے کا اور دو رفیق اونکے کا اور دو سردار
قریش کا اور دو باپون مسلمانون کا مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ ذکر کرتے ہین اور اس ذکر پر
مین اونکو عذاب کرونگا دونون اصحابؓ تھے رسول خدا صلعم کے ساتھہ کوشش اور وفاداری اور
سعی کے حکم خدا مین حکمرانی کرتے تھے اور جہڑکتے تہے اور فیصلے خصومات کے کرتے تھے
اور سزا دیتے تہے نہین دیکھتے تہے رسول خدا صلعم مثل راے اونہون کے راے کسی کی اور
دوست نہین رکھتے تہے مثل دوستی اونہون کے کسی کو بسبب اوسکے کہ دیکھتے تہے اونکو کار
خدا مین مستعد پس وفات پائی حالانکہ اون دونون سے راضی تہے اور تمام مسلمان راضی تہے
پس فرق نہ کیا دونون نے اپنے کام اور دستور مین مصاحبت رسول خدا صلعم سے اور اونکے کام
سے (یعنی جمیع افعال حضرت شیخینؓ کے مطابق افعال رسول اللہ کے تہے حالت حیات
صلعم مین بہی اور بعد وفات بہی) پس دونون نے وفات پائی اوسی حال پر رحمت کیجیو دونون
پر خدایا قسم اوس شخص کی کہ چیرا دانہ کو اور پیدا کیا جان کو دوست اونہون کا نہین مگر مومن بلند درجہ
اور دشمن اونہون کا نہین مگر بے نصیب خارج دین سے اور اسی کتاب مین دوسری روایت یہ ہی
لعن اللہ من اضمر لہما الا الحسن الجمیل وسرہیٰ ذالک انشاء اللہ تعالیٰ ثم ارسل ابن سبا
فسیرہ الی المدائن وقال لا تساکنی فی بلدۃ ابدًا ترجمہ لعنت کرے خدا اوس شخص کو
جو اپنے جی مین رکہے ان دونون کے حق مین سوائے نیکی اور خوبی سے اور تو دیکہے گا یہ انشاء اللہ

تعالی پھر بھیجا ابن سبا کی طرف کسیکو پس نکال دیا اوسکو مدائن کی جانب اور کہا نہ ٹھہر تو شہر مین ہمیشہ
ان روایتون سے چند فوائد عمدہ ہاتھ آئے اوّل یہ کہ درحقیقت تبرائیونکا سرگروہ و استاد
اوّل عبداللہ بن سبا تہا دوم یہ کہ جناب امیرؑ تبرائیون کی شرارت سے پناہ مانگتے تھے خدا تعالی سی
سوم یہ کہ جناب امیرؑ حضرت شیخینؓ کے واسطے خدا سے رحمت چاہتے تھے چہارم ریش
مبارک جناب امیرؑ کی اتنی دراز تہی کہ دست اقدس اوسپر بخوبی پہیر سکتے تھے (وائے برحال اون
بے ریشون پر کہ وہ ڈاڑھی صفاچٹ کرواکے گلگچھین رکھواکے موچھون پر تاؤ دین) پنجم یہ کہ جناب
امیرؑ نے حضرت شیخینؓ کو حضرت رسول خدا کے بہائی اور رفیق اور وزیر اور سردار قریش اور
مسلمانون کے باپ فرمایا۔ ششم یہ کہ جناب امیرؑ نے تبرائیون یعنی ذریت ابن سبا سے اس
درجہ اپنی بیزاری اور ناراضگی ظاہر کی اور فرمایا کہ جو کوئی نسبت حضرت شیخینؓ کی گستاخی کریگا مین اوسکو
عذاب کرونگا ہفتم یہ کہ جناب امیرؑ نے حضرت شیخینؓ کو فرمایا کہ بالیقین یہ دونون پکے باوفا دوست
رسول اللہ کے تھے خدا کے کام مین کوشش وسعی و حکومت کرتے تھے ہشتم یہ کہ جناب
امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ عادلانہ فیصلے کیا کرتے تھے اگر کوئی کسی کو ستاتا تھا تو اوسکو موافق
شرع شریف کے سزا دیتے تھے نہم یہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ کی رائے
جہان آرائے کو رسول خدا نہایت ہی پسند فرماتے تھے یعنی بمقابلہ رائے حضرت شیخینؓ کے
اور کسی کی رائے حضرت صلعم کو پسند نہین آتی تھی اس مد مین جناب امیرؑ و نیز دیگر بنی ہاشم و جملہ
صحابہ ہرگز شامل نہین دہم یہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ سے زیادہ رسول خدا کسیکو
اپنا دوست دلی نہین رکھتے تھے اس لئے کہ اونکو خدا کے کام مین جان و مال سے مستعد
پاتے تھے یازدہم یہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ اوسی حالت پر مرے جیسے کہ
حیات مبارک رسول صلعم مین تھے دوازدہم یہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ سے حضرت
رسول خدا نہایت ہی راضی تھے اور تمام مسلمان خوش تھے سیزدہم یہ کہ جناب امیرؑ نے قسمیہ
فرمایا کہ جمیع اعمال و افعال حضرت شیخینؓ کے مصلحت رسول خدا صلعم پر مبنی تھے حالت حیات

وبعد از وفات رسول خدا صلعم کے بہی چہارم ہم یہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بخدا سوگند حضرت
شیخینؓ کی دوست کا درجہ بلند ہوگا وہ مومن پاک ہے اور اونکا دشمن بے دین کافر ناپاک ہے پانچم
یہ کہ جناب امیرؓ نے تبرائیون کے داو اوپر لعنت کی اور از راہ عتاب عبد اللہ مقہور کو اپنی دار الخلافت
سے مدائن کیطرف نکلوا دیا دیکہو ان دونون روائیتون تمہاری سے صاف معلوم ہوگیا کہ درحقیقت
بانی مذہب تبرائیون کا ابن سبا یہودی ملعون ہے بقول جناب امیر کرم اللہ وجہہ۔

مجملاً ذکر فرقہای شیعان پاک کا

جن لوگون نے اپنی جان ومال سے رسول اللہ کی مدد کی اور قسم قسم کی مصیبت وصعوبت محبت
حبیب اللہ مین اپنے اوپر لی آیا اونکا لقب اصحابؓ ہے یا حضرات شیعہ کا اگر اصحابؓ کا لقب
اصحابؓ ہے تو پہر شیعہ کون ہین اور اگر شیعہ کا لقب اصحاب ہے تو اصحابؓ کسکی صفت ہے اگر اصحابؓ
اور شیعہ کا ایک ہی لقب ہے تو اس صورت مین روایت ابن عباسؓ کی جسکو سلیم بن الہلالی شیعہ
نے کتاب وفات النبی مین لکہا ہے محض دروغ ٹہرتی ہے وہ روایت یہ ہے عن
امیر المومنین ان الصحابۃ ارتدوا بعد النبی الا اربعۃ انفس وفی روایۃ عن صادق الا ستۃ
جب بقول حضرت امیرؑ یا بقول حضرت جعفرؑ سوا سے چار یا چہ صحابہؓ کے سب ہی مرتد ہوگئے تو
حضرت امیرؑ کی خلافت پر کسنے بیعت کی اگر کہین کہ اونہین مرتدون نے بیعت کی تو حضرت امیرؑ
عیاذ باللہ امیر المرتدین ٹہرے اور اگر کہین کہ اونہین چار یا چہ صحابہؓ نے بیعت کی تو امیر المومنینؑ
نہ ٹہرے کیونکہ امیر مومنان ہونا بغیر اجماع امت کے ثابت نہین ہوسکتا ہے اگر شیعہ اور ہین اور
اصحابؓ اور درانحالیکہ تمام اصحابؓ مرتد ہوگئے تہے تو شیعون نے جناب امیرؑ کی کیون نہ مدد کی
اگر کہین کہ شیعہ بہت ہی تہوڑے تہے تو قول حضرت امیرؑ کا جسکو رضی شیعہ نے نہج البلاغت
مین بڑے دعوے سے لکہا ہے سراسر لغو ٹہرتا ہے قال امیر المومنین انی واللہ لو لقیتہم
واحدا وہم ملاء الارض کلہا ما بالیت ولا استوحشت وانی من ضلالتہم التی ہم فیہا

والهدی الذی انا علیه لعلی بصیرة من نفسی ویقین من ربی وانی لقاء الله وحسن ثوابه لمنتظر راج ترجمہ فرمایا حضرت امیر المومنینؑ نے کہ مین ایسا شجاع ہون کہ اگر تمام روے زمین پر دشمن ہون تنہا سب کا مقابلہ کر سکتا ہون اور ہرگز کسی سے نڈرون اور نہ وحشتناک ہون اور منتظر دیدار خدا اور امیدوار رحمت کا رہون اگر کہین شیعہ بہی تو حضرت رسالت پناہ کے زمانہ مین موجود تہے تو اس صورت مین تکذیب حدیث جامع اخبار و صحیفہ رضی کے جو جناب امیرؑ سے مروی ہے ہوتی ہے فرمایا رسول اللہ نے کہ پیدا ہوگی ایک قوم برا کہیگی میرے اصحابؓ کو لقب اوسکا رافضی ہے پس اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ شیعہ رسول اللہ کے زمانہ مین نہ تہے اگر ہوتے تو ضرور اصحابؓ باصفا مثل اور کفار کے فی النار کردیتے اگر کہین کہ رافضی اور ہین اور شیعہ اور تو ہم کہہ سکتے ہین کہ جو جو علامتین حدیث موصوفہ مین ہین وہ سب فرقہ شیعہ مین بعینہ پائی جاتی ہین چنانچہ مجالس المومنین مین مرقوم ہے کہ لقب قدماے اثنا عشریہ کا رافضی تہا ہان اگر کہین کہ شیعہ حضرت امیرؑ کے زمانہ مین موجود تہے تو یہ بات صحیح ہے کیونکہ کشی و اقدات ابن معلم مین مرقوم ہے کہ خطبہ پڑہا جناب امیرؑ نے کہ جو کوئی ہمکو حضرت شیخینؓ پر ترجیح دیگا اوسکو حد افترا کی کہ اسّی کوڑے ہین مارونگا اور جو کوئی خلفاءؓ ثلثہ کو بد کہیگا اوسکے درّے لگاونگا پس اس خطبہ سے معلوم ہوا کہ فرقہ شیعہ حضرت امیرؑ ہی کے زمانہ سے نکلا ہے چنانچہ اسکی تصدیق مجملاً کلام الٰہی سے بہی پائی جاتی ہے سورۂ انعام مین ہے اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ترجمہ تحقیق اون لوگون نے کہ تفرقہ ڈالا اونہون نے اپنے دین مین اور تہے وہ شیعہ نہین اون مین سے کسی چیز پر اور اس فرقہ ابن سبائی مین بہتر فرقے ہین اور وہ یہ ہین (۱) سبائیہ یہ فرقہ اصحاب خاص عبد اللہ بن سبا کا ہے حضرت علیؑ کے

صادق آل نبی کو ... تاریخ امام ... تاریخ ... تفسیر ... کاشانی کو ملاحظہ فرماوین اور ہمارے ... وادوین ۶ ... ۵ تاریخ طبری ... مین حالات کل فرقون شیعہ کا مفصل دیکہنا چاہیے ... [illegible]

[illegible]

معبود ہونے کا معتقد ہے کلمہ اونکا یہ ہے اِنّ علیاھو اللہ الحقا اور اسبات کا بھی قائل ہے
کہ حضرت مرتضیٰؓ شہید نہین ہوئے بلکہ ابن ملجم نے شیطان کو کہ بصورت آنحضرتؐ کے متمثل تھا
قتل کیا اور یہ اعتقاد بھی رکھتے ہین کہ حضرت مرتضیٰؓ ابر مین پوشیدہ ہین رعد اونکی آواز برق اونکا چابک
ہے جب آواز گرج کی یہ فرقہ سنتا ہے کہتا ہے والسلام علیک یا امیر المومنین اور یہ بھی یقین
رکھتے ہین کہ حضرت امیرؓ کچھ مدت بعد دنیا مین پھر پیدا ہونگے اور اپنے دشمنون کو زیر وزبر کرینگے
(۲) مفضلیہ یہ فرقہ اصحاب مفضل صیرفی کا ہے اعتقاد اس فرقہ کے لوگ مطابق اعتقاد
نصارا کے رکھتے ہین کہ حضرت مرتضیٰؓ کو خدا کے ساتھ وہ نسبت ہے جیسا کہ حضرت مسیحؑ کو خدا کے
ساتھ نسبت ہے اور یہ بھی جانتے ہین کہ معبود و عبد ایک چیز ہے اور اسکے بھی معتقد ہین کہ نبوت
ورسالت منقطع یعنی ختم نہین ہوئی اسی سبب سے اس فرقہ مین مدعیان نبوت ورسالت کے بہت
سے گذرے ہین (۳) یعنیریہ یہ فرقہ اصحاب سریغ کا ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ ذات
وحدت نے پانچ شخصون کے جسم مین حلول فرمایا ہے اوّل پیغمبرؐ دوم عباسؓ سوم علیؓ چہارم جعفرؓ
پنجم عقیلؓ (۴) بزیغیہ یہ فرقہ اصحاب بزیغ بن یونس کا ہے حضرت جعفر صادقؓ کی الوہیت
کے قائل ہین اور امامون کی نسبت الوہیت کے قائل نہین ہین مگر اونکے اوپر وحی نازل ہونے
اور اونکو معراج حاصل ہونے کے قائل ہین۔ (۵) کاملیہ یہ فرقہ اصحاب کامل کا ہے معتقد ہین
کہ روح بعد انتقال کے ایک بدن سے دوسرے بدن مین داخل ہوا کرتی ہے جسکو اہل ہنود
آواگون کہتے ہین یہ فرقہ غاصب جانکر تمام اصحابؓ کرام کی تکفیر کرتا ہے اور نیز بسبب ترک
حقوق کے حضرت علیؓ کی بھی تکفیر کرتا ہے (۶) مغیریہ یہ فرقہ اصحاب مغیرہ بن سعید
عجلی کا ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ خدائے تعالیٰ ایک آدمی نورانی کی صورت پر ہے اور اپنے
سر پر نور کا تاج رکھے ہوئے ہے اور دل اوسکا حکمتونکا چشمہ ہے (۷) جناحیہ یہ فرقہ تناسخ
ارواح کا قائل ہے معتقد ہین کہ اوّل روح خدا نے جسم حضرت آدمؑ مین حلول کیا بعد اوسکے حضرت
شیثؑ وجمیع انبیاؑ کے بدن مین بعد اوسکے حضرت پیغمبر آخر الزمانؐ کے بدن سے حضرت مرتضیٰؓ

وحضرت حسینؓ و محمد بن الحنفیہ کے جسم مین حلول کیا بعد اوسکے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفرؓ کے جسم مین داخل ہوئی اور اسی ترتیب سے نبوت اور امامت کو قیاس کرتے ہین آخرت کے منکر ہین محرمات کو حلال جانتے ہین (۸) **بیانیہ** یہ فرقہ اصحاب بیان بن سمعان نہدی کا ہے خدای تعالی کو متشکل و مصور جانتا ہے اور یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ ذات وحدت نے اوّل بدن محمد صلعم مین حلول کیا بعد اوسکے بدن حضرت علیؓ مین بعد اوسکے بدن محمد بن الحنفیہ مین بعد اوسکے بدن ابو ہاشم بن محمد بن الحنفیہ مین بعد اوسکے بدن بیان بن سمعان مین خالق و مخلوق کو ذات واحد کہتے ہین (۹) **منصوریہ** یہ فرقہ اصحاب ابو منصور عجلی کا ہے معتقد ہین کہ عالم قدیم ہے اور رسالت ختم نہین ہوئی اور احکام شریعت ملانون نے بنالے ہین اور بہشت و دوزخ کوئی چیز نہین اور بعد امام محمد باقرؓ کے امامت ابو منصور کے قائل ہین (۱۰) **غمامیہ** اس فرقہ کو ربیعیہ بہی کہتے ہین معتقد ہین کہ پروردگار عالم فصل بہار مین ابر کا پردہ کرکے زمین پر اوترتا ہے اور تمام دنیا کے گرداگرد پہر کر پہر آسمان پر چڑہجاتا ہے تمام پہول پہلدار او میوہ و سبزہ اوسی کے اثر سے پیدا ہوتے ہین (۱۱) **اموّیہ** یہ فرقہ قائل ہے کہ حضرت مرتضیٰؓ نبوت و رسالت مین شریک حضرت مصطفیٰؐ کے ہین (۱۲) **تفویضیہ** یہ فرقہ معتقد ہے کہ خدائی تعالی نے بعد پیدا کرنے تمام امورات سیاہ و سپید دنیا کے حضرت رسول اللہؐ کو سپرد کئے یعنی جو جی چاہے سو کرین خدا کو کچہہ کام نہین اور بعض کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت علیؓ کو سپرد کردئے اور بعض قائل ہین کہ دونون صاحب اس کام مین شریک ہین (۱۳) **خطابیہ** یہ فرقہ اصحاب ابو الخطاب محمد بن زینب الاخداع الاسدی کا ہے اعتقاد رکہتے ہین کہ حضرت علیؓ معبود اکبر ہین اور حضرت جعفرؓ صادق معبود اصغر ہین اور باقی آئمہؑ فرزندان خدا کے ہین اور قائل ہین کہ انبیاء ماضی نے منصب نبوت کا ابو الخطاب کو سپرد کردیا اس لئے تمام مخلوقات پر اطاعت ابو الخطاب کی فرض جانتے ہین اس فرقہ مین اپنے ہم مذہب کے واسطے جہوٹی گواہی دینا جائز ہے (۱۴) **معمریہ** یہ فرقہ معتقد ہے کہ حضرت امام جعفر نبی ہین اور اونکے بعد ابو الخطاب

اور اوسکے بعد معمر کہتے ہین کہ معمر سب انبیاء کے بعد مین ہے اس نے تکلیف شرعی مخلوق سی قطعی دور کردی یعنی صوم وصلواۃ وحج وزکواۃ کی کوئی ضرورت نہین ہے (۱۵) غرابیہ معتقد ہین کہ خدای تعالی نے حضرت جبرئیل کو حضرت علیؓ کے پاس وحی دیکر بہیجا تہا حضرت جبرئیل نے سہو سے حضرت محمدؐ کو پہونچائی چونکہ حضرت علیؓ کو حضرت محمدؐ کے ساتھ ایسی مشابہت تہی جیسی کہ کوّی کو کوّی کے ساتھ اس لئے جبرئیل کو شبہ ہوگیا چنانچہ شاعر اس مذہب کا کہتا ہے بیت

جبرئیل کہ آمد زبر خالق اکبر ٭ در پیش محمدؐ شد ومقصود علیؓ بود ۔ اس لئے یہ فرقہ حضرت جبرئیل کی نسبت کہتا ہے لعنۃ اللہ علی صاحب الریش (۱۶) ذُبابیہ یہ فرقہ حضرت رسول خدا کو نبی اور حضرت علیؓ کو معبود جانتا ہے اور اعتقاد رکہتا ہے کہ حضرت علیؓ کو حضرت محمد صلعم کے ساتھہ ایسی مشابہت تہی جیسے کہ مکّہی کو مکّہی کے ساتھہ کان محمد اشبہ بعلی من الذباب بالذباب (۱۷) ذمیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ علیؓ معبود نے محمدؐ کو واسطے دعوت خلق کے بہیجا تہا پس محمدؐ نے اپنی طرف دعوت کی اس لئے رسول خدا کے مذمت کرتے ہین (۱۸) اثنینیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ محمدؐ وعلیؓ دونون صاحب معبود ہین بعض اس فرقہ کے کہتے ہین کہ معبود محمدؐ غالب ہے اور بعض معبود علیؓ کو غالب جانتے ہین (۱۹) خمسیہ یہ فرقہ پنجتن کو معبود جانتا ہے کہتا ہے کہ پنجتن مین ایک روح ہے اگرچہ قالب پانچ ہین اور ان پانچون مین کسی کو کسی پر ترجیح نہین (۲۰) نصیریہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ خدا نے حضرت علیؓ اور اولاد علیؓ مین حلول فرمایا (۲۱) اسحاقیہ یہ فرقہ اعتقاد رکہتا ہے کہ زمین کبہی نبی سے خالی نہین رہتی ہے اور اجسام آئمۂ مین بہی حلول خدا کے قائل ہین (۲۲) غلبائیہ یہ فرقہ اصحاب غلباء بن اروع اسدی کا ہے ۔ معتقد ہین کہ حضرت علیؓ معبود ہین اس لئے محمدؐ سے افضل ہین اور محمدؐ نے اطاعت حضرت علیؓ کی اپنے اوپر لازم کی (۲۳) رزامیہ یہ فرقہ سلسلہ امامت کو حضرت علیؓ سے محمدؐ بن الحنیفہ تک بعد اونکے ابوہاشم بن الحنیفہ تک بعد اونکے علی ابن عبداللہ بن عباس تک بعد اونکے اسیطرحسے منصور دوانقی تک پہچانتے ہین ترک فرائض کرتے ہین محرمات پہ حلال

جانکر مرتے ہین اور ابومسلم مروزی کے ساتھ کہ صاحب دعوت عباسیہ کا تہا حلول خدائی تعالی کا اعتقاد رکھتے ہین (۲۴) مقنعیہ یہ فرقہ بعد حضرت امام حسینؑ کے مقنع کے معبود ہونے کا قائل ہے یہانتک شیعان غلات کا بیان ہوا کہ معتقد بندگان خدا کی الوہیت کے ہین اب آگے سنئے (۲۵) کیسانیہ کیسان غلام حسنؑ مجتبیٰ کا ہے اور شاگرد محمد بن الحنیفہ کا اسکے فرقون کے لوگ اسبات کے قائل ہین کہ دشمنون کے ڈر سے حضرت صاحب زمان یعنی امام مہدی چھپ رہے ہین کچھ مدت بعد ظہور کرینگے اب یہ اعتقاد تمام فرقون شیعہ کا عام ہے بلکہ اسی امید موہومہ پر اپنے دل کی تسلی کرتے ہین (۲۶) کریبیہ یہ فرقہ اصحاب ابو کریب ضریر کا ہے یہ فرقہ بعد امامت حضرت علیؑ کے امامت محمد بن الحنیفہ کے کہ جنکی کنیت ابو قاسم ہے قائل ہین اور یہ دلیل کرتے ہین کہ حضرت امیرؑ نے بصرہ مین اونکو نشان سپرد کیا تھا اسی حجت سے محمد بن الحنیفہ سزاوار امامت ہوئے اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہین کہ محمد بن الحنیفہ حی لایموت ہین یعنی قیامت تک زندہ رہینگے اب درون کوہ رضوی مین پوشیدہ ہین اور دو چشمے ایک شہد کا اور ایک آب کا اونکے قریب جاری ہین اور اس فرقہ کے لوگ انہین کو صاحب زمان جانتے ہین چنانچہ اس مذہب کا شاعر مشہور کثیر عزہ ابیات عربی لکھتا ہے وسبط لا یذوق الموت حتی یقود الخیل یقدمہا اللواء - یغیب فلا یری فیہم زمانا برضوی عنده عسل وماء (۲۷) مرتضیہ یہ فرقہ بادشاہ اسلام سے جنگ کرنیکو جائز جانتا ہے شاید یہی مذہب بادشاہ ایران کا ہے کہ بمقابلہ حامی حرمین شریفین حضرت ظل اللہ سلطان روم کے شاہ روس کی اپنا خاص ولیعہد بھیجکر زر و لشکر سے پوری پوری مدد کی تہی ناظرین اخبار جنگ روم و روس کو یاد ہوگا (۲۸) عباسیہ یہ فرقہ علی بن عبداللہ بن عباسؓ کو بوصیت ابو ہاشم کے امام جانتا ہے اور بعد علیؓ مسطور کے اونکی اولاد مین منصور عباسی تک امامت کا اعتقاد رکھتا ہے - (۲۹) طیاریہ یہ فرقہ بعد ابو ہاشم کے عبداللہ بن معویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کو امام جانتا ہے (۳۰) مختاریہ یہ فرقہ بعد حضرت مرتضیٰ کے حضرت حسنینؑ کو بعد اونکے محمد بن الحنیفہ کو امام جانتے ہین یہ فرقہ مخالف کیسانیون کا ہے -

امامت مین یہان تک کیسانیونکا بیان ہوچکا (۳۱) زیدیہ یہ فرقہ آپ کو زید بن علیؓ بن الحسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ساتھ منسوب کرتا ہے اس مذہب کے لوگ اصحابؓ کبار پر تبرا نہین کرتے ہین مگر یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ خلافت حق مرتضیٰؓ کا تہا لیکن اونہون نے اپنی خوشی سے اصحابؓ ثلثہ کو دیدیا اس لئے بیعت خلفاؓ ثلثہ کی خطا پر نہ تہی کیونکہ معصوم خطا پر راضی نہین ہوتا یہ فرقہ امامت کو خاندان فاطمہؓ مین درست جانتا ہے یہ مذہب متقدمین زیدیہ کا ہے مگر متاخرین نے بسبب خلط ملط فرقہ معتزلہ و شیعہ کے اپنے مذہب کو بالکل خراب کردیا اب اصول اس مذہب کا مطابق اصول مذہب معتزلہ کے ہے اور فروع موافق مذہب ابو حنیفہؒ کے جو اہلسنت کے امام اعظم ہین (۳۲) جارودیہ یہ فرقہ اصحابؓ ابو الجارود و زیاد بن ابی زیاد کا ہے بعد رسول اللہ کے حضرت مرتضیٰؓ کو امام جانتے ہین اور بعد اونکے حضرت حسنینؓ کو بہ ترتیب امام کہتے ہین اور بعد اونکے امامت کو اونہین کی ذریت مین شوری ہونیکا اعتقاد رکھتے ہین اور اصحابؓ باصفا کی تکفیر کرتے ہین (۳۳) جریریہ اس فرقہ کو سلیمانیہ بہی کہتے ہین یہ فرقہ معتقد امامت شوری کا ہے صرف رضامند ہونے دو صلحاء مسلمین سے پس اسی دلیل سے یہ فرقہ حضرت شیخینؓ کی امامت کا قائل ہے کہتا ہے کہ امامت حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہما کی خطا پر نہ تہی مگر حضرت عثمانؓ و حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ و حضرت عائشہ صدیقہؓ کی تکفیر کرتے ہین (۳۴) تبریہ اس فرقہ کو تومیہ بہی کہتے ہین یہ فرقہ اصحاب مغیرہ بن سعد ملقب باتر کا تہا معتقد ہین کہ بیعت ابوبکرؓ و عمرؓ خطا پر نہ تہی اسلئے کہ حضرت مرتضیٰؓ نے اوس پر سکوت کیا ماسکت علیہ المعصوم فھو حق مگر بیعت حضرت عثمانؓ مین تذبذب رکہتے ہین اس لئے آپکی خلافت مین سکوت کرتے ہین اور حضرت علیؓ کو اونکی بیعت خلافت کے وقت سے امام جانتے ہین (۳۵) نعیمیہ یہ فرقہ اصحاب نعیم بن الیمان کا ہے تمام اصحابؓ کرام کی نسبت گمان خیر کا رکہتے ہین اور سب کو نیکی سے یاد کرتے ہین مگر صرف حضرت عثمانؓ کی تکفیر کرتے ہین (۳۶) ذکینیہ یہ فرقہ اصحاب فضل دکین کا ہے حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ و حضرت عائشہؓ کی تکفیر کرتے ہین مابقی تمام اصحابؓ سے نیک اعتقاد

رکہتے ہین (۳۷) **خشبیہ** یہ فرقہ اصحاب خلف بن عبد الصمد کا ہے اعتقاد رکہتے ہین کہ امامت
شوریٰ اولاد فاطمہؓ کو سزاوار ہے اگر دوسرا مدعی امامت ہو تو اوسپر جہاد کرنا چاہیئے خشب کے معنی
لکڑی کے ہین چونکہ اس فرقہ نے اپنے بادشاہ وقت پر لاٹھیون اور لکڑیون سے حملہ کیا تہا اور
سوا اسکے اور ہتیار نرکہتے تہے لہذا باین اسم موسوم ہوئے (۳۸) **یعقوبیہ** یہ فرقہ اصحاب
یعقوب کا ہے حضرت شیخینؓ کی امامت کے منکر ہین بلکہ بعض اس مذہب کے تبرا بہی اونپر کرتے ہین
(۳۹) **صالحیہ** یہ فرقہ اصحاب حسین بن صالح کا ہے اولاد حضرت فاطمہؓ مین امامت کو شوری جانتے
ہین اور جو کوئی کہ اون مین سے بصفت علم و شجاعت و سخاوت موصوف ہو اور جہاد بہی کرے
امام ہے اس مذہب مین ایک وقت بلکہ ایک شہر مین چند امامون کا ہونا جائز ہے یہانتک فرقہائے
زیدیہ کا بیان ہوچکا (۴۰) **امامیہ** یہ فرقہ کسی زمانہ تکلیف کا خالی امام فاطمی سے نہین جانتا (۴۱) **حسنیہ**
یہ فرقہ بعد حضرت مرتضیٰؓ حضرت حسنؓ مجتبیٰ کو بعد اونکے حسن مثنیٰ کو انکو مثلث آل محمد بہی کہتے ہین بعد اونکے
اونکے فرزند عبد اللہ کو امام جانتے ہین اور وہ جہگڑا کہ فیمابین عبد اللہ اور امام جعفر صادق کے ہوا کتب
ابواب الجنان مین موجود ہے بعد اونکے اونکے فرزند محمد کو کہ ملقب بنفس زکیہ تہے بعد اونکے اونکی بہائی
ابراہیم بن عبد اللہ کو ان دونون بہائیون نے منصور دوانقی پر خروج کیا تہا اور خلائق کو اپنی طرف دعوت کی
اور بعد جدال و قتال سخت کے امر منصور کے ہاتہون سے شہید ہوئی (۴۲) **نفسیہ** یہ فرقہ اعتقاد رکہتا ہے
کہ نفس زکیہ یعنی محمد بن عبد اللہ شہید نہین ہوئے بعد چند روز کے ظاہر ہونگے (۴۳) **حکمیہ** یہ فرقہ
اصحاب ہشام بن الحکم کا ہے بعد حضرت امام حسنؓ کے حضرت امام حسینؑ کی امامت کے معتقد ہین اور
بعد اونکے علی الترتیب اونکی اولاد کو امام جانتے ہین مگر خدا ئے تعالیٰ کو مجسم و مصور متصور کرتے ہین۔
کہتے ہین کہ معبود ائمہ موصوف کا جسم رکہتا ہے (۴۴) **سالمیہ** یہ فرقہ اصحاب ہشام بن سالم
جوالیقی کا ہے یہ فرقہ بالترتیب امامت کا قائل ہے مگر خدائے پاک کو بصورت انسان بتاتا ہے
(۴۵) **شیطانیہ** یہ فرقہ اصحاب محمد بن نعمان صیرفی کا ہے جسکا مشہور لقب شیطان الطاق تہا۔
امامت کا امام کاظمؑ تک اعتقاد رکہتے ہین اور خدا کو جسم و اعضا ثابت کرتے ہین (۴۶) **زراریہ** یہ فرقہ

زرارۃ بن اعین کوفی کا ہے امام جعفرؓ تک امامت کے معتقد ہین صفات ذات الٰہی کو حادث
جانتے ہین کہتے ہین کہ خدائے تعالیٰ روز ازل مین نہ علم نہ قدرت نہ سمع نہ بصر نہ حیات کچھ بھی نہ رکھتا
تھا - (۴۷) یونسیہ یہ فرقہ اصحاب یونس بن عبد الرحمٰن قمی کا ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ خدائے
تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے اوسکو فرشتے اوٹھائے ہوئے ہین (۴۸) بدائیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ خدا تعالیٰ
بعض کام خلاف مصلحت کے کرتا ہے پھر شرمندہ ہوتا ہے اسپر آیات بینات قرآنی کو جو مدح اور منقبت
اصحابؓ باصفا کی شان مین نازل ہوئین ہین قیاس کرتے ہین (۴۹) مفوضہ یہ فرقہ تین طرح پر ہے
ایک گروہ کہتا ہے خدا نے دنیا حضرت محمد رسول اللہ کو سپرد کر دی پس جو کچھ دنیا مین ہے پیدا
کردہ محمد ہے اور دوسرا گروہ معتقد ہے کہ خدا نے حضرت علیؓ کو تمام جہان کا مالک کر دیا پس
جو کچھ ہے جہان مین سب پیدا کردہ علیؓ سے ہے تیسرا گروہ کہتا ہے کہ دونون صاحب اس کام مین شریک
ہین (۵۰) باقریہ یہ فرقہ امام محمد باقرؓ کو زندہ جانتا ہے ہو حی لا یموت وھو المنتظر (۵۱) حاضریہ
یہ فرقہ بعد امام محمد باقرؓ کے اونکے فرزند احمید ذکریا کو زندہ جانتا ہے اور کہتے ہین کہ تا خروج حکم
غیب کوہ حاضر مین پوشیدہ رہینگے - (۵۲) ناوسیہ یہ فرقہ اصحاب عبد اللہؓ بن ناوس بصری
کا ہے امام جعفرؓ کے زندہ اور غائب ہونیکے معتقد ہین کہتے ہین ہو المہدی الموعود القائم المنتظر
مگر بعض اس فرقہ کے غائب ہونیکے منکر ہین اعتقاد رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ اکثر لوگون نے امام
موصوف کو بچشم خود دیکھا ہے خلوت مین (۵۳) عماریہ یہ فرقہ اصحاب عمارؓ کا ہے معتقد ہین کہ بعد
انتقال کرنے امام جعفرؓ کے اونکے صاحبزادے محمد نام امام ہوئے (۵۴) اسماعیلیہ یہ فرقہ
معتقد ہے کہ بعد امام جعفرؓ کے اون کے صاحبزادے کلان اسمٰعیلؓ نام امام ہوئے بموجب قول
امام جعفرؓ ان ھذا الامر فی الاکبر مالم یکن بہ عاہۃ (۵۵) مبارکیہ یہ فرقہ اصحاب مبارک کا ہے
معتقد ہے کہ بعد اسمٰعیلؓ اونکے صاحبزادے محمد نام امام ہین کہتے ہین ہو القائم المنتظر والمہدی
الموعود اعتقاد کرتے ہین کہ محمد بن اسمٰعیل قائم مقام آئمہ کے ہین (۵۶) باطنیہ یہ فرقہ اولاد
اسمٰعیل کو امام جانتے ہین معتقد ہین کہ عمل کتاب کا واجب ہے باطن مین نہ ظاہر یعنی صرف جی مین

خیال کرلینا صوم صلواۃ وحج وزکواۃ وغیرہ کا کافی ہے (۵۷) قرمطیہ یہ فرقہ باختلاف راویان
متبع حمدان بن قرمط کا ہے کہ بانی اس مذہب کا ہے اسمعیل بن جعفر کو خاتمۃ الائمہ وحی لایموت
کہتے ہین اور محرمات کو مباح جانتے ہین (۵۸) شمطیہ یہ فرقہ اصحاب یحیی بن ابی شمط کا ہے
معتقد ہین کہ بعد امام جعفر صادق اونکے پانچون صاحبزادے بترتیب ذیل امام ہین اوّل اسمعیلؑ
بعدہ محمد بعدہ موسیٰ کاظم بعدہ عبداللہ افطح بعدہ اسحاق (۵۹) میمونیہ یہ فرقہ اصحاب عبداللہ
بن میمون اقداح اہوازی کا ہے عمل ظاہری کتاب اللہ وسنت رسول اللہ پر کرنا حرام جانتے ہین
اور آخرت کے منکر ہین (۶۰) خلفیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ جو کچھ قرآن اور حدیث مین ہے مثل
روزہ نماز وغیرہ کے صرف اوسکے لغوی معنی سمجھ لینا چاہیئے نہ عمل کرنا اور قیامت دوزخ
وبہشت کا قطعی انکار کرتے ہین (۶۱) برقعیہ یہ فرقہ اصحاب محمد بن علی برقعی کا ہے احکام شریعت
وقیام قیامت اور بعض انبیاء علیہم السلام کی نبوت کے منکر ہین اون پر لعن کرنا واجب جانتے
ہین (۶۲) جنابیہ یہ فرقہ تبع ابو طاہر جنابی کا ہے عامل قرآن پاک وحدیث صاحب لولاک
کا قتل واجب جانتے ہین اکثر اس فرقہ کے لوگ موقع پاکر حاجیون کو قتل کیا کرتے ہین اور ہمیشہ
قسم قسم کی ایذا مسلمانون کو دیا کرتے ہین ایک مرتبہ حجر اسود کو بھی چورا لے گئے تھے تاکہ زوار زیارت
سے محروم رہین (۶۳) سبعیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ سات انبیاء رسول ہین اوّل آدمؑ دوم نوحؑ
سوم ابراہیم چہارم موسیٰ پنجم عیسیٰ ششم محمدؐ ہفتم مہدیؑ اور اعتقاد رکھتے ہین کہ درمیان دو رسولون
کے سات آدمی اور ہوا کرتے ہین کہ وہ شریعت دونون کے درمیان مین قائم رکھتے ہین چنانچہ
ازانجملہ اسمعیلؑ بن جعفر ہین کہ اونہون نے درمیان محمدؐ ومہدیؑ کے شریعت کو قائم کیا ہے ان ساتون
کا ہر زمانہ مین موجود رہنا واجب ولازم جانتے ہین ابداً (۶۴) مہدویہ یہ اسی فرقہ کے لوگ اکثر بادشاہ
ممالک مغربی کے ہوئے اور بہت کچھ تصنیفات وتالیفات بھی اس مذہب کے لوگون نے کی
ہین باین سلسلہ امامت کے قائل ہین اوّل امام اسمعیلؑ بعد اونکے اونکے فرزند محمد وصی بعد اونکے
اونکے فرزند احمد وفی بعد اونکے اونکے فرزند محمد تقی بعد اونکے اونکے فرزند عبداللہ رضی بعد

اونکے اونکے فرزند ابو القاسم عبد اللہ بعد اونکے اونکے فرزند محمد ملقب بہ مہدی بعد اونکے اونکے فرزند احمد قائم بامر اللہ بعد اونکے اسمعیل بن احمد منصور بقوۃ اللہ بعد اونکے معد بن اسمعیل معز الدین اللہ بعد اونکے ابو منصور نزار بن معد عزیز باللہ بعد اونکے ابو علی منصور بن نزار حاکم بامر اللہ بعد اونکے ابو الحسن علی بن منصور ظاہر الدین اللہ بعد اونکے معد بن علی بن منصور مستنصر باللہ بعد اسکے اسقدر دربارہ امامت مختلف الاقوال ہین کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا ہے بلکہ باہم مخالفین کے بڑا مناقشہ رہتا ہے اس فرقہ مین ایک شخص حسن نام کہ نطفہ حرام سے پیدا ہوا تہا مدعی امامت کا ہوکے اس طرح کے خطبہ پڑہا کرتا تہا کہ مین نے تم سے تکلیف شرعی معاف کی اور محرمات تم پر حلال کین جو چاہو سو کرو کچہہ گرفت نہین صرف امام وقت کی اطاعت تم پر فرض ہے اور بعد امام کے اولاد امام کی اطاعت فرض ہوگی اسیطرح سے اوسکی اولاد در اولاد کی اطاعت فرض ہوگی اسنے تمام کتب خانے اپنے آبا کے جلوادیے (۶۵) فطحیہ جسکو عماریہ بہی کہتے ہین یہ فرقہ اصحاب عبد اللہ بن عمار کا ہے عبد اللہ بن جعفر صادق کی امامت کے قائل ہین جنکا لقب افطح تہا بعد اونکے سلسلہ امامت کو ختم جانتے ہین - اس لئے کہ اونکے کوئی اولاد نہ تہی (۶۶) قطعیہ یہ فرقہ اصحاب مفضل بن عمر کا ہے امام موسیٰ کاظم کی امامت کے قائل ہین اور قطع کرتے ہین امامت کو اونکی موت کے بعد (۶۷) موسویہ یہ فرقہ امام موسیٰ کاظم کی موت وحیات مین متردد ہے اسلیے اونکی امامت مین شبہ کرتا ہے اور اونکے سلسلہ امامت کو جاری نہین جانتا ہے (۶۸) ممطوریہ یہ فرقہ قائل امامت موسیٰ کاظم کا ہے اور اونکو حی لا یموت و مہدی موعود جانتا ہے اس فرقہ کا لقب ممطوریہ اس سبب سے ہوا کہ ایک مرتبہ اس فرقہ کو فرقہ قطعیہ کے لوگون سے اتفاق مناظرہ کا پڑا یونس بن عبد الرحمن رئیس قطعیہ نے کہا انتم اھون عندنا من الکلاب الممطورۃ اوسوقت سے یہ فرقہ ملقب بلقب ممطوریہ ہوا (۶۹) رجعیہ یہ فرقہ امام موسیٰ کاظم کو مردہ جانتا ہے مگر پہر رجعت کا یعنی اونکے دوبارہ زندہ ہونے کا منتظر و معتقد ہے (۷۰) احمدیہ یہ فرقہ بعد موت امام موسیٰ کاظم کی امامت احمد بن موسیٰ کاظم کے معتقد ہین (۷۱) اثنا عشریہ یہ فرقہ دوازدہ آئمہ کی امامت کا قائل ہے اور منکر فضائل اصحاب و ازواج رسول اللہ کا یہ فرقہ مثل فرقہ امامیہ کے

تمام فرقوں کا عیب پوشں ہے جب کسی فرقہ کو فرقوں مذکورہ سے مناظرہ یا مباحثہ کا اتفاق پڑتا ہی
تو اسی فرقہ مین پناہ گزین ہوتا ہے (۷۲) جعفریہ یہ فرقہ بعد حسن عسکری کے اونکے بھائی امام جعفر
بن علی کی امامت کا قائل ہے اور قول مہدی کا منکر ہے یہ سب بہتر فرقے ہوئے اور ایک فرقہ
ناجیہ ملاکر کل تہتر فرقے ہوئے بموجب حدیث شریف کے حدیث ان بنی اسرائیل تفرقت
علی اثنین وسبعین ملة وستفرق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة
قالوا ما هی یا رسول الله قال الذی انا علیه واصحابی ترجمہ تحقیق بنی اسرائیل بہتر فرقے ہوگئے
اور میری امت مین تہتر فرقے ہونگے سب دوزخی ہونگے مگر ایک فرقہ پوچھا حضار نے کہ یا رسول اللہ
وہ کون لوگ ہین فرمایا جسپر مین ہون اور میرے اصحاب حدیث ثنتان وسبعون فی النار
وواحدة فی الجنة وهی الجماعة ترجمہ بہتر فرقے دوزخ مین ہونگے اور ایک بہشت مین اور
وہ جماعت ہے یعنی اہلسنت والجماعت چنانچہ مطابق اسی حدیث کے ایک روایت نہج البلاغت
مین جو شیعون کی بڑی مستند کتاب ہے جناب امیر سے منقول ہے والزموا السواد الاعظم
فان ید الله علی الجماعة وایاکم والفرقة فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ
من الغنم للذئب ترجمہ اور لازم پکڑو تم جماعت کلان تر کو بالتحقیق ہاتھ اللہ کا اوپر سر جماعت
کے ہے اور دور رہو تم جدائی سے پس ایک طرف پڑو گے تم آدمیون سے حصہ شیطان کا جیسا
دور پڑا ہے حصہ بھیڑون سے بھیڑئے کا یہ روایت شیعون کی متواتر و صحیح ہے اور شرح
نہج البلاغت مین یہ عبارت نسبت حضرت معاویہ کے جناب امیر سے منقول ہے ماکنت
الا رجلا من المهاجرین اوردت کما اوردوا واصدرت کما اصدروا وما کان الله
لیجمعهم علی الضلال ترجمہ نہ تہا مین مگر ایک آدمی مہاجرین مین سے در آیا مین جیسا کہ در آئے
اور پھرا مین جیسا کہ پھرے اور خدا انہین جمع کریگا اونہون کو گمراہی پر دیکھو جناب امیر کے بھی دو
قول سے فرقہ سنت جماعت ہی کے ناجی ہونے کی بوجہ احسن تصدیق ہوتی ہے الحمد للہ
ثم الحمد للہ اب وہ مسائل ناروا جو شیعون مین بکثرت شائع و ذائع ہین اور اون پر اونکو گونہ

خلاصہ شرح النہج ... سطر ۱۵ ... نقل مین آئے ... ابن ابی الحدید ... کے یہ عبارت مرقوم ... ہیں ... ناجی ... تعالیٰ ... سورہ انعام ... تنبیہ ...

نازسے اونہون کی ہی معتبر کتابون سے انتخاب کرکے ہدیہ ناظرین با تمکین کرتا ہون تا کہ بنظر عبرت ملاحظہ فرماوین۔

مجملاً ذکر مسائل شیعان پاک کا

مسئلہ حق الیقین کے ۱۶ باب ۱۹ فصل مین خلفاء راشدینؓ و عائشہ صدیقہؓ و حفصہ مکرمہ و حضرت طلحہؓ و زبیرؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نسبت لعن کرنا واجب لکہا ہے حالانکہ رسول اللہ نے دشمن خدا ابوجہل کو بہی باوجودیکہ آپ کو اوس سے ازحد تکلیف و ایذا پہونچی تہی کبہی نہین لعن کی اور نہ کبہی کسی کو جناب امیرؓ نے طعن کی مجالس المومنین کی مجلس اوّل مین مرقوم ہے کہ لعن بر خلفاء ثلثہؓ واجب نیست اگرچہ جاہلان شیعہ حکم بوجوب کنند سخن ایشان معتبر نیست اور اسی موقع پر یہ روایت بہی نقل کی ہے کہ عائشہؓ از حرب امیرؓ توبہ کرد بریں تقدیر لعن حضرت صدیقہؓ سے قطعی ممانعت کی ہے اور مصباح الشریعت کے باب معرفت مین قول حضرت امامؑ صادق یون منقول ہے کہ بگذارید الیقین را از شک و جرأت نکنید بر اعتقاد زور و بہتان در حق اصحابؓ خیر الانام و اعتقاد دارید محبت آنہا و بیان کنید فضائل آنہا اور جامع الاخبار کے باب نہم مین ہے قال النبی صلعم من سب اصحابی فقد کفر ترجمہ فرمایا نبی صلعم نے جسنے برا کہا میرے اصحابؓ کو پس تحقیق وہ کافر ہو گیا الحمد للہ کہ یہی اعتقاد ہے اہلسنت کا تمام اصحابؓ خیر الانام کے ساتھ اگر اس مقام پر کوئی شیعہ کہے کہ امیر معاویہ نے حضرت علیؓ کے مقابلہ مین خطا کی یا نہین تو ہم کہین بلاشک حضرت معاویہ سے بمقابلہ حضرت علیؓ کے خطاء اجتہادی واقع ہوئی چونکہ قبل از مرض الموت حضرت معاویہ کا توبہ کرنا معتبر تواریخون سے ثابت ہے لہذا ہم حضرت معاویہؓ کے ساتھ بہی گمان نیک رکھتے ہین کیونکہ ابہی تک توبہ کے دروازے بند نہین ہین اس مقام پر ہم ایک صحیح اور سندی

روایت شیعون کی معتبر کتاب سے لکہتے ہین چنانچہ اوس تفسیر مین جسکو شیعہ حسن عسکری کی طرف
نسبت کرتے ہین یہ روایت موجود ہے اِنّ اللہ اوحیٰ الی آدم لیفیض علیٰ کل واحد
من محبی محمد و آل محمد و اصحاب محمد مالو قسمت علیٰ کل عدد ما خلق اللہ من طول الدہر
الی آخرہ و کانوا کفارا لاداہم الی عاقبت محمودۃ و ایمان اللہ حتی یستحقوا بہ الجنۃ
وان رجلا من یبغض آل محمد و اصحابہ او واحدا منہم یعذب اللہ عذابا لو قسم علی مثل
خلق اللہ لاہلکہم اجمعین ترجمہ تحقیق وحی کی اللہ تعالیٰ نے آدم کیطرف یہ کہ البتہ محمد
اور آل محمد اور اصحاب محمد کے دوستون سے ہر ایک کو اس قدر فیض دیگا اگر اسکو ساری مخلوق
پر جسکو اللہ تعالیٰ نے ابتدا زمانہ سے انتہا تک پیدا کیا ہے اور وہ سب کافر ہون تقسیم کرین
البتہ اونکو عاقبت نیک اور ایمان کو پہونچا وے تاکہ اوسکے سبب سے جنت کے مستحق ہو جاوین
اور البتہ جو دشمنی رکہتا ہے آل محمد اور اصحاب محمد سے یا ایک سے بہی اون مین سے البتہ عذاب
کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ اوس قدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی برابر تقسیم کرین تو سب کو ہلاک کر دے فقط
دیکہو شیعو حضرت امام حسن عسکری کی روایت سے صاف ظاہر ہوگیا کہ محبت آل اور اصحاب کی برابر
رکہنا ضرور ہے اور بغض اور دشمنی دونون مین سے ایک کے بہی باعث ہلاکت کا ہے ۔
اسی لئے امام صاحب نے مقام محبت مین او واحدا منہم نہ فرمایا بلکہ مقام بغض مین کلمہ واحدا منہم
کو بڑہایا تاکہ اہل ایمان کو معلوم ہو جاوے کہ محبت سب کی ہی رکہنا چاہیے چنانچہ یہی مذہب
ہمارا ہے اور اون مین سے ایک کی بہی دشمنی سبب عذاب کا ہے چنانچہ یہی مذہب خاص محبان
اہلبیت کا ہے مسئلہ شیعون کے نزدیک متعہ سے بڑہکر کوئی عبادت نہین ہے اس لئے کہ
ثواب اس عبادت کے بگمان شیعان پاک صوم و صلواۃ اور حج و زکواۃ سے بہی بہت زیادہ ہین
اور اس بارے مین کتب معتبر شیعون مین بکثرت اقوال مختلفہ مرقوم ہین مشتے نمونہ از خروارے
چندروایت لکہی جاتی ہین - اوّل خلاصۃ المنہج کے شروع جزو پنجم مین بہ تفسیر آیۂ کریمہ
فما استمتعتم بہ منہن کے لکہا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جو شخص دنیا سے جاوے

عہ گر قبول افتد زہے عز و شرف ✦

اور اوس نے متعہ نکیا ہو وہ قیامت کے دن بد منظر اور بد ہیبت اوٹھیگا مانند اوس آدمی کے کہ نکٹا ہو دوم اسی کتاب مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو کوئی ایک بار متعہ کرے درجہ حسینؑ کا پاوے اور جو دو بار متعہ کرے درجہ حسنؑ کا پاوے اور جو تین بار متعہ کرے درجہ علیؑ کا پاوے اور جو کوئی چار بار متعہ کرے میرا درجہ پاوے پھر فرمایا کہ جب مرد فاعل و مفعول متعہ کر کے باہم بیٹھتے ہین اون پر فرشتے نازل ہوتے ہین اور اونکی پاسبانی کرتے ہین یہانتک کہ وہ اپنا جلسہ برخاست کرین اور جو کچھہ کہ باہم گفتگو کرتے ہین وہ کلمات تہلیل و تسبیح بجلاتے ہین اور جب ایک دوسرے کا ہاتھہ پکڑین تمام گناہ اونگلیون کی پورون سے نکل پڑتے ہین اور جب ایک دوسرے کا بوسہ لین حق تعالی ہر بوسہ پر ثواب حج و عمرہ کا لکھہ دیتا ہے اور جب خلوت کرین تو ہر لذت و شہوت پر حسنات پاوین مانند کوہاے بلند کے اور جب فارغ ہو کر غسل کے واسطے مشغول ہون خداے تعالے فرشتون سے فرماتا ہے کہ دیکھو میرے ان بندون کو کہ یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ مین انکا پروردگار ہون گواہ ہوجاؤ کہ مینے قطعی انکو بخشدیا اور جو پانی کہ بالون سے ٹپکتا ہے ہر ایک بال پر نیکی لکھی جاتی ہے اور برائی دور کیجاتی ہے اور وہی درجہ بلند ہوتے ہین پس امیر المومنینؑ اوٹھے اور کہا یا رسول اللہ ایسے شخص کی جزا کیا ہے فرمایا کہ جب مرد ممتع و عورت متمتعہ غسل سے فارغ ہوتے ہین اونہون کے ہر ایک قطرہ آب غسل سے اللہ تعالی فرشتے پیدا کرتا ہے اور وہ اوسکی تسبیح و تقدیس کرتے ہین اور ثواب اوسکا فاعل و مفعول کے واسطے قیامت تک ہوتا ہے سوم اسی کتاب مین ہے کہ ایک دن رسول خدا اوٹھے اور بہت بڑا خطبہ پڑھا بعد اوسکے فرمایا کہ اے آدمیون جانو کہ اسد میرے پاس بھائی

جبرئیل علیہ السلام ایک تحفہ پروردگار سے لائے وہ متعہ ہے مومنہ عورات کا مجھسے پہلے یہ تحفہ
کسی پیغمبر کو عطا نہین ہوا پھر فرمایا کہ کوئی اہل مجلس سے ہے کہ میری مخالفت کرکے اوسکو باطل
کرے بسبب بغض کے میرے ساتھ پس مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اہل دوزخ سے ہے لعنت
خدا کی اوسپر جو مخالفت میری کرے گویا کہ اوس نے انکار نبوت میری کا کیا اور جسنے انکار نبوت
کا کیا اوس نے انکار خدا کا کیا وہ دوزخی ہے اس موضوعات بے اصل سے مطلب شیعون
کا نسبت حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت و منافقت کا ثابت کرنا ہے نعوذ باللہ
چہارم تہذیب الاحکام کی کتاب النکاح مین ہے کہ جو کچھہ عورت ممتوعہ کو دیا جاتا ہے اجرت ہی
کقولہ تعالیٰ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ اسکو عوام خرچی کہتے ہین پنجم اسی کتاب مین ہے کہ تعداد
اجرت اور تعین ایام کی طرفین کی رضامندی پر موقوف ہے قال امیر المومنین لا یکون متمتعہ
الا بامرین باجل مسمی واجر مسمی ششم استبصار کے ۲ باب مین ہے کہ فاحشہ
عورت سے بھی متعہ جائز ہے سُئل عمار وانا عندہ من الرجل یتزوج الفاجرة متعہ قال
لا باس بہ ہفتم اسی کتاب کے باب یجوز الجمع بین اکثر من اربعة فی المتعة زرارہ سے
منقول ہے کہ چاہو جتنی عورتون سے متعہ کرلو جائز ہے فالقلت ما یحل من المتعة قال کم شئت
ہشتم تہذیب الاحکام کی کتاب النکاح مین ہے کہ متعہ مین ضرورت اشتہار اور اعلان کی نہین
ہے ولیس فی المتعة اشتہار والاعلان نہم اسی کتاب کے باب شرط ثبوت متعہ مین
ہے کہ متعہ سے جو اولاد ہو اوسکو حق وراثت نہین پہونچتا ہے الا لزمہ فی المتعة نفی التوارث
وانما یحتاج ثبوت الموارثة الی الشرط دہم استبصار کی کتاب الحدود باب ما یحصن مین ہر
عورت ممتوعہ کو پردہ کی قید نہ لگائی جاوے مطلق العنان ہونا چاہیئے فلو کانت عندہ
امرأة متعة تحصنہ قال لا انما ہو علی شئ الدائم عندہ یازدہم تہذیب الاحکام کی
کتاب النکاح مین زرارہ وابی جعفر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنا متعہ کیا کسی مرد سے
پھر دوسرے سے پھر تیسرے سے پھر اوسی سے جس سے کہ پہلے متعہ کیا تھا غرضکہ مکرر

سے کر متعہ کر لینا جائز ہے دوازدہم مختصر نافع کے باب النکاح مین ہے کہ متعہ مین طلاق
ولعان ظہار نہین ہے سیزدہم استبصار مین ہے کہ متعہ کی عدت یکماہ ۵ یوم کی ہے۔
چہاردہم مصائب النواصب کے چند رابعہ طائفہ ساوس عشر مین ہے کہ متعہ دوری بہی جائز
ہے یعنی چند آدمی باہم متفق ہوکر ایک عورت سے متعہ کرین اور اپنی اپنی باری سے تاختم میعاد
اوس سے صحبت کرتے رہین درست ہے مگر یہ حکم خاص اوس عورت کے واسطے ہے جسکا
حیض بند ہوگیا ہو پانزدہم جامع عباسی کے باب ۱ مطلب اول مین ہے کہ متعہ مین جماع کی باریان
ٹھہرا لینا کہ اتنی مرتبہ صحبت کرینگے جائز ہے الخ اسیطرح سے بہت کچہہ روایات مخالف نصوص
قرآنی کتب شیعون مین مرقوم ہین اس مختصر مین گنجایش بیان کی نہین ہے جواب اگرچہ یہ تمام
خیالات واہیات شیعون کے جو درباب متعہ کے رکہتے ہین آیہ تزویج فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ
مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ سے باطل ہوتے ہین مگر ہم اسکا جواب شیعون کی معتبر کتابون ہی
سے ثبت کرتے ہین اول من لا یحضرہ الفقیہ کے کتاب النکاح باب المتعہ مین ہے عن
ابی عبداللہ سال فی الرجل یتزوج باکرۃ متعۃ قال العیب الی اہلہا یعنی باکرہ کے
ساتہ متعہ کرنا اوس کے خاندان کو بٹا لگاتا ہے اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ متعہ دراصل
برا ہے اگر برا نہوتا تو باکرہ کے ساتہ متعہ کرنا کیون عیب ہوتا اور کیون اوسکے خاندان کو دہبا لگاتا
دوم خلاصۃ المنہج ۲ جزو تفسیر آیہ کریمہ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ مین لکہا ہے باید
کہ غرض اصلی از مباشرت طلب بقاء نسل باشد نہ مجرد لذت شہوت چہ حکمت است از خلق شہوت
و مشروعیت نکاح ولہاست الخ اس تفسیر کی ہی سیاق عبارت سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ مشروعیت
نکاح کی نبص قرآنی بقاء نسل و اولاد کے لئے ہے نہ فقط واسطے حظ نفس کے اور متعہ مین سوائے
حظ نفس کے کہ یقیناً زنا ہے کوئی فائدہ متصور نہین ہوتا ہے سوم بڑا تعجب ہے کہ جب متعہ مین ایسے
فضائل تہے کہ ادنیٰ سے مومن کو اعلیٰ درجہ کو پہنچا وے حتیٰ کہ خاتم المرسلین کے ہمرتبہ ہوجاوے
و ائمۂ طاہرین اور اونکی اولاد مکرمین ایسی نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ سے محروم رہین کتب سیر مین

مرقوم ہے کہ حضرت امام حسنؓ اکثر نکاح کرتے پھر طلاق دیدیتے حضرت علیؓ آدمیون کو منع فرماتے کہ
کوئی اپنی لڑکی کا حسنؓ کے ساتھہ نکاح نکرے کیونکہ وہ طلاق دیدیتے ہین چنانچہ مجالس المومنین کی
مجلس دوم مین مسطور ہے کہ اگر متعہ روا بودے امامؑ برحق چرا التفات بنکاح وطلاق فرمودے اس
دلیل سے بھی ثابت ہوا کہ متعہ قطعی حرام ہے اگر حرام نہوتا تو امامؑ صاحب کیون نکاح کرتے اور
کیون طلاق دیتے متعہ مین تو بہت کچھہ آسانی تھی چہارم بروایات مستندہ صحاح ستہ اہل سنت کے
ثابت ہے کہ رسول اللہ نے بعد دینے اجازت تین روز کے جنگ اوطاس مین متعہ کو قیامت
تک کے لئے حرام فرمایا جس کسی کو یہ حکم پہونچا عامل ہوا اور جسکو نہ پہونچا جاہل رہا چنانچہ بسبب لاعلمی
کے اکثر جگہون مین یہ امر شنیع شائع تھا جب زمانہ خلافت حضرت امیر المومنین عمرؓ رضی اللہ
عنہ کا پہونچا آپنے سنا کہ بعض جگہہ رسم متعہ کی مروج ہے پس آپنے تہدیداً وتنبیہاً فرمایا کہ
رسول برحق نے متعہ کو قطعی حرام کیا ہے جو کوئی آیندہ مرتکب اس خباثت کا ہوگا تو مین اوسکو
حد زنا مارونگا پھر آپنے بہت کچھہ دلائل متعہ کے حرام ہونے پر بیان فرمائے وہ کتب صحیحہ
اہل ایمان مین بکثرت مرقوم ہین جسکا جی چاہے دیکھہ لے پنجم فَمَا اسْتَمْتَعْتُم کے لغوی
معنی فائدہ گرفتن کے ہین اور اصطلاحی معنی واسطے دخول کے اور دلیل اسپر کلمہ فا کہ تعقیب
کے واسطے مدلل ہے کیونکہ تعقیب فرع ہوتا ہے اصل جملہ ماسبق کا پس جملہ سابق مین بیان
مہر ونکاح کا ہے لہذا بدلیل کلمہ فا معنی استمتعتم کے واسطے دخول کے ہوئے نہ عورتون
سے متعہ کرنے کے چنانچہ شیعون کی معتبر تفسیر مجمع البیان مین بھی یہی معنی لکھے ہین مگر شیعہ
اپنے حظ نفس کے واسطے فما استمتعتم کے معنی عورتون سے متعہ کے لیتے ہین اور کسی
مقام پر تمام کلام الٰہی مین فما استمتعتم کے معنی متعہ کے استعمال نہین کرتے ہین جیسے
فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِم فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُم كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِم وغیرہ
مین اسکے جواب مین ہم اس آیت شریف کو پیش کرتے ہین۔ قال اللہ تعالیٰ وَالَّذِينَ هُم لِفُرُوجِهِم
حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِم أَوْ مَا مَلَكَت أَيْمَانُهُم فَإِنَّهُم غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَى

وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ترجمہ جو لوگ کہ وہ واسطے اپنی شرمگاہونکے حفاظت
کرنے والے مگر اپنی بیبیون یا وہ چیز کہ ملکیت ہے اونکے ہاتھون کی غیر ملامت کی گئی پس جسنے
زیادتی کی (یعنی سوائے زوجہ او مملوکہ زرخرید کے اور عورت سے صحبت کی) پس وہ لوگ حد سے
گذرنے والے ہین شیعون کو چاہیئے کہ اس آیت کو ناسخ آیہ فما استمتعتم کا سمجھین کیونکہ حفاظت
شرمگاہونکی بغیر نکاح ممکن نہین ہے اور مشروعیت نکاح کی چند شرائط مشروط ہوتی ہے اوّل چار
عورتون سے زیادہ نکاح کرنا حرام ہو دوم اولاد کو وراثت ترکہ ضرور ملے سوم زمانہ عدت تین حیض
گذرنے سے کم نہو چہارم ظہار و لعان و ایلاء و اطلاق ہوسکتا ہو پنجم پابند پردہ نشینی کی ہو
ششم عورت ایک مرد سے زیادہ شوہر نہین کرسکتی ہے حائضہ ہو یا غیر حائضہ ہفتم عورت
تازیست بغیر طلاق مرد سے جدا نہین ہوسکتی ہے ہشتم نکاح مین جواز باکرہ وغیر باکرہ
باعث افتخار خاندان ہو نہ باعث عیب کا نہم زوجہ پر اطاعت و توقیر و حفاظت حقوق زوج کے لازمی
ہون دائماً دہم زوج پر رعایت حقوق زوجہ کے بھی مثل کھانا کپڑا دینے مدامی لازمی ہو فرضاً علی ہذا القیاس
اسی طرح سے بہت سے شرائط نکاح کے بنص قرآنی ثابت ہین اور متعہ مین تمام شرائط برعکس نصوص
فرقانی ہین اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ متعہ حقیقت مین زنا ہے کیونکہ متعہ اور زنا اور اجرت اور
خرچی مین ذرہ برابر فرق نہین پایا جاتا ہے چنانچہ شیعونکی کتاب احقاق الحق کے بیان حد زنا مین
اجازت متعہ بالوطی کو باطل لکہا ہے اور منع فرمانا رسول مقبول کا متعہ کو صحیح حدیثون سے ثابت ہے
چنانچہ استبصار کے باب تحلیل متعہ مین یہ حدیث حضرت علیؓ سے منقول ہے قال حرم رسول اللہ
لحوم الحمر الاهلية ونكاح المتعة ترجمہ کہا حضرت علیؓ نے حرام کیا رسول اللہ نے گوشت گدہ
گدہے کا اور نکاح متعہ کا لیکن اس حدیث کو راوی نے تقیہ پر محمول کیا ہے مگر سیاق عبارت سے
یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقیہ رسول اللہ کا ہے یا راوی کا یہ طرہ بھی خالی ابلہ فریبی سے نہین ہے
کیونکہ حضرت علیؓ و حضرت عمرؓ کے مشورے مین اکثر شریک رہتے تھے اور اونکے ہر حال مین ممد و
معاون ہوتے تھے پس راوی نے اس خیال سے تقیہ کی قید لگائی کہ کہین حضرت علیؓ کی روایت

حضرت عمرؓ کی رائے سے نہ مطابقت وموافقت کرجاوے اور سب سے بڑھکر ہماری یہ حجت
لاجواب ہے کہ حضرت امیرؑ نے کیون نہ اپنے زمانہ خلافت مین متعہ جاری کیا اور کیون نہ حضرت
امام حسنؑ نے اپنے زمانہ خلافت مین حکم جواز کا دیا اور کتاب فقہ الرضا مین یہ حدیث مرقوم ہے۔
اعلم یا اخی انی سئلت الامام علیہ السلام عن المتعۃ فقلت جعلت روحی فداک روی
جدک امیر المومنین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلل المتعۃ یوم فتح مکۃ وحرمہا
عام خیبر ونھی عنہا فقال صدقوا فی الروایات انہا اللہ منھیۃ حرام مامور بہا
الا انہم غلطوا فی وجوہ الحدیث الی ان قال وانما حللہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لشباب العرب کانوا معہ فشکوا الیہ عزوبتہم فاطلق ولامثالہم فی تلک الحالات کیلا
یقیموا فی الحرام واما من تمتع وھو قادر علی التزویج او علی شری الامۃ وھو بالحضرۃ
او مقیما فی مصر من امصار من غیر ان عاج ولا اختلاف من بلد الی بلد فقد تعدی علی حرم
المسلمین واستباح لنفسہ ما قد حرم اللہ علیہ من فروج الحرائر بغیر ما قد امر اللہ فی
کتابہ واللہ یقول ومن یتعد حدود اللہ فاولئک ھم الظالمون وقال فقد ظلم نفسہ یا
بنی بالمتعۃ الا عند الاضطرار والضرورۃ المضطرۃ فمن امکن لہ غیرہا فلیس لہ
ان یتمتع ومثلہا مثل قول اللہ تبارک وتعالی حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر
الی قولہ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ ان اللہ غفور الرحیم ترجمہ راوی کہتا ہے کہ ای
برادر پوچھا مین نے امام رضا علیہ السلام سے کہ اے حضرت روح میری آپ پر قربان یہ فرمائے
کہ متعہ کی نسبت آپ کیا فرماتے ہین کہ روایت کیا ہے آپکے دادا امیر المومنینؑ علی علیہ السلام
نے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کیا متعہ کو فتح مکہ کے روز اور حرام کیا خیبر مین
اور ممنوع کر دیا اوسکو امام نے کہا سچ فرمایا امیر المومنینؑ نے خدا کی قسم متعہ حرام ہے البتہ اجازت
دیگئی تھی قبل مین پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حلال نہین
فرمایا تھا مگر جوانان عرب کے واسطے کہ جو مسافرت مین رسول خدا کے ساتھ موجود تھے اور شکایت

اپنی تکلیف کی کرتے تہے پس رسُول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اجازت متعہ کی نہین دی مگر ایسے
لوگون کے واسطے تاکہ حرام سے بچین لیکن جس شخص نے متعہ کیا اوس حالت مین کہ قادر ہے نکاح
پر یا خرید نے لونڈی پر یا اپنے مکان پر موجود ہے یا کسی شہر مین مقیم ہے پس بیشک اوس نے
مباح کیا اپنے نفس پر اوس چیز کو جسکو حرام کیا خدا تعالیٰ نے اوسکے واسطے اور فرمایا خدا تعالیٰ نے
جس شخص نے تجاوز کیا اللہ کی حدّون سے داخل ہوا وہ ظالمین مین اسے بیٹے میرے نہین تہا
جواز متعہ کا مگر وقت اضطرار اور ضرورت کے جیسا کہ جائز ہے وقت ضرورت کے گوشت سوئر کا اور مردا
اور خون دیکھو اس حدیث سے بہی متعہ قطعی حرام ثابت ہوا اور مستند کتاب محاسن برقی شیعہ مین یہ حدیث
مرقوم ہے قال لابن عباس انّك رجل تائۃ انّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نهی عن المتعۃ
ترجمہ فرمایا امیر المومنینؑ نے واسطے ابن عباسؓ کے کہ بالتحقیق تو ایک مرد عیاش ہے تحقیق
رسُول اللہ نے منع کر دیا ہے متعہ سے ۔ دیکھو اگر متعہ حرام نہوتا تو جناب امیرؑ ابن عباسؓ کے
حلال کہنے پر کیون خفا ہوتے اور کیون اونکو عیاش کہتے تحفۃ المؤمنین سے یہ دونون حدیثین
نقل کی گئین **نقل ملیح** تذکرۃ الغوثیہ مین میان غوث علی شاہ صاحب صوفی سیّاح تحریر فرماتے
ہین کہ مین اتفاق سے لکھنؤ پہونچا وہان اکثر لوگ میرے پاس آتے تہے از انجملہ ایک نوجوان
کسی شیعہ صاحب کا صاحبزادہ بہی روزمرّہ اپنے معمولی وقت پر آیا کرتا تہا اوسکو مجھ سے حسن عقیدت
تہی اور مجھکو بہی اوس سعید ازلی سے گونہ محبت اتفاق سے وہ حمیدہ خصال تین روز تک میرے
پاس نہ آیا بسا اوقات مجھکو بہی اوسکا خیال رہتا تہا ناگہان چوتہے روز وہ سعادت اندیش خود ہی آنکلا
جب مین نے اوس سے سبب دریافت کیا اوس نے خوش ہوکر یہ جواب دیا کہ حضرت شاہ صاحب
بندہ کی شادی ہے بفضل خدا صورت خانہ آبادی ہے جب سے غیر حاضر ہوا ہون مائیون بیٹہا
ہون اوبٹنا ملوایا جاتا ہے تیل چڑہایا جاتا ہے پرسون ساچق کی رسوم تہی کل حنا بندی کی دہوم
آج منڈوا ہے اور کل برات جناب کا بہی اس کار خیر مین شریک ہونا عین ثواب بلکہ سراسر برکت ہوگا
مین نے جب از بس مصر دیکہا ناچار اوس سعادتمند سے اقرار کر لیا کہ فقیر ضرور ہی شامل ہوگا

دوسرے دن اوسکے والد بزرگوار تشریف لائے اور فرمایا کہ قبلہ جلد چلیئے نوشہ معہ برات
کے دولہن کے دروازہ پر پہونچا مین حسب وعدہ اوسیدم میر صاحب کے ہمراہ ہولیا جب
جلسۂ برات مین داخل ہوا دیکھا کہ صیغہ کی تیاریان ہو رہی ہین دست راست کیطرف مجتہد صاحب
ماشاء اللہ کتاب الصیغہ والاجرت کھولے ہوئے استخارہ دیکھکر سعد اکبر کی ساعت بتا رہے تھے
اور دست چپ کی سمت وکیل وشاہد حساب وکتاب اجرت (یعنی مہر معجل کا) لگا رہے تھے جب ان
ضروری امورات سے فراغت پائی صیغہ کا آغاز ہوا اسی اثنا مین دولہن عزیزہ کی آتون جی معظمہ مکرمہ
پارسا عفیفہ خاص عصمت سرا سے نکلکر محل محفل مین جلوہ گر ہوئین اور بصد ناز ونیاز زبان صدق
ترجمان سے فرمایا کہ یا ایہا المومنین اس موقع پر لونڈی کو کچھ امر حق عرض کرنا ہے ذرا دو بدو آنکھ
ملائیے اور امر مشروع ومستحسن کے جان ودل سے سننے پر کان لگائیے حاضرین جلسہ سنتے
ہی اس بات کے ہکا بکا رہگئے بعض گستاخ دست بستہ عرض کی کہ آتون جی صاحبہ
مخدومہ ارشاد کیجئے کہ آپکا عندیہ دلی کیا ہے آتون جی نے فرمایا کہ وہ نوید میمون جاوید یہ ہے۔ کہ
بطفیل مولی مشکلکشا علیؑ اس دوشیزہ ناکدخدا عفیفہ پارسا کو کہ جسکا اسم عقد صیغہ باندہا جاتا ہے
پانچ مہینے کا حمل ہے کوئی بیدین اوسکو حرام پر محمول نکرے اس مومنہ صالحہ نے بسبب
غلبۂ الشباب جنون دنیز بنظر ثواب بحساب المثناۓ مسنون کے اپنا متعہ بمجانی اجرت فی سبیل اللہ ایک
خوشرو نوجوان چست وچالاک مومن پاک سے کر لیا تھا قضا عند اللہ یہ نونہال گلشن امید ثمرۂ حلال
وطیبہ سے بارور ہوگئی اب ببرکت امام ضامن ثامن نوشہ کے پدر بزرگوار کو ایک تقریب مین دو
مبارکباد ہین۔ ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ سنتے ہی اس گل دیگر شگفت کے کل
مومنین صورت تصویر معطل سکوت مین رہ گئے اس خیال سے کہ اگر کچھ چون وچرا کرین تو اصول
دین مین بٹا لگتا ہے بلکہ الزام مخالفت آیۂ کریمہ فَمَا استَمتَعتُم کا لازم آتا ہے مگر نوشہ کی رگ غیرت
حرکت مین آئی سنتے ہی اس خبر وحشت اثر کے ندامت سے عرق عرق ہوگیا فوراً سہرہ کنگن توڑ مروڑ
کٹار پھینک جامہ مقنعہ پھاڑ طرہ کلغی پٹک صورت دیوانگان بری بجواب مرید محفل رشک سے فوراً

سے اوٹھکر باہر جا کھڑا ہوا جب اوسکے والد ماجد نے اپنے نور چشم سرور دل کی یہ حالت دیکھی فرمایا کہ اے طفلک نادان یہ کیا حماقت ہے کہ تو خیر کو شر سے بدلتا ہے اور حق کو چھوڑ کر باطل کی پیروی کرتا ہے لڑکے غیرت مند بیدار بخت نے جواب دیا کہ لعنت ہے اس مذہب باطل پر جو شر کا نام خیر رکہین اور حرام کام کو حلال کہین باپ نے عتاب کر کے کہا کہ اے احمق کیا تو سنی ناجی ہو گیا لڑکے نے بیتاب ہو کر جواب دیا کہ پہلے تو نہ تہا مگر الحمد للہ اب بالیقین بفضل رب العالمین بے شک و شبہ اہل سنت والجماعت ہو گیا یہ کہا اور وہان سے امام غائب کیطرح غفرو ہوا تمام اہل برات بہی یہ کیفیت عجیبہ مشاہدہ کر کے چھو ہو گئے ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ؎ روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد ؛ شاہ صاحب ممدوح فرماتے ہین کہ مین یہ تماشا دیکھکر اپنے جی مین نہایت ہی پریشان ہوا اور اپنے کئے ہوئے پر پشیمان چند روز بعد وہ سعادت نشان پہر میرے پاس بصدق ارادت آیا و بتصدیق دل و اقرار زبان کلمہ طیبہ پڑہکر مذہب حقہ اہلسنت پر ایمان کامل لایا ؎ بیت ؎ چاہتا ہے جسکو بلاتا ہے یون ؛ شربت اسلام پلاتا ہے یون ؛ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُہُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ غرضکہ شیعہ لوگ اس گمان سے کہ متعہ بمشورہ حضرت فاروق منع کیا گیا ہے بہت کچھہ ساعی ہین کہ حتی الوسع رسم فواحش کے مومنین اور مومنات مین جاری ہو تاکہ مخالفت راسئے جہان آرائے امیر المؤمنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے بدستیات کا فسق و فجور مومنین اور مومنات کا بہاری ہوا اس وساوس شیطانی و ہواجس نفسانی نے شیعون مین بدرجہ ترقی حاصل کی ہے کہ ایسی ویسی عورت اور مرد کا تو ذکر ہی کیا ہے بلکہ بڑے بڑے مجتہد العصر اس بلا مین مبتلا رہتے ہین نعوذ باللہ من شر انفسہم مسئلہ شیعون کے نزدیک پاؤن پر مسح کرنا جائز ہے برخلاف قول و فعل رسول اللہ صلعم کے کیونکہ آپنے بغیر قدم مبارک دہوئے ہوئے کبہی وضو نہین فرمایا اور ایسے ہی آپنے اپنے اصحاب باصفا کو تعلیم کیا اور اختلاف قرأت کا جو فیمابین ہے بسبب جہل مرکب اہل تعصب کے ہے ورنہ پاؤن کا دہونا تو بقاعدۂ صرفی بہی ثابت ہے کیونکہ بعض کے نزدیک ارجلکم مفتوح بالفتح اور بعض کے نزدیک مجرور بجر اس توجیہہ

سے بہی ارجلکم مفعول فاغسلوا کا ہے بسبب جوار جر کے اور عطف بعید کے واؤ سے بہی
ارجلکم کا مفعول فاغسلوا ہونا ثابت ہوتا ہے پس اس صورت مین پانون کا دہونا ہی فرض ٹھہرا
سوا اسکے معتبر کتب شیعہ مین پانون کا دہونا لکہا ہے اوّل استبصار کے باب وجوب المسح علی الرجلین
مین مرقوم ہے الوضوء بالمسح ولا یجب فیہ الا ذالک ومن غسل فلا باس یعنی وضو مین پانون
کا مسح واجب ہے اور جو شخص کہ پانون دہووے تو کچہ ڈر کی بات نہین اس عبارت سے صاف
ظاہر ہے کہ پانون دہونا درست ہے دوم اسی کتاب کے اسی باب مین ہے عن علی علیہ السّلام
قال جلست اتوضا فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حین ابتدات فی الوضوء فقال لی
تمضمض واستنشق واستن ثم غسلت وجہی ثلثا فقال قد یجزیک من ذالک المرتان
قال غسلت ذراعی ومسحت براسی مرتین فقال قد یجزیک من ذالک المرۃ وغسلت قدمی
فقال لی یا علی خلل بین الاصابع لا تخلل بالنار ترجمہ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہا بیٹہا مین
درآنحالیکہ وضو کرتا تہا مین پس آگئے آگے میرے رسول اللہ صلعم جسوقت کہ شروع کیا مینے
بیچ وضو کی پس فرمایا واسطے میرے غرغرہ کر اور ناک مین پانی دی اور دانت مانجہ پہر دہویا مینے منہ
اپنا تین مرتبہ پس فرمایا تحقیق کافی ہے تجہکو دو مرتبہ کہا پس دہوئی مینے دونون ہاتہ کہنیون تک
اور مسح کیا مینے سر اپنے کا دو مرتبہ پس فرمایا تحقیق کافی ہے ایک مرتبہ بہی اور دہوئی مینے دونو
پانون پس فرمایا واسطے میرے ای علیؑ خلال کر تو انگلیون کے درمیان مین نہین خلال کیجائیگی
ساتہہ آگ کے۔ جناب امیرؑ کی اس روایت سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ پانون دہونا ضروری امر ہے
پس جو منافق قول جناب امیرؑ و تعلیم حضرت رسول خدا سے منکر ہوگا وہ شقی ناری ہے یہ روایت
تقیہ پر ہرگز محمول نہین ہوسکتی ہے کیونکہ یہ خاص تعلیم حضرت رسول خدا کی ہی اور حضرت رسول خدا کا تقیہ کرنا ثابت
اسی کتاب کے باب وجوب الترتیب مین ہے ان نسیت مسح راسک حتی غسلت رجلیک
فامسح راسک ثم اغسل رجلیک یعنی مین وضو مین مسح سر کا کرنا بہول گیا یہان تک کہ
پانون بہی دہوڈالے جب یاد آئے تو مسح سر کا کرکے لا بد پہر پانون کا دہووے اس فعل کر ری

بھی بخوبی واضح ہوا کہ پانون کا دہونا یقینی ہے اور بعض شیعہ جو از راہ تعصب کے کہتے ہین کہ پانون
دہونے سے وضو نہین ہوتا ہے محض دروغ ہے مسئلہ شیعہ خلاف حکم فاغسلوا و جوہکم
کے اپنا منہ دہوتے ہین یعنی جتنا چہرہ انگشت نر و انگشت وسطہ کے درمیان مین آوے
مثل ہنود کے ایک ہاتھہ سے دہونا افضل جانتے ہین اور دست کو پیشانی ت زنخدان تک
کھینچتے ہین حالانکہ یہ فعل مخالف افعال آئمۂ ہدیٰ کے ہے کیونکہ آئمہؑ سے کبھی کسی نے اسطرح
سے اپنا چہرہ نہین دہویا مسئلہ شیعہ خلاف نص اید یکم کے ہاتھون کو کلائی کی طرف سے دہونے
کو بہتر جانتے ہین حالانکہ یہ فعل بھی اونکا محض خلاف افعال آئمہؑ کے پایا جاتا ہے ایسے مسائل کے
موضوع کرنے مین شیعون نے فائدہ مخالفت اہلسنت والجماعت کا دیکہا ہے سوائے اسکے
دوسری بات نہین ہے مسئلہ استبصار کے باب اتیان النسا فیما دون الفرج مین مرقوم ہے
سالت اباعبداللہ عن الرجل یاتی المراۃ فی دبرھا فقال لاباس یعنی مین نے پوچھا
ابا عبداللہ سے ایک مرد کا حال کہ وہ اپنی عورت کی مقعد مین داخل کرتا تھا کہا کچھ ڈر نہین اور
خلاصۃ المنہج کے ۰ اجزو مین تفسیر آیہ کریمہ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ کی اس
طرح سے لکھی ہے کہ زنان شما کشت اند پس بیائید بکشت زار خود ہرگونہ کہ خواہید خواہ روے زنان
بجانب شما باشد خواہ پشت یا غیر آن شاید لفظ غیر آن سے مراد مفسر کی دبر سے ہو کیونکہ
سوائے منہ کے اور کوئی جگہ قابل دخول نہین ہے پھر ذیل مین ایسی عبارت کے مفسر کاشانی
نے اپنا قول فیصل باین عبارت نقل کیا ہے کہ اکثر علمار امامیہ برآنند کہ مراد جواز وطی در دبر است
یعنی علمار شیعان پاک وطی در دبر کو جائز فرماتے ہین - اور استبصار مین مذکور ہے اذا اتی
الرجل المراۃ فی دبرھا ولم ینزل فلا غسل علیھما فان انزل فعلیہ الغسل ولا غسل
علیھا یعنی جس وقت داخل کرے مرد عورت کی دبر مین اور انزال نہوا پس دونون پر غسل نہین
اور اگر انزال ہوا تو مرد پر غسل ہے عورت پر غسل نہین جواب خالق اکبر نے ہیئت جماع عورت
کو مزرعہ سے تشبیہ دی ہے اور مرد کو مزارع سے اور نطفہ کو تخم سے اور اولاد کو ثمر سے سوائے

اسکے اور کوئی علت غائی متصور نہین ہوتی ہے کیونکہ کلمہ انّٰی شئتم ظرف زمانی ہے یعنی جسوقت
چاہو اپنی بیبیون سے صحبت کرو اور اگر ظرف مکانی ہے تو یون معنی ہونگے کہ جس مکان مین چاہو
اپنی بیبیون سے قربت کرو یا مراد کلمہ طیبہ سے ہیئت جماع ہے جسکو ہندی زبان مین آسن
کہتے ہین بہرحال اصلی مطلب آیہ شریف کا فرج سے ہے نہ دُبر سے چنانچہ دوسری آیت
دعوی بیدلیل شیعون کی تکذیب کرتی ہے فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ
يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ
ترجمہ کنارہ کرو تم عورتون سے حیض کی حالت مین اور نہ قریب ہو تم اونھون سے یہانتک
کہ پاک ہون پس جیدم پاک ہون پس آؤ تم اوس طور سے کہ حکم کیا تم کو خدا کے تعالی نے تحقیق
اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والون کو اور بہت دوست رکھتا ہے پاکی کرنے والون کو
اس آیت شریف سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ اگر حکم دخول فی الدُبر کا ہوتا تو حالت حیض مین کیون مردون
کو حکم تاکیدی کنارہ کشی عورتون سے ہوتا کیونکہ حیض مقعد مین نہین ہوتا غرضکہ شیعان پاک نے اپنی
حظ نفس کے واسطے مثل متعہ دخول فی الدُبر کو بھی جائز کر لیا ہے استغفر اللہ ربی من کل ذنب
واتوب الیہ مسئلہ شیعہ نوروز کو کہ دن عید مجوس کا ہے فرض ترین عیدین مومنین سے
تصور کرتے ہین حتّی کہ نماز بھی پڑھنا واجب جانتے ہین وجہ تسمیہ نوروز کی یہ ہے کہ گبران عجم نے
واسطے حظ نفس کے کہ پہلا دن بہار کا اور گذرنے آفتاب کا نقطہ معدل النہار پر اور داخل ہونے
بیت الشرف یعنی برج حمل مین بحساب شنکرات کے نوروز موضوع کیا ہے اسی دن سے شروع
سال شمسی کا ہوتا ہے حقیقت مین یہ رسم نجس مشرکان وجاہلان اہل ایران کی ہے مگر شیعون
کا اس عید پلید کے معمول مین یہ دعوی ہے کہ اسدن جناب امیرؑ نے تخت خلافت پر جلوس فرمایا
ہے اسلئے یہ عید کرتے ہین جواب اگر یہ عمل صحیح ہے تو شمار یوم ولادت و یوم معراج
و یوم وفات سید العالمینؐ و یوم ولادت و وفات آئمہ طاہرینؑ کا بھی اسی حساب سے چاہیے
حساب قمری کہ بنص قرآنی ثابت ہے داخل شریعت مین کرنا کیا ضرور ہے سوائے اسدن کے

کسی تاریخ اور کتاب شیعون مین حساب شمسی نہین دیکھا گیا اس سے ثابت ہوا کہ یہ فعل شیعون کا موافق فعل مجوسان ایران کے ہے مسئلہ شیعون نے ایک عید بابا شجاع بہی ایجاد کی ہے جواب حقیقت اس عید ناسعید کی یہ ہے کہ جب ابو لولو بد اطوار نے امیر المومنین حضرت عمرؓ فاروق خلیفہ برحق کو کہ ۲۸ ذوالحجہ کی تہی دغا سے شہید کیا خوف جان سے فرار ہو کر مجوسان کاشان کے پاس پناہ لیگیا مجوسان کاشان نے یہ خبر سنکر نہایت ہی خوشی کی اس لئے کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے تمام ملک عجم کو اپنی شجاع منشی سے درہم برہم کر دیا تہا اور بڑے بڑے سرداروں عجم کی بیبیون اور بچون کو ادنی ادنی عرب کا لونڈی و غلام بنا دیا تہا پس اسی خوشی مین کہ اب زمانہ خلافت حضرت فاروقؓ کا گذر گیا مجوسان کاشان نے نہم ربیع الاول کو ایک جشن ترتیب دیا شیعون نے بہی بسبب بغض قلبی کے کہ نسبت حضرت فاروقؓ کے رکہتے ہین تقلید مجوسان کی کرکے بلالحاظ اس امر کے کہ ۹ ربیع الاول باختلاف روایات تاریخ وفات سرور کائنات کی بہی ہے اسی جشن مذکور کا نام عید بابا شجاع کرکے اپنے اصول مذہب مین داخل کیا حالانکہ مصائب النواصب کے باب خامس مین یہ عبارت برخلاف عمل شیعون کے مرقوم ہے کہ بر اعمال عید مذکور علما را امیہ فتویٰ نداده اند بلکہ اجلاف آن را از پیش خود بسبیل خلاف تجویز کرده اند مسئلہ شیعہ ۲۸ ذوالحجہ کو عید غدیر کرتے ہین سبب اسکا یہ ہو کہ تاریخ مذکور کو حضرت عثمانؓ غنی نے شہادت پائی ہے پس یہ خوشی شیعون کی بسبب سستی بنیان خلافت اصحاب ثلثہ رضی اللہ عنہم کے ہے اور شیعہ کہتے ہین کہ تاریخ جلوس حضرت امیر المومنینؓ کی ہے تو ہم یہ جواب دیتے ہین کہ تاریخ تزویج حضرت زہرا بنت سید الانبیا کہ باعث افتخار حضرت شیر خداؓ کا ہے بدرجہا افضل عید غدیر سے ہے اِس تاریخ موصوفہ مین شیعہ کیون نہین عید کرتے مسئلہ عوام شیعون نے بمقابلہ جہاد کے تعزیہ داری کو اور بمقابلہ جوانمردی کے مصائب حسینؓ مین گریہ وزاری کو اور بمقابلہ مساجد اللہ کے امام باڑون کو اور بمقابلہ شادی نعمت اسلام کے غم والم و ماتم کے اکہاڑون کو اور بمقابلہ تسبیح و تہلیل کے تبرا کو اور بمقابلہ درود و تہلیل کے اہل ایمان کے حق مین بددعا کو اور بمقابلہ زیارت حرمین کے زیارت روضہ حسینؓ کو ایجاد کیا ہے جواب حالانکہ اس مخترعات بے معنی سے

بہت بڑا فساد اسلام مین پڑا ہے مسئلہ عام شیعہ تعزیہ داری وگریہ وزاری کو علامت ایمان
تصور کرتے ہین اور معاون اس بدعت سیئہ کو محبان اہلبیتؑ جانتے ہین اگر محرم مین ہجڑا کچھڑا کہلاوے
یا رنڈی شیر وشکر کا شربت پلاوے یا نقال شیرمال چکہاوے یا مسطرب حلوا ترچٹا دے اوسکو عوام
من وسلویٰ سے بڑھکر جانتے ہین اور اوسکو تبرک سمجھتے ہین حرام وحلال کی تمیز بضرور نہین ہے -
جواب ہرچند کہ تعزیہ داری کی ممانعت معتبر کتب شیعہ ہی مین موجود ہے مگر اس بدعت کو عمدہ ترین
دیگر فرائض سے جانتے ہین اوّل کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے باب نوادر مین امیر المؤمنینؑ
سے منقول ہے من جدد قبراً او مثل مثالاً فقد خرج من الاسلام یعنی فرمایا حضرت علیؓ نے
کہ جسنے از سر نو قبر بنائی یا تصویر کھینچی پس تحقیق وہ اسلام سے خارج ہوا دوم کلینی کی کتاب الحجۃ
مین حضرت زین العابدینؑ سے روایت ہے انما تحتاج المرأۃ الی النوح مثل دمعھا ولا ینبغی
لھا ان یقول ھجراً فاذا جاء اللیل فلا یوذی الملائکۃ بالنوح یعنی حاجت ہوتی ہے عورتون
کو نوحہ کی آنسوؤن کے ساتھ اور نہین لائق ہے کلمات شکایت یا کفر وغیرہ زبان پر لاوین اور جبوقت
کہ رات ہو فرشتون کو نوحہ سے ایذا نہ دین دیکھو ان دونون روایتون سے کیسی ممانعت تعزیہ
ونوحہ کی پائی جاتی ہے اگر یہ امر مشروع ہوتا تو کیون علماء سلف شیعون کے ائمۂ دین سے ایسی
روائتین بیان کرتے ہین جس سے اس امر نامشروع کا ممنوع ہونا ثابت ہو اس سے معلوم ہوا کہ
یہ اختراعات ناواقفان خلف کی ہے مسئلہ شیعہ کہتے ہین کہ محرم غم کا مہینا ہے اس مین پان کہانا
نچاہیئے جواب ہم کہتے ہین کہ گوٹہ بہ نسبت پان کے بدرجہا قیمتی ولطیف ہے محرم مین نہ کہانا
چاہیئے کیونکہ پان سے گوٹہ مین زیادہ مزہ ہے ہان اگر بجائے پان کے برگ لگاین اور بجائے
کتھہ کے ایلوا اور بجائے چونہ کے راکھہ اور بجائے سپاری کے کچلا اور بجائے تنباکو کے برگ
گلر وندہ اور بجائے دانہ الائچی کے ستیاناسی کے بیج کہاتے تو ہم جانتے کہ سچے محب حسینؓ ہین اور
اگر عشرہ بہر تک شیعہ کہانے اور پینے کی صورت مثل تشنگان وگرسنگان میدان کربلا کے نہ دیکھتے تو
بہی ہم کہتے کہ پکے محب حسینؓ ہین ۶ برعکس نہند نام زنگی کافور - سچ یہ ہے کہ جو عمدہ سامان کہانے اور

پینے کے محرم مین ہوتے ہین وہ کسی مہینے مین نہین ہوتے ہین جدہر جاؤ دن عید رات شبرات
پاؤ مسئلہ شیعون کے نزدیک محرم مین سیاہ لباس پہننا شعار ماتم سے ہے ولاشک کہ سیہ پوشی رسم
کفار عالم سے ہے چنانچہ معتبر کتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب ما یصلی فیہ شیعون مین ہے سئل
الصادق عن الصلوٰۃ یلبسن السود آم فقال لا یصلین فیہا فانہا لباس اہل النار وقال امیر المومنین
فیما علم اصحابہ لا تلبسوا السواد فانہا لباس فرعون یعنی سوال کئے گئے امام صادقؑ کہ عورتین
سیاہ کپڑے پہن کر نماز پڑہین فرمایا کہ نہین نماز ہوتی ہے سیاہ کپڑے پہن کر کے اس لئے کہ سیاہ
پوشی لباس اہل نار کا ہے اور فرمایا امیر المومنینؑ نے سیاہ پوشی کے بارے مین کہ سکہلایا رسول اللہ
نے اپنے اصحابؓ کو نہ پہنو تم سیاہ لباس کیونکہ سیاہ پوشی لباس فرعون کا ہے دیکہو حضرت صادقؑ نے
سیاہ لباس پہننے والون کو اہل نار فرمایا ہے اور حضرت امیر المومنینؓ نے کالے کپڑے پہنے والون
کو فرعون بتایا ہے مگر بیت خوئے بد در طبیعتے کہ نشست ٭ نرود جز بوقت مرگ از دست
مسئلہ شیعون کے نزدیک تقیہ کرنا ایک ضروریات دین سے ہے چنانچہ کشف الغمہ کے ۲ باب
۲ فصل احوال آئمہؑ والامامت مین حضرت امام رضاؑ سے روایت ہے لا دین لمن لا ورع لہ ولا ایمان
لمن لا تقیہ لہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم فقیل لہ یا ابن رسول اللہ الی متی قال الی وقت یوم
وہو خروج قائمنا فمن ترک التقیۃ قبل خروج قائمنا فلیس منا یعنی نہین دین اوس شخص مین
جو پرہیز گار نہین اور نہین ایمان اوس شخص مین کہ تقیہ نہین پوچہا امامؑ سے کہ کب تک تقیہ چاہیئے
فرمایا نکلنے امام آخر الزمانؑ تک پس جو شخص کہ تقیہ کو ترک کرے آگے نکلنے امام زمانؑ سے وہ
ہمسے نہین (یعنی دائرہ شیعگی سے خارج ہے) اور جامع الاخبار کے ۲ باب فصل اوّل مین یہ حدیث
مرقوم ہے) قال النبی تارک التقیۃ کتارک الصلوٰۃ ترجمہ یعنی تقیہ کا ترک کرنے والا بی نمازی
کے برابر ہے **جواب** پس بموجب اس روایت اور حدیث کے شیعون کو فرض ہوا کہ ابدالآباد
تک زندان تقیہ مین گرفتار رہین جب اس قید سخت مین شیعون کو پیچید گیان نظر آئین تو بند خلاصی
کے واسطے اور ہی دام تزویر پہیلایا وہ حیلہ منہج الفاضلین کے خطبہ کی عبارت سے ظاہر ہے کہ

۵۱ ایسکا نام تو نفاق ہے ۱۲

تقیہ سابق بواسطے قلت احباب وانصار واعوان وخلان اہل ایمان وضعف قلت اخیار وکثرت
اعدار فجار واجب بود اکنون بسبب کثرت اعوان وانصار وخلان اہل ایمان وضعف قلت اشرار
ومنافقان نکردہ شد کیا خوب عقل چہ لیتست کہ پیش مردان بایدجو زمانہ کہ خاص ترقی اسلام کا تہا
شیعان پاک کی قلت تہی اب کہ زمانہ تنزل کا ہے ذریت ابن سبا کی کثرت ہے غرض شیعون کے
تقیہ سے صرف یہ ہے کہ کہین الزام متابعت وموافقت خلفائے عظام کا نسبت آئمہ کرام کی
نہ عائد ہوجاوے ہم پوچہتے ہین کہ جب تقیہ اصول دین سے تہا تو سید العالمینؐ نے باوجود
کثرت کفار اور قلت مسلمانان کے اور حضرت امام حسینؓ اور حضرت امام مسلمؓ اور اونکے صاحبزادون
نے کیون نہ تقیہ کیا اور ورع یعنی پرہیزگاری کے یہ معنی شیعہ لیتے ہین کہ متقی بموجب حدیث مذکورہ
کے وہ ہے کہ جو سوائے شیعہ کے کسی کے ہاتھہ کا کہانا پینا وغیرہ نہ کہاوے پیوے اور نہ دہولی
کے دہوئے ہوئے کپڑے کو بغیر غوطہ دئے ہوئے استعمال مین لاوے نمک بہی بسبب میل
کے ناپاک تر سمجہا جاتا ہے اس مشکل کے آسان کرنیکے واسطے علماء متاخرین شیعون نے ایک حیلہ
نکال دیا ہے کہ اگر کلمہ گو خواہ ناصبی ہی کیون نہو کوئی چیز کسی قوم سے لاکر دیدے تو وہ چیز خواہ
کہانے کی ہو خواہ پینے کی اوسپر حلال ہوجاویگی گو اوسکا علم بہی شیعہ کو ہوگیا ہو کہ فلان ہنود یا یہود
سے لاکر دیگئی ہے پس بموجب حدیث کے تمام شیعہ ہندوستان کے بے دین ٹہہرے شیعون پر
فرض ہو کہ ایران کو ہجرت کرجاوین ورنہ محافظت دین ہند مین غیر ممکن ہے خصوصاً اون متعصبون
کے دین کی تو کسیطرح سے حفاظت ہو ہی نہین سکتی ہے جو شیعون غلات مین سے ہین کیونکہ
اونکے نزدیک اتقا کے یہ معنی ہین کہ اگر پاک سنی کا کپڑا بہی بدن سے لگجاوے تو وہ شیعہ ناپاک
ہوجاوے جبتک وہ غسل نکرے کسی کام کا نہ ہے مسئلہ حلیۃ المتقین کے ۱۰ باب ۱۱ فصل مین
ہے کہ حلف دروغ حالت تقیہ مین گناہ وکفارہ نہین رکہتا اور من لا یحضرہ الفقیہ کے باب وصایا مین
ہے کہ مصلحتاً جہوٹ بولنا جائز ہے اور اسی کتاب کے دوسرے مقام پر ہے کہ مومن کے
دل مین کچہہ چیز ہو اور قسم کسی اور چیز کی کہاوے قسم کا علاقہ دلکی چیز سے ہوگا اور استبصار کے باب

الایمان مین ہے صلاح دینی اور دنیوی کے واسطے مومن کو خلاف قسم کہنا درست ہے اور قاسم
پر کفّارہ لازم نہین آتا جواب جسکے اصول ملّت مین حلف دروغی و دروغگوئی صلاح کار دین اور
دنیا کے واسطے جائز ہے اوسکے قول و فعل بھی معاملات دینی اور دنیوی مین ساقط عن الاعتبار
ہین مسئلہ جامع عباسی کے ۴ باب ۲ فصل مین ہے کہ اگر سُنّی شیعہ بھی ہو جاوے تو بھی حکم
اصلی کافر کا رکھتا ہے کیونکہ اوسپر قضا روزہ نہین مسئلہ کتاب زاد المعاد کے ۷ باب ۴ فصل مین ہے
کہ اگر شیعہ میّت سُنّی پر بضرورت نماز پڑہے بعد ہر تکبیر کے موتہ کو نفرین اور لعنت کرے اور
جامع عباسی کے باب الصلوٰۃ مین ہے کہ اگر شیعہ میّت مخالف کے ہمراہ ہو تو یہ دعا پڑہے۔
اللّٰھم املاء جوفہ نارًا وقبرہ نارًا وسلّط علیہ الحیات والعقارب ترجمہ یعنی اے اللہ
اس میّت کا پیٹ آگ سے بھر اور قبر بھی اس کی آگ سے بھر اور اسپر سانپ اور بچھو مقرر کر مسئلہ
حق الیقین کے باب ۶ فصل ۹ مین امام جعفرؑ سے منقول ہے کہ جب امام قائم یعنی حضرت مہدیؑ
ظاہر ہونگے تو کافرون سے پہلے سُنّیون اور اونکے عالمون کو قتل کرینگے مسئلہ شیعون کے
نزدیک اہلسنت کو ایذا دینا باعث نجات و ثواب کا ہے خواہ بضرب سنان خواہ بحرب لسان چنانچہ
اکثر معاملات لکھنؤ کے عدد مین کوفہ کے برابر ہے شاہد ہین نوابی کے زمانہ مین تو دلی سا غلام
بھی اہلسنت کے لئے یزید پلید سے بڑہکر تھا معرکہ مولوی امیر علی شاہ صاحب کا کہ اظہر من الشمس
ہے ہمارے دعوی صادق کی شہادت دیتا ہے دیکھو لکھنؤون نے مولانا مرحوم کے
ساتھ کیا کیا حق یہ ہے کہ یہ معرکہ بھی میدان کربلا کا نمونہ ہے سوائے اسکے اور ایک عجیب
واقعہ قابل اظہار ہے اہلسنت بنظر عبرت ملاحظہ فرماوین وہ یہ ہے کہ مخبر شمس الاخبار مدارس مطبوعہ
۵ مارچ ۱۸۷۶ء نے معتبر اخبار پانیر سے یہ حادثہ غریبہ نقل کیا ہے کہ حال مین مرنگر سے
دس میل کے فاصلہ پر ایک قریہ مین شیعون نے بڑی بیرحمی سے ایک سُنّی مسلمان کا خون کیا قریہ
مذکور بولاہوم کے نام سے مشہور ہے اور وہان چند صد شیعہ بود و باش رکھتے ہین انکے
سوائے سات یا آٹھ ہندو پنڈت بھی وہان رہتے ہین شیعہ لوگ سُنّیون سے سخت عناد

۹/ اہلسنت کو چاہیے کہ ایسے موقع پر اہل عناد کو یاد رکھیں بچکنے دین اور نہ خود اہل نفاق کے ساتھ ہو کر ان مین شریک ہوں ۱۲

وخصومت رکھتے ہین اور اونکے گوشت کے بھوکے اور خون کے پیاسے ہین انکا یہ عقیدہ ہے
کہ کسی سنّی کو ہلاک کرنا عین ثواب ہے بہر حال مین اونہون نے تین یا چار سنّیون کا خون کیا ایک ہفتہ
آگے سولہ سال کی عمر کا ایک مسلمان لڑکا جو اپنی پیٹھ پر کچھ بوجھ لیجا رہا تھا شام ہونے کے قریب
اس قریہ مین پہونچا اسکو یہ کچھ خبر نہ تھی کہ وہ صرف شیعون کا مسکن ہے اور کوئی سنّی وہان نہین رہتا
ہے غرض اس نے اپنی پیٹھ سے بوجھ اوتار کر ایک مسجد مین نماز پڑہی اوس وقت ایک آدمی
نے پوچھا کہ آیا تم مسلمان ہو لڑکے نے جواب دیا کہ ہان مین مسلمان ہون پھر اوس نے پوچھا
کہ تمنے کچھ کہایا یا نہین لڑکے نے جواب دیا کہ نہین تب وہ آدمی بیچارے مسافر لڑکے کو
اپنے گہر بلا لیگیا اور گھر کے اندر ایک کوٹھری مین اوسکو بٹھا دیا تھوڑی دیر بعد چند آدمی وہان
آموجود ہوے اوس وقت اس مسلمان لڑکے نے معلوم کیا کہ وے سب شیعہ ہین اور مجھکو
ہلاک کیا چاہتے ہین پہلے ان بدذاتون نے لڑکے کی آنکھ مین سرمہ لگایا پھر ہاتھون مین مہندی
رچی پھر اوسکے سینہ و گردن سے کپڑا ہٹا کر چھری [illegible] سے گودنا شروع کیا جو خون کہ زخمون سے
جاری ہوتا تہا اوسکو پیالون مین بھر کر شیر اور کیٹر سے پی جاتے تھے جب لڑکا سخت مجروح ہوا
ظالمون نے کہا کہ اگر کچھ کہنا ہے تو کہہ لڑکے مظلوم نے کہا کہ مین چاند اور ستارے دیکھا
چاہتا ہون کہا فلانے بھر و کہ سے دیکھ لے لڑکے نے کہا کہ مین کوٹھری سے باہر نکلکر دیکھنا
چاہتا ہون اوسوقت وہ ملعون لڑکے کو باہر لیگئے وہ ستم کش باواز بلند شور مچانے لگا کہ آیا اس
قریہ مین کوئی مسلمان بھی ہے مجھکو ناحق بیگناہ رفّاض قتل کئے ڈالتے ہین یہ فریاد پر درد سنکر
فوراً چند پنڈت وہان آن موجود ہوے شیعون نے بخوف گرفتاری پنڈتون کو پچاس روپیہ
رشوت دیکر منا لیا پنڈت روپیہ وصول کرکے لڑکے کو مکان کے باہر لیگئے اور مشن ہاسپٹل
مین روانہ کیا مگر چار دن بعد وہ لڑکا مر گیا اس خوفناک جرم کی علّت مین پانچ ملعون گرفتار کئے
گئے یقین ہے کہ اونکو معقول سزا دیجائیگی سنّیون کو سننے اس ماجرے سے سخت جوش
پیدا ہوا اسیطرح سے قبل ازین واقعہ قریہ مذکور مین شیعون نے بہت سے سنّیون کو ہلاک کیا

ہے اور یہ قریہ ضہر یا پور متصل اسلام آباد دوسری نگر کی سڑک کلان پر واقع ہے کشمیر کے جانے والے
خوب جانتے ہین کہ وہان کے شیعہ سنّیون کو ہلاک کرکے گوشت کہا جاتے ہین اغلب ہے کہ اظہار
کے وقت تہوڑا مبالغہ ہوا اس قریہ مین بہت بڑہکر بدکاری ہوتی ہے جب کوئی مظلوم ظالمون کے پنجہ
ظلم مین گرفتار ہوجاتا ہے اوسکو موذی قاتل یزید خصائل بڑی بےرحمی سے قتل کرڈالتے ہین پندرہ
برس پہلے بہی شیعون نے ایسے ہی ایک سنّی کو موقع پاکر ہلاک کیا تہا جب سنّیون نے یہ ستم دیکہا مشتعل
ہوکر تمام مکان شیعان اظلم کے آتش لگاکر سوختہ کردئے تہے مخبر پانیر کی یہ رائے ہے کہ اگر
گورنمنٹ انگریزی اس مقدمہ مین دخل ندیگی تو ایک فساد بڑا برپا ہوگا اور سنّی لوگ کہ جنکا شعلہ غضب
واقعہ مذکورہ کے باعث بہڑکا ہوا ہے بڑا فساد برپا کرینگے فقط اے بہائیو اہلسنت والجماعت
ذرا تو اپنی مظلومیت پر نظر کرو کہ تم متعصبون کے ہاتہون سے کیسی ایذائین پاتے ہو پہر بہی محرم
مین یزیدیون کا دس روزا اتباع ضرور ہی کرتے ہو حق یہ ہے کہ نہ آل پاک نے ایسا کیا اور نہ اصحاب
صاحب لولاک نے اگر کتب فریقین کو اسبارے مین ملاحظہ کرو تو جانو کہ حق کس کی طرف ہے بیت
گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ✦ از شما یک تن نشد اسرار جو۔ مسئلہ شیعون کی معتبر کتب مین کفار
سے سود لینا عموماً اور اہلسنت کا مال کہانا خصوصاً حلال ہے اور اسکے اباحت مین بخلاف نص
قرآنی بہت کچہہ حیلے لگائے ہین بعض نے لفظ سود کو لفظ وثیقہ سے بدل دیا ہی اور بعض نے
بیع وشری کا نام رہن شرعی رکہہ لیا ہے غرضکہ مجتہدون کی شادی اور حسین آباد کی آبادی تو سود ہی کی
توکل پر موقوف ہے مسئلہ کوئی شبہ نہین ہے کہ علماء اربعہ اہلسنت کے مقلد افعال و معتقد اقوال
آئمہ ہدیٰ کے ہین چنانچہ معتبر کتب شیعہ اسپر گواہ ہین احقاق الحق کی بحث خامس مطلب ثانی مین مرقوم
ہے کہ ابی حنیفہ تلمیذ حضرت امام جعفر صادق کا ہے اور احمد حنبل تلمیذ شافعی کا اور شافعی تلمیذ محمد
ابن الحسن تلمیذ ابی حنیفہ کا اور مالک تلمیذ جعفر بن محمد کا ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اسیطرح سے
علامہ ابن مطہر حلی نے اپنی کتاب منہج الکرامۃ مین لکہا ہی مگر شیعہ علماء اربعہ کو مقتدا و مسلک تقیہ
آئمہ ہدیٰ کا نہین جانتے ہین تاکہ فائدہ اختلاف کا ظاہر ہوا اور محاسن برقی معتبر کتاب شیعون

بسبب تخفیف دخول فی التقیہ سکے لطیفہ سمجھو مین ۱۲

مین ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق نے ابی حنیفہ سے فرمایا کہ من می بینم ترا کہ تو زندہ خواہی کرد سنت جد را بعد متروک شدن آن و ہدایت خواہی کرد مردم را و خدا مددگار تو باد اور حلیۃ المتقین کے ۳ باب ۲ فصل مین ہے کہ حضرت صادق ابی حنیفہ را از آزادی سیری منع میکرد و باز ابی حنیفہ طعام سیر نخورد تا از دنیا برفت اور ابن مطہر شیخ حلی شیعون کے امام اعظم نے شرح تجرید مین یہ دو روایتین نقل کی ہین روی ابو المحاسن الحسن بن علی باسناد الی ابی البختری قال دخل ابو حنیفۃ علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فلما نظر الیہ الصادق قال کانی انظر الیک وانت یحیی سنۃ جدی بعد ما اندرست وتکون تفزعاً لکل ملہوف وغیاثاً لکل مہموم بک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتہدیہم الی واضح الطریق اذا تحیروا فلک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الربانیون بک الطریق۔ ترجمہ کہا داخل ہوئے ابو حنیفہ عبد اللہ امام جعفر صادق پاس پس جب نگاہ کیطرف اونکے امام نے فرمایا کہ ایسا دیکھتا ہون مین تجھکو کہ تو زندہ کریگا سنت جد میری کو بعد اوسکے کہ مٹ گئی ہو اور ہوگا تو گریزگاہ ہر مضطر و ہر فریاد رس ہر محزون کا بسبب تیرے جاوینگے حیرت زدہ لوگ جبکہ کھڑے رہجاوین راہ دکھلاوے تو اونکو بطریق واضح جبکہ متحیر ہون پس تجھکو دو توفیق ہین تو جاوین خدا طلب لوگ تیرے سبب سے راہ مین اسی ضمن مین یہ عبارت ہے کہ جب ابو حنیفہ خلیفہ وقت ابو جعفر منصور عباسی کے پاس پہونچے اوسوقت بادشاہ کے پاس عیسی بن موسی بیٹھا تھا دیکھتے ہی ابو حنیفہ کو بادشاہ سے کہا کہ یا امیر المومنین ہذا عالم الدنیا الیوم ترجمہ آجکے دن یہ تمام دنیا کا عالم ہے جب بادشاہ نے یہ بات سنی ابو حنیفہ سے کہا یا نعمان ممن اخذت العلوم ترجمہ اے ابو حنیفہ کس سے تمنے علم حاصل کیا کہا عن اصحاب علی عن علی وعن اصحاب عبد اللہ بن عباس عن ابن عباس بادشاہ نے کہا لقد استوثقت فی نفسک یا فتی ترجمہ البتہ سند مضبوط حاصل کی تونے اے جوانمرد۔ دوسری روایت یہ ہے ان ابا حنیفۃ کان جالساً فی المسجد الحرام وحولہ ازدحام کثیر من کل الآفاق قد اجتمعوا الیہ الونہ من کل جانب فینہیہم و

وكانت المسائل في كمه فيخرجها فينا ولها توقف عليه الامام ابوعبد الله ففطن به ابوحنيفة فقام ثم قال يا ابن رسول الله لو شعرت بك ما وقفت لا رآني الله جالسا وانت قائم فقال له ابوعبد الله اجلس يا ابا حنيفة واجب الناس على هذا ادركت اباءك ترجمہ تحقیق ابوحنیفہ خانہ کعبہ مین بیٹھے تھے اور گرد اونکے ازدحام بہت تھا اور ہر طرف کے آدمی جمع تھے پوچھتے تھے اوسکو ہر طرف سے پس وہ جواب دیتے تھے اونہون کو تھے سوال آستین اوسکی مین پس باہر کرتی تھی اور اونکو دیتے تھے پس آکھڑے ہوئے اونکے سر پر امام جعفر صادقؑ پس آگاہ ہوئے ابوحنیفہ اون سے پھر کہا اون سے اے پسر رسول اللہ اگر مجھکو خبر ہوتی آپکے کھڑے ہونیکی تو آگے آپکے کھڑا ہو جاتا مین نہ دیکھے مجھکو خدائے تعالیٰ بیٹھا ہوا اور تم کھڑے رہو پس فرمایا امام جعفرؑ صادق نے بیٹھ لے ابوحنیفہ اور جواب دے آدمیون کو پس ایسے ہی شغل مین پایا ہے مینے اپنے باپون کو۔ دیکھو ان دونون روائیتون سے کیسی فضیلت حضرت امام ابوحنیفہ کی ثابت ہوتی ہے اب سنئے حضرت ابوحنیفہ امام اعظم رحمتہ اللہ کے سند اجتہاد حاصل کرنیکا حال ابن مطہر حلّی نے نہج الحق ومنہج الکرامتہ مین لکھا ہے کہ ابوحنیفہ کو اجازت فتویٰ دینے کی حضرت امام محمدؑ باقر و حضرت زیدؑ شہید و حضرت امام جعفر صادقؑ نے دی ہے واسے برحال اون لوگون کے جو حضرت ابوحنیفہ کی تقلید سے انکار کرین اور اونکی جناب مین انحراف ظاہری وسوء ادبی باطنی رکھین اور پھر بھی اپکو مدعی اسلام کہین افسوس اونکی ضعیف الایمانی پر اگر شیعہ کہین کہ ابوحنیفہ نے اکثر مسائل مین آئمہؑ کا اختلاف کیا ہے تو اسکا جواب مجالس المومنین مین موجود ہے کہ ابن عباس نے سند اجتہاد و تحصیل علوم کی جناب امیرؑ سے حاصل کی اور اکثر مسائل مین جناب امیرؑ کی مخالفت کرتے تھے پس جب شاگرد خاص جنابؑ کا یہ حال ہو تو ابوحنیفہ مورد طعن نہین ہو سکتے ہین سوائے اسکے اس قسم کے حالات دیگر شاگردان آئمہؑ کی بکثرت کلینی وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین مرقوم ہین۔ مسئلہ شیعہ اختلاف علمائے اربعہ اہلسنت پر طعن کرتے ہین اور اختلاف اپنے آئمہ پر نظر نہین کرتے جواب کتاب علل الشرائع کی دوسری جلد باب

العلل مین ابی عبد اللہ سے منقول ہے سئل عن اختلاف اصحابنا فقال فعلت ذالک بہم لو اجتمعتم علی امر واحد لاخذ برقابکم یعنی فرمایا حضرت ابی عبد اللہ نے کہ شیعون مین مین نے اختلاف ڈالا ہے اگر مجتمع ایک کام پر ہوتے گرفتار ہو جاتے اور اسی کتاب مین مذکور ہے کہ امام ابی جعفر نے تین سائلون کے ایک مسئلہ مین تین جواب مخالف یکے بعد دیگرے دیے جسکو زیادہ اختلاف فی مسائل شیعہ کے دیکھنے ہون وہ بحار الانوار کے باب کتمان الدین عن غیر اہلہ کو ملاحظہ کرے کہ ایک مسئلہ مین نوبت ۷۰ تک جواب کی پہونچتی ہے چنانچہ اسی کتاب مین حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے عن ابی عبد اللہ قال انی اتکلم علی سبعین وجہا لی فی کلہا المخرج ترجمہ یعنی امام جعفر فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکہتا ہون جس کروٹ چاہون پلٹ جاؤن اور صاحب فوائد مدنیہ نے لکھا ہے کہ استبصار و تہذیب الاحکام مین پانچہزار سے زیادہ حدیث مختلفہ مرقوم ہین اور یہ اختلاف اماموں کی طرف سے ہے نہ راویونکی طرف سے سوال شیعہ حضرت ابوہریرہ وغیرہ راویان اہلسنت پر طعن کرتے ہین جواب حالانکہ بے شبہ و شک حضرت ابوہریرہ اصحاب رسول اللہ سے ہین اور استاد حضرت امام باقر کے امام صاحب موصوف نے آپ ہی سے سند حدیث کی حاصل کی تہی چنانچہ کشف الغمہ اور کتاب علل الشرائع کے باب العلل مین ہے کہ اگر مرجی و قدری و خارجی کسی حدیث کو ائمہ طاہرین کے ساتھ نسبت کرین تو تم تکذیب مت کرو اوسکی کیونکہ نہین جانتے تم کوئی چیز شاید کہ وہ حق پس تکذیب ہوگی حق تعالی عرش کی سے لعنت بدترین نشان غضب الٰہی کا ہے اسی سبب اہلسنت کسی کافر پر بھی لعنت نہین کرتے سا نا نکہ کافر بنص قرآنی مستوجب لعنت کا ہوتا ہے اور نہ کبھی واسطے ان حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کو لعنت کرتے ہین مگر عادت شیعون کی اسی پہ منحصر ہے کہ اپنی چند روزہ زندگی گالی گلوج مین صرف کرتے ہین عمر بہ کیسہ امیر کا سے ساختند جواب حلیۃ المتقین کے باب ۸ فصل مین حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے فرمود کہ لعن وقتیکہ از دہان بیرون آید میگردد واگر صاحبش سزاوار باشد بآنجا قرار میگیرد

وگر نہ برگوینده اش بر میگردد افسوس کہ شیعہ اپنے امام صاحب کے قول کی بھی تعمیل نہین کرتے ہین اور بزرگان دین کی نسبت اول فول بکتے ہین بیت گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ اسیطرہ یہ اور ہے کہ اصولیہ واخباریہ باہمدگر لعن وطعن کرتے ہین مسئلہ شیعون کے نزدیک دعوت اسلام ممنوع ہے چنانچہ اصول کلینی کی کتاب التوحید باب الہدایت مین حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کفوا عن الناس ولا تدعوا احداً الی امرکم یعنی باز رہو تم آدمیون سے اور مت بلاؤ کسیکو اپنے دین مین مسئلہ جامع عباسی مین ہے کہ ستر عورت صرف قبل و دبر و خصیتین کا کافی ہے اور تحریر الاحکام کی کتاب الصلواۃ مقصد اول فصل رابع مین ہے الرجل ستر القبل والدبر یعنی مرد کا پردہ ایک لنگوٹی سے ہوتا ہے فقط حلقہ مقعد اور آلہ تناسل بطریق لف حریر پوشیدہ ہونا کافی ہے اس کتاب کے مصنف نے روایت ستر خصیتین کو ضعیف لکہا ہے مسئلہ جامع عباسی مین ہے کہ اگر مکان نجس خشک باشد ونجاست او سرایت نکند نماز دران صحیح ست مگر جائے سجدہ کہ اگر آن نجس باشد نماز صحیح نیست ہر چند کہ خشک باشد اسی سبب سے شیعہ صرف پاکی سجدہ گاہ پر اکتفا کرتے ہین مسئلہ بنص صحیح ثابت ہے کہ اوقات نماز کے پانچ ہین سوائے روز عرفات کے کہ اس دن واقعی تین ہی وقت مین نماز پنجگانہ ادا کیجاتی ہین کیونکہ درصورت تاخیر ارکان حج مین خلل پیدا ہوتا ہے پس تداخل اوقات یوم عرفات کا اقوال وافعال رسول اللہ سے ثابت ہوتا ہے مگر شیعون نے اپنے نفس کی آسایش کے لئے صرف تین ہی وقت ہمیشہ کے لئے فرض کر لئے ہین چنانچہ استبصار کے باب مواقیت الصلواۃ مین ہے اذا زالت الشمس دخل الوقتان ظہر والعصر فاذا غابت الشمس دخل الوقتان المغرب والعشاء ترجمہ جبوقت زائل ہوا آفتاب داخل ہوا وقت ظہر وعصر کا پس جبوقت ڈوبا آفتاب داخل ہوا وقت مغرب وعشا کا مسئلہ شیعہ اذان مین پڑھتے ہین محمد وآلہ خیر البریۃ دوبار اور بعض اشہد ان علیا ولی اللہ دوبار اور بعض اشہد ان امیر المومنین حقا دوبار حالانکہ انہین کی کتابون مین سخت ممانعت ہے من لا یحضرہ الفقیہ کے باب الاذان مین ہے مفوضہ لعنہم اللہ در اذان زیادہ کردہ

حضرت شیعہ جب بانی ... بہ مسایل مین جا ... ہین تو ... مسئلہ ... تو ... بچے ... اور ...

نماز ... ملا جو ... انکو مرزا صاحب ... قبلہ ... خلافت ...

بریلوی ... ٹھیکیدار ...

اندرین الفاظ را که وران دراصل داخل نیست مسئلہ تاکید جماعت کی بنصّ قرآنی واجب
ہے مگر شیعون نے اپنی طرف سے ایسے شرائط بے اصل ایجاد کین ہین کہ مدت العمر مین بہی
کبہی کسی شیعہ کو جماعت میسر نہین ہوتی ہے بلکہ ترک اس امر خطیر کا باعث ویرانی مساجد اللہ کا
ہوا ہے مولف مین زمانہ طالب علمی مین چند برس لکہنؤ مین رہا بچشم خود دیکہا کہ مساجد شیعان
پاک مین یا کسی امیر کی پالکی پینس رکہی ہے یا کوئی پتنگ باز کنکوے بناتا ہے یا منبر پاس بیٹہا
ہوا چنڈو یا حقہ اوڑاتا ہے یا کوئی کبوتر باز صحن مین کبوترون کو دانہ چگاتا ہے ہان امام باڑون
کو البتہ ایسا مزین پایا کہ اونکی آراستگی اور پیراستگی کے مقابلہ مین زیب و زینت متہرا بندرابن
کے مندرون کے بہی گرد ہے اور اونکے مجاورون کے مقابلہ مین گرمی بازار بیوپاریون کی
بہی سرد ہے مسئلہ نماز جمعہ کے واسطے خاص سورۂ جمعہ نازل ہوئی ہے مگر شیعون کے
نزدیک حرام ہے چنانچہ مصائب النواصب مین ہے فی نماز الجمعۃ اقوال ثلثۃ احدها
التحریم وهو قول المرتضی ترجمہ نماز جمعہ مین تین قول ہین ایک اونکا حرام ہونا جمعہ کا اور یہ قول
مرتضیٰ کا ہے مسئلہ شیعون کے نزدیک خاک کربلا کو کہ ملقب بخاک شفا ہے بامید حصول
شفا یا بغرض آسانی سختی نزع کے کہانا درست ہے چنانچہ حلیۃ المتقین مین مرقوم ہے حالانکہ کتاب
علل الشرائع کی ۲ جلد باب العلت نہی عن اکل الطین مین ابی عبد اللہ سے یون منقول ہے
الطین حرام اکلہ کلحم الخنزیر من اکلہ ثم مات فیہ لم اصل علیہ ترجمہ یعنی مٹی کا کہانا
حرام ہے مثل بدجانور کے جسنے کہایا اوسکو پہر مر گیا اوس پر نماز نہین ہے مسئلہ شیعہ
میت کو نجس العین جانتے ہین اور بعض المیت کا لخنزیر کہتے ہین اگر کسیکا تابوت سے کپڑا لگجاتا
ہے تو اوس شیعہ پر غسل واجب ہوجاتا ہے چنانچہ ذخیرۂ آخرت مولفہ طالب علی شیعہ مین بحوالہ کلینی
مرقوم ہے اور استبصار کے کتاب الطہارت باب الثوب مین ہے کہ اگر کسی شیعہ کا کپڑا میت
سے چہو جائے اوسپر غسل واجب ہوجاوے مگر گدہے مردہ کے چہو جانیسے غسل واجب نہین ہوتا ہے اس سے
معلوم ہوا کہ میت مومن کی گدہے مردہ سے بہی بدتر ہے مولف ہمنے بچشم خود دیکہا ہے

کہ لکھنؤ مین شہد سے میت مومن و مومنات کی نہایت ہی مٹی خراب کرتے ہین ایسی سو ادبی
میت کے ساتھ کسی ملت و مذہب مین روا نہین ہے مسئلہ شیعون کے نزدیک سجدہ تلاوت
کے واسطے ستر عورت و طہارت حکمی و رعایت سمت کعبہ ضرور نہین ہے چنانچہ جامع عباسی مین
ہے کہ در سجدہ تلاوت درحال سجدہ پاک بودن از حدث و جنب و روبقبلہ کردن و ستر عورت
نمودن لازم نیست مسئلہ استبصار کے باب جنب والحائضہ یقرأ القرآن مین ہے لا باس ان تتلو
الحائضہ والجنب القرآن ترجمہ یعنی پڑھنا قرآن کا ناپاک عورت اور ناپاک مرد کو جائز ہے
اور کتاب مختصر نافع مین ہے کہ قرآن بستہ کیا ہوا ناپاک شیعہ کو ہاتھ مین لینا مکروہ ہے غرضکہ شیعون
کے نزدیک عمل لا یمسہ الا المطہرون کا صحیح نہین مسئلہ من لا یحضرہ الفقیہ کے
باب ارتیاد المکان للحدث مین ہے کہ بقدر آیۃ الکرسی پاخانہ مین قرآن پڑہنا جائز ہے مسئلہ
من لا یحضرہ الفقیہ باب وقت الذی یحل فیہ الافطار مین ہے قال رسول اللہ اذا غاب
القرص افطر الصیام ودخل وقت الصلوٰۃ یعنی فرمایا رسول اللہ نے کہ جب چھپا جرم آفتاب کا
کہولو روزہ اور اوسی وقت نماز پڑہو یہ حدیث شیعون کے مطابق آیہ کریمہ اتموا الصیام الی اللیل
کے ہے ترجمہ تمام کرو روزہ جب دن تمام ہو مگر شیعہ واسطے مخالفت اہلسنت کے معنی الی اللیل
کے رات کے لیتے ہین حالانکہ کلمہ الی جب درمیان غیر جنس کے داخل ہوتا ہے تو دونون جنسون
مین مغائرت و مفارقت پیدا کرتا ہے یہ قاعدہ صرف جسکا جی چاہے شرح مائۃ عامل وغیرہ مین دیکھ
لے مگر سمجھنے کو لیاقت چاہیئے غرضکہ شیعہ بہ سبب تعصب کے یہود و نصارا کے روزکی مشابہت
کو اولی جانتے ہین اور صریح مخالفت حکم خدا و رسول کی کرتے ہین مسئلہ جامع الاخبار کے
باب ۵ فصل ۲ مین ہے قال رسول اللہ من صیام یوم عاشورۃ کتب اللہ لہ عبادۃ ستین
سنۃ بصیامہا وقیامہا یعنی جسنے عاشورہ محرم کا روزہ رکھا اللہ نے اوسکے لئے ساٹھ برس
کے روزون اور قیام کی عبادت کا ثواب لکھا اور اسیطرح سے استبصار مین روزہ عاشورہ
محرم کو عمل رسول مقبول سے تسلیم کیا ہے مگر زادالمعاد کے باب ۳ فصل مین روزہ عاشورہ

الحمعی منہ نزاع اپنے بین خلاف ۱۲

محرم کو ممنوع لکھا ہے چنانچہ اب اسی پر شیعون کا عمل ہے بلکہ متعصب بجائے روزہ کے فاقہ کو
فرض جانتے ہین حالانکہ یہ فعل عبث بدلائل عقلی ونقلی محض ناروا ہے مسئلہ جامع عباسی کے
۹ باب ۳ فصل مین ہے کہ کافر سے سود لینا درست ہے اور اسی پر خلاف نص قرآنی علمائے شیعہ کا فتویٰ ہے ایسی
تاویل پر شیعہ اہلسنت کو منسوب تکفیر کر کے سود لیتے ہین نعوذ باللہ من عمل الشیطان
مسئلہ شیعون کے نزدیک بھی اگرچہ نکاح صحیح ہے مگر واسطے مخالفت اہلسنت کے صیغہ کو عمدہ
ترین سنت جانتے ہین اور عوام فرض وواجب سے زیادہ تر مسئلہ جامع الاخبار کے ۲ باب ۴ فصل
مین ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اولادی الصالحین للہ والطالحین لی
ترجمہ یعنی پیغمبر خدا نے حدیث فرمائی کہ اللہ کے واسطے میری صالح اولاد کی بزرگی کرو اور اگر بُری
ہون تو میری خاطر سے اونکی عزت کرو والحمد للہ یہی مذہب ہے اہلسنت کا جسکی تصدیق دوسری
حدیث سے ہوتی ہے جو اسی باب کے اسی کتاب شیعون مین مرقوم ہے قال النبی صلی اللہ وسلم
من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ یعنی جو شخص کہ آل نبی کی محبت مین مرا وہ مرا
سنت جماعت کے طریقہ پر مگر شیعہ نسبت آل پاک کے بہت کچھ گستاخ ہین خصوصاً حضرت سید عبد القادر
جیلانی وسید جلال بخاری وغیرہم کہ سید صحیح النسب ہین نہایت ہی درجہ کی سوء اعتقادی رکھتے ہین
بلکہ اون اولیا اللہ کی نسبت ترک ادب کلمات بکتے ہین حالانکہ کرامات اولیا حق ہے اور بہت سے
اولیاء اللہ سے بڑی بڑی کرامتین جو کتب سیر مین بکثرت مرقوم ہین ظاہر ہوئی ہین مگر شیعہ بسبب
سوء اعتقادی وحسد ظاہری وباطنی کے سوائے ائمہ کرام کے کسی ولی اللہ کی کرامات کو کرامات ہی
نہین جانتے ہین ۶ حسود راچہ کنم کو ز خود برنج درست مسئلہ شیعون کو مسئلہ رجعت پر بہت
بڑا ناز ہے بلکہ اسقدر فخر ہے کہ جامہ مین پھولے نہین سماتے چنانچہ اس مسئلہ کی نسبت لکھا ہے کہ
یہ عقیدہ خاص مذہب اثنا عشریہ کا ہے سوائے اس فرقہ کے تمام فریق اس عقیدۂ پاک ونیک سے
بے نصیب ومحروم ہین اسپر طرہ یہ ہے کہ خود ہی شیعہ مقر ہین کہ موجد اس مذہب کا عبد اللہ ابن سبا
ہے چنانچہ ترجمہ تاریخ طبری مین کہ مترجم بھی اوسکا شیعہ ہے صاف لکھا ہے کہ عبد اللہ ابن سبا

یہودی یمنی صنعانی کہ بطمع دنیا مسلمان ہوا تھا اور بوجہ فتنہ پردازی زمانہ خلافت حضرت عثمانؓ مین مصر کی جانب نکال دیا گیا تھا ۵۳ھ ہجری مین اوس نے مذہب رجعت کو ایجاد کیا اور لوگون کو سمجھایا کہ عیسائیون کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ پھر اس جہان مین آوینگے پس اہل اسلام اون سے زیادہ حقدار ہین اس بات کے کہنے اور سمجھنے پر کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر اس جہان مین واپس آوینگے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ترجمہ یعنی جس خدا نے کہ تجھپر فرض کیا قرآن کو البتہ پھیر نیوالا ہے تجھکو جگہ پھر آنے کے پس معلوم ہوا کہ شیعان پاک اس مسئلہ مین خاص اپنے دادا پیر کی سنت پر عمل کرتے ہین۔

تحفۃ المومنین مسئلہ خلاصۃ المذہب کی کتاب الصوم مین ہے کہ اغلام اگرچہ حرام ہے مگر فاعل ومفعول کا روزہ اس فعل سے نہین ٹوٹتا مسئلہ جامع عباسی کے ۱۱ باب ۳ قسم مین ہے کہ دخول اغیار کے واسطے خاص اپنی کنیز کی فرج حلال کردینا جائز ہے مسئلہ تہذیب الاحکام کے شروع باب النکاح مین ہے کہ اگر کنیز متحللہ کے کسی غیر سے اولاد پیدا ہو جاریہ ہے اور مالک اوس اولاد کا آقا ہے نہ واطی کرنے والا عن ابی عبداللہ فی الرجل یحل فرج جاریۃ لاخیہ قال لا باس بہ بذالک قلت فانہ ان جاء بولد قال یضم الیہ ولدہ ویرد الجاریۃ علی مولاہا امام حسینؓ سے روایت ہے اوس آدمی کے بارے مین کہ حلال کرتا تھا فرج جاریہ کی اپنے بھائی کے واسطے فرمایا کچھ اس مین ڈر کی بات نہین ہے کہا مین نے پس تحقیق بیٹا اوسکا پس فرمایا ملیگا اوسی کو بیٹا اوسکا ساتھ پھیر دینے جاریہ کے اوسکے آقا پر مسئلہ استبصار کے باب الحکم ولد الجاریہ متحللہ مین مرقوم ہے۔ سئالت ابا عبداللہ عن عاریۃ فرج قال لا باس بہ ترجمہ پوچھا مینے حضرت ابا عبداللہ کو کہ عاریت دینا فرج کا کیسا ہے فرمایا کچھ ڈر کی بات نہین معاذ اللہ ایسے مسائل لاطائل کسی مذہب وملت مین روا نہین مگر امت ابن سبا نے اپنی ترقی قوم کے واسطے حکم جواز اس فواحش فاسش کا دیا ہے مسئلہ حلیت المتقین کے ۴ باب ۴ فصل مین حضرت موسیٰ کاظم سے روایت ہے کہ عورت کی فرج کا بوسہ لب بلب لگا کر لینا درست ہے آخر تھوا اور اسی موقع پر حضرت امام صادقؓ سے

نبوت شخص بود ... مدعی تھا
۵۰ ایسے مسائل شیعون کے دیکھکر اگر کوئی ... بھی حیوان ... تو تعجب نہین

روایت ہے کہ عورت کو سراپا برہنہ کر کے دیکھنا بہترین لذات جہان سے ہے بلکہ اس سے بڑھکر دنیا کے پردہ پر کوئی مزیدار چیز نہین ہے اسیطرح سے کلینی کی کتاب النکاح باب النوادر مین ہے اور خلاصۃ المنہج کے صفحہ ۴۰۸ سطر ۴ ذیل مین آیۃ لا یبدین زینتھن الا لبعولتھن کے یہ عبارت پر خسارت لکہی ہے مگر برائے شوہران خویش کہ تزئین برائے ایشانست ومر ایشانرا ست کہ نظر در جمیع بدن زوجات خود کنند حتّٰی کہ بر فرج مگر نہین معلوم کہ شیعہ او آباءھن الخ کے کیا معنی لیتے ہونگے نعوذ باللہ من شرور انفسہم ۔ مسئلہ استبصار کی کتاب الطہارت باب قبل و مس الفرج مین لکھا ہے کہ مرد کو حالت نماز مین اپنے عضو تناسل سے بطریق لعب شغل کرنا جائز ہے سألت اباعبد اللہ عن الرجل یعبث بذکرہ فی الصلوٰۃ المکتوبۃ فقال لا باس ص ۴۰ اور اسیطرح کا حکم کتاب مذکور مین عورت کے لئے ہے کہ اگر عورت میچے یا اوپر اپنی فرج کے مس کرے جائز ہے سألت اباعبد اللہ عن المرأۃ یمس علی فرجہا او اسفل من ذالک وھی قائمۃ تصلی لبعد وضوء فقال لا باس بہ بذالک انتہا من جہ ۱ ۔ مسئلہ تہذیب الاحکام طوسی مین ہے کہ اگر مصلّی حالت نماز مین سر فکر محاذی فرج عورت جمیلہ لیجاوے حتّٰی کہ مذی بھی سیلان کر کے پنڈلی تک پہونچے نماز صحیح ہے شیعون کو نماز مین بھی ایسی مزیدار باتین سوجھین اور کوئی موقع ہاتھ نہ لگا مسئلہ من لا یحضرہ الفقیہ کے باب نوادر المیراث مین ہے کہ عورت کا جائداد منقولہ وغیر منقولہ مین کچھ حق نہین ہے فالارض والعقار فلا میراث لہن مسئلہ شیعون کے نزدیک جلد خوک کا کہ بالاتفاق نجس العین ہے اگر ڈول بنایا جاوے جائز ہے چنانچہ من لا یحضرہ الفقیہ کے کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے سئل الصادق علیہ السلام من جلد الخنزیر یجعل دلوًا فقال لا باس بہ مسئلہ شیعون کے نزدیک پانی آبدست واستنجا کا طاہر بلکہ مطہر ہے اگر پارچہ مومن پاک کا اوس مین بھر جاوے تو ناپاک نہین ہوتا چنانچہ تحریر الاحکام ومن لا یحضرہ الفقیہ مین مرقوم ہے خرج من الخلاء فاستنجا بالماء فیقع ثوبہ فی ذالک الماء الذی استنجی بہ فقال لا باس بہ ولیس علیک شئ ترجمہ نکلا کوئی شخص پاےخانہ

ان تجرید کو اہل تشیع کے ایسے مزیدار مسائل پر نظر ڈالنا چاہیئے احتمال احتلام کا ہی بلا اس قبیل مسائل شیعان پاک کریکے بر سوتی ہے ظلم بدیہ صیغہ کا دیکھی ہین ۱۲

سے پس استنجا کیا پانی سے پس گرا اوسکا کپڑا اوس مین یا آیا وہ شخص کہ آبدست لیا پس کہا کچھ ڈر کی بات نہین اور اوسکا دہونا بھی ضرور نہین ہے کیا خوب آبدست و استنجا کا آب مستعمل مومن کے کپڑون کو تا پاک نہین کرتا اور آب دریا و چاہ و تالاب وغیرہ کا اگر گاؤ ستی ہی کیون نہ دہووے بغیر تین غوطہ دئے ٹھیکرے یا طشت مین پاک نہین کرتا مسئلہ شیعون کے نزدیک پانی مستعمل وضو کا پاک ہے کافی کلینی کی کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے الماء الذی یتوضا بہ الرجل فی شیء النظیف فلا باس ان یاخذہ غیرہ فیتوضا بہ ترجمہ وہ پانی کہ وضو کرتا ہے اوس سے آدمی کسی چیز پاک مین پس کچھ ڈر کی بات نہین کہ لے اوسکو غیر اوسکا پس وضو کرے ساتھ اوسکے مسئلہ شیعون کے نزدیک غسل جنب کا مستعمل پانی طاہر ہے اور اوسکا استعمال مین لانا بھی جائز ہے چنانچہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین ہے مسئلہ علل الشرائع مین ہے اگر کوئی آدمی پانون اپنا زانون تک اور ہاتھ اپنا کہنیون تک گوہ کے چہ بچہ مین ڈال دے جب خود بخود ازالہ جرم نجاست ہو جاوے بغیر دہوئے مومن پاک کو نماز پڑہنا جائز ہے مسئلہ ابو القاسم نجم الدین معتبر فقیہ شیعہ نے اپنی کتاب شرائع الاحکام مین لکھا ہے کہ حالت نماز مین اکل و شرب جائز ہے مسئلہ من لا یحضرہ الفقیہ کی کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے اگر ایک موری سے پانی نکلے اور دوسری موری سے پیشاب جب دونون دہارین کا ملان ہو جاوے طاہر بلکہ مطہر ہے سئل عن میزاب البول وصب فیہ ماء فاختلطا ثم اصابہ ثوب فیہ لم یکن فیہما نجاسۃ مسئلہ تحفۃ العوام مین ہے کہ پاک چیز ناپاک جگہ پر لگنے سے پاک کرتی ہے جیسے جگہ جائے ضرور و پیشاب کی ڈہیلے یا لتہ سے تین بار پونچھنے سے پاک ہوتی ہے اور صاحب تجرید العقائد نے ڈہیلے سے استنجا خشک کرنے کو بڑی تحقیقات سے ثابت کیا ہے مگر ابن سبا نے اپنی اُمت کو یہان تک مخالفت اہلسنت پر تعلیم کیا ہے کہ اگر پانی میسر نہو تو تہوک

سے پاک کرلینا مگر موافقت اہلسنت کی ہرگز نکرنا بقول شیعہ اگرچہ کلوخ گرفتن از دل ست ہونا این نص
سُنّیان ست نباید کرد۔

مناظرہ شیعی وسُنّی

سوال شیعی رباعی آنکس کہ دل از بغض علی پاک نکرد بیشک تصدیق شہ لولاک نکرد بر مُہرہ نماز کے
گذارد سنی شیطان ز ازل سجود بر خاک نکرد۔ جواب سنی رباعی از بغض و حسد مدام دل پاک بہ است
دین شیعہ صاف از نہ افلاک بہ است بر مُہرہ نماز میگذارد شیعی۔ یعنی کہ دہان سگ پر از خاک بہ است
دیگر رباعی۔ چون کار منافق بحضور انجامد تلبیس و صنعش بزور انجامد۔ مہر دل شیعی است کہ در وقت نماز
از پردہ اخفا بظہور انجامد۔ دیگر رباعی طاعت و زہد با دل پر غل۔ ہمہ ہیچست و پوچ و لاطائل
رافضی را چو بنگری بسجود۔ خاک بر سر بود از و حاصل۔ دیگر رباعی۔ ہر کہ از لوث و بغض ناپاک بود
سفلی است اگرچہ بر بنا افلاک بود۔ شیعی در عین اوج معراج نماز۔ مد نظرش مہرۂ از خاک بود۔
دیگر رباعی۔ ای وای بر کسے کہ ز شوم و نفاق و بغض۔ کردار نیک را ہمہ صد پارہ چاک کرد۔ دانی
کہ سجدہ کردن شیعی بمُہرہ چیست۔ یعنی نماز خویش برابر بخاک کرد۔ دیگر رباعی سنی دل را بیاد حق رستہ
کند۔ کافر پی آتش و خورخستہ کند۔ شیعی کہ خسیس تر بود وقت نماز۔ دل را بکلوخ خاک وابستہ کند
دیگر رباعی۔ شیعی کہ ہمیشہ تخم لعنت کارد۔ وقتی بغلط روی بطاعت آرد۔ خاکی کہ بشکل مُہرہ در سجدہ نہد
بر حبط عمل طرفہ دلالت دارد۔ دیگر رباعی۔ حمق شیعی بتو بگویم تا چند۔ گر عاقلی این نکتہ ترا بس در بند۔
خاکی کہ کند سنی از و استنجا۔ اینہا بسر مد سجدہ بر وی بکنند دیگر رباعی۔ روزی گفتم کلوخ استنجا را۔
خوش باش کہ شیعیان بتو سجدہ کنند۔ گفتا خاموش اینچہ جای فخر است۔ کز بول تو این گروہ ناپاک ترند
مسئلہ تحفۃ العوام مین ہے اگر گوہ گیلا یا سوکھا کنوئین مین گرے تو پچاس ڈول کھینچے جاوین اگر
چھیچھڑ نجاوے باہر نکالکر دس ڈول کھینچے اگر پیشاب مرد کا گرے چالیس ڈول کھینچے اگر پیشاب
لڑکے کا جبتک بالغ نہو گرے سات ڈول کھینچے اگر دودھ پیتا ہووے تو ایک ڈول کھینچے مسئلہ
تحفۃ العوام کے آداب صحبت مین ہے کہ تو بہ تو بہ رسول مقبول نے جناب امیر سے فرمایا کہ پہلے

عورت سے خوش طبعی کر پھر فلان فلان دن اور فلان فلان وقت چنین وچنان کر معاذ اللہ من
ذالک حق یہ ہے کہ شیعون نے دین کو تماشہ بنون کے مذاق کا سیر گاہ بنایا ہے اور
باوجود دعوی معصومیت صریح رسول خدا و شید الاوصیا پر اتہام عیاشی کا لگایا ہے بیت
سنے فروعت محکم آمد نے اصول + شرم بادت از خدا و از رسول - مسئلہ جامع عباسی کے
۷ باب ۴ فصل مین ہے کہ جب دو حدیث مخالف ہون شیعون کی کتاب مین تو اوسپر عمل کرے
جو مذہب اہلسنت کے موافق نہو اگرچہ موضوعی ہی کیون نہو - مسئلہ تہذیب الاحکام کے مسائل
الصلواۃ مین ہے کہ اگر مصلے عالت نماز مین اپنے بدن یا کپڑے پر گوہ انسان یا سگ یا گربہ یا منی
یا خون لگا ہوا دیکھے نماز صحیح ہے مسئلہ بنص قرآن پاک و احادیث صاحب لولاک متحقق ہے
کہ کلمہ طیبہ صرف اسقدر ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مگر شیعون کے نزدیک کلمہ
پاک جب پورا ہوتا ہے کہ اوس مین علی ولی اللہ وصی محمد رسول اللہ کی دم لگائی جاتی ہے ورنہ
صرف کلمہ کو ادہورا جانتے ہین نہین معلوم کہ شیعہ اپنے جی مین لفظ ولی کے کیا معنی سمجھتے
ہین قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دوست کے معنی مین لفظ ولی کو استعمال کرتے ہین سوا سے
اسکے اونخیال اونکے ذہن مین نہین ہے ہم کہتے ہین کہ یہ گمان اونکا محض وہم ہے بلکہ لفظ ولی
کے معنی دشمن کے بہی آتے ہین اسبات کو ہم معتبر تفسیرون شیعون سے ثابت کرتے ہین چنانچہ
خلاصتہ المنہج کے ۸ پارہ سورہ اعراف مین ہے وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ترجمہ و پیروی
مکنید بجز از خدا سے دوستان را مراد بتانند کہ کفار ایشان را دوست میگرفتند یا شیاطین کہ خلق
را در گمراہی می افگندند اور عمدۃ البیان عمار علی مین تفسیر آیہ موصوفہ کی یون لکھی ہے اور نہ پیروی
کرو تم سوا سے اوس خدا کے دوستون کی کہ وہ بت ہین اور کفار اونکو دوست رکھتے ہین یا یہ کہ
شیاطین کی پیروی مت کرو کہ وہ لوگون کو گمراہ کرتے ہین اگرچہ اس تفسیر مین بہی معنی لفظ ولی
کے بت ہی لئے گئے ہین مگر سیاق عبارت سے صاف یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ سوا سے
خدا کے دوستون کے کہ وہ پیغمبر ہین یا اولیا پیروی مت کرو بلکہ بتون کی پیروی کرو کہ کفار اونکو

دوست کہتے ہین کیا مفسر صاحب وقت تحریر تفسیر بھنگ پیکر بیٹھے تھے کہ جسکی موج مین حوجا ہا سو
لہرین لینے لگے **بیت** چہ خوش گفت است جامی در کرہا ❊ کہ عشق آسان نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا
جب اخباریون نے عمدۃ البیان مین یہ مضمون لکھا ہوا دیکھا باتباع اپنے مفسر کے فوراً تصاویر مثل
حضرت امیرؓ و حضرت امام حسین و حضرت عباسؓ علمبردار کھنچوا کر چوکھٹون مین جڑوا کر حسین آباد کے
امام باڑہ مین لٹکا دین اور لگے اونکو جھک جھک کر سلام کرنے اور مجرا بجا لانے اور تعزیون مین
شیرون اور براقون اور پتلیون کی مورتین بلکہ قسم قسم کی صورتین بنانا یہ تو ایک معمولی فرض محرم الحرام
کا ہے مسئلہ شیعون کے نزدیک جس امر واقعی کے اظہار مین توہین مذہب شیعگی کی ہوتی ہو اوس
سے چشم پوشی کرنا عین عبادت ہے چنانچہ ہمراہیان حضرت امام حسینؓ مین سے سوائے
حضرت عباسؓ علمبردار و حضرت قاسمؓ کے کسی اور شہدائے کربلا کا نام تک بھی زبان پر نہین آتا ہے
اور نہ میان انیس و دبیر وغیرہم کے مرثیون اور نہ کتاب دہ مجلس کی روایتون مین اونکا کچھ ذکر
دیکھا جاتا ہے گویا معرکہ کربلا مین بجز حضرت عباسؓ و حضرت قاسمؓ کے اور کوئی صاحب حضرت
امام حسینؓ کے ساتھ تھے ہی نہین اس اغماض کا باعث یہ ہے کہ تمام شہدا کے نام اصحابؓ
عظام کے نامون پر ہین مثل حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و نیز دیگر صحابہ کرام کے پس
شیعہ نہایت ہی گھبراتے ہین کہ اگر سوائے دو صاحبون کے تیسرے صاحب کی شجاعت و جوانمردی
و اعانت و ہمدردی کا اظہار نام لیکر کرینگے تو اہلسنت دستاویز پاکر او سیدم شیعون پر حجت لا دینگے
کہ یہ نام تو وہی ہین جن پر تم معاذ اللہ ہر دم تبرا کیا کرتے ہو اوس وقت سوائے خجالت و ندامت
کے شیعون کو کیا چارہ ہوگا **لطیفہ** اگر سُنّی شیعہ سے جان و مال طلب کرے چاہیے تو
دیدے اور اگر شہدائے کربلا کے نام دریافت کرے کبھی بھولکر بھی نہ لے مجربیت وہ اسمائے مبارک
یہ ہین (۱) حضرت حر بن یزید الریاحی (۲) مصعب برادر حُر (۳) علی ابن حُر (۴) عروہ غلام علی
پسر حُر رحمہم اللہ تعالیٰ (۵) زہیر ابن حسان (۶) عبداللہ بن عمر کلبی (۷) بریر صاحب زہد والعرفان
(۸) وہب کلبی نو کتخدا (۹) عمر بن خالد (۱۰) خالد بن عمر (۱۱) سعد بن حنظلہ (۱۲) عمران ابن عبداللہ

(۱۳) حماد انس (۱۴) وقاص وشریح عبید (۱۵) مسلم عوسجہ اسدی (۱۶) بشر مسلم (۱۷) ہلال ابن نافع (۱۸) عبد الرحمان بن عبد اللہ (۱۹) یحییٰ ابن السلیم (۲۰) عبد اللہ بن سمرہ (۲۱) مالک بن انس (۲۲) عمر بن مطاع (۲۳) قیس بن بینہ (۲۴) ہاشم بن عتبہ وقاص برادر چچازاد عمر سعد و فضل علی مع نہ تن دیگر اصحاب سے (۲۵) حبیب بن طاہر (۲۶) حر یا حریہ (۲۷) یزید مہاجر جعفی (۲۸) انیس معقل اصبحی (۲۹) عابس شبیث (۳۰) حجاج ابن مسروق جعفی موذن (۳۱) سیف بن حارث و مالک (۳۲) غلام ترکی حضرت زین العابدینؑ (۳۳) مالک بن انس (۳۴) حنظلہ ابن سعد (۳۵) یزید بن زیاد (۳۶) عبد اللہ بن سعد (۳۷) جنادہ ابن حارث (۳۸) عمر بن جنادہ (۳۹) مرہ معروف بابن ابی مرہ (۴۰) محمد ابن مقداد و عبد اللہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین (۴۱) عبد اللہ ابن مسلم (۴۲) جعفر ابن عقیل (۴۳) عبد الرحمٰن ابن عقیل (۴۴) محمد ابن جعفر طیار (۴۵) عون بن عبد اللہ بن جعفر (۴۶) عبد اللہ بن حسنؑ (۴۷) قاسم ابن امام حسنؑ (۴۸) ابوبکر ابن علی (۴۹) عمر ابن علی (۵۰) عثمان ابن علی (۵۱) جعفر ابن علی (۵۲) عبد اللہ ابن علی (۵۳) عباس ابن علی (۵۴) علی اکبر ابن امام حسینؑ (۵۵) علی اصغر ابن امام حسین (۵۶) امام حسینؑ رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ کل صاحب ۶۸ ہین جو میدان کربلا مین سوائے حضرت علی اصغر یعنی امام زین العابدین کے شہید ہوئے یہ اسمار مبارک وہ ہین جو تکملہ حملہ حیدری مطبع طلسم منظری آگرہ کے صفحہ ۱۶۰ سے صفحہ ۲۲۰ تک مین مرقوم ہین لبقیہ اسمار یا تو وہ ہین جو بعد شہدار موصوفہ بالا اہلبیتؑ سے باقی رہے مثل بچون اور بیبیون کے یا مورخ کو اونکے نام بہم نہین پہونچے اب تبرائی اسمار موصوفہ دیکھین اور اپنے گریبانون مین سر ڈالین اور آنکھین پھاڑ کر انصاف کی نگاہ سے دیکھین کہ یہ وہی نام ہین یا نہین کہ جن پر معاذ اللہ چلتے پھرتے بیٹھتے اوٹھتے کھاتے پیتے روتے ہنستے سوتے جاگتے ہگتے موتتے تبرا کیا کرتے ہین وائے بر حال ائمہ ہدیٰ جنہون نے اپنی اولاد کے نام ایسے رکھے کہ اون بیچارون پر شیعان علیؑ ہمیشہ تبرا کیا کرتے ہین اور اوس پر طرہ یہ ہے کہ پھر بھی محبت کا دم بھرتے ہین ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

مسئلہ شیعہ آٹھوین تاریخ محرم کی حاضری حضرت عباسؑ علم بردار کو منجملہ دیگر فرائض کے واجبات سے

جانتے ہین اہتمام اس غائبانہ کارروائی کا یہ سبب ہے کہ تاریخ مذکور کو شیعہ خلوت مین جمع ہوکر ایک مجلس بصد تکلف ترتیب دیتے ہین اوس وقت متفق البیان ہوکر معاذ اللہ اصحاب عالی صفات وازواج مطہرات رحمت العالمین پہ تبرا کہتے ہین اور اسی مدمین اون اہلسنت کو بھی جو بہ فضل خدا ردروافض لکھتے ہین شریک کرتے ہین ہم کو یقین ہے کہ شیعون نے اس فہرست زشت مین ضرور ہی ہمارا بھی نام درج کیا ہوگا اگر بمقابلہ ہمارے پیشتر شیخ جی دیوبندی کو جو بزعم شیعان مولوی بھی ہین اس کارخیر مین شامل کرین تو قند مکرر وحلواے ترکا مذاق دیگا اسلیئے کہ موجد اس سلسلہ مجادلہ کے وہ ہین نہ ہم نہ وہ سوتی بر جگاتے نہ شیعہ اوسکے ڈنک زہرآلود سے کلی کوچون مین بلبلاتے ابھی کیا ہوا ہے اور بھی نمونے دکھائے جاینگے مولف بہت روکتا ہون نہین رہی نہین مگر خامہ تند رکتا نہین۔ ذرا چہری تلے دم لیجئے زیادہ شور وشغب نہ کیجئے دیکھئے شیخ جی صاحب کیسی آپکی قلعی بگڑواتے ہین ——— روشنی طبع تو برمن بلا شدی۔ خلاصہ یہ ہے کہ بہتا کچھ مسائل لاطائل معتبر کتب شیعون مین مرقوم ہین جنکے اظہار مین شرم آتی ہے حق یہ ہے کہ ایسے واہیات مسائل کسی ملت ومذہب مین جائز نہین ہین اب سنئے امت ابن سبا کے عقائد پرمکائد کا حال۔

مجملاً ذکر عقائد شیعان پاک کا

اول کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب ان الائمۃ یعلمون متی یموتون مین مرقوم ہے کہ ائمہ کو اپنی موت کا حال معلوم رہتا ہے کہ فلان روز فلان تاریخ کو مرینگے حالانکہ بنص قرآنی ثابت ہے کہ علم موت وحیات کا مخصوص بذات خدا ہے قولہ تعالی ھُوَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ ترجمہ وہ شخص وہ ہے کہ جلاتا ہے اور جلاتا ہے سوائے اسکے اگر ائمہ کو علم موت وحیات کا ہوتا تو وہ تقیہ کیون کرتے اور خوف جان سے کیون کسی سے ڈرتے ان وجوہات عقلی سے یقیناً معلوم ہوا کہ ائمہ کو علم موت وحیات کا ہرگز نہ تھا دوم کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب ان الائمۃ یعلمون ما کان وما یکون مین مرقوم ہے کہ ائمہ کا علم حضرت خضر وحضرت موسی علیہما السلام

سے زیادہ تھا حالانکہ یہ بات بھی محض غلط افترا ہے اسلئے کہ سورۂ کہف مین قصہ زیادہ علمی حضرت خضر و حضرت موسیٰ کا موجود ہے مصنف کتاب عیون اخبار الرضا مین ابن بابویہ نے لکھا ہے کہ امیر المومنین حضرت آدم علیہ السلام سے افضل ہین حالانکہ خداے تعالیٰ حضرت آدم کی شان مین فرماتا ہے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ترجمہ تحقیق مین بنانیوالا ہون زمین مین اپنا نائب (یعنی حضرت آدم کو) اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت آدم ابو البشر علیہ السلام ہی افضل ہین نہ ائمہ۔ چہارم حق الیقین کے ۴ باب ۴ مقصد مین لکھا ہے کہ ائمہ جمیع ملائکہ سے افضل ہین غرض اس افترا صریح سے مصنف مفتریون کی یہ ہے کہ کسیطرح سے ائمہ کو حضرت جبرئیل پر ترجیح دین تاکہ لوگ سمجھین کہ جب جناب امیر و دیگر ائمہ حضرت جبرئیل و دیگر ملائکہ سے افضل ہین تو بمقابلہ بشر کے افضل تر ہوے لہذا اسی دلیل سے ائمہ استحقاق نیابت کا رکھتے تھے حالانکہ یہ بات بھی بنص قرانی محض لغو ہے اس لئے کہ خداے تعالیٰ نے جابجا اپنے کلام پاک مین ملائکہ کی تعریف فرمائی ہے [illegible] ایمان لانے کی [illegible] اور اپنی کتابون اور اپنے رسولون پر ایمان لانیکی قید لگائی ہے کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ اگر ائمہ [illegible] نفس رکھتے ہوے تو خداے تعالیٰ بجاے ملائکہ کے ائمہ فرماتا پنجم مذہب اہلسنت والجماعت کا یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ابو البشر و صفی اللہ تھے اور حسد و بغض و اصرار و نافرمانی خدا سے پاک کقولہ تعالیٰ ثُمَّ اجْتَبٰہُ رَبُّہٗ وَھَدٰی فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ترجمہ پھر قبول کیا اوسکو یعنی حضرت آدم کو رب اوسکے نے اور ہدایت کی پس سیکھے آدم نے رب اپنے سے کلمے پس رجوع کی اوسپر اوسکی تحقیق شان یہ ہے کہ وہ توبہ کا قبول کرنے والا ہے رحم والا تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو جہان والون پر مگر شیعہ بہ نسبت حضرت آدم علیہ السلام کے نہایت ہی بے ادب و گستاخ ہین اور اونکو بغض و حسد و نافرمانی و گمراہی مین منسوب کرتے ہین بلکہ نعوذ باللہ شیطان سے بڑھکر اونکو گمراہ جانتے ہین کہتے ہین کہ توبہ تو یہ

آدم نے مرتب آئمہؑ پر حسد کیا اس سے خدا نے غضبناک ہو کر معاذ اللہ اونکو ملعون ابدی بنا دیا
چنانچہ محمد بن بابویہ نے علی بن موسی الرضا سے عیون اخبار الرضا میں یہ روایت بڑے فخر
سے نقل کی ہے انہ قال ان آدم لما اکرمہ اللہ تعالی باسجاد الملائکۃ لہ وادخالہ الجنۃ
قال فی نفسہ انا اکرم الخلق فنادی اللہ عز وجل ارفع راسک یا آدم فانظر الی ساق العرش
فرفع آدم راسہ فوجد فیہ مکتوب لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ وعلی ولی اللہ
امیر المومنین ومن وجتہ فاطمۃ سیدۃ النساء العالمین والحسن والحسین سیدا شباب
اھل الجنۃ فقال آدم یا رب من ھولاء فقال عز وجل ھولاء من ذریتک وھم خیر منک
ومن جمیع خلقی ولولاھم ما خلقتک وما خلقت الجنۃ والنار ولا السماء والارض فایاک
ان تنظر الیھم بعین الحسد فاخرجک عن جواری فنظر الیھم بعین الحسد فسلط علیہ
الشیطان حتی اکل من شجرۃ التی نھی اللہ تعالی عنہا ترجمہ یہ ہے کہ آدم کو جسوقت بزرگ
کیا خدا نے بسبب سجدہ کرنے فرشتون کے اور داخل کرنے بہشت کے پس کہا آدم نے اپنے
جی مین کہ مین بزرگ ترین تمام خلق کا ہون پس ندا کی خدا نے عز و جل نے کہ اے آدم تو اپنا سر
اوٹھا کہ میرے عرش کیطرف دیکھ پس آدم نے اپنا سر اوٹھایا پس پایا اوس جگہ لکھا ہوا کہ لا الہ
الا اللہ الخ پس کہا آدم نے اے رب یہ کون لوگ ہین پس فرمایا عز و جل نے کہ یہ تیری ذریت
مین سے ہین اور تجھ سے بہتر بلکہ تمام خلق میری سے اگر نہ پیدا کرتا مین اونکو نہ پیدا کرتا مین بہشت
و دوزخ و آسمان و زمین کو آگاہ ہو تو اونکو چشم حسد ہرگز نہ دیکھنا پس مین تجھکو اپنی ہمسایگی سے نکال
دونگا پس آدم نے اونکی طرف بہ چشم حسد نظر کی پس مسلط کیا اوسپر شیطان کو یہان تک کہ کہایا
اوس درخت سے کہ منع کیا تہا خدا تعالی نے اوس سے اور اسیطرح سے یہ روایت معنی الاخبار
معتبر کتاب شیعہ مین مفضل بن عمر نے ابی عبد اللہ سے بڑی طول و طویل نقل کی ہے جسکا خلاصہ
ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے بہ سبب حسد کے معاذ اللہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام و شیطان کو
مخذول کیا اہل بصیرت بنظر عبرت ان روایتون موضوعہ پیروان ابن سبا کو ملاحظہ فرماوین کہ حضرت

آدم صفی اللہ سے کیسی بداعتقادی رکھتے ہین اور برملا حضرت ابو البشر کی توہین و تحقیر کرتے ہین
افسوس جسکا پتلا خدا سے پاک اپنے یدقدرت سے بناوے اور اوسکو فرشتون معصوم سے
سجدہ کراوے اور اوس مین اپنی روح ڈالے اور اوسکی پشت سے انبیا و اولیا نکالے اور اوسکو
تمام بشر کا باپ بناوے اور اوسپر صحیفے نازل فرماوے اور شیعہ اوس معصوم نبی برحق کی شان مین
روایات ترک ادب جنکو سنکر کفار بھی دانتون مین اونگلی دبا وین بڑی دہوم دہام سے اپنی مستند کتب
مین فخریہ نقل کرین اور اوسپر طرہ یہ کہ باوصف اقرار ذریت ہونے کے بہ نسبت آئمہؑ کے دعوی
معصومیت کا کرنے پر مرین جب باعتقاد شیعان معاذاللہ ثم معاذاللہ حضرت ابو البشر
شیطان رجیم سے بڑہکر خوار و گنہگار ستھے تو اونکی ذریت بالخصوص آئمہؑ جو بگمان شیعان ہیژدہ ہزار
عالم سے بالاتر ہین بلکہ استغفراللہ خدا کے برابر کیونکر معصوم ہوسکتے ہین **ششم** شیعہ نسبت
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے نعوذ باللہ الزام تین جھوٹ بولنے کا قائم کرتے ہین چنانچہ
مجمع البیان طبرسی مین یہ عبارت پرخسارت بڑے شد و مد سے مرقوم ہے اِنَّ ابراھیم کذب
ثلثۃ کذبات ترجمہ یعنی ابراہیم نے تین جھوٹ بولے جیسے کہ چاہئے اوّل اپنی بی بی کو بہن
بتایا دوم جب کفار اشرار نے اپنی ہمراہ لیجانے کو میلہ شرک مین کہا بلا علالت آپکو بیمار بنایا سوم جناب
نے خود تو بت توڑے اور الزام بڑے بت کا لگایا۔ حالانکہ یہ تاویل حضرت ابراہیم کی کہ بنص قرآنی معصوم
ہین محض مصلحت وقت پر مبنی تہی ہرگز اوس مین جھوٹ کو دخل نہین ہے اسلئے کہ حضرت ابراہیم کی
تاویل اوّل سے خاص اخوت اسلامی مراد تہی بموجب کل مؤمن اخوت اور تاویل دوم سے مراد
بیماری روحی تہی بموجب اِنّی سقیم و رتاویل سوم سے مراد خجل کرنا کفار نابکار کا تہا بموجب فعلہ کبیر
پس اس صورت مین کیونکر ممکن ہے کہ اطلاق کذب کا نبی معصوم پر عائد کیا جاوے بلکہ اس افترا
سے فائدہ بعقائد محض عبث ٹھہرتا ہے جب معاذاللہ حضرت آدم صفی اللہ و حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہما السلام بعقیدہ شیعان گمراہ و کاذب ٹھہرے تو آئمہ کیونکر معصوم ہوسکتے ہین لعنت
ایسے عقیدہ پر اور نفرین ایسی تہمت پر بیت گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ دارد ❊ وائے گر از

پس امروز بود فروا سے نے ہفتم کلینی مین ابن ابی یعفور سے ابا عبد اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے
کہ حضرت یونس علیہ السلام نے خدا کی نافرمانی کی اسلئے کہ تکلیف پر صابر ہوئے اور کافرون کے
ڈر سے بھاگ نکلے اس سبب سے خدا نے اون پر عتاب شدید فرمایا حالانکہ یہ امر کسیطرح سے نافرمانی و
بے صبری پر حجت نہین ہوسکتا ہے اس وجہ سے کہ حضرت یونس کو قرآن سے بخوبی معلوم ہوچکا
تھا کہ کفار اشرار ہرگز ایمان نہ لاوینگے پس آپنے اونکے حق مین بد دعا کی جب آپکو ثابت ہوا کہ بالیقین
اون پر عذاب آلہی نازل ہوگا چونکہ عذاب کے آنے مین دیری ہوئی بمقتضائی بشریت کے خوف ہوا کہ
مبادا ظالم ایذا پہونچاوین اور کہین کہ کیون ہم پر ابتک عذاب نہ آیا ناچار آپ بلا انتظار حکم خدا کے
مقام خوف سے دریا کی طرف چلے گئے چونکہ مرتبہ انبیا از بس عالی ہے لہذا تنبیہاً آپ پر اس قدر عتاب
ہوا کہ مچھلی نگل گئی جب آپنے اوسکے پیٹ مین نہایت ہی خشوع و خضوع سے یہ دعا کی لا الہ الا
انت سبحانک انی کنت من الظالمین ترجمہ نہین ہے کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق تھا مین
ظالمون مین سے جون ہی آپنے یہ دعا کی کہ فوراً دریائے رحمت آلہی جوش مین آگیا
پھر پروردگار نے اپنے فضل سے اونکو اوسی منصب پر مقرر فرمایا چنانچہ آپکی ہدایت سے ایک لاکھ
سے زیادہ کافر مسلمان ہوئے دیکھو نافرمانی و بے صبری کہان رہی غرض شیعہ اسیطرح سے
انبیا معصوم سے بداعتقادی رکھتے ہین بلکہ اکثر مرسلین کو تارک وحی کہتے ہین مثل حضرت موسیٰ
علیہ السلام وغیرہم کے باقی آیندہ۔

بیت دل بردی و دین و جان شیرین + زین طرفہ کہ باز در کمینی ہشتم اب
اس سے بڑھکر اور بھی ستم سنئیے کہ اکثر فرقے شیعون کے خدائے پاک کی نسبت معاذ اللہ جسم
و جان و بینی و کان و چہرہ و دندان و لب و دہان و کلہ و زبان و دست و پا و حواس خمسہ و موئے
تا بن گوش و جوف و تحت و فوق و قیام و قعود و سکونت و عرض و طول و عمق و مکان وغیرہم ثابت
کرتے ہین چنانچہ اعتقادات مذکورہ بالا کا مشرح و مفصل حال کافی کلینی مین موجود ہے حالانکہ
ایسے عقائد پر مکائد بکثرت کتب نصارا مین بھی مرقوم ہے لہذا فی مابین عقائد مین کچھ فرق نہین ہے

معاذ اللہ دونون کا معبود البتہ کہا تا پیتا چلتا پھرتا سوتا جاگتا ہنستا روتا ہگتا موتتا بھی ہوگا ہمارا تو
ایسے خدا کو دو دستہ سلام ہے بیت گر ہمین مکتب و ہمین ملاّ ست کار طفلان تمام خواہد شد
اب اس افترا کی بھی تردید معتبر کتب شیعہ سے ہی کیجاتی ہے چنانچہ نہج البلاغت مین قول جناب
امیر کا اسطرح سے منقول ہے قال اللہ تعالیٰ لا یوصف بشئ من الاجزاء ولا بالجوارح ولا اعضاء
ترجمہ فرمایا امیر المومنین نے تحقیق شان یہ ہے کہ خدا ئے پاک کسی چیز کے ساتھ نہین وصف
کیا جاتا ہے نہ اجزا سے اور نہ جوارح سے اور نہ اعضا سے (یعنی ہاتھ پاؤن جوڑ بند مثل بشر
کے مطلق نہین رکھتا ہے) یہ روایت مطابق آیۂ کریمہ کے ہے لیس کمثلہ شئ ترجمہ نہین ہے
مثل اوسکے کوئی چیز تھم شیعہ بالکل دیدار خدا کے منکر ہین چنانچہ تحفۃ العوام کے صفحہ ٣ مین مرقوم
ہے کہ خدا دیکھنے مین نہین آتا نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور حق الیقین کے باب ٢ بحث ٤ مین ہے کہ صانع
عالم دیدنی نیست وبدیدہ نیز ادراک آن نتوان کرد نہ در دنیا ونہ در آخرت حالانکہ اس اعتقاد فاسد
کی تکذیب کلام آلہی سے ہوتی ہے کقولہ تعالیٰ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ترجمہ
بہت سے منہ اوسدن تروتازہ ہونگے طرف رب اپنے کے دیکھنے والے الحمد للہ یہی عقیدہ اہلسنت
کا ہے پس بموجب وعدہ صادق رب اکبر کے ضرور یہ نعمت عظمیٰ ودولت کبریٰ اہلسنت کو نصیب ہوگی
انشاء اللہ تعالیٰ اس آیت شریف کے مطابق شیعون کی بھی مستند کتب مین روایات موجود ہین اوّل
من لا یحضرہ الفقیہ کی کتاب الصلوٰۃ مین ہے کقولہ تعالیٰ اشکر لہ کما شکر لی واقبل الیہ بفضلی
وامیہ وجہی ترجمہ جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے شکر کرونگا مین اوسکا جسنے شکر کیا میرا اور پیش

آوینگا مین فضل اپنے سے اور اوسکو اپنا جمال دکھاوینگا دوم ابن بابویہ نے اپنے رسالے اعتقادات مین لکھا ہے سالت ابا عبد اللہ فقلت اخبرنی عن اللہ عزوجل ہل یراہ المومنون یوم القیامۃ قال نعم ترجمہ پوچھا مین نے حضرت امام عبد اللہ سے پس کہا گیا خبر دے توُمجکو اللہ عزوجل سے آیا دیکھینگے اوسکو ایمان والے فرمایا ہان پس بموجب آیہ کریمہ و روایات شیعون کے منکرین دیدار مصداق اس آیت شریف کے ٹھہرے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون خاشعۃ ابصارہم ترھقہم ذلۃ وقد کانوا یدعون الی السجود وہم سالمون ترجمہ جسدن کھولی جاوے پنڈلی اور بلائے جاوین سجدے کو پہر نکر سکین نوین ہین اونکی آنکھین چڑھی آتی ہے اون پر ذلت اور پہلے اونکو بلاتے ستے سجدے کو اور وہ چنگے تہے یعنی حشر کے دن ہر امت جسکو پوجتی تہی اوسکے ساتھ جاویگی مثلاً بت پرست بتون کے ساتھ ہوینگے اور تعزیہ پرست تعزیون کے ساتھ ہوینگے اور مسلمان جو خالص خدا کی بندگی کرتے تہے او منتظر دیدار خالق اکبر کے رہتے ستے کہڑے رہجاوینگے پہر پروردگار آویگا جس صورت مین کہ نہ پہچانین فرماویگا مین تمہارا رب ہون میرے ساتھ آؤ تب مسلمان کہینگے کہ جب ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لینگے فرماویگا تم اوسکا کچھ نشان جانتے ہو کہینگے ہان پہر ظاہر ہوگا اونکی پہچان کے موافق اور پنڈلی کھولیگا تو سجدے مین گرینگے اور جو سچی نیت سے سجدہ نکرتا تہا اوسکی پیٹھ نہ مڑیگی اولٹا گریگا یہ اونکا اعتقاد توحید آزمانے کو کہ صورت پوجنے سے ایسے بیزار ہین یا منافقین سزاوار آیہ موصوفہ کے ہین قد خسر الذین کذبوا بلقاء اللہ ترجمہ تحقیق ٹوٹا پایا اون لوگون نے کہ جھٹلایا ملاقات خدا کو یعنی منکر دیدار خدا کے ہوئے پس لاریب فیہ وہ لوگ ہمیشہ ٹوٹے مین رہینگے اے ابن سبا کے چیلو ذرا اپنے عقیدہ کیطرف غور کرو کہ تم راہ راست چھوڑکر کس کجروی مین پڑرہے ہو نہ خدا کی آیتین مانتے ہو اور نہ اپنے آئمہ کی روایتین سچی جانتے ہو بیت دوگونہ رنج و عذابست جان مجنون را ✤ بلائے صحبت لیلے و فرقت لیلے دہم شیعہ ضلالت کا خالق شیطان لعین کو جانتے ہین چنانچہ مجمع البیان کے جزو پنجم مین تفسیر آیہ کریمہ ویرید الشیطان ان یضلہم ضلالا کی یہ لکہی

سے ہے کہ خالق ضلالت کا شیطان ہے حالانکہ تکذیب اس عقیدہ کی کلام الٰہی مین موجود ہے
کقولہ تعالیٰ مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ترجمہ جسکو ہدایت کرتا ہے خدا پس
اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو گمراہ کرتا ہے وہ پس اوسکا کوئی ہدایت کرنیوالا نہین۔ اِس
آیت سے صاف معلوم ہوا کہ درحقیقت خالق ہدایت وضلالت کا خدا تعالیٰ ہی ہے اور اسی طرح
سے مسئلہ خیر وشر کا اعتقاد رکھتے ہین یہ عقیدہ شیعونکا موافق عقیدہ گبران ایران کے ہے
کہ وہ یزدان کو خالق خیر اور اہرمن کو خالق شر جانتے ہین یہ رسم اونکی جدید نہین ہے بلکہ قدیمی
سے ہان یون اعتقاد رکھنا درست ہے کہ خدا خیر سے خوش ہے اور شر سے بیزار اور انسان کا سبب
اوسکا ہے بارادہ خدا اور شیطان رغبت دلانے والا ہے افعال شر کا اور اوسپر اعانت کرنے
والا نہ خالق شر یہی مذہب ہے اہلسنت کا یازدہم خلاصۃ المنہج کے شروع جزاوّل مین تفسیر آیۂ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ
الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے یہ لکھی ہے کہ مراد ازان ایمان آوردن بمہدی آخر الزمان ست حالانکہ
فساد اس اعتقاد کا آیۂ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ سے اہل بصیرت پر مخفی نہین ہے کیونکہ
ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ خاص صفت کتاب کلام اللہ کی ہے نہ صفت مہدی مظنونہ شیعان کے کہ آجتک
سنیون کے ڈر کے مارے سرداب سرمن راٰے مین اصل ہدایت کو بغل مین دبائے چھپے بیٹھے
ہین پس کیونکر وہ مصداق ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کے ہو سکتے ہین غرض ایسی تاویل دور از عقل سی
صرف شیعون کی یہ ہے کہ تمام وکمال کارگذاریان اہلسنت کی جو مطابق کتاب اللہ کے ہین
اور شروع زمانہ اسلام سے ظاہر ہوتی چلی آتی ہین معاذ اللہ باطل ہین مگر مصرعہ دشمن
چہ کند چو مہربان باشد دوست دوازدہم شیعون کے نزدیک زیارت مزار مقدس حضرت
امام حسنؓ کی کچھ بھی وقعت وعزت نہین رکھتی ہے مگر زیارت قبر حضرت امام حسینؓ مین از بس
بلکہ زیادہ از حد مبالغہ کیا جاتا ہے اور اس بارے مین بڑے غلو کے ساتھ احادیث نقل کیجاتی
ہین چنانچہ تہذیب الاحکام کے باب فضل زیارت ابی عبد اللہ الحسینؑ مین یہ حدیث منقول ہے۔
من زار قبر ابی عبد اللہ بشط الفرات زار اللہ فوق عرشہ ترجمہ یعنی جس شخص نے زیارت

قبر حسینؑ ساتھ دریائے فرات کی لی رفرات سے بسبب اتصال کے مراد روضہ مبارک
حضرت امام حسینؑ ہے گویا اوس شخص نے زیارت خدا کی کی عرش پر دوسری کتاب امالی ابن بابویہ
مین یہ حدیث مرقوم ہے من زار قبر الحسین وعرفہ بحقہ رفع اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر
ترجمہ یعنی جس شخص نے زیارت کی قبر امام حسینؑ کی اور پہچانا اوسکو جیسا کہ حق اوسکے پہچاننے
کا ہے دور کر دئے خدائے تعالیٰ نے تمام گناہ اگلے اور پچھلے اوسکے اور تہذیب الاحکام حسد
حرم الحسینؑ وفضل کربلا مین لکھا ہوا ہے خلق اللہ کربلا قبل ان یخلق الکعبۃ باربعۃ وعشرین الف
عام وقدسہا وبارک علیہا ترجمہ یعنی پیدا کیا خدائے تعالیٰ نے کربلا کو آگے کعبہ سے چوبیس
ہزار برس پہلے اور اوسکو مقدس کیا اور برکت دی اوسپر (یعنی کعبہ شریف پر) پھر اسی کتاب کے
باب فضل زیارت ابی عبد اللہ مین روایت ہے من زار قبر ابی عبد اللہ یوم عرفۃ فصواب
الف الف حج مع مہدی آخر الزمان وصواب الف الف عمرۃ مع رسول اللہ ترجمہ یعنی جس
شخص نے زیارت قبر حسینؑ کی دن عرفہ کے کی پس ثواب اوسکو ہزار ہزار حج کا ہے ہمراہ مہدی
آخر الزمان کے اور ثواب ہزار ہزار عمرہ کا ہمراہ رسول اللہ کے غرض اس عقیدہ باطل سے
اہل نفاق پر فساد کی خاص یہ ہے کہ خانہ خدا ویران ہو جاوے اور جماعت مسلمانون مین
جو ایام حج مین رقم کثیرہ خرچ کر کے نہایت مشقت اوٹھا کے ملکون سے جمع ہوتے ہین تفرقہ
پڑ جاوے سوائے اِسکے ثواب زیارت قبر حسینؑ اور ثواب زیارت کربلا مد معنی نہین رکھتا
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا جواب اب ہم اس گمان غلط شیعون کی بھی تردید انہین
کی صحیح کتابون سے کرتے ہین اوّل جامع الاخبار کے باب ۲ فصل ۵ مین یہ حدیث نبوی
منقول ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اتی مکۃ حاجا ولم یزرنی فی المدینۃ
فقد جفانی ومن جفانی فقد جفوتہ یوم القیامۃ ترجمہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جسنے
حج خانہ کعبہ ادا کیا اور میرے مدینہ کی زیارت نکی پس تحقیق اوسنے جفا کی مجھپر اور جسنے کہ
جفا کی مجھپر پس تحقیق مین جفا کرونگا اوسپر قیامت کے دن کو دوم کافی کلینی کے باب زیارت

مین قول جناب امیر کا یون منقول ہے الکعبۃ حرم اللہ والمدینۃ حرم الرسول والکوفۃ حرمی ترجمہ کعبہ کو حرمت دی خدا نے اور مدینہ کو حرمت دی رسول اللہ نے اور کوفہ کو حرمت دی مینے دیکھو ان دونون حدیثون سے بطلان عقائد مریدان ابن سبا کا ہوتا ہے پس جو بااعتقاد از راہ فساد کے ترجیح خانہ کعبہ و مدینہ طیبہ پر کربلا کو دیگا وہ منکر حدیث رسول اللہ و قول جناب امیر کا یقیناً سمجھا جائیگا بیت کور کورانہ مرو در کربلا + تا نیفتی چون حسین اندر بلا۔ سیزدہم بنص قرآنی ثابت ہے کہ جمیع انبیا اللہ صغیرہ و کبیرہ گناہ و نسیان و دروغ بہتان عمداً و سہواً سے مطلق منزہ و مبرا ہین مگر کتب شیعہ مین خلاف اسکے مرقوم ہی چنانچہ عیون اخبار الرضا کے باب ۱۵ مین یہ عبارت مرقوم ہے کہ بعد نبوت کے اگر کوئی خطا رسول اللہ سے صادر ہوتی تہی تو خدا تعالیٰ فوراً اوسکے عتاب و تادیب سے آپکو متنبہ کرکے اونہون سے اوسکو محو کر دیتا تہا اور استبصار کی کتاب الصلواۃ مین تحریر ہے کہ انبیا سے سہو و نسیان بہی ہوتا ہے چنانچہ اسکے حوالہ مین یہ عبارت مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا نے دو رکعت نماز ظہر پڑہکر ختم کر دی جب کسی نے آپکو اطلاع دی تب باقی ماندہ نماز پہر پڑہی حالانکہ یہ فعل حضرت کا خاص واسطے تعلیم امت کے تہا کہ جب کسی کو سہو ہو تو اسطرح سے اپنی نماز پوری کر لیا کرے پس یہ اتہام معصوم مطلق کی نسبت لگانا خالی از انحراف باطنی سے نہین ہے چہاردہم شیعہ معتقد ہین کہ مرتبہ شیعان علیؑ کا مرتبہ جمیع انبیا اللہ سے ازروئے فضیلت کے بہت بڑہکر ہے چنانچہ خلاصۃ المنہج مطبوعہ طہران کے ۲۳ جزو تفسیر آیہ کریمہ وان من شیعتہ لابراہیم کی یہ لکہی ہے کہ ابراہیم از پیروان نوح ست پہر اس سے آگے لکہا ہے کہ ابراہیم گفت کہ خداوندا مرا از شیعان علیؑ ابن ابی طالب گردان خدای تعالیٰ دعا او را قبول کردہ ویرا داخل شیعان امیر المومنین نمود و رسول خدا خبر داد ازین آیۃ الخ مطلب اس تمہید پلید سے صرف شیعون کا یہ ہے کہ معاذ اللہ مرتبہ شیعان علیؑ کا مرتبہ تمام انبیا اللہ سے افضل ہے حالانکہ نسق عبارت آیہ کریمہ سے

صاف صاف ظاہر ہے کہ حضرت علیؓ و شیعان حضرت علیؓ کو آیہ موصوفہ سے کچھ بھی علاقہ نہین ہے یہ سب سمجھ کا پھیر ہے بلکہ اسیکا نام غلو و تعصب و افراط و تفریط ہے خدا کی پناہ ایسے افراط محبت سے کہ نوبت الحاد کی پہونچا دی چنانچہ ایسے عقیدہ علنیدہ کی نسبت قول صحیح جناب امیر المومنین کا نہج البلاغت من کلام الخوارج مین یون منقول ہے سیھلک فی صنفان محب مفرط یذہب بہ الحب الی غیر الحق و مبغض مفرط یذہب بہ البغض الی غیر الحق و خیر الناس من فی حالی النمط الاوسط ترجمہ جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ دو گروہ میرے لئے بالضرور ہلاک ہونگے ایک وہ کہ افراط کرے میری محبت مین اوس درجہ کہ وہ اوسکو ناحق کی طرف کھینچے دوسرا وہ کہ افراط کرے میری بغض مین اوس قدر کہ وہ اوسکو ناحق کی طرف کھینچے بلکہ بہترین آدمیونکا وہ شخص ہے کہ افراط و تفریط مین متوسط ہو اس قول معقول و مقبول السطر مین جناب امیر المومنین نے تین گروہون کے عقائد بیان فرمائے اوّل گروہ رافضیون کا کہ وہ محبت مین بسا مبالغہ کرتے ہین حتی کہ معاذ اللہ جناب امیر کو خدا و رسول سے بھی بڑھکر جانتے ہین دوم گروہ خارجین کا کہ وہ ظالم نعوذ باللہ عداوت و نفاق حضرت امیر المومنینؑ مین بکثرت افراط کرتے ہین سوم گروہ اہلسنت والجماعت کا کہ وہ بفضل خدا افراط و تفریط مین متوسط ہے الحمد للہ یہی مذہب پاک ہمارا ہے کیونکہ مساوات عدد حب علی و سنی کے شاہد عادل ہین - پانزدہم شیعہ عصمت وعلم و معجزات مین ائمہ کرام کو ہمرتبہ خاتم المرسلین جانتے ہین اور معراج و کلمہ مین شریک حالانکہ قول جناب امیر کا کافی کلینی کی کتاب التوحید فی الکون والمکان مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے یون منقول ہے قال امیر المومنین انما انا عبد من عباد الرسول ترجمہ فرمایا حضرت علیؓ نے جزئیست کہ مین ایک غلام غلامان رسول سے ہون دیکھو جناب امیر ہی اپنی زبان مبارک ترجمان سے اقرار غلامی کا کرتے ہین پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ غلام ہمرتبہ بادشاہ دوجہان کا ہو ہان یہ امر سچا ہے کہ جو کچھ مناصب و مراتب و فیض و مناقب جناب امیر نے پائے وہ سب بسبب کتخدائی حضرت زہراؓ کے پائے ورنہ حضرت رسول خدا کی مثل جناب امیر

سکے اور بھی تو تین بھائی تھے اونکو یہ مرتبہ کیون نملا اگر دامادی مساوات و اشتراک پیدا کرتی ہو
تو حضرت عثمان ذی النورین زیادہ تر مستحق ہونے چاہیئے شانزدہم جلاء العیون کے باب ا
فصل ۵ مین ہے کہ وقت وفات حضرت رسول خدا صلعم حضرت جبرئیل حاضر ہوئے کہا کہ اے
رسول خدا یہ آخری میرا آنا ہے زمین پر جب آپ میرے صاحب دنیا پر تھے تو مجھکو بھی آپ سے
تعلق تھا اب مجھکو آنے کی حاجت نہین ہے طرفہ یہ ہے کہ اسی کتاب کے باب ۲ فصل ۶ مین
یہ عبارت پر خسارت مرقوم ہے کہ بعد رسول اللہ کے جبرئیل حضور مین سیدۃ النسا کے حاضر ہوا کرتے
تھے اور اونکو حالات آیندہ کی خبر دیا کرتے تھے اور اون خبرونکو جناب مظہر العجائب اور حضرت حسنین
لکھا کرتے تھے چنانچہ اسی وحی من اللہ کا نام مصحف فاطمہ ہے اور حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۶
مین ہے کہ مصحف فاطمہ امام غائب کے پاس ہے اور اوس مین حالات قیامت تک بادشاہون
کے لکھے ہوئے ہین اور اسطرح سے کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب فی ذکر الصحیفۃ والجفر
الجامع مین ہے ہفتدہم جلاء العیون کے باب ا فصل ۵ مین ہے کہ جبرئیل و دیگر ملائکہ یازدہ
آئمہ کے تجہیز و تکفین مین شریک ہوا کرتے تھے حالانکہ یہ محض افترا ہے ہیجدہم ملا باقر
مجلسی نے اپنے رسالے رجعت کے آٹھوین حدیث مین واسطے ابطال فضیلت حضرت
شیخین رضی اللہ عنہما کے احوال مہدی مین لکہا ہے کہ جو کفر و شرک و ظلم و گناہ معاذ اللہ ابتدائے
عالم سے ہوا ہے اور جو کچھہ کہ قیامت تک ہوگا وہ تو بہ تو یہ حضرت شیخین کی گردن پر رکہا جاویگا
غرض اس مضمون ابلہ فریب سے وجوب امامت علی اللہ و معصومیت آئمہ کا ثابت کرنا ہے اور حضرت
شیخین کی عدالت و وجاہت خلق اللہ و نیابت و حمایت رسول اللہ مین بٹا لگانا ہے - نوزدہم
شیعہ حضرت عباس بن عبد المطلب ہاشمی عم رسول اللہ و حضرت عقیل بن ابی طالب برادر حقیقی
حضرت امیر کرم اللہ وجہہ سے نہایت ہی سوء اعتقادی رکھتے ہین چنانچہ مجالس المومنین کی
۳ مجلس مین نسبت حضرت عباس کے ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اورا گرامی داشتے
و تعظیم و تبجیل او نمودی و فرمودے کہ عباس بمنزلہ پدر منست چونکہ حضرت عباس حضرت عمر

شاید یہ بھی مقام ... پر شیعہ ... سو حضرت عثمان ... نفی جبرئیل ... شیعیان ... ہے ... سو نجات ... اسکا جواب ... سو مساوات ... عدالت ... سو حضرت ... شیخین ... جبرئیل ... شیعون ... اسکا جواب ... ۱۲

وحضرت ام کلثومؓ کے نکاح مین وکیل تہے اس عناد کے سبب سے یہ مضمون آگے لکہا ہے کہ
ازین وکالت فضول حضرت امیرؑ عباسؓ را مانند دیگر یاران فدا سے راسخ در محبت واخلاص نمیدانست
کیا خوب جنکی تعظیم وتکریم رسول اللہ کرین اونکو حضرت امیرؑ نظر سے گرادین اور انوار الہدیٰ کے
صفحہ ۲۵۶ مین مرقوم ہے کہ حضرت عقیلؓ جناب امیرؑ سے رنجیدہ ہوکر امیر معاویہ سے جا ملے
اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جناب امیرؑ نے اپنے حقیقی بہائی کے روٹھ جانے اور معاذ اللہ
کافر سے بیعت کرنے کی کچھہ پروا نکی ع بہبین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ✦ بلکہ ان دونون بزرگون
کی نسبت علماء شیعہ نے بہت کچھ کلمات ترک ادب بکے ہین بلکہ صاف صاف گالیان سنائی ہین
چنانچہ علامہ طبرسی معتبر عالم شیعہ نے کتاب احتجاج مین حضرت علیؑ سے یہ روایت کی ہے
ذہب من کنت اعتضد بہم علی دین اللہ من اہلبیتی وافیت بین حضرین قریبۃ العہد بجاہلیۃ
عقیل وعباس ترجمہ وہ لوگ میری اہلبیتؑ کے جاتے رہے جنکی قوت کا خدا کے دین مین
مجھکو بہروسہ تہا اب صرف دو خوار وذلیل قریب زمانہ جاہلیت کے رہتے ہین وہ عقیل
وعباسؓ ہین اور ملا باقر مجلسی مجتہد معتمد شیعہ نے کتاب حیات القلوب مین حضرت علیؑ سے یہ
روایت کی ہے کہ ابو جعفر طوسی بسند معتبر روایت کردہ از امام صادق کہ صفیہ مادر عباسؓ کنیز مادر
زبیر وابو طالب وعبد اللہ ابنای عبد المطلب بود با او مقارنت کرد کہ عباسؓ از ان بہم رسید زبیر
با عبد المطلب دعوی کرد وبہ پرخاش برآمد کہ این کنیز از مادر ما بما میراث رسیدہ است توبے
رخصت با او مقارنت کردی واین فرزند کہ بہم رسید (یعنی حضرت عباسؓ) بندہ ماست پس
عبد المطلب اکابر قریش را نزد وے فرستاد تا آنکہ زبیر راضی شد کہ دست از عباسؓ بردار دلیکن
نامہ نوشتہ شود کہ عباسؓ وفرزندانش در مجلسیکہ ما وفرزندان ما نشستہ باشند نہ نشینند ودر ہیچ
امرے با ما شریک نشوند وحصہ نبرند باین مضمون نامہ نوشتہ شد واکابر قریش برو مہر کردند واین
نامہ نزد آئمہ علیہ السلام بود پہر اسی کتاب مین بسند صحیح مرقوم ہے کہ حضرت امام زین
العابدین فرمود کہ در حق عبد اللہ وپدرش (یعنی حضرت عباسؓ) این آیت نازل شد

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ترجمہ جو اس دنیا مین اندہا ہے وہ آخرت مین بہی اندہا ہے الہ استغفر اللہ تشیع بہی عجیب مذہب ہے کہ جسکے تیر ملامت سے کوئی بہی نہ بچا اصحاب کو تو پہلے ہی سے معاذ اللہ کافر و مرتد و مشرک و منافق و ظالم بنا چکے تھے صرف اہلبیت بچے تھے سو اونکو بھی گالی گلوچ سے باقی نچھوڑا خدایا مذہب شیعہ زندقہ ہے یا الحاد یا مشرب امامیہ منافقہ ہے یا ارتداد کہ جسکے بانی نے نہ خدا و رسول کو چھوڑا نہ دیگر انبیا و اصحاب خاتم المرسلین کو باقی رکھا کسیکو گمراہ بنایا کسی کو کافر بتایا صرف اہلبیت باقی بچے تھے سو اونکی بھی تبرے ڈالی غرض جو سامنے آیا اوسکو تبرا سنایا بیت ایک ہم ہی تیری چال سے پستی نہین صنم * پامال کبک بھی تو ہوئے کوہسار مین - اب ہم صرف اصحاب رسالت مآب کے برا بہلا کہنے پر کیا شکوہ کرین اس فرقہ حیا دشمن نے تو کسی کو تبرے سے خالی نہین چھوڑا بیت گھائل تری نگہ کا نبوع دگر ہر ایک * زخمی کچھ ایک بندہ درگاہ ہی نہین - یا ایہا المومنین ذرا اپنے مسائل و عقائد پر نظر کرو اور داد انصاف کی دو کہ اسیکا نام ایمان ہے بیت ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا * بس اک نگاہ پہ ٹہرا ہے فیصلہ دل کا - خدا حضرات شیعہ کو ذرا عقل و انصاف عطا فرماوے اور تہوڑی سی شرم و غیرت عنایت کرے کہ وہ ان اقوال کے نتائج پر غور کرین اور جو جو خرابیان اون مین پڑ رہی ہین اون پر نظر کرین بارخدایا یہ کیسے دوست اہلبیت کے ہین اور کیسی اونکی فضیلت اور بزرگی کے قائل ہین کہ ایسی باتین اونکی طرف منسوب کرتے ہین کہ محبت کے پردہ مین اونکی صاف صاف برائیان ثابت ہوتی ہین خدا کے لیے کوئی انصاف کی آنکہ سے نظر کرے کہ وہ کیا کیا تہمتین خدا و رسول و انبیا و آل و اصحاب پر رکہتے ہین اور کوئی پنبۂ غفلت گوش ہوش سے نکالکر سنے کہ فرقہ ابن سبا کیسی کیسی برائیان اہلبیت اطہار کی بیان فرماتے ہین زبان مین کہائی خندق تو تہی ہی نہین جو چاہا اول فول بک ڈالا نعوذ باللہ من ہفواتہم و سوء عقیدتہم اللہم احفظنا من شرور انفسہم و من سیات اعمالہم آیات بینات -

مجملاً ذکر مطعونات شیعون کا

شیعہ بحیلہ محبت حضرت علیؓ کے عداوت اصحابؓ رسالت مآبؐ مین بہت ہی کچہ گستاخ ہین
اور بطلان خلافت حقہ خلفاء الراشدینؓ پر بکثرت تاویلین لاطائل اختراع کیا کرتے ہین
اور قسم قسم کے مطاعن مختلفہ بے اصل اپنی کتب مین نقل کرتے ہین جنکا کوئی اثر کتب
اہلسنت مین پیدا نہین ہے لہذا چند مطاعن ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہین **طعن اوّل**
یہ کہ ابوبکرؓ نے واسطے بیعت لینے کے ارادہ جلانے خانہ سیدۃ النسا کا کیا چنانچہ حق الیقین
کی ۳ طعن مین ہے کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ کیون تو آدمی نہین بہیجتا ہے کہ علیؑ اور
اوسکے چند آدمیون کو پکڑ لاوے پہر لکہا ہے کہ عمرؓ غضب مین آیا اور اہلبیتؓ کے دروازہ
پر لکڑیان چنکر آگ منگا کر لگادی **جواب** یہ افترا صریح ہے کوئی جاہل بہی تو یقین نہین
کرسکتا ہے اسلئے کہ حضرت شیخینؓ کو بسبب بیعت کرنے تمام مہاجرینؓ و انصارؓ کے وہ
شوکت وصولت حاصل تہی کہ اگر کوہ قاف کیطرف بہی نظر بہر کر دیکہتے تو وہ بہی ہتیاؔ
منشور ابنجاتا اور اگر لشکر جعفرؓ جن پر بہی غضب فرماتے تو وہ بہی آتش ہیبت سے جلکر خاک
سیاہ ہوجاتا پہر معدودے چند کس شمار مین تہے کہ خلل انداز انتظام امر خلافت ہوئے
ہون جب اس الزام بے اصل پر اہلسنت کا یہ اعتراض ہوتا ہے کہ شیعون کے اس
عقائد پر مکائد سے جناب امیرؑ غالب علیٰ کل غالب نہ ٹہرے اوسوقت شیعہ یہ جواب
دیکر جان بچاتے ہین کہ رسول اللہ نے جناب امیرؑ کو وصیت کی تہی کہ خلفاء ثلٰثہ جتنا
چاہین جبر کرین دم نمارنا جب اس دلیل مجہول پر بہی یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ حضرت
رسول خدا نے تو باوجود کثرت کفار و قلت مسلمانان کے ہمیشہ جہاد کئے کیونکر ہوسکتا ہے
کہ اپنے وصی کو کہ درحقیقت باعتقاد شیعان نبیؐ بہی تہے ایسا حکم کیا ہو جس کا نتیجہ جبانت
سمجہا جاوے اوسوقت حضرات شیعہ تقیہ علیہ السلام کو سپر بنا کر میدان سے بیٹہ

دکہلاتے ہین یہ امر مبنی اسپر ہے کہ فقط جناب امیر ہی حضرت اصحاب ثلثہ سے نہین
ڈرتے تہے بلکہ عیاذاً باللہ حضرت رسول خدا بھی ڈرا کرتے تہے پہر اسی طعن مین ہے
کہ فاطمہؓ نے فریاد کی عمرؓ نے سر غلاف شمشیر کا پہلوی آنحضرتؓ پر مارا اور تازیانہ ذراع شریف
پر حضرت امیرؓ نے تلوار کہینچی عمرؓ نے ہاتھ سے چہین لی پہر جناب امیرؓ کے گلے مین رسی
ڈالکر گہسیٹتا ہوا گہر سے باہر لایا اور قبضۂ در کو بزور بازو اوکہارکر پہلوے فاطمہؓ پر مارا کہ اوسکی
صدمہ سے استخوان مبارک ٹوٹ گئی اور وہ فرزند جنکا نام رسول اللہ نے شکم مین محسن رکہا
تہا ساقط ہوا پہر تازیانہ شانۂ مبارک پر مارا کہ استخوان ٹوٹ گئی اور اسی صدمہ سے
شہید ہوئین ہنگام تکفین اونکے شانہ پر بڑی گرہ اوس ضرب کی پائی جاتی تہی پہر صاحب
استجاج نے لکہا ہے کہ حضرت فاطمہؓ اپنے شوہر اور اوس مجمع کے درمیان مین حائل تہین
اور نہین چہوڑتی تہین کہ ابو الحسنؓ کو پکڑکر باہر لیجاوین جب دروازہ کے قریب پہونچے
چاہا کہ حضرتؓ کو اینچ کہسیٹکر اندر سے باہر لیچلین حضرت فاطمہؓ منع کرتی تہین مگر وہ کسیطرح
حضرتؓ سے ہاتھ نہین اوٹہاتے تہے حضرت فاطمہؓ ایک ہاتھ مین حضرتؓ کا دامن پکڑے
تہین اور دوسرے ہاتھ مین چوکہٹ در کی جواب ایہا الناس بنظر عبرت مفتریون کی
افترا کو ملاحظہ کرو کہ اونکے مجتہد کیسی روایات بدتر و حکایات منکر نسبت اہلبیتؓ اطہر کے
نقل کرتے ہین جنکا ذلیل ترین خلائق مین سے بہی کوئی یقین نہین کرسکتا ہے کہ حضرتؓ
اسد اللہ الغالب علی ؑ کل غالب نے ایسی رسوائی کو جنکی شان مین لافتی الا علی لا سیف
الا ذو الفقار فخریہ بولا جاتا ہے کیونکر اپنے اوپر گوارا کیا ہوگا اور حضرت سیدۃؓ النساء
نے اوس مجمع کثیرہ نامحرمون مین توبہ توبہ بحالت کذائی کسطرح سے اپنی عصمت کو ہاتھ
سے دیا ہوگا اس تفضیح صریح کی مثال ایسی ہے جیسے تحصیلدار چپراسی کو واسطے پکڑنے
بیگاری کے بہیجے اور وہ چپراسی کسی ارزل کو پکڑکے لیچلے اوسوقت اوسکی عورت شور
غل مچاکر کے تماشائیون کے انبوہ مین بصورت پریشان گہس پڑے اور ایک ہاتھ سے

چہ اسی کا دامن اور دوسرے ہاتھ سے اپنے مرد کی کمر پکڑ کر کھڑی ہو جاوے اور فریاد و زاری
کرے کہ کبھی کہ اپنے مالک کا پانون گھر سے باہر نہ کہنے دونگی اگرچہ جان پر بن جاوے
مگر چہ اسی باوجود اصرار و انکار عورت کے اوسکے خاوند کو زبردستی پکڑ کر حاکم پاس لیجاوے وہ
جا بے سو خدمت بے بیگاری کا کچھ بس نہ چلے اے شیعو انصاف کرو کہ اسی کا نام محبت اہلبیت
ہے جیسا کہ بابت تمہاری کتب معتبرہ مین مرقوم ہے اس عار کو کوئی گنوار بھی اپنے بزرگون کی
نسبت تسلیم نہین کرسکتا ہے اسپر طرہ یہ ہے کہ تم باوصف اقرار مذلت و خیانت اونکی نسبت دعویٰ
لافتیٰ و شجاعت کا کرتے ہو ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ اب سنیے جواب اسکا کہ حضرت
رسول خدا نے بچہ کا نام شکم محترم حضرت زہرا مین محسن رکہا تہا یہ دعویٰ شیعون کا بنص قرآنی
باطل ہے اس لئے کہ علم ارحام مخصوص بذات الٰہی ہے کقولہ تعالیٰ ویعلم ما فی الارحام یعنی
جانتا ہے اوس چیز کو جو رحمون مین ہے اگر کہین کہ حضرت کو اوسیعلم لدنی حاصل تھا کہ بالضرور
لڑکا پیدا ہوگا تعجب کہ حضرت رسول خدا کو علم کیون نہوا کہ بچہ اندر پیدا ہونے کے ہی ناتمام ساقط
ہو جاویگا پہر محسن کو [illegible] جان لے نام رکہنے سے کیا فائدہ ہوا صحیح مذہب اکثر مورخین
کا یہ ہے کہ حضرت محسن پیدا ہوئے تہے چند روز زندہ رہکر انتقال فرمایا اور نسبت
مصائب حضرت امیر و حضرت زہرا کے کہا یہ جواب ہے کہ ایسی مصیبت سخت مین بنی ہاشم و
حضرت مقداد و سلمان فارسی و عمار یاسر و ابوذر غفاری و شیعان جان نثار نے کیون نہ مدد
کی افسوس جان فدائی محبان اہلبیت پر کہ باوجود گذرنے ایسے معاملات دور از قیاس کے
نزدیک سے کہڑے ہوکے تماشا دیکھتے رہے اور اس سے بڑہ کر جناب امیر کے حال زار پہ
اور بہی افسوس آتا ہے کہ باوجود حکم محکم آیہ کریمہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کے ایسی خواری
کو کیونکر اپنے اوپر پسند کیا جس سے اون کے وصف لافتیٰ مین بٹا لگا ایسے وقت مین تو
واجب تہا کہ ایران کو ہجرت کرجاتے کقولہ تعالیٰ یا عبادی الذین آمنوا ان ارضی واسعۃ
فایای فاعبدون ترجمہ اے بندو وہ لوگ جو ایمان لائے تحقیق زمین میری کشادہ ہے

پس مجہی کو عبادت کرو و وھم قَالُوا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃً فَتُھَاجِرُوا فِیْھَا ترجمہ کہا ان
لوگون نے (یعنی فرشتون نے) آیا نہین تہی زمین اللہ کی کشادہ پس ہجرت کرتے تم اوسمین
سوم وَمَنْ یُّھَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرَاغَمًا کَثِیْرًا وَّسَعَۃً ترجمہ اور جو شخص کہ ہجرت
کرتا ہے خدا کی راہ مین پائیگا - زمین مین چلنے کی جگہہ بہت کشادہ دیکہو خدا تعالی فرماتا
ہے کہ جب تم پر ظالم ظلم کرین تو تم اوس سرزمین کو چہوڑ دو اور اپنے ایمان اور عزت کی
حفاظت کرکے اور کسی جگہ جاکر بسو آپکا ایمان تو تقیہ مین گذرا عزت رہی تہی سو بہی خاک مین
ملگئی پہر بہی آپکی شان مین لافتیٰ و مشکلکشا بلکہ ہر دو جہان کے حاجت روا بولا ہی جاتا ہے -
اب ہم اس خرافات کی تردید کتب شیعہ سے ہی کرتے ہین چنانچہ حق الیقین کے ۵ باب ۶ فصل
صفات جناب امیر مین یہ عبارت منقول ہے شجاعیکہ ہرگز نہ گریختہ و از ہیچ لشکر نترسیدہ و ہرگز
خصمے در برابر ش نیامدہ کہ از و نجات یافتہ باشد اور نہج البلاغت مین قول جناب امیر کا
یون منقول ہے قال امیر المومنین انی واللہ لو لقیتھم واحدا وھم ملاء الارض کلھا
ما بالیت ولا استوحشت وانی من ضلالتھم التی ھم فیھا والھدی الذی انا علیہ
لعلی بصیرۃ من نفسی ویقین من ربی وانی الی لقاء اللہ وحسن ثوابہ لمنتظر راج
ترجمہ بتحقیق مجہکو قسم ہے خدا کی اگر ملاقات کرون مین ان لوگون کی تنہا اور وہ لوگ تمام
روئے زمین مین بہرے ہون کچہہ پروا نکرون مین اور دہشت نہ کہاؤن مین اور مین بتحقیق گمراہی
سے ان لوگون کے کہ ہین اوسمین اور وہ ہدایت کہ مین اوسپر ہون باخبر ہون مین اپنی جان
سے اور یقین رکہتا ہون مین اپنے پروردگار سے اور مین اللہ سے ملنے کا اور اوسکے
ثواب کا منتظر اور امیدوار ہون پس جو شخص تن تنہا باوجود کثرت اعدا اسقدر کہ روئے زمین کو
چہپالیوین جنگ کرے اور کبہی کسی سے نڈرے اور وحشتناک نہو اور مشتاق لقاء اللہ
کا ہو اور منتظر ثواب اور امیدوار کرامت خدا کا ہو کیونکر ممکن ہے کہ ایسے یکتائے روزگار
حلال مشکلات جہان پر ایسے مصائب دور از عقل گذرے ہون ان دونون روایتون سے

صاف معلوم ہو گیا کہ وہ روایات بیہودہ جو سابق مین مذکور ہوئین اختراع متاخرین شیعہ کا ہے
ورنہ متقدمین کی کتب مین بھی اسکا کچھہ اثر ضرور ہوتا اور ان دونون روایتون سے شیعون
کی اوس گمان غلط کی بخوبی تکذیب ہوتی ہے جو کہتے ہین کہ جناب امیرؓ سے جبراً بیعت
لیگئی چنانچہ احقاق الحق کے مسئلہ خامسہ بحث رابعہ مین مرقوم ہے اور منہج الفاضلین کے
باب ۴ فصل ۸ مین ہے کہ مقداد و زبیر و سلمان و ابوذرؓ سے بھی بجبر بیعت لیگئی دیکھو ان
روایات موضوعہ کو تقیہ سے مطلق لگاؤ نہین ہے کیونکہ درصورت تقیہ جبر کیسا اور درصورت
جبر تقیہ کیسا ہر دو حالت مین نقیض واقع ہے سوا اسکے یہ اور بھی شان شجاعت اور
تہوری جناب امیرؓ و دیگر شیعان سے بعید ہے کہ اونہون نے ذلت کو عزت پر مقدم رکہا
اور کچھہ بھی اپنی ذوالفقار کا جسنے جبرئیلؑ کے پر کاٹے اور جعفر جن کو قتل کیا جوہر نہ دکھلایا ایسے
وقت مین تو قدرت یداللّٰہی کو کام فرمانا واجب تھا اور جرأت شہیدان کربلا کا نمونہ دکھلانا
مناسب تھا ورنہ خلعت غالب علی کل غالب کا آپکے قد اقدس پر نازیبا معلوم ہوتا ہے

بیت اگر دوزی بہ قد زشت دیبا ٭ نہ دیباست نگردد زشت زیبا ۔

واضح ہو کہ جناب امیرؓ کی بیعت مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ آپنے بعد
رحلت آنحضرت صلعم کے تیسرے دن صدیق اکبرؓ کی بیعت کی اور بعض کا قول ہے
کہ بعد رحلت حضرت زہراؓ کے کہ رحلت رسول اللہ سے چھہ ماہ بعد واقع ہوئی آپنے بیعت
کی غرض بیعت کرنا جناب امیرؓ کا صحیح تواریخون سے اسطرح سے مرقوم ہے کہ جناب امیرؓ نے
صدیق اکبرؓ کو اپنے مکان پر طلب کر کے یہ شکایت کی کہ اے ابوبکرؓ تم جانتے ہو کہ مین زمانہ
رسول اللہ مین مثل دیگر عظماے صحابہؓ کے اصحابؓ شوری سے تھا کیا وجہ داخل بیعت
نہ کیا گیا خلیفہ برحق نے عذر معقول پیش کیا جناب امیرؓ نے قبول فرمایا پس اوسی دم بخوشی
تمام بیعت کی طعن دوم شیعہ کہتے ہین کہ پیشتر حضرت رسول خدا نے حضرت صدیق اکبرؓ کو
واسطے تبلیغ سورۂ برأت مدینہ سے مکہ کو روانہ فرمایا تھا بعد اوسکے جبرئیلؑ نازل ہوئے

اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ غیر آدمی سے سورہ برات لیکر حضرت علیؓ کو دلوا دو پس حضرت رسولخدا
نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم جا کر حضرت ابوبکرؓ سے سورہ برات لیکر اہل مکہ کو سنا دو کیونکہ
بمقابلہ تمہارے دوسرے کو لیاقت اوسکی ادا کی نہین ہے چنانچہ شیعون کی اس خبط بلی ربط کا
جواب صواب اہل سنت نے اسطرح پر دیا ہے کہ معاملہ موصوفہ مین اختلاف ہے نزدیک اکثر علماء
اہل سنت کی یہ قصہ صحیح یون ہے کہ حضرت رسولخدا نے حضرت صدیق اکبر کو صرف امارت حج پر
مقرر کیا تہا نہ تبلیغ سورۂ برات پر چنانچہ حضرت صدیق اکبر حسب الحکم رسول مقبول جانب مکہ روانہ
ہوئے بعد ازان سورۂ برات نازل ہوئی تب حضرت رسول خدا نے پیچھے سے حضرت علیؓ
کو روانہ کیا تا کہ اس جدید حکم کی تعمیل کرین بس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہر دو صاحب
دو منصب پر مامور ہوئے تہے چنانچہ بیضاوی و مدارک وزاہدی و تفسیر نظام نیشاپوری و
جذب القلوب و شرح مشکوٰۃ مین مرقوم ہے اور بعض کے نزدیک یون ہے کہ حضرت رسولخدا
نے اس ایک منصب مین جناب امیرؑ کو شریک حضرت صدیق اکبر کا فرمایا تہا چنانچہ یہی احتمال
غالب روضۃ الاحباب و بخاری و مسلم وغیرہ مین موجود ہے اس احتمال پر دیگر محدثین اہلسنت نے
بہی قوت دی ہے کیونکہ اونہون نے باجماع روایت کی ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے روز نحر
حضرت ابوہریرہ و نیز دیگر جماعت متعینہ حضرت علیؓ سے فرمایا کہ منادی کر دو کہ بعد اس برس کے
کوئی مشرک حج نکرے اور نہ برہنہ ہو کر طواف کرے لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ
عُرْيَانٌ اس روایت سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضرت صدیق اکبر معزول نہین ہوئے تہے
ورنہ در صورت نصب جناب امیرؑ کی ہرگز اونکے منصب مین دخل نہ دیتے اور اپنے حکم سے
اہل ندا کو مقرر فرماتی پس ہر دو حالت مین حضرت صدیق اکبر کا عزل ثابت نہین ہوتا ہے جب
باتفاق عزل ثابت نہین ہے تو جائے طعن شیعان بہی نہین ہے قطع نظر یہ بات تو طرفین
سے متحقق ہے کہ حضرت صدیق اکبر امارت حج سے معزول نہین ہوئے۔ البتہ یہ منصب
بس عالی تہا کیونکہ اس منصب یعنی امارت حج سے اصلاح عبادات لاکہون مسلمانون کی متعلق

تھی مثل تعلیم مناسک حج وتفہیم ارکان نماز ونیز فتاوی دینی امورات عجیبہ اور خطبہ پڑہنے انبوہ
کثیر مین حق یہ ہے کہ جملہ اوصاف امامت حج واقامت صلوٰۃ کی حضرت صدیق اکبر ہی سے
تعلق رکہتی تہی چنانچہ باتفاق اہل سیر کے ثابت ہے کہ حضرت علیؓ بہی جملہ امورات مین متابعت
حضرت صدیق اکبر کی ہی کرتے تہے اور نماز بہی حضرت صدیق اکبر کی ہی پیچہے پڑہتے تہے
کتب احادیث وتواریخ سے ثابت ہے کہ جب حضرت علیؓ مدینہ منورہ سے عقب مین حضرت
صدیق اکبر کی بعجلت تمام روانہ ہوئے اور حضرت صدیق اکبر نے آواز ناقہ رسول اللہ کی سنی گمان
کیا کہ شاید رسول خدا واسطے اداکرنے حج کے تشریف لاتے ہین تمام لشکر کو حکم قیام فرمایا
دیکہا تو حضرت علیؓ تہے حضرت صدیق اکبر نے دریافت کیا کہ ای علیؓ کیا تم حاکم ہو اور مین محکوم
کیا تم امیر ہو اور مین مامور تب حضرت علیؓ نے جواب مین فرمایا کہ مین مامور ومحکوم ہون اور تم امیر
وحاکم پس حضرت صدیق اکبر معہ جملہ متبعان جسمین جناب امیرؓ بہی شامل تہے جانب مکہ معظمہ روانہ
ہوئے بعدہ آپ منزل مقصود پر پہونچے خطبہ ترویہ پڑہا اور موافق قاعدہ اسلام کے مناسک
حج بیشمار مسلمانون کو تعلیم فرمائی اس موقع پر یہ امر بہی تنقیح طلب ہے کہ مطلب حضرت رسول خدا
کا تفویض سورۂ برات سے نصب جناب امیرؓ یا عزل حضرت صدیق اکبر تہا یا کوئی دوسرا سبب
تہا پس کتب معتبرہ کی دیکہنے سے ثابت ہوا کہ سبب خاص یہ تہا کہ عام عرب کی یہ عادت تہی کہ
کہ جب کسی سے عہد وپیمان کرتی تو جس قوم سے اونکا جہگڑا ہوتا پاتا تو اوس قوم کی سردار سے
یا اوسکی بیٹی یا داماد یا بہائی سے عہد کرتی اگر اسکے خلاف عمل درآمد ہوتا تو اوس عہد کو معتبر نہ کہتی
پس حضرت رسول خدا نے کہ اعقل ترین جملہ کائنات ہے تہی اسی مصلحت سے جناب امیرؓ کو
واسطے سنادینے چند آیتون کے مقرر فرمایا تہا کہ اہل مکہ کو موقع کلام کا نہ ملے شاید کہنے لگین

کہ حضرت کے نزدیک عہد کوئی چیز نہین ہے یہی سبب تہا کہ جناب امیرؑ کو سورۂ برات دی گئی
چنانچہ یہ قاعدہ عرب مین اسدم تک جاری ہے سوائے اسکے یہ بات بہی قرین یقین ہے
کہ جیسے عیدگاہ یا جامع مسجد مین بسبب کثرت جماعت مسلمانون کی مکبّر مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اوسکی
آواز سنکر مقتدی امام کی پیروی کرین پس ظاہر ہے کہ مکبّر بمرتبہ امام ہرگز نہین ہوسکتا ہے بلکہ
تابع امام کا سمجہا جاتا ہے ویسا ہی معاملہ یہ تہا کہ حضرت صدّیق اکبر نماز پڑہاتے تہے وارکان
حج سکہاتے تہے فتویٰ دیتے تہے لوگون کو فتنہ و فساد سے بچاتے تہے وغیرہ وغیرہ البتہ
یہ کام بس عظیم تہا بمقابلہ اوس کام کے جو کہ جناب امیرؑ سے علاقہ رکہتا تہا یعنی چند آیات کا لوگون
پر پڑہ دینا طرفہ یہ ہے کہ حضرت صدیقؓ اکبر جناب امیرؑ کے منصب مین بہی معین و مددگار تہے
یہ روایت کی ترمذی و حاکم نے ابن عباس سے كَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي فَإِذَا عَيِيَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى
بِهَا ترجمہ تہے علیؑ ندا کرتے جب تہک جاتے کہڑے ہوتے ابوبکرؓ پس ندا کرتے اونہین
کلمات کی لطیفہ اس بارے مین بعضے دانایان اہل سنت فرماتے ہین چونکہ حضرت صدّیق
اکبر مظہر صفات رحمت الٰہی تہے کیونکہ اونکی شان مین اَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ کے حدیث واقع
ہے پس امر مسلمانان کہ مستحق رحمت خدا کے تہے حضرت صدّیق اکبر کے سپرد ہوا اور حضرت
علیؓ کہ شیر خدا و مظہر جلال کبریا تہے اور کافر کشی اونکا شیوہ تہا اسلئے کہ کفار اشرار عہد
شکنی نہ کرین - کہ سزاوار قہر و غضب تہے اونکے حوالہ ہوا چنانچہ یہ دو امر جلیل القدر کہ ایک صفت
جمال اور دوسرا جلال الٰہی کی رکہتا تہا اوس مجمع خاص و عام مین کہ نمونہ محشر کا تہا انہین دو بزرگون
سے انجام خیر کو پہونچا خلاصہ یہ کہ عزل حضرت صدّیق اکبر و تقرر جناب امیرؑ کا خاص ایسی ہی مصلحت
سے تہا کہ موافق عادت و مطابق طینت اہل عرب کے نقض عہد ظاہر کیا جاوے تاکہ اہل عرب
کو موقع انکار کا نہ ملے اور یہ نہ کہنے لگین کہ اگر ہمکو پہلے سے نقض عہد کی آگاہی ہوتی تو اپنے
مفر کی اور کوئی تدبیر سوچتے جب جناب امیرؑ کے یہ کام سپرد ہوا تمام کفار عرب مایوس ہوگئے
چنانچہ یہی وجہ معالم و زاہدی و بیضاوی و شرح تجرید و شرح مواقف و صواعق و شرح مشکوٰۃ

و دیگر کتب معتبر اہل سنت مین مرقوم ہے اسپر ایک شہادت مثالاً پیش کیجاتی ہے کہ جب
حضرت رسولخدا نے حدیبیہ مین کفار عرب سے صلح کی اور واسطے لکھنے عہدنامہ کی اوس انصاری
کو کہ فن انشاپردازی مین بے نظیر تہے طلب فرمایا اوسوقت سہیل بن عمرو نے کہ مشرکون کی طرف
سے واسطے مصالحہ کے آیا تہا کہا کہ ای محمد یہ عہدنامہ علیؑ لکہی کہ وہ تمہارا چچازاد بہائی ہے
اسکے خلاف ہرگز نہ ہوگا یعنی حسب قاعدہ عرب کے اپنے خاص عزیز سے عہدنامہ
لکہوائی ورنہ غیر کے ہاتھ کا لکہا ہوا قابل اعتبار نہ ہوگا چنانچہ مدارج معارج و دیگر کتب سیر
اہل سنت مین مسطور ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر یہ بات بہی فرض کریجاوے کہ حضرت
صدیق اکبر تبلیغ سورہ برات سے معزول ہی کردی گئی جبکہ آپکی عدالت مین قرآن و رسول نے
ہزارہا جگہہ شہادت دی ہے تو مصلحت جزی دلیل کلی ہرگز نہین ہوسکتی جبکہ آپکو صلاحیت
جملہ امورات کی بالخصوص اوس خدمت کی جس سے کہ آپ بوجہ مصلحت معزول کی گئی حاصل
تہی اور اوسمین کوئی آپسے تقصیر وخیانت بہی صادر نہین ہوئی تو کیونکر جائے طعن ہوسکتی ہے
ایسا تو جناب امیرؑ نے بہی اپنے زمانہ خلافت مین کیا تہا کہ عمر بن ابی سلمہ کو کہ ربیب خاص حضرت
رسولخدا کی تہی اور شیعان مخلص جناب امیرؑ سے تصور کیجاتی تہی اور بہت بڑی عابد و زاہد
و امین و عالم و متقی و فقیہ سمجہی جاتی تہی با این ہمہ جناب امیرؑ نے اونکو بغیر سرزد ہونے
کسی خطا کے امارت ولایت بحرین سے معزول کیا اور اونکی بجائے نعمان بن عجلان زرقی
کو مقرر کیا حالانکہ عمر نعمان سے بدرجہا افضل تہی نیز از راہ تقوی و دین و نیز از راہ حسب و نسب
انتظام ریاست مین طاق اہتمام جہاد مین مشاق چنانچہ وہ معذرت نامہ جناب امیرؑ کا جو درباب
عزل ابن سلمہ کی تحریر فرمایا شیعون کی اصح الکتاب نہج البلاغت مین اسطرح مرقوم ہے۔

اما بعد قد ولیت النعمان بن عجلان الزرقی علی البحرین و نزعت یدک بلاذم
لک ولا تثریب علیک فقد احسنت الولایة وادیت الامانة فاقبل الیّ
غیر ظنین ولا ملوم ولا متهم ولا ماثوم ترجمہ پس مینے حاکم کیا نعمان بن عجلی

ذرقی کو ملک بحرین پر اور کھینچا میننے تیرا ہاتھ بغیر مذمت تیرکی اور بغیر الزام تیر کیے پس تحقیق
نیک کی تو نے حکومت اور ادا کی تو نے امانت پس متوجہ ہو بغیر اسکے کہ تیری طرف سے بدگمان
ہون مین اور تیری نسبت نہ کوئی تہمت ہے نہ ملامت نہ گناہ دیکھو شیعو جناب امیرؑ نے بھی
اس قسم کا عزل ونصب اپنی خلافت مین کسی نہ کسی مصلحت کے سبب سے کیا ہوگا اگر حضرت
رسولخدا نے کہ بالاجماع معصومؑ تھے خاص واسطے اوسی مصلحت کے کہ نقض عہد سب قاعدہ
اہل عرب کے ظاہر کیا جاوے تو جائے طعن نہین کیونکہ حضرت صدیق اکبرؓ کا امیر حج ہونا بمقابلہ
پڑھنے سورہ برات کے بہت سے افضل و اکمل فضیلت حضرت صدیقؓ پر دال ہے اسلئے کہ
امارت حج سے بہت ہی بڑی فضیلت حضرت صدیق اکبرؓ کی ثابت ہوتی ہے برعکس استدلال
کرنیمین خاص مصلحت رسول مقبول کا خون کرنا ہے خدائی تعالی حضرات شیعہ کو سمجھ دے
تا کہ وہ اپنی خرابی عقیدت پر غور فرماوین خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ
غِشَاوَةٌ ترجمہ مہر کردی اللہ نے اونکے دلونپر اور اونکی سماعت پر اور اونکی بینائی پر پردہ۔
طعن سوم یہ کہ ابوبکرؓ وعمرؓ نے ارادہ قتل علیؓ ابن ابی طالب کا کیا تھا چنانچہ حق الیقین مین
ہے کہ ابوبکرؓ وعمرؓ نے خالد کو مقرر کیا تا کہ حالت نماز مین جناب امیرؑ کا سر کاٹ دے جناب
امیرؑ جب مسجد مین آئے از راہ تقیہ ابوبکرؓ کے پیچھے آپ نے نماز ادا کی خالدؓ اونکے پہلو مین
تلوار لیئے ہوئے کھڑا تھا ابوبکرؓ نے خالدؓ کو منع کیا حضرت نے کہا کہ اے خالد کیا تھا خالد نے
کہا کہ مجھکو ابوبکرؓ وعمرؓ نے حکم دیا تھا کہ آپکو گردن مارون اگر اسدم ابوبکرؓ مجھکو منع نکرتا تو ضرور آپکو
مارڈالتا سنتے ہی اس بات کے جناب امیرؑ کو غصہ آیا خالدؓ کو اوٹھا کر زمین پر دے مارا عمرؓ نے
کہا کہ بخدا اسے کعبہ سوگند تو اوسے مارڈال جب آدمیون نے قسم دلائی تب حضرتؑ نے
اوس سے ہاتھ اوٹھایا پھر لپک کر عمرؓ کا گریبان پکڑ لیا الخ **جواب** اگرچہ یہ مزخرفات
قابل جواب نہین ہے مگر طعن اول کی روایت بیعت مین تطبیق دینے سے یقینی تکذیب
اس افترائی صریح کی ہوتی ہے اس موضوعات واہیات سے صرف وجوب تقیہ کا ثابت کرنا ہے

ورنہ ارادۂ قتل دراصل کچھ بھی اثر نہین رکھتا افسوس امت ابن سبا پر کہ اشراف عرب کی شان
مین ایسی روایات بیہودہ نقل کرتے ہین جو اجلاف ایران کی ذات پر بھی صادق نہین
آتی ہین معاذ اللہ منہ اور غصہ فرمانا جناب امیرؓ کا محض مخالف حلم جنابؓ موصوف
کا ہے کیونکہ صفت آپکے حلم کی جلاء العیون کے ۳ باب ۲ فصل مین یون مرقوم ہے
کہ فرمایا جناب امیرؓ نے ابن ملجم کے حق مین کہ اگر کوئی دیکھنا چاہے میرے قاتل کو وہ
دیکھے اس مرد کو بعض نے حاضرین مین سے عرض کی کہ اے امیر المومنینؑ اسکو کیون نہین
قتل کر ڈالتے فرمایا تعجب ہے مجھکو تمہارے اس کہنے پر آیا قتل کرون مین اوسکو جسنے ہنوز
مجھکو قتل نہین کیا پھر آپنے وقت شہادت تحسین کر کے فرمایا کہ عفو اولی من القصاص جیسا کہ
کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب الاشارۃ مین مرقوم ہے درصورت غصہ فرمانیکے آپ حلیم
نہ ٹھہرے اور قول عفو اولی بھی جناب کا لغو ٹھہرا بلکہ تقیہ بھی جسکے لیئے یہ روایت گڑھی گئی
ہے بالکل باطل ہوا - طعن چہارم یہ کہ ابو بکرؓ نے مخالفت جیش اسامہؓ بن زیدؓ کی کی
چنانچہ حق الیقین کے ۳ طعن مین یہ عبارت ہے کہ حضرت رسول خدا نے قریب زمانہ اپنی
وفات کے اسامہؓ کو امیر لشکر کر کے غزوہ روم کے واسطے مقرر فرمایا تھا تاکہ وہ رومیون
سے اپنے باپ کے خون ناحق کا بدلہ لے اور موضع موتہ کو کہ وہان اوسکے باپ زیدؓ کو شہید
کیا تھا غارت کرے اور شیخینؓ و دیگر مہاجرینؓ و انصار کو اوسکا محکوم بنایا تھا اور لعنت
کی تھی اوسپر جو مخالفت لشکر اسامہ کی کرے اور مکرر سہ کرر فرما دیا تھا کہ جو کوئی اوسکے
ساتھ نجا دیگا خدا اوسپر لعنت کریگا اور غرض اس سے یہ تھی کہ مدینہ منافقون سے
خالی ہو ز ان بعد حضرت خلافت امیر المومنینؓ کو پہونچی پس اسامہؓ بعذر حضرت بیماری
خاتم رسالت بعد تکرار و مبالغہ آنحضرت معہ شیخینؓ و جماعت دیگر صحابہؓ مدینے سے باہر
گئے اور جرف مین لشکر گاہ بنایا دوسرے دن اسامہؓ حضرت رسول خدا کی نازک حالت
سنکر واپس آیا اوسکے ہمراہ شیخینؓ نے بھی مدینہ کو مراجعت کی اوسیدن حضرت نے

ف ۱ اس مضمون سے معلوم ہوا کہ خلافت بلا فصل اسامہؓ کو ہوئے جناب امیرؓ خلیفہ بلا فصل نہ ٹھہرے کذا فی حق الیقین ۱۲

ف ۲ جرف بضم جیم و سکون را مهمله مکانیست بیک میل از مدینه طیبه غیاث ۱۲

رحلت فرمائی الخ اس معاملہ مین شیعون کے تین اعتراض ہین - **اوّل** یہ کہ اسامہؓ امیر
تھے اور حضرت شیخینؓ تابع اسامہؓ خلیفہ نہ تھے پس ضرور ہے کہ حضرت شیخینؓ بھی خلیفہ
نہون واجب تھا کہ دوسرے خلیفہ کی اطاعت کرتے **جواب** اس افترا کا یہ ہے کہ
اسامہ باقرار مجتہدین شیعہ خلیفہ تھے اسلئے کہ جب حضرت رسول خدا نے اسامہ کو واسطے
تدارک اہل روم اور بدلہ لینے اونکے والد کے امیر لشکر کیا تو اونکی خلافت مین کیا شبہ رہا یقینًا
خلیفہ ٹھہرے اور ہمراہ کرنا رسول خدا کا حضرت شیخینؓ کو مصلحتًا بسبب تجربہ کے واسطے
تربیت وغمخواری وحمایت وہوشیاری ونیز دیگر وجوہات محتملہ کے تہا نہ صرف مطلب
رسول اللہ کا تابع کرنے سے تہا اور یہ جو معتبرنہ مفتریون کا کہ رسول خدا کی یہ غرض تھی
کہ مدینہ منافقون سے خالی ہو محض براہ نفاق ہے اسکا کچھ اثر تواریخون معتبرہ مین نہین
پایا جاتا پس شیعون کے اس اعتراض سے یہ عمدہ دستاویز ہاتھ آئی کہ حضرت شیخینؓ خود
مدعی خلافت نہین ہوئے بلکہ بعد رجوع حضرت ابوبکرؓ حضرت رسول الثقلین نے اونکو
نماز مین امام اُمت بنایا اور خود بھی امام الانبیاؐ نے اقتداء فرمائی یہ تازہ فضیلت بلاشرکت
غیری بفضل الٰہی حضرت صدیق اکبرؓ کے ہاتھ آئی چنانچہ اسی بنا پر جمہور صحابہ مہاجرینؓ
وانصار واہل بدرؓ نے اونکو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور بلا شائبہ شبہ سب نے اونکی بیعت کی جن مین
تمام بنی ہاشمؓ بھی داخل تھے خواہ اوسیدن خواہ مابعد اور اسامہؓ نے بھی مع اپنے لشکر
کے باوجود حصول شوکت وصولت وعظمت وقوت کے بخوشی تمام بیعت کی خلیفہ برحقؓ نے
اسامہ کو بموجب حکم رسول خدا اوسی خدمت پہ بدستور مقرر فرمایا پس اس دلیل معقول
سے تمام اعتراض شیعون کے کالعدم ہوئے اسلئے کہ حضرت اسامہؓ کے بیعت کرنے
پر کسی مجتہد شیعہ نے الزام جبر واکراہ کا ہنوز نہین دیا ہے **دوم** یہ کہ حضرت شیخینؓ نے
مخالفت لشکر اسامہ کی کی اور جسنے مخالفت کی وہ ملعون ہے **جواب** اس نادیل
لاطائل کا یہ ہے کہ صحیح کتب اہلسنت مین صرف آراستگی لشکر اسامہ کا ذکر ہے جمعہ

لعن اللہ من تخلف عنہ کا کوئی اثر نہین پایا جاتا درصورت تسلیم اس الزام سراسر اتہام سے جناب امیرؓ ودیگر بنی ہاشم وحضرت ابوذرؓ ومقدادؓ وعمارؓ وسلمانؓ بھی بری نہین ہو سکتے ہین اس لیئے کہ یہ سب بزرگ بھی تو حاضر تھے تخصیص حضرت صدیق اکبرؓ کی کیا ہے سوائے اسکے **دوم** جب بقول شیعان حضرت اسامہؓ خود ہی واپس آئے مخالفت کہان رہی **سوم** یہ کہ حضرت شیخینؓ نے رسول خدا کے حکم سے انحراف کیا جو منحرف ہوتا ہے وہ مومن نہین **جواب** اسکا یہ ہے کہ جب باقرار شیعان حضرت شیخینؓ مدینہ سے باہر ہمراہ لشکر اسامہؓ چلے گئے پھر انحراف کہان رہا

طعن پنجم پرچۂ قرطاس اصل یہ قصہ اہلسنت کی معتبر کتب مین صرف اسقدر ہے کہ رسول خدا نے شدت بیماری مین کسی وقت فرمایا کاغذ لاؤ تو مین تمکو لکھ دون تاکہ پھر تم کبھی گمراہ نہو جب حضار نے سنا باہم قیل وقال کرنے لگے بعض کہتا کاغذ وقلمدان لانا چاہیئے بعض کہتا کہ حضرت کو لکھوانے مین تکلیف ہوگی بعض کہتا کہ حضرتؐ کو غلبہ درد سے ہذیان تو نہین ہوا ہے بعض کہتا کہ اس معاملہ کو حضرت سے پھر دریافت کرنا ضرور ہے جب حضرت عمرؓ نے صحابہؓ کو جھگڑتے دیکھا بنظر مصلحت فرمایا کہ لے بھائیو خاموش رہو اسوقت سید عالم کو شدت درد سے کمال ہی تکلیف ہے جھگڑنے سے کیا فائدہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے باوجود منع کرنے حضرت عمرؓ کے پھر بھی بعض لوگ حضرت سے کیفیت پرچۂ قرطاس کی دریافت کی حضرت نے فرمایا کہ تم سب نزع کے وقت میرے پاس سے ہٹ جاؤ پس کتابت موقوف رہی شیعون نے بسبب عناد قلبی کے کہ بہ نسبت حضرت فاروق اعظمؓ رکھتے ہین صرف اتنی ہی سی بات کا بتنگڑ بنا دیا اور قسم قسم کے الزام واتہام آپکی جانب عائد کر دئے جنکا یقین جاہل بھی نہین کر سکتے **اوّل** یہ کہ عمرؓ نے حکم رسول اللہ کی تعمیل نہ کی **جواب** اسکا یہ ہے کہ اگر حضرت عمرؓ نے تعمیل نہ کی تو جناب امیرؓ پر فرض تھا کہ جھٹ پٹ کاغذ وقلمدان لیکر رسول خدا کے حضور مین حاضر ہو جاتے اور عرض کرتے کہ جو کچھ ارشاد ہو قلمبند کر لیا جاوے کیا امر مانع تھا جو آپ بھی ردّ وبدل صحابہؓ مین شریک تھے کیا سبب تھا کہ باوجود علم ویقین اسبات کے کہ ضرور ہی سند مسند میری سے نیابت کی لکھی جاویگی آپنے توجہ نہ فرمائی اور مطلق

حکم رسُول اللہ کا خیال نہ کیا حالانکہ جانتے تہے کہ قول پیغمبرؐ کا وحی ہے اس صورت مین جناب
امیرؑ سب سے بڑہکر نافرمان ٹھہرے اس لئے کہ آپ تو اکثر کتابت وحی بہی کیا کرتے تہے غرض
شیعون کی اس افترا سے صرف یہ ہے کہ اکثر وحی آلہی مطابق رائے مصلحت پیرای حضرت عمرؓ کے
نازل ہوتی تہی اور آپ ہمیشہ حضور مین رسُول خدا صلعم کے مشیر خویش تدبیر بہی تہے اوس سے
مخالفت کیجا دے ورنہ مفتریون کے الزام مبینی کے مضمون سے ہی صاف ظاہر ہے کہ
حضرت عمرؓ نے ہرگز مخالفت وعدول حکمی نہین کی اس لئے یہ فرمانا حضرت عمرؓ کا کہ ہمکو کتاب اللہ کافی
ہے اس مصلحت سے تہا کہ رسُول اللہ کو بہ سبب جہگڑا نے صحابہؓ کے تکلیف نہو یہ امر ہرگز داخل
نافرمانی نہین بلکہ سبقت آپکی محض برائے مصلحت تہی اور یہ فرمانا بہی حضرتؐ کا کہ میرے سامنے
سے چلے جاؤ عتاباً نہ تہا اور اگر تہا تو اس تہدید سے جناب امیرؑ و دیگر بنی ہاشم کہ اوسوقت موجود
تہے بری نہین ہو سکتے ہین تخصیص حضرت عمرؓ کی کیا ہے اس پر ہم ایک مثال بیان کرتے ہین
وہ شیعون کی بہی تفاسیر مین موجود ہے کہ ایک مرتبہ ناقہ حضرت صدیقہؓ کا راہ مین رہگیا تہا
منافقین نے موقع سخن پاکر حضرت عائشہؓ پر زبان طعن کہولی جب حضرتؐ نے سنا آپکو کمال ہی درجہ
کا رنج ہوا جناب امیرؑ نے واسطے رفع رنج رسُول کریم کے عرض کی یا رسُول اللہ عائشہؓ کو طلاق
دیدیجئے رسُول مقبول نے تامل فرمایا آیۂ تطہیر حضرت صدیقہؓ کی شان مین نازل ہوئی منافقین
پشیمان ہوئے اور یہ نقص شان احترام و اکرام حضرت ام المومنین کا زیادہ ہوا اسی قبیل سے اس معاملہ کو بہی قیاس کرنا چاہئے
کہ حضرت امیرؑ نے واسطے رفع رنج حضرتؐ سے عرض کی کہ حضرت عائشہؓ کو طلاق دیدین ویسی ہی حضرت عمرؓ نے واسطے رفع رنج حضرت
سے بیتاب تہے حضار سے جو درباب قرطاس نزاع کرتے تہے کہا کہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے + ۞ کہ غلبہ مرض الموت +
تو گناہ کیا کیا قطع نظر یہ خطاب تو عام ہے خصوصیت حضرت عمرؓ کی کیا تہی اوس مجمع مین تو جناب
امیرؑ و حضرت حسنینؑ و دیگر بنی ہاشم بہی تہے پس باعتقاد شیعان یہ صاحب بہی مرتکب
معصیت ٹھہرے بلکہ تخصیص اس الزام بیجا کی نسبت جناب امیرؑ وغیرہ کے سب سے بڑہکر
لازم آتی ہے بوجہ چند اول آپ کاتب وحی بہی تہے دوم حالت بیماری مین آپ ہی

حضرتؐ کے تیماردار تھے سوم آپ ہی کی نیابت کا جھگڑا تھا سبب اہل تشیع متاخرین نے دیکھا کہ فی الواقع جناب امیرؑ وغیرہم بھی اسی مدّین داخل ہوگئے تو اونہون نے شرمندہ ہوکر اس طعن کو اپنی تصنیفات سے نکالنا شروع کیا چنانچہ خواجہ نصیر الدین نے باوجود تعصب تجرید العقائد مین کچھ ذکر پرچہ قرطاس کا نہین لکھا تواریخ جانبین سے ثابت ہے کہ قصّہ قرطاس پنجشنبہ کو واقع ہوا اور رسول خدا نے دوشنبہ کو رحلت فرمائی اس مدّت کے درمیان مین اکثر اوقات حضرتؐ کو افاقہ بھی ہوا مگر آپ نے پرچہ قرطاس کا کچھ ذکر نہ فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ ذکر قرطاس بالوحی نہ تہا اگر مابوحی ہوتا تو حضرتؐ ضرور ہی ابلاغ فرماتے کقولہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ترجمہ اے رسول پہونچا تو اوس چیز کو کہ نازل کی طرف تیرے رب تیرے نے اور اگر نہ پہونچاوے تو پس نہ پہونچائی تو نے رسالت اوسکی اسکا جواب شیعون پاس سوائے اسکے کہ تقیہ یعنی معذوری خدا اور رسول وجناب امیرؑ کا حیلہ پیش کرین اور کچھ نہین ہے ہم اس حیلہ کی بھی تردید دوسری آیہ کریمہ سے کرتے ہین کقولہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ترجمہ اے نبی ڈر تو اللہ کے تئین اور نہ اطاعت کر تو کافرون اور منافقون کی دیکھو اس آیت سے صاف معلوم ہوگیا کہ جو کچھ خاطر اقدس مین گذرا وہ بالوحی نہ تھا بلکہ کوئی امر آسان تہا جسکی تبلیغ کی ضرورت نہ تھی ورنہ رسول اللہ بالضرور ابلاغ فرمان آلٰہی فرماتے پس انہین وجوہات معقولہ کے سبب جمیع صحابہ نے قول حضرت عمرؓ کا تسلیم کیا چونکہ ازراہ کج فہمی کی متاخرین شیعہ کے دل مین یہ خدشہ گذرا کہ رسول اللہ کے اس قصّہ سے یہ مراد تھی کہ خلافت جناب امیرؑ کے نام لکھدین چنانچہ حق الیقین کے طعن اوّل مطاعن عمرؓ مین مرقوم ہے بدانکہ امر مجمل کہ مشتمل برجمیع مصالح امت باشد تا روز قیامت واین نیست مگر آنکہ خلیفہ وجانشین عالم وعادل بعد ازخود تعیین کنند کہ عالم باشد بجمیع مصالح امت وعموم مسائل دین وخطا بروروا نباشد الخ یہ وہم بھی شیعون کا محض

خلاف ہے اسلئے کہ اونکی معتبر کتب مین مرقوم ہے کہ رسول مقبول نے بروز غدیر ستر ہزار
آدمیون کے روبرو خطبہ پڑہا اور جناب امیرؓ کو اپنا نائب و وصی بنایا اوسدم تمام حاضرین
نے بیعت کی پس جس بات کو ستر ہزار آدمی جانتے ہون پہر اوسی معاملہ مین پرچہ لکہنے
کی حضرت کو کیا ضرورت تہی ہان اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت کو پرچہ قرطاس لکہوانا درباب
خلافت حضرت صدیق اکبرؓ یا حضرت عمرؓ کے منظور تہا تو بجا ہے خوب ہے اسلئے کہ
مجمع البیان شیعہ مین تفسیر آیہ کریمہ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا کی یہ لکہی
ہے کہ رسول اللہ نے حفصہؓ سے فرمایا کہ بعد میرے ابوبکرؓ و تیرا باپ یعنی عمرؓ مالک
امت ہونگے اور بادشاہی کرینگے حفصہؓ یہ راز سنکر خوش ہو گئے اور عائشہؓ سے یہ بہید کہدیا
دیکہو اس راز پوشیدہ کو کہ سوا ے حضرت رسول خدا و حضرت حفصہؓ و حضرت عائشہؓ
کے اور کوئی نہین جانتا تہا اگر حضرت کو لکہوانا خلافت کا بنام حضرت شیخینؓ منظور تہا
تو بعید نہ تہا یا حضرت کا مقصود اوس وصیت لکہنے کا جسکا مذکور ذکر خلافت مین ہوا
نسبت حضرت امیرؓ و دیگر بنی ہاشم کے یہ تہا کہ جب حضرت شیخینؓ خلیفہ ہون تو تم اونسے
خلافت پر جہگڑا نکرنا تاکہ انتظام اسلام مین خلل واقع نہو یہ امر بہی قرین قیاس ہو سکتا ہی
قطع نظر حضرت رسول خدا اسکے قلمدان حضرت عبد الرحمان سے طلب فرمایا تہا دلیل بہی خلافت
حضرت صدیق اکبر ہے پر صادق آتی ہے چنانچہ حدیثون مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے
دوم یہ کہ شیعہ کہتے ہین کہ حضرت عمرؓ نے بے ادبی کی کہ کلمہ ہذیان کو حضرت کی طرف
منسوب کیا **جواب** اس کا یہ ہے کہ اول تو اس افترا کا کچہ بہی اثر کتب اہل سنت
مین نہین ہے بفرض تسلیم حاضرین بالخصوص جناب امیرؓ و دیگر بنی ہاشم پر واجب تہا کہ
حضرت عمرؓ کو اس خطا پر قتل کرڈالتے شیعون کے اس الزام بے اصل سے جناب امیرؓ
و دیگر بنی ہاشم و باقی ماندہ چار چہہ اصحابؓ گنہگار ٹہہرے اس صریح اتہام سے یہ بات
باعتقاد شیعیان پیدا ہوئی کہ جناب امیر شجاع نہ تہے اور حضرت رسول خدا کے ہی زمانہ مین

حضرت عمرؓ سے ڈرتے تھے سوم یہ کہ شیعہ کہتے ہین کہ عمرؓ نے رفع صوت کی رسول اللہؐ کے حضور مین یعنی چلا کر بولے حالانکہ بموجب آیۂ کریمہ رفع صوت ممنوع ہے کقولہ تعالیٰ یا ایّھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ترجمہ یعنی اے ایمان والے لوگو بلند نکرو تم آواز اپنے نبیؐ کی آواز پر اس وجہ سے حضرت کو غصہ آیا اور سب کو اپنے آگے سے نکال دیا الخ جواب اسکا یہ ہے کہ ہرگز ثابت نہین ہے کہ حضرت عمرؓ نے رفع صوت کی بلکہ جن صاحبون نے رفع صوت بہی کی تہی تو اون پر بہی کچھ عتاب آلٰہی نہین ہوا اسلیے کہ حکم خاص نبیؐ کی آواز پر عام کو آواز بلند کرنا ممنوع ہے نہ یہ کہ آپسمین باواز بلند باتین نکرین اور یہ فرمانا رحمت العالمینؐ کا کہ اسدم میرے پاس سے ہٹ جاؤ ازراہ وصیت ونصیحت کے تہا یا واسطے رفع تکرار صحابہؓ یا بسبب نازکی مزاجی علالت کے ہرگز دلیل خشم نہین اگر ہے تو جناب امیرؓ بہی اس الزام سے باہر نہین ہو سکتے ہین طعن پنجم یہ کہ عثمانؓ بن عفان نے بے ادبی کی کہ کچھ حصۂ قرآن کا جلوا دیا اب قرآن ناقص باقی رہگیا اور جو قرآن کہ کامل ہے وہ امام آخر الزمانؑ کے پاس موجود ہے چنانچہ حق الیقین کے طعن سوم مطاعن حضرت ابوبکرؓ احوال حضرت علیؓ مین مرقوم ہے کہ آنحضرتؐ نے گہر مین بیٹھکر قرآن جمع کیا جب مسجد مین لیکر آئے عمرؓ نے کہا کہ ہمکو حاجت تمہارے جمع کیے ہوئے قرآن کی نہین ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ تو دوبارہ اس قرآن کو نہ دیکھیگا جب تک کہ میرا فرزند مہدی ظاہر نکرے یہ کہکر گہر کو لوٹ گئے اور اسی کتاب کے طعن ہفتم مطاعن عثمانؓ مین یون مرقوم ہے کہ عثمانؓ نے چاہا کہ قرآن کو جمع کرے زید بن ثابت کو حکم جمع کرنے قرآن کا دیا اور صحائف دیگر کہ عبداللہؓ بن مسعود و دیگر صحابہؓ کے پاس موجود تھے جبراً چہین کر جلوادئے بعض کا یہ قول ہے کہ دیگ مین جوش کرکے جلوائے تا کسیکو اسپر اطلاع نہو پہر اسی

کتاب مین ہے کہ اب جو باقی ہے وہ مصحف عثمانی ہے اور منہج الفاضلین کے ۴ باب ۵ فصل مین ہے کہ عثمانؓ نے بعض آیات قرآن کو نکلوا کر جلوا دیا - اور اصول کلینی کی کتاب الحجۃ باب فیہ نکت ونتف مین بکثرت روایات درباب نقصان قرآن آئمہؑ سے منقول ہین بخوف طوالت مختصر بیان کیا گیا غرض تمام شیعہ یقیناً قرآن پاک کو ناقص جانتے ہین جواب اس بہتان عظیم کا یہ ہے کہ یہ قرآن لاریب فیہ وہی ہے جسکی حفاظت کاملہ کا وعدہ خداتعالی نے فرمایا بیشبہ اوسکو حضرت ذی النورینؓ نے اپنے عہد خلافت مین بڑی کوشش سے باتفاق جناب امیرؓ و دیگر مشاہیر صحابہؓ رسول اللہ جمع کیا اور اون ماسوا کے قرآنون کو جو بعض کے پاس بے ترتیب وغلط تھے لیکر محو کر دئے تاکہ سب کے پاس صحیح قرآن ہوجاوین اور کوئی مخالف اوس مین مثل دیگر کتب سماویہ کے تحریف وتبدیل نکرنے پاوے حق یہ ہے کہ اگر حضرت عثمانؓ قرآن پاک کو صحیح الترتیب نکر دیتے تو بالضرور مثل توریت وانجیل وزبور وغیرہ کے محرف ومختلف ہوجاتا پس یہ امر جلیل القدر بہترین حسنات حضرت عثمانؓ سے ہے اور قیامت تک اہل ایمان مین جاری رہیگا لہذا یہ بہت بڑا داغ جگرسوز اہل نفاق کے دلون پر ہے بیت

بمیر تا برہی ای حسود کین رنجی ست که از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

اگر کہین کہ آیات فضائل امیرالمومنینؓ واہلبیتؓ کو حضرت عثمانؓ نے نکال ڈالا تو یہ بھی محض غلط ہے اسلئے کہ سورۂ ہل اتی وآیۂ مباہلہ و دیگر آیات بینیات شان مین جناب امیرؓ واہلبیتؓ کے موجود ہین چنانچہ تفاسیر فریقین سے ثابت ہے اگر کہین کہ آیات خلافت کو معدوم کر دیا تو یہ بات بھی صحیح نہین اس لئے کہ آیات خلافت بھی قرآن مین موجود ہین جیسا کہ تفاسیر فریقین سے ذکر اصحابؓ وذکر خلافت مین بیان کی گئین پہر اون آیات محکمات سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی یہ نعمت عظمی نصیب خلفاء الراشدینؓ کے ہوئی کہ منجملہ مہاجرینؓ واصحابؓ بدر وشریک بیعت الرضوان سے ہین ہان اون مصاحف نے بنیاد کا البتہ قرآن مین کوئی نشان نہین جنکا مفتریون کو گمان ہے اگر ایسا بھی ہوتا تو شیعہ

رائی کا پربت بنا دیتے اب سنئے جواب اسکا کہ حضرت عثمانؓ نے قرآنون کو جلوا دیا
یہ بے ادبی کی ہم کہتے ہین کہ حضرت عثمانؓ نے نہ قرآنون کو جلوایا ورنہ بے ادبی
کی بلکہ جو کچھ کہ جلایا گیا وہ ماسوا سے قرآن تہا اور یہ داخل بے ادبی ہرگز نہین اگر
بے ادبی ہے تو اس سے بڑہکر بکثرت نے ادبیان معتبر کتب شیعہ مین آئمہؑ سے
منقول ہین چنانچہ کلینی مین زید بن جہم ہلالی نے امام جعفر صادقؑ سے یہ روایت کی ہے
انہٗ قرا ولا یکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد قوۃ انکاثا تتخذون
ایمانکم دخلا بینکم ان یکونوا ائمۃ ھی ازکا من ائمتکم فقلت جعلت
فداک ائمۃ قال ای واللہ قلت انما یقرء اربی قال وما اربی واومی بیدہ
فطرحها اھانۃ اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ جب اس آیت مین حضرت امام جعفرؑ
نے امۃ کی جگہ ائمۃ پڑہا تو زید مذکور نے عرض کی کہ اے حضرتؑ کیا بیان ائمۃ
ہے فرمایا ہان زید کہتا ہے کہ پہر مین نے عرض کی کہ لوگ تو اربی پڑہتے ہین اور
آپنے ازکی پڑہا فرمایا اربی کیا چیز ہے پہر قرآن کو اہانت سے ہاتھ مین لیکر زمین پر پٹک
دیا۔ واضح ہو کہ شیعون نے اپنے مطلب کے موافق تکونوا کی بجاے یکونوا اور امۃ کی
بجاے ائمۃ اور اربی کی بجاے ازکی اور من امۃ کی بجاے من ائمۃ بنا لیا ہے ورنہ قرآن
مین اسطرح سے ہے وَلَا تَکُونُوا کَالَّتِی نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْکَاثًا تَتَّخِذُونَ
أَیْمَانَکُمْ دَخَلًا بَیْنَکُمْ أَنْ تَکُونَ أُمَّةٌ هِیَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ترجمہ اور نہو تم جیسے
وہ عورت کہ توڑا اپنا سوت محنت کے پیچہے ٹکڑے ٹکڑے کہ ٹہراؤ اپنی
قسمین پیٹھ کا بہانہ ایک دوسرے مین اسواسطے کہ ایک فرقہ ہو کہ زیادہ وہ چڑہ رہا ہو
دوسرے فرقہ سے دیکھو اس کا نام بے ادبی ہے جو امامؑ صاحب موصوف نے کلام
پاک کے ساتھ کی اگر حضرت عثمانؓ نے اوراق مشکوک و مشتبہ کو بنظر مصلحت محو کروا دیا
تو یہ بات کسی طرح سے داخل بے ادبی نہین ہوسکتی ہے۔ اگر آپ ایسا نکرتے تو

بیشک شیعہ قرآن مین مثل یہود و نصارا تحریف و تبدیل کر ڈالتے پس اسلام مین صرف افرقہ
پڑجاتا جیسا کہ علماے شیعہ مین تفرقہ پڑا ہے بعض فرماتے ہین کہ یہی قرآن صحیح ہے بعض
کہتے ہین کہ یہ کتاب عثمانی محض غلط ہے بیت اگر کہین سچ تو فضیلت ہو صحابہؓ کے ثبوت +
اور کہین جھوٹ تو ایمان سے خارج ہون امام ؑ اینہا زتو آید و چنینہا تو کنی دوم شیعہ
ناپاک کو مرد ہو خواہ عورت قرآن پاک کی تلاوت کرنا جائز ہے جیسا کہ استبصار مین مرقوم
ہے لا باس ان تتلو الحائض والجنب القرآن اور من لا یحضرہ الفقیہ مین ہے کہ قرأت
بقدر آیت الکرسی پاخانہ مین پڑہنا درست ہے دیکھو یہ ہین بہت بڑی بے ادبیان کلام ربانی کے
ساتھ مگر کانے دوسرے کی پہلی اوگنتی ہے اور اپنے ٹینٹ پر نظر نہین کرتے بیت

چشم سر ہے تو دیکھ لو صاحب　　ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

سوم اے شیعو کل کی تو بات ہے معرکہ اجودہیا کہ کچھ کم معرکہ کربلا سے نہ تہا یاد کرو کہ جب
کفار اشرار نے کلام الٰہی جلاے اور غریب مسلمانون نے اوراق سوختہ ختم کلام لکھنؤ کو کہ اعداد
مین کوفہ سے کم ز زیادہ نہین ہے دکہاے سنی نے آنکھون پر پٹی باندھ لی اور کانون مین
گودڑا ٹھونس لیا نہ کسی سنی نے مظلومون بیکسون کی دادرسی کی اور نہ اُنکو کسی نے مدد دی بلکہ
خلاف اسلام کفر کے حامی بنگئے آخر قرآن کی ایسی مار پڑی کہ طبقہ اولٹ گیا اور سارا کارخانہ پلٹ
گیا پھر بہی خوف خدا نہین ہے افسوس قوم ناحق شناس پر کہ بیچارے حضرت عثمانؓ خیر خواہ
امت شفیع امتان کو بسبب احراق اوراق مشکوکہ محرق قرآن ٹھہراوین اور اپنی بے ادبیون پر
نظر نہ فرماوین - نہ خیر مایۂ دوکان شیشہ گر سنگ است -
واضح ہو کہ یہ قصہ کتب صحیحہ مین صرف اسقدر ہے کہ جب قرآن پاک کی قرأتون مین اس حد کو
اختلاف پڑا کہ اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ کو پڑہنے لگے اور اختلاف قرأتون کا بہانہ پکڑنے
لگے اور بعض مصحفون مین مثل مصحف ابی کعبؓ کے قرأتین شاذہ تہین اور اکثر آیتین منسوخ التلاوۃ
اور بعض الفاظ تفسیرون کے جنکو جناب رسالتمآب وقت تلاوت بیان فرماتے

ستے لوگ داخل قرآن کر لیتے تہے اسیطرح سے مصحف ابن مسعودؓ کا حال تہا کہ برخلاف اجماع
و تواتر کے دعا قنوت کو داخل قرآن جانتے تہے اور سورۂ معوذتین کو قرآن سے خارج کرتے
تہے جیسا کہ استاد کلینی نے تفسیر اہلبیتؑ مین ابی بکر حضرمی سے یہ روایت کی ہے قال قلت
لابی جعفرؑ ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف قال کان ابی یقول انما
فعل ذالک ابن مسعود برایہ وھما من القرآن ترجمہ راوی کہتا ہے کہ مین نے
حضرت امام جعفرؑ سے پوچہا کہ ابن مسعودؓ معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ کو اپنے قرآن مین سے مٹاتے تہے کہا اوس نے کہ میرا باپ کہتا تہا کہ یہ فعل ابن
مسعودؓ کا اپنی راے سے تہا معوذتین البتہ قرآن مین سے ہے الغرض انہی وجوہات سے
حضرت عثمانؓ غنی خیر خواہ امت نے بمشورہ جناب امیرؑ و حضرت حذیفہؓ بن الیمان و دیگر
اصحابؓ کبار مصمم ارادہ فرمایا کہ ایک مصحف مین قرآن جمع ہو جاوے اور اختلاف تمام
عرب و عجم کا اوٹھ جاوے اس بات کو سب نے پسند کیا چنانچہ ابی کعبؓ نے اپنا مصحف اوسیدم
بخوشی تمام حوالہ حضرت عثمانؓ کیا مگر ابن مسعودؓ نے اپنا مصحف نہ دیا اس بات پر غالبًا ان
حضرت عثمانؓ سے کسیقدر رشکر رنجی بہی ہوئی نہ وہ اخراج قرآت شاذہ وغیرہ پر راضی ہوئے
اور نہ ادخال معوذتین پر جب حضرت عثمانؓ نے یہ تنازع کا حال سنا ابن مسعودؓ سے
بہت کچہ معذرت کی اور تمام نقصان ناتکملی قرآن کے سمجہائے ابن مسعودؓ اسپر بہی راضی
نہوئے اگر اس عذر واجبی اور وجہ لازمی کو ابن مسعودؓ نے قبول نکیا تو حضرت عثمانؓ کی
نسبت طعن کیا ہے یہ امر ہرگز باعث الزام نہین ہوسکتا ہے کیونکہ ایسے معاملات
عالم سیاست مین کثیر الوقوع ہین خصوصًا جبکہ دین مین رخنہ پڑنے لگے یا خلاف
جمہور صحابہؓ جن مین جناب امیرؑ بہی شریک ہون کوئی بشریت پر اڑنے لگے تو جمہور
کا کیا قصور ہے یہ سیاست تو دین کے واسطے تہی اب باقرار معتمد مجتہد شیعہ سیاست
دنیا کا حال سنئے تنزیہ الانبیا مین مرقوم ہے کہ جناب امیرؑ نے خلاف حدیث

لا لتعذ بوا بعذ اب النار اکی ایک لوطی کو آگ مین جلایا اور ابو موسیٰ کا گھر لٹوا کر پھنکوایا اور
حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کی ہتک عزت کی اور اپنے بھائی حقیقی حضرت عقیلؓ ابن ابی
طالبؓ کو ایسا تنگ کیا کہ وہ جنگ صفین مین رنجیدہ خاطر ہو کر حضرت معاویہ سے
جا ملے ہم حضرات شیعہ سے پوچھتے ہین کہ کیا یہ لوگ اصحابؓ نہ تھے جنکے حقوق صحبت
بر سہا برس کی جناب امیرؓ نے رعایت نکی اگر دلسوزی خلافتؓ پناہ کی قرآن سوزی سے ظاہر
ہے تو جان سوزی امامتؓ دستگاہ کی انسان سوزی سے روشن و باہر ہے پھر بھی زمین
و آسمان کا فرق ہے کہ وہان ماسوائے قرآن جلا تو یہان نفس انسان ؏ سخن شناس نۂ دلبرا
خطا اینجاست ✤ اب ہم بدلائل عقلی و نقلی ثابت کرتے ہین کہ درحقیقت یہ قرآن صحیح
الترتیب ہے اس مین مطلق تبدیل ترتیب کو دخل نہین ہے اوّل یہ کہ اگر یہ قرآن معاذاللہ
بے ترتیب ہوتا تو جناب امیرؓ کہ بڑے متقی تھے ہرگز تلاوت نہ فرماتے اور نہ اپنی اولادؓ
امجاد کو ایسے قرآن کی تلاوت کی تاکید فرماتے بلکہ اپنے زمانہ خلافت مین قطعی منع کر دیتے
کہ کوئی اس قرآن بے ترتیب کو نہ پڑھے پس رواج دنیا و تلاوت کرنا جناب امیرؓ کا صحت
ترتیب پر دال ہے دوم اگر اس قرآن مین کچھ شک ہوتا تو آئمہؑ ہرگز اپنے دست پاک
سے نقلین نہ کرتے چنانچہ اکثر مقامون پر قرآن آئمہؑ کے نقل کئے ہوئے ہنوز موجود ہین
سوم اگر اس قرآن مین کچھ بھی شبہ ہوتا تو آئمہؑ و مجتہدین شیعہ مطلق تفاسیر نہ لکھتے مثل تفسیر
حسن عسکری و مجمع البیان و منہج الصادقین و خلاصۃ المنہج و عمدۃ البیان وغیرہ کے چہارم
امام مہدی فرضی قرآن مرتبہ جناب امیرؓ کو جسکا نتیجہ خاص ہدایت تھا ہرگز غائب
نکرتے کیونکہ کام انبیاؑ و اولیاؒ کا ہدایت کرنیکا ہے نہ بندگان خدا کو گمراہ کرنیکا پنجم
اگر مجتہدین شیعہ کو صحت قرآن پر یقین کامل نہوتا تو وہ نادم ہو کر ہرگز اس طعن کو اپنی کتب
معتبر سے نہ نکال ڈالتے جیسا کہ خواجہ نصیر طوسی نے اس طعن کو اپنی تجرید العقائد
مین نہین لکھا ششم مجمع البیان طبرسی مین ہے ذکر الاجل المرتضی علم الہدی

ذوالمجد ابو القاسم علی بن الحسین الموسوی ان القرآن کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجموعاً مولفاً علی ما ہو علیہ الآن واستدل علی ذالک بان القرآن کان یدرس و یحفظ جمیعہ فی ذالک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظہم وانہ کان یعرض علی النبی صلعم و یتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ کعبد اللہ بن مسعود وابی کعب وغیرہما ختم القرآن علی النبی صلعم عدۃ ختمات وکل ذالک بادنی تامل یدل علی انہ کان مجموعاً مرتباً غیر منشور ولا مبثوث وذکران من المخالف الامامیۃ والحشویۃ لایعتد بخلافہم فان الخلاف مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخباراً ضعیفۃ ظنوا صحتہا لا یرجع بمثلہا عن المعلوم المقطوع علی صحتہ ترجمہ

ذکر کیا علی بن الحسین الموسوی نے کہ قرآن تہا حضرت پیغمبر صلعم کے وقت مین جمع اور ترتیب کے ساتھ کے اس طور پر جیسا کہ اب موجود ہے اور وہ دلیل لایا اسبات پر اسطرح سے کہ حضرت پیغمبر صلعم کے وقت مین قرآن پڑہا جاتا تہا تمام و کمال اور ایک جماعت صحابہ کے اوسکے حفظ کرنے پر معین تہے اور حضرت کے سامنے پڑہا جاتا تہا اور ایک جماعت صحابہ نے مثل ابن مسعود وابی کعب وغیرہ ختم کیے بہت ختم روبرو حضرت کے اور ادنی تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ قرآن مرتب تہا پراگندہ نہ تہا اور ذکر کیا اوس نے کہ جس امامیہ یا حشویہ نے کچھہ اس قرآن موجودہ مین اختلاف کیا اوسکا اعتبار نہین اسواسطے کہ وہ خلاف اون لوگون کا ہے جنہون نے اخبار ضعیفہ نقل کئے ہین اور اونکو صحیح سمجہے پس معلوم یقینی کو چہوڑ کر اون کا قول معتبر نہوگا ہفتم حق الیقین کے ۵ باب ۵ مقصد مین ہے کہ بہترین معجزات آن حضرت صلعم کا قرآن مجید ہے روز قیامت تک باقی رہیگا ہشتم مصاحب النواصب کے جلد رابع طائفہ امامیہ مین ہے کہ تغیر ہونا قرآن مین

جنہون کی اس تحریر سے حقیقت حفظ قرآن و حافظ قرآن کی ثابت ہوتی ہے ۱۲ ۵۱

۹۷
ہوا رامہدی کے
صفحہ ۲۰۵ مین
بہی اسکا اقرار ہے

قول جمہور امامیہ کا نہین ہے مگر تہوڑون نے اوس سے کہا ہے اور وہ لائق اعتقاد کے نہین ہے نہم تفسیر مجمع البیان کے خطبہ مین مذکور ہے کہ یہی قرآن صحیح ہے الخ اے ابن سبا کے مرید و تعصب کے سر پر خاک ڈالو اور اِس قرآن کو سچا سمجہو ورنہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاؤ گے اور تمہارے ایسے عقائد پر مکائد سے تمام امام اور مجتہدین امامیہ بیدین سمجھے جاوینگے ۔ مصرع ۔ تیشہ برپائے خود زند ابلہ طعن ہشتم تجرید العقائد مین خواجہ نصیر نے لکہا ہے کہ عثمانؓ سے اصحابُ رسول اللہ اس درجہ ناراض تھے کہ قتل کرڈالے گئے اور لاش اونکی پڑی رہی بعد تین روز کے دفن ہوئے متاخرین نے اسپر اور بہی چند اہانت اضافہ کی ہین چنانچہ حق الیقین کے ۱۰ طعن مین مرقوم ہے کہ اہل مدینہ نے عثمانؓ کی لاش کو نہ غسل دیا نہ نماز پڑہی نہ دفن کیا جناب امیرؑ اِس فعل سے خوش ہوے جواب اس بہتان عظیم کا بچند دلائل معقول یہ ہے اوّل تواریخ طرفین سے ثابت ہے کہ حضرت عثمانؓ غنیؓ نے اپنے عزیزون اور قریبون کو بموجب ذوی القربیٰ مالامال کردیا تہا اس سبب سے اونکے رشتہ دارون مثل حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ و حضرت امیر معاویہؓ و حضرت عمروؓ بن العاص وغیرہم جماعت کثیرہ اور اونکے غلام صدہا زرخرید جان نثار نے قصد قصاص خون حضرت عثمانؓ کا کیا تہا اس سے مدینہ مین فتنہ عظیم برپا ہوا پس کیونکر ممکن ہے کہ جسکے بکثرت رشتہ دار و غلامان جان نثار ہون اوسکی لاش تین روز تک بے گور و کفن پڑی رہے و لوفرضنا اگر ایسا ہی ہوا ہو تو اس مین حضرت عثمانؓ کی توہین کیا ہے یہ حادثہ شعر کہ کربلا سے بڑہ کر نہین ہے ذرا شہداء کربلا کی اہانت و اہلبیتؑ کی ذلّت کو غور فرمادین جسکو معاذ اللہ شیعہ بڑے آب و تاب سے ہرسال مرثیون مین فخریہ پڑہوا تے ہین بلکہ بہت کچھ جہوٹ اپنی طرف سے ملا کر عوام کو سنواتے ہین ۔ دیکہو اس کا نام اہانت ہے دوم جامع عباسی کے دو باب مین ہے کہ جنت البقیع نخلستان مہاجرین کا تہا حضرت رسالت پناہ نے

واسطے مصالح مسلمانون کے خاص کیا تھا جب حضرت عثمانؓ بھی اوسے
مقام بزرگ مین کہ مدفن ازواج مطہرات و اولاد امجاد و اکثر اصحابؓ با عتقاد شہداے
راہ خدا کا ہے دفن ہوئے پھر یہ الزام کیا اگر بگمان غلط شیعون کے حضرت
عثمانؓ سے جناب امیرؑ و دیگر صحابؓ بیزار تھے تو کیون آپ کے جنازہ کو
مقام مقدس مین جو محض واسطے مصالح مسلمانون کے خاص کیا گیا تھا دفن کرنے
دیا اس صورت مین جناب امیرؑ و دیگر صحابؓہ توبہ توبہ گنہگار ٹھہرے اگر کہین
کہ جناب امیرؑ تو اصحابؓ ثلثہ سے ہمیشہ ڈرا کرتے تھے اس لیئے روک
ٹوک نکی کیا خوب زندون سے تو ہر شخص ڈرتا ہے مُردون سے ڈرنا شان
مردان کی ہے شان سے ہم کہتے ہین کہ فضیلت حضرت عثمانؓ ذی النورین
کی جناب امیرؑ و دیگر صحابؓہ پر بخوبی متحقق تھے اس سبب سے
جنت البقیع ہی مین سب نے دفن کرنا مناسب سمجھا چنانچہ ہمارے دعوی
کی تصدیق جامع عباسی معتبر کتاب شیعہ کے مضمون مذکورہ بالا
سے ہوتی ہے سوم تواریخون معتبرہ مین ہے کہ شہادت حضرت عثمانؓ
اوّل فتنہ ہے مدینہ مین جو ماہ ذوالحجہ روز جمعہ کو بعد نماز عصر واقع ہوئی اور اوسی شب کو
بدستور شہدا بے غسل و کفن با جامہ خون آلودہ جماعت کثیرہ صحابؓہ و بنی ہاشم
نے با مامت حضرت جبیرؓ بن مطعم نماز ادا کرکے جنازہ کو جنت البقیع
مین دفن کیا دیکھو تواریخون سے بھی ثابت نہین ہوتا کہ لاش حضرت
عثمانؓ غنی رضی اللہ عنہ کی تین روز تک پڑی رہی ہو اگر یہ ہی فرض
کیا جاوے تو اس مین حضرت عثمانؓ شہید کا قصور کیا ہے
بلکہ خطا اون حضار کی ہے جو اس حادثہ جانگداز کے وقت
موجود تھے اس الزام سراسر

انتام مین تو جناب امیرؑ وحضرت حسنینؓ ودیگر بنی ہاشم بہی تو شامل ہین صحیح قصہ تواریخون مین صرف
اس قدر ہے کہ حضرت عثمانؓ غنی نے اپنی خلافت مین محمد بن ابوبکرؓ کو بمشورہ حضرت علیؓ حاکم مصر
کا کیا تہا مروان نے ازراہ حسد کے اوسکے نکلوانے کی فکر کی بلکہ ایسا فریب دیا کہ اوسکو ازحد ناگوار
گذرا غرض محمدؓ بن ابوبکرؓ ایک گروہ کوفیون اور مصریون کا جمع کرکے مدینہ مین لایا اور مروان کو حضرت
عثمانؓ سے طلب کیا مگر حضرت عثمانؓ نے اِس مصلحت سے مروان کو نہ دیا کہ مبادا مسلمانون مین کشت
وخون واقع ہو تب بلوائیون نے رنجیدہ ہوکر حضرت عثمانؓ خلیفہ دوران پر ہجوم کیا ہرچند کہ جناب
امیرؑ نے اوس بلوہ کے دور کرنے مین سعی موفور فرمائی مگر سودمند نہ پڑی بسبب قلت
جماعت یاران وکثرت دشمنان کے پہر اوسیدم حضرت عبدؓ اللہ بن عمرؓ وزیدؓ بن ثابت چند
آدمی اپنے ہمراہ لیکر پہونچے اور حضرت عثمانؓ سے اجازت جنگ کی طلب کی خلیفہ برحق
نے فرمایا کہ مین نے رسوؐل اللہ سے سُنا ہے کہ مین تلوار سے شہید کیا جاؤنگا پس نہین
چاہتا ہون کہ مدینہ طیبہ مین خونریزی واقع ہو اور مسلمان اور کلمہ گو قتل کئے جاوین ہرچند کہ آپ
راضی بقضا تہے مگر جناب امیرؑ بسبب حقوق صحبت وقرابت اپنی اور رسوؐل اللہ کے بلوہ کے دفع
کرنے مین زیادہ تر کوشش فرماتے تہے اور نیز حضرت امام حسنؓ وحضرت امام حسینؓ اور قنبر غلام
جناب امیرؑ اور حضرت زبیرؓ وحضرت ابوہریرہؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین محافظت دروازہ
کی کرتے تہے اور برابر حضرت عثمانؓ کو کہانا پانی پہونچاتے تہے اور بلوائیون کے اینٹون
اور پتہرون سے منہ پہیرتے تہے چنانچہ اوسی ہنگامہ مین حضرت امام حسنؓ کے پارچہ
پوشیدنی بسبب لگنے اینٹون کے خون آلودہ ہوگئے اور قنبر زخمی ہوئے جب بلوائیون
نے دیکہا کہ بنی ہاشم ودیگر صحابہؓ معظم وآل مکرمؓ نگہبان درخلافت خلیفہ برحق کے ہین اونکے
مقابل مین کچہ جرأت نہ بن پڑیگی تب اونہون نے مایوس ہوکر براہ کیہ پشت خانہ جنت کاشانہ
حضرت عثمانؓ کے نقب لگائی اور اندر آئے اوسوقت حضرت عثمانؓ تلاوت کلام آلہی مین
مشغول تہے دشمنون نے حضرتؓ کو شہید کیا خون حضرت ذی النورین کا اس آیۂ کریمہ پر

ا۔ خبر بہشتی بانی مبانی اس فساد کے جو عقیدہ شیعان مجھے جانتے ہین ۱۲

پڑا فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ کا بیان کرتے ہین کہ وہ قرآن پاک ہنوز بعینہ
شریف مین موجود ہے دیکہو ان وجوہات بینہ سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ جنکی مدد جناب
امیرؑ و حضرت حسنینؑ و صحابہؓ کرین وہکی لاش تین روز کسطرح سے بے گور و کفن پڑی رہی ہو
سوا اسکے جب باعتقاد شیعان جناب امیرؑ و حضرت حسنینؑ نے تادم واپسین قید تقیہ سے
خلاصی حاصل نکی تو پہر کیونکر ممکن ہے کہ تین روز کے واسطے بند تقیہ سے آزادی اختیار کی ہو
یہ محض افترا ہے چہارم یہ کہنا شیعون کا بہی محض لغو ہے کہ جناب امیرؑ شہادت حضرت
عثمانؓ سے خوش ہوے ہے کیونکہ اس دعوی بے اصل کی تکذیب تو جناب امیرؑ ہی کے قول
سے ہوتی ہے چنانچہ نہج البلاغۃ مین کلام علیہ السلام لما اجتمع الناس الیہ
واشکوا الیہ مین ہے فدخل علی علیہ السلام علی عثمان فقال ان الناس ورائی وقد
استفسرونی بینک وبینہم وما ادری ما اقول لک ما اعرف شیئا تجہلہ ولا ادلک
علی امر لا تعرفہ انک لتعلم ما نعلم ما سبقناک الی الشیء فنخبرک عنہ ولا خلونا
بشیء فنبلغکہ وقد رأیت کما رأینا وسمعت کما سمعنا وصحبت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کما صحبنا وما ابن ابی قحافۃ ولا ابن الخطاب باولی بعمل الحق
منک وانت اقرب الی رسول اللہ وشیجۃ رحم منہما وقد نلت من صہرہ ما لم
ینالا ترجمہ یعنی جناب امیرؑ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور کہا کہ آدمی
میرے پیچہے پڑے ہین اور تحقیق مجھکو سفیر کیا ہے مین تجہسے کہتا ہون نہین جانتا ہون
کوئی چیز کہ تو اوس سے انجان ہو اور نہین پہچانتا ہون اوس چیز کو کہ تو نہین پہچانتا
ہے اوس چیز کو مین جانتا ہون نہین سبقت کرتا مین اوس چیز پر کہ تجھکو اوس سے
خبر دون مین اور نہین پایا مین نے اوس چیز کو کہ تجھکو پہونچاؤن مین تو نے دیکہا ہی
جو کچہہ کہ دیکہا مین نے اور تو نے سنا ہے جو کچہہ سنا ہے مین نے تو صحبت رسول اللہ کی
پائے ہوئے ہے اوس قسم سے کہ مین صحبت پائے ہوئے ہون ابوبکرؓ و عمرؓ کی تجہسے

بهت سے رشتے عمل مین حق تیرا قریب تر ہے اونہون سے قرابت رسول اللہ مین اور مجھکو پہنچا ہے دامادی وخویشی سے جو اونکو نہین پہونچا تہا دیکھو اگر جناب امیرؑ حضرت عثمانؓ کے خلیفہ برحق کی شہادت سے خوش ہوتے تو ہرگز اپنی زبان صدق ترجمان سے کلمات افسوس وخیرخواہی وہمدردی وہمزلفی وتوصیف وتعریف کے نہ نکالتے اس قول سے یہ بات بہی معلوم ہوئی کہ جناب امیرؑ نے ضرور ہی رفع بلوہ مین کوشش بلیغ فرمائی مگر سود مند نہ ہوئی جیسا کہ نہج البلاغت مین ہے کہ بدلہ نہ لینا جناب امیرؑ کا قاتلان عثمانؓ سے محض بسبب ناچاری تہا ورنہ آپ ضرور ہی قاتلون کو سزا دیتے قول جناب امیرؑ کا یہ ہے قال له بعض اصحابه لو عاقبت قوما اجلبوا على عثمان فقال يا اخوتاه انى لست اجهل ما تعلمون ولكن كيف لى بهم والمجلبون على شوكتهم يملكوننا ولا نملكهم وها هم هولاء قد ثارت معهم عبدانكم والتفت اليهم اعرابكم وهم خلالكم يسومونكم ماشاء ترجمہ کہا واسطے اوسکے (یعنی حضرت علیؑ کو) بعض اوسکے یارون نے کاش سزا دی تو اوس قوم کو جسنے غوغا کیا عثمانؓ پر فرمایا اے بہائیو مین بیخبر نہین ہون اوس حال سے کہ تم خبر رکہتے ہو ولیکن کیونکر قدرت ہو مجھکو اون پر حالانکہ غوغائی اپنی شوکت پر سنار ہین اور ہم اون پر مختار نہین اور اونکے ساتھ جوش کیا ہے تمہارے غلامون نے اور جمع ہوئے اونکی طرف جنگل کے لوگ اور یہ درمیان تمہارے اہین تکلیف کرتے ہین تمہارے تئین جو کچھ کہ چاہین دیکھو اس روایت سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ حتی الامکان جناب امیرؑ نے یاری ومددگاری حضرت عثمانؓ مین کمی نکی مگر بسبب قلت جماعت کے آپکو قدرت حاصل نہوئی پنجم حق الیقین مین ہے۔ کہ عثمانؓ اس قدر بدنام تہے کہ اوس زمانہ مین کوئی ملقب باسم عثمانؓ نہ تہا جواب تواریخ طرفینؓ مین مذکور ہے کہ خود جناب امیرؑ نے اپنی اولاد کے نام مثل حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ کے رکہے یہ تینون صاحب معرکہ کربلا مین شہید ہوئے

چونکہ شیعہ اسمار موصوفہ سے عناد قلبی رکہتے ہین لہذا صرف محامد حضرت امام حسینؓ وحضرت عباسؓ وحضرت قاسم پر اکتفا کرتے ہین بلکہ اظہار شجاعت دیگر شہدار کربلا مین کہ وہ سبہی توہمنام اصحاب ثلثہ ودیگر صحابہؓ کے ہین اپنی بڑی اہانت جانتے ہین نہ ہمنے کبہی سوائے تین صاحبون کے کسی شہدار کربلا کا نام میان انیس کے مرثیون مین سنا اور نہ میان دبیر کے مرثیون مین دیکہا مزید بران حضرت امام حسنؓ ودیگر آئمہؓ نے بہی اپنی اولاد کے نام صحابہؓ ہی کے نامون پر رکہے جیسا کہ سوالون مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

طعن ہفتم شیعہ کہتے ہین کہ حضرت عثمانؓ جنگ احد مین بہاگ نکلے اور معرکہ بدر وبیعت الرضوان مین حاضر نہ تہے

جواب امر واقعی یہ ہے کہ جنگ احد مین فرار ہونا صرف حضرت عثمانؓ غنی سے ہی نہین ہوا بلکہ سوائے تیس صحابہؓ کے کہ منجملہ اونکے سولہ مہاجرینؓ اور باقی انصارؓ تہے سبہی توبہاگ نکلے تہے اس مین بنی ہاشم وغیر بنی ہاشم سب برابر ہین مگر شیعہ از راہ بد اعتقادی کے کہ بنسبت صحابہؓ کے رکہتے ہین سب کو معذورون مین شمار کرتے ہین حالانکہ معتبر تواریخون سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق وحضرت عمرؓ فاروق وحضرت طلحہؓ وحضرت عبدالرحمنؓ بن عوف وحضرت سعدؓ بن وقاص وغیرہم اوس حادثہ ناگہانی کے وقت ثابت قدم رہے لیکن شیعہ از راہ تعصب کے اونکو بہی فراریون مین شامل کرتے ہین اگر شیعون کا یہی قول مجہول تسلیم کیا جاوے تو یہ بہی گناہ حد کے درجہ کو گناہ کبیرہ ہے اور کبیرہ بنص قرآنی ایک ہی توبہ مین مغفور ہوتا ہے اور اس لغزش خاص کو تو مفضل حقیقی نے اپنے نص تام سے قطعی معاف فرمایا کقولہ تعالیٰ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ

ترجمہ تحقیق اون لوگون نے کہ روگردانی کی تم مین سے اوس دن کہ لڑنے کو آئے دو گروہ جز این نیست کہ ڈگایا اونکو شیطان نے بسبب شامت بعض اوس چیز کے کہ عمل مین لائے تہے ہر آئینہ معاف کیا خدا نے اونہون سے تحقیق اللہ بخشنے والا بردبار ہے

دیکھو مفتری یو جنکے گناہ کو کہ خدا تعالی معاف فرما دے پہر کسی کی کیا مجال ہے جو اصحاب
رسالت مآب کی شان مین بدگمانی کرے اور انکی نسبت ترک ادب کلمات بکے حق یہ ہے کہ
جسکو علم تواریخ سے بہرہ حاصل ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ جب لشکر کو اپنے افسر کے قتل
کی خبر پہونچتی ہے تو اوسکے پانوں میدان معرکہ سے ضرور ہی اوکھڑ جاتے ہین چنانچہ
یہی معاملہ احد مین پیش ہوا کہ جب کفار اشرار نے لشکر اسلام پر یورش کی تہی اور شیطان
نے بصورت انسان متمثل ہوکر باواز بلند پکار کر کہا کہ حضرت رسول خدا شہید ہو گئے جون ہی
یہ خبر وحشت اثر صحابہ نے سنی حیران و پریشان ہو کر میدان سے قدم اوٹھا دیے یہ لغزش
صحابہ کی مثل لغزش حضرت موسی و حضرت یونس علی نبینا و علیہما السلام کے بسبب
بشریت کے تہی جب معصوم مقتضائے بشریت سے بری نہین ہین تو غیر معصوم ہرگز
مورد طعن نہین ہو سکتے ہین اور جنگ بدر مین حضرت عثمان ذو النورین کے ناحاضر ہونے
کا سبب یہ تہا کہ حضرت رسول خدا نے انکو اپنے جگر گوشہ حضرت رقیہ کی تیمار داری
کے واسطے مقرر کیا تہا کیونکہ حضرت رقیہ اون روزون مین نہایت ہی علیل تہین اسیطرح
سے جناب امیر بہی غزوہ تبوک مین حاضر نہین ہوے تہے کیونکہ حضرت رسول خدا
نے خاص اپنی اہلبیت پاک کی نگرانی کے واسطے اونکو محافظ مقرر فرمایا تہا پس اس صورت
مین حضرت عثمان غنی کا نہ حاضر ہونا حاضر ہونے سے بہتر تہا اس لئے کہ مقصود اصلی اطاعت
رسول ہے سو اس سے بڑہکر اور کونسی اطاعت ہوگی اور بیعت الرضوان مین موجود نہونے
کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے حضرت عثمان کو قاصد بناکر کفار قریش
کے پاس مکہ معظمہ روانہ فرمایا تہا جیسا کہ آیات بینات مین مذکور ہوا جسکو خدا نے ذرہ برابر
بہی عقل عطا کی ہے وہ یقین کر سکتا ہے کہ وجہ تسمیہ بیعت الرضوان کی بفضل الہی آپ ہی
باعث ہین کیونکہ نہ آپکے قتل کی خبر مشہور ہوتی نہ رسول اللہ درخت سمرہ کے تلے
بیٹھکر بیعت لیتے حق یہ ہے کہ اوس وقت نازک مین کہ طوفان بے تمیزی کفار اشرار کا

مکہ معظمہ مین حد کے درجہ سے گذرا تھا بلکہ ہر ایک شریر صورت فرعون بے سامان کے اہل اسلام کی ایذا رسانی مین کمی نہین کرتا تھا - پیغام پیغمبر جن کا دلیرانہ لیجانا آپ ہی کا کام تھا اوس جلسہ نفیس مین امامت رضؓ وسہ نگاہ موجود نہ تھے جو اس نعمت عظمی و دولت کبری دارین کو دوسرے دن کے معرکہ مین چھوڑا او سیدم لازم تھا کہ اسد اللہی دکھلاتے ذو الفقار کو میان سے باہر نکالتے عرش سے اوترتی ہوئی تلوار آبدار کے جوہر دکھلاتے مرحب دانشر کی طرح کفار مکہ کے پاس ہوا ایک ایک دارین دو دو ٹکڑے کرتے آخر وہ تلوار جسنے جبرئیل امین کے پر کاٹے اور وہ ذو الفقار جسنے جعفر جنی کے دو ٹکڑے کئے کس دن کے لئے تھی اور وہ شجاعت و مردانگی جو روز بدر و حنین مین کفار کو دکھلائی اور وہ قوت جو جنگ خیبر مین ظاہر فرمائی کس دن کے واسطے رکھہ چھوڑی تھی براے خدا اور رسول کوئی اس فرقے عقل کے دشمن سے پوچھے کہ اس سے بڑھکر حضرت شیر خدا کے حق مین اور کیا ہتک ہوگی کہ دوسرے بحکم رسول اللہ جانبازی و عمدہ کارسازی پر مستعد ہون اور اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب امام المشارق والمغارب شیر خدا سردار اولیا سند الاصفیا سید الاوصیا امیر المومنین علیؓ ابن ابیطالب دشمنون کو ایک نگاہ مین ہلاک کرنے والے جنون کو ایک ہی دو دستی مین زیر و زبر فرمانے والے جنکی ذات پاک خدا کی قدرت کی نشانی جنکا وجود باوجود اللہ کے جلال و عظمت کا نمونہ جنکے نام سے کفار عجم لرزان جنکی صورت سے شجاعان عرب ترسان کیسے علیؑ خدا کے شیر رسول کے بھائی بتول کے شوہر نامدار حسنینؑ کے پدر بزرگوار

ابیات

وصی نبی جفت پاک بتولؑ — فروزندهٔ شمع دین رسول
فشانندهٔ جان براه خدا — نمایندهٔ کفر از دین جدا
برآرندهٔ عمرو و مرحب زپاے — برآرندهٔ باب خیبر زجاے
رهانندهٔ موسیٰ از رود نیل — وماندهٔ گل زنار خلیل

بساحل رسانندهٔ فلک نوح | کشایندهٔ باب ہائے فتوح
ہوا خواہ او جبرئیل امین | بہ فرمان او آسمان و زمین
نہ کس جز نبیؐ ہم ترازوئی او | قوی دست قدرت زبازوئی او

باین ہمہ شجاعت و ہیبت و باین جلال و عظمت غلبہ کفار مکہ کا سنکر ڈر جاوین اور اوس مقام خطرناک کی طرف قدم نہ بڑہاوین نشان جوانمردی کا تو یہ تہا کہ اوس محک امتحان ایمان کے وقت آپ رسول اللہ سے کہتے کہ یا رسول اللہ یہ کام میرے سپرد کیجئے اور مجہکو پیغام لیجانے کی اجازت دیجئے کیونکہ مین وصی ہون مین ولی ہون مجہ یا شیر زنانہ مین نہین مجہسا دلیر اپنے بیگانہ مین نہین کیون آپ ایسے ناتجربہ کار بے اعتبار کو بہیجتے ہین کہ نہ کسی معرکہ مین حاضر ہوا نہ کسی سے مقابلہ کیا اگر کفار سے ساز کر لیا تو اور بہی مشکل ہوگی جب یہ معروضہ پذیرائی نہ پاتا تو بہی سمجہا جاتا کہ جناب امیرؑ بغیر اذن رسول خدا کسطرح سے جا سکتے تہے یا یہ بات ہوگی کہ جناب امیرؑ اس مصیبت سخت سے جان بچا کر کسی گوشۂ عافیت مین جا بیٹہے ہونگے معاذ اللہ فرقہ شیعہ کا بہی عجیب مذہب ہے کہ ظاہر مین اصحابؓ رسالتمآب پر طعن کرتے ہین اور باطن مین وہ صریح ہجو و مذمت جناب امیرؑ کی بجا لاتے ہے جب اکثر علمار شیعہ نے دیکہا کہ یہ طعن بہی حقیقت مین لچر ہے اپنی کتب سے نکال ڈالے چنانچہ تجرید العقائد مین یہ طعن نہین ہے مگر ابن سبا کے مرید جدید نے پہر اس غم کہنہ کو از سر نو تازہ کیا چنانچہ ویسا ہی اوسکا جواب پایا۔ بیت

نی فروعت محکم آمد نی اصول | شرم بادت از خدا و ز رسول

طعن نہم شیعہ کہتے ہین کہ حکم بن مروان کو حضرت رسول خدا نے مدینہ سے نکلوا دیا تہا عثمانؓ نے اپنے قرابت کے سبب سے پہر مدینہ مین بلوا لیا حالانکہ باوجود تضرع اس عثمانؓ کے عہد خلافت ابوبکرؓ و عمرؓ مین ہرگز ہرگز حکم مدینہ کی گرد پہٹکنے نہ پایا پس یہ فعل عثمانؓ کا خلاف حکم رسول مقبول و شیخینؓ وقوع مین آیا سوائے اِسکے حکم کو اپنا مشیر بہی بنایا اور

اوسکے پسر مروان و نیز دیگر عمال عثمانؓ نے مفسدے بھی برپا کئے جواب کتب
اہلسنت مین مرقوم ہے کہ جبکہ حضرت عثمانؓ نے ارادہ کیا کہ حکم کو مدینہ مین بلالین بعض
اصحابؓ رسالتمآب نے منع کیا حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ مینے حالت علالت مین
حضرت رسول خدا سے اوسکا قصور معاف کرالیا ہے چونکہ دوسرا گواہ نہ تہا اسلئے حضرت
ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ نے تنہا میری شہادت منظور نکی اب اپنے علم پر عمل کرتا ہون کیونکہ
یہ جواب شرعًا کافی ہے کہ ہر شخص اپنے علم پر عمل کرسکتا ہے قطع نظر جب حکم مدینہ مین آیا
اوسنے کوئی فتنہ پیدا نکیا اور جواب اسکا کہ عثمانؓ نے کیون مروان کو ریاست دی یہ ہے
کہ صلہ رحمی بکلام الٰہی ناحق ہے جاے الزام نہین کیونکہ جناب امیرؓ و نیز حضرت حسنینؓ نے
بہی مروان کے ساتہہ اس سے جو کچہہ رعایت کی ہے (اچھا برتاؤ) نہج البلاغہ کے من کلام لہٗ مین مرقوم
ہے [illegible] لمروان بن الحکم بالبصرۃ قالوا اخذ مروان بن الحکم اسیرًا یوم الجمل
فاستشفع الحسن والحسین علیہما السلام الی امیر المومنین فکلماہ فیہ فخلی سبیلہ
ترجمہ فرمایا جناب امیرؓ نے مروان بیٹے حکم کے بارے مین راوی کہتے ہین کہ گرفتار ہوا
مروان بیٹا حکم کا جنگ جمل کے دن پس شفاعت کی اوسکی امام حسنؓ و امام حسینؓ نے طرف
امیر المومنینؓ کے پس گفتگو کی اوسکے مخلصی مین پس چہوڑ دیا اوسکو جناب امیرؓ نے سواے
اسکے مروان سے کوئی قصور و فتور عہد رسالت حضرت رسول خدا و نیز زمانہ خلافت خلفاء
ثلثہ مین صادر نہین ہوا اگر بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے کہ بہت بڑا حادثہ تہا مروان سے
کچہہ ظہور مین آیا اوسکا الزام حضرت عثمانؓ کے ذمہ عائد نہین ہوسکتا ہے اگر ہوسکتا ہے
تو اِس قسم کے معاملات عاملان و شیعیان جناب امیرؓ سے بہی کثیر الوقوع ہین ازانجملہ ایک زیاد
بن ابوسفیان تہا جو اپنی ولد الزنا ہونے پر ناز کرتا تہا اوسنے اکثر آنجنابؑ کی عہد
خلافت مین حکومتین عمدہ ریاستون مین پائی تہین جو کچہہ کہ اوس سے نمک حرامیان سرزد
ہوئین اور فتنے برپا ہوئے یہان تک کہ اوسکی شرارت سے آنجنابؑ کی ریاست مین بے اتفاقیان

واقع ہوگئین جو خط کہ جناب امیرؑ نے اوس خائن کو لکہا وہ نہج البلاغت مین بایں عنوان مرقوم
ہے ومن کتاب له علیه السّلام الی زیاد بن ابیه وهو خلیفة عبد الله ابن العباس
رحمة الله علی البصرة وعبد الله عامل امیر المومنین علیه السّلام یومئذٍ
علیها وعلی کور الاهواز وفارس وکرمان وانّی اقسم بالله قسماً صادقاً لئن
بلغنی انّك خنت من فیء المسلمین شیئاً صغیراً او کبیراً لاشدّنّ علیك
شدّة تدعك قلیل الوفر ثقیل الظهر ضئیل الامر ترجمہ یہ خط ہے جناب
امیرؑ سے طرف زیاد بن ابیہ کی اور وہ خلیفہ تہا عبد اللہ بن عباسؓ کا بصرہ پر اور عبد اللہ عامل
امیر المومنینؑ کی تہی اون دونون مین اہل اوس دیار پر نواح اہواز و فارس و کرمان پر و بدرستیکہ
قسم کہاتا ہون مین قسم سچی کہ اگر پہنچی تو میرے پاس ای زیاد کہ بالتحقیق تونے خیانت کی
مسلمانون کے مال مین تہوڑی ہو یا بہت البتہ تجہپر سختی کرونگا ایسی کہ چہوڑے تو تہوڑے
مال سے بوجہل ہو کر حقیر کام کو (یعنی تجہسے لیکر حقدارون کو دونگا) حاصل یہ ہے کہ جو لوگ کہ
آنجنابؑ کے ہم صحبت تہے اور وہ ہر دم ہم نوالہ و ہم پیالہ رہتے تہے وہ بہی ایسے حرکات
ناشائستہ و سکنات ناپسندیدہ کرتے تہے کہ آنجنابؑ اپنی اون خاص الخاص اصحابؓ سے بہرجہا
بیزار تہے چنانچہ بکثرت خطبے جناب امیرؑ کے اونکی بیزاری کے صحیفہ کاملہ و نہج البلاغت مین مرقوم
ہین از انجملہ ایک یہ ہی لمّا اضطرب علیه اصحابه فی امر الحکومة ایّها النّاس
انّه لم یزل امری معکم علی ما احبّ حتّی نهکتکم الحرب وقد والله اخذت
منکم وترکت وهی لعدوّکم انهك لقد کنت امس امیراً فاصبحت الیوم
ماموراً وکنت امس ناهیاً فاصبحت الیوم منهیّاً قد احببتم البقاء ولیس لی ان
احملکم علی ما تکرهون ترجمہ جسوقت کہ پریشان حال ہوے اونپر اصحاب اونکی
حکومت کے کام مین (جناب امیرؑ نے فرمایا) کہ اے آدمیو تحقیق نشان یہ ہے کہ میرا کام تمسے
ہمیشہ برقرار ہے اوسطرح پر کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون اوس زمان تک کہ کمزور و پست ہمت

ہو گئے تم اور بالتحقیق قسم ہے مجھکو خدائے پاک کی کہ مین نے تمسے بیعت لی ہے اور
حال یہ کہ تم بیعت کو توڑ دیتے ہو اور یہ تمہارے دشمن کیواسطے مفید ہے کیونکہ تم سست
پڑ گئے اور البتہ کل مین تمہارا حاکم تہا اور آج تمہارا محکوم ہوگیا اور کل مین تمکو روکتا تہا اور آج تم مجھکو
روکتے ہو اور بالتحقیق دوست رکہا تمنے زندگی کو اور نہین مجھکو تمہارا اعتبار اور سیر جبکو تم برا جانتے
ہو ونیز بعد شہادت جناب امیرؑ جو کچھہ کہ شیعان کوفی لا یوفی نے آنجنابؑ کے جگر گوشہ حضرت
امام حسنؑ کو ایذائین دین وہ مشہور عالم ہے ایسا ہی حال شمر کا تہا جسکی حقیقی ہمشیرہ ام البنین نام
والدہ ماجدہ عباسؑ علمدار خاص زوجہ جناب امیرؑ کی تہین وہ جنگ صفین ونیز دیگر معرکون مین
آنجنابؑ کا رفیق رہا آخر کار اپنے اطوار ناہنجار کے سبب سے واصل بجہنم ہوا - طعن دوازدہم
شیعہ کہتے ہین کہ عائشہ نے جناب امیرؑ سے جنگ کی حالانکہ وہ امام وقت تہے پس امام
وقت سے جنگ کرنا کفر ہے جواب اس بہتان عظیم کا یہ ہے کہ تواریخ معتبرہ مین
یہ قصہ یون مرقوم ہے کہ جب شہادت حضرت عثمانؓ کی مدینہ طیبہ مین واقع ہوئی اوسوقت
حضرت عائشہؓ ام المومنین مکہ معظمہ مین تشریف رکھتی تہین اتفاقاً حضرت طلحہؓ وحضرت
زبیرؓ اہل بلوہ کے خوف سے بہاگ کر پاس حضرت صدیقہ کے پہونچے اور واقعہ شہادت
حضرت عثمانؓ کو بیان کیا جب کیفیت اس حادثہ جانگزا کی حضرت صدیقہ نے سنی مدینہ کو
جانا مصلحت نہ دیکہا بصرہ کیطرف تشریف لیگئین وہان فوج کثیرہ جمع ہوگئی اور سبنے متفق
البیان ہوکر حضرت صدیقہ سے عرض کی کہ حضرت رسول خدا نے صرف خبر غلط قتل حضرت
عثمانؓ کی سنکر زیر درخت ثمرہ بیعت لی تہی اور اس کا نام بیعت الرضوان رکہا تہا پس اب تو
خبر شہادت بالکل صحیح ہے کیا وجہ ہے جو ہم قاتلان خلیفہ برحق کے خون ناحق کا عوض نلین
بلکہ ضرور ہے کہ ہم اتباع بیعت الرضوان کا کرین بعد اوسکے حضرت علیؓ سے سبنے درخواست
کی کہ آپ قاتلان حضرت عثمانؓ کو مدینہ سے نکال دین حضرت علیؓ نے اونکا نکالنا فتنہ
تصور کیا اور لشکر عائشہؓ صدیقہ سے اندیشہ کرکے فوج کشی کی ناگاہ بے قصد ورضا جناب امیرؑ

وحضرت صدیقہ باغوائے بعض مفسدون کے طرفین سے لشکر مین جدال وقتال واقع ہوگئی
اسی کا نام جنگ جمل ہے جب جناب امیرؓ وحضرت صدیقہ نے حال فتنہ پردازی وحیلہ سازی
مفسدون کا سنا فوراً باہم صلح کی دیکھو جب یہ رنج خوشی سے بدل گیا تو پھر نسبت حضرت صدیقہؓ
الزام کفر کا کیسا اور اگر کفر ہے تو اسکا جواب بھی وہی ہوگا جو حضرت معاویہؓ کی مقتضائے
بشریت پر دیا گیا تاہم فرق ہے کہ باہم جناب امیر المومنینؑ وحضرت ام المومنینؓ کی تو صلح بھی
ہوئی مگر ائمہؑ اور ائمہ زادو نکے کینے تا بزیست دور نہ ہوئے بموجب اصول کلینی کہ جو کوئی
سوائے دوازدہ آئمہؑ کے دعوی امامت کرے کافر ہے اگرچہ سید علوی ہی کیون نہو
معاذ اللہ یہ بزرگ بھی باعتقاد شیعان کافر ٹھہرتے ہین کیونکہ اون مین باہم گر بہت کچھ رنج درباب
امامت ہوئے ہین جسکا جی چاہے مجالس المومنینؑ وغیرہ کتب شیعہ مین دیکھ لے ع نہان کے
ماند آن رازی کزو سازند محفلہا ۔ روایت ہے جب باہم حضرت علیؓ وحضرت عائشہؓ کی صلح
ہوئی جناب امیرؓ ام المومنینؓ کو بڑی تعظیم وتکریم سے اپنے گھر لیگئے گویا فیما بین کچھ بھی رنج نہ تھا
بلکہ طرفین سے اپنی اپنی بے قصدی کا اظہار کرکے باہم گر معذرت چاہی چنانچہ مجالس المومنین
نور اللہ شوشتری مین ہے کہ عائشہؓ پیش جناب امیرؓ توبہ کرد پس توبہ کرنا حضرت صدیقہ کا
عین دلیل ایمان کی ہے توبہ لتوبہ نہ دلیل کفر کی سوائے اسکے آیات بینات قرآنی بھی آپکے
مومنہ ہونے کے شاہد ہین اون آیتون کی تو تفسیر شیعون کی خلاصۃ المنہج وغیرہ مین مرقوم
ہے پھر تہمت کفر کیسی پس جو کوئی سزاوار آیۂ تطہیر کو کافر سمجھے وہ بدنصیب ازلی خود ہی منافق
ہے طعن یازدہم شیعہ کہتے ہین کہ عائشہؓ وقت رحلت رسول خدا اپنے گھر مین موجود
نہ تھین بلکہ تین روز پہلے ہی کہین چلی گئی تھین جواب اس اتہام صریح کا یہ ہے کہ

بنص قرآنی و احادیث صحیحہ کے بخوبی ثابت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ صدیقہ محبوبہ خاص حبیبؐ اللہ کی تہین بہ نسبت دیگر ازواج مطہرات کے اولہا اوقات حضور پرنور مقدم شریف سے خانۂ جنت آشیانہ حضرت صدیقہؓ برحق کو منور فرماتے تھے اکثر وحی الٰہی بہی خانۂ حضرت صدیقہ مین ہی حضرتؐ پر نازل ہوتی تہی ہجرت بہی کی تو حضرتؐ نے خانۂ حضرت عائشہؓ مین سے ہے کی او حضرتؐ نے رحلت بہی فرمائی تو خانہ حضرت صدیقہ ہی مین فرمائی اور باجازت حضرت صدیقہ خاص اونہون کے حجرہ مقدسہ مین دفن ہوے پہر کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا مسکن خاص چہوڑکر اور کہین تین دن پہلے رحلت رسول خدا سے تشریف لیگئین ہون سوا اسکے شیعہ تو خود ہی اپنی معتبر کتاب مین یہ مضمون نقل کرتے ہین۔ چنانچہ جلاء العیون کے باب فصل ۵ مین ہے کہ عائشہؓ دران حجرہ بود مطلع نشد بر نماز کردن بسبب آنکہ جبرئیل چشمہا ے او را گرفتہ بود دیکہو اس مضمون سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضرت صدیقہ وقت رحلت سرور عالم بالیقین موجود تہین اس مضمون سے طعن مجہول مولف انوار الہدیٰ کی بخوبی تکذیب ہوئی جیساکہ صفحہ ۹۴ مین مولف متعصب نے لکہا ہے۔ کہ ازواج دو روز پیشتر سے وقت وفات رسول خدا سے علیحدہ تہین حالانکہ خود ہی کاذب نے آگے اسی مضمون کے لکہا ہے کہ اوس روز عائشہؓ و حفصہؓ تہوڑی دیر کے لئے مطلب و صیب آئین اس عبارت سے معنی دروغگو را حافظہ نباشد کے ظاہر ہوتے ہین اگر شیعہ کہین کہ حجرہ شریف جسمین روضہ مبارک حضرت سرور عالمؐ کا ہے وہ خانۂ حضرت عائشہؓ صدیقہ نہ تہا تو اس بات کو ہم بہی شیعون کی ہی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج سے ثابت کرتے ہین وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ ترجمہ یاد کن اے محمدؐ کہ چون بامداد بیرون شدی از منزل خود کہ خانۂ عائشہؓ بود و آنماہ شوال بود سال از ہجرت گذشتہ فرود می آوردی مومنان را مگر تفسیر عمدۃ البیان مین مفسر متعصب نے بجائے خانۂ عائشہؓ کے خانہ اہلبیتؑ کا لفظ لکہا ہے ناظرین تنبیرہ صدی کی نشانی کو بچشم عبرت ملاحظہ فرما دین کہ کس قدر

کا غلو شیعون مین جون جون قیامت قریب ہوتی جاتی ہے بڑہتا جاتا ہے بلکہ ہر ایک متعصب ساعت بساعت ہٹ دہرمی کی راہ مین اڑتا جاتا ہے طعن دوازدہم شیعہ حدیث متفق علیہ حربک حربی وسلمک سلمی متفق علیہ کو اہلسنت پر اپنی سمجھ کے موافق حجت لاتے ہین حالانکہ یہ صریح غدسہ و وسوسہ ہے جسکو جنونی اونکے دلون مین القا کیا ہے

جواب جو معنی حدیث کے شیعون نے موضوع کئے ہین وہ بچند دلائل محض لغو ہین ۔ اوّل یہ کلام مجاز ہے بسبب حذف حرف تشبیہ کے اس صورت مین لفظ حربک کے معنی حرب کنندہ ہوئی سو بہی یہ تشبیہ مجازی ہے نہ حقیقی اس سے ثابت ہوا کہ جناب امیر سے حرب کرنا قبیح تہا نہ کفر اس لیئے کہ مساوات مشبہ اور مشبہ بہ کا تمام احکام مین صرف حرف تشبیہ سے لازم نہین آتا بلکہ اس لفظ کو رسول مقبول نے بہت سے صحابہ و نیز قبائل متعددہ کے حق مین استعمال فرمایا ہے مثل قبیلۂ اسلم غفار و جہینہ و مزینہ اگرچہ اس قسم کی بکثرت احادیث خاص کلینی و نہج البلاغت وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین موجود ہین ازآن جملہ ہم صرف ایک حدیث بطریق نمونہ کے دکہلاتے ہین جسکی عبارت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اولیا اللہ کی اہانت کرنا گویا خدا سے لڑنا ہے حدیث عن ابان بن تغلب عن ابی جعفر قال لما اسری بالنبی قال یا رب ما حال المؤمن عندک قال یا محمد من اھان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ وانا اسرع شیء الی نصرتہ الی اخر الحدیث الطویل ترجمہ کہا جسوقت سیر کی نبی صلعم نے (یعنی جب رسول اللہ معراج کو تشریف لیگئے) عرض کی کہ بار خدایا کیا حال ہوگا ایمان والے کا تیرے حضور مین ارشاد ہوا کہ اے محمدؐ جسنے میرے دوستون کی اہانت کی پس تحقیق نکلا وہ میری لڑائی کے واسطے اور مین جلدی کرنے والا تمام چیز کا ہون طرف مدد دوستون اپنے کے الخ دوم شیعہ جو الزام حرب کا نسبت حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا و حضرت زبیر و حضرت طلحہؓ و نیز دیگر صحابہؓ ہمراہیان کے قائم کرتے ہین وہ محض اتہام ہے اسلیئے کہ یہ جنگ بالقصد نہ تہی بلکہ مستند تواریخون سے یہ ثابت ہے کہ حضرات موصوفہ بالا

دہم طعن یہ ہے کہ اکثر احادیث عام اولیا اللہ کی شان مین آئی ہے کہ جو شخص ... نہ یہ کہ ...

۱۲

کو قصاص لینا قاتلان حضرت عثمانؓ سے مقصود تہا نہ جنگ کرنا جناب امیرؑ سے چونکہ
جناب امیرؑ بہی اوس گروہ مین شامل تہے لہذا اتفاقیہ جنگ واقع ہوگئی سو اوسکا انجام بہی
بفضل خدا بخیر ہوا جیسا کہ مجالس المومنین مین مرقوم ہے سواے اسکے تواریخ طرفین سے
ثابت ہے کہ قبل ازین باہم حضرت صدیقہؓ و جناب امیرؑ کے کبہی کسیطرح کی کوئی عداوت
بہی نہ تہی تا کہ کہا جاوے کہ فلان عداوت کی وجہ سے جنگ ہوئی سوم اگر فرض کیا
جاوے کہ محاربہ جناب امیرؑ محاربہ رسول اللہ ہے تو یہ بات بہی ٹہیک نہین اسلئے کہ درحقیقت
انکار نبوت و رسالت کفر ہے نہ فقط حرب کرنا اگر کوئی نادان بہ طلب مال و منال نبی اللہ سے
حرب کرے البتہ فسق ہے نہ کفر بدلیل آیۂ کریمہ کہ بالاتفاق قطاع الطریق کے حق مین
واقع ہوئی کقولہ تعالی اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ
فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا ترجمہ جز این نیست کہ بدلہ اون لوگون کا جو
لڑتے ہین ساتہ اللہ اور اوسکے رسول کے اور کوشش کرتے ہین زمین مین ازروے
فساد کے یہ کہ قتل کرو تم اونکو یا سولی دو تم اونکو اسیطرح سے سود خوارون کے حق مین
آیت نازل ہوئی ہے کقولہ تعالی فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ترجمہ
پس اختیار کرو تم لڑائی اللہ اور اوسکے رسول سے دیکہو دونون آیتون سے خدا و رسول
سے لڑنا ثابت ہوا بالاجماع قطاع الطریق و سود خوار عصیان عظیم کا فر نہین ہوتے مگر جو
بد اعمال ان دونون افعال کو حلال سمجہے بیشک کافر ہے جب خدا و رسول سے لڑنا بنص
صحیح کفر نہین ہے تو صرف رسول سے لڑنا ہرگز کفر نہین ہوسکتا ہے کیونکہ حدیث مین
فقط رسول ہی کا ذکر ہے سو بہی تشبیہی ہان اگر از راہ انکار نبوت و اہانت رسالت کے جنگ
کرے البتہ کفر ہے پس معاملہ حضرت ام المومنینؓ و جناب امیرؑ کا بعینہ ایسا ہے جیسا کہ فیمابین
معاملہ حضرت موسیٰ و حضرت ہارونؑ کا یا مثل اولاد حضرت یعقوبؑ کے کہ باہم کسدرجہ کی
رنجش واقع ہوئی کہ جسکا کچہہ بیان نہین ہوسکتا ہے بلکہ بہائیون نے اپنے بہائی یوسف

کے مار ڈالنے مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا مگر بفضل خدا رفع ہوا اس صورت مین معاذاللہ ثم معاذاللہ یہ سب بزرگ موصوفہ بالا بھی باعتقاد شیعیان کافر ٹھہرتے ہین اے شیعو ذرا مجوزہ مقبولہ رسول خدا کے مراتب اور جناب علی مرتضیٰؓ کے مناصب کو خیال کرو کہ باہم دونون بزرگون کے کیا مناسبت تھی اگر انصاف کی نظر سے دیکھو تو یہان نسبت مادری و پسری ہے اور وہان صرف نسبت برادری ہی تھی پس حال ملال مادر و پسر کا مستغنی بیان سے ہے خدا اوس منہ پر خاک ڈالے جو جناب امیرؑ کی مادر کی شان ذیشان مین بے ادب حرف زبان سے نکالے مصرعہ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی طعن سیز دہم شیعہ کہتے ہین کہ کوئی اصحابؓ جنازہ حضرت رسالتمآب پر نعوذباللہ حاضر نہوا جواب اس افترا کا شیعون کی ہی کتاب سے لکھا جاتا ہے چنانچہ جلاء العیون مین یہ عبارت ہے کہ وقت نماز جنازہ حضرت رسول خدا ابوبکرؓ نے چاہا کہ پیش امام ہو امیرالمومنینؓ نے ہٹا دیا اور خود امامت کی بعد اوسکے اجازت دی صحابہؓ کو تو دس دس آدمی داخل ہوتے اور درود بھیجتے تھے یہان تک کہ اہل مدینہ و اطراف مدینہ حضرتؐ پر درود بھیجتے تھے اس روایت سے صاف صاف معلوم ہوگیا کہ تمام اصحابؓ رسول اللہ کے جنازہ پر حاضر تھے بلکہ کوئی بھی مدینہ کے لوگون مین سے باقی نرہا تھا حتیٰ کہ کوسون تک کے لوگ گرد و نواح مدینہ سے بھی آکر شریک ہوگئے تھے اے شیعو خدا سے کچھ تو شرماؤ ایسے مجہول دعوی کیون کرتے ہو جسکے جواب مین تم پشیمانی اوٹھاتے ہو طعن چہاردہم شیعہ کہتے ہین کہ حضرت زہراؓ کے جنازہ پر بھی تمام اصحابؓ بالخصوص حضرت شیخینؓ مین سے کوئی نہ آیا پس بمجبوری جناب امیرؓ و حضرت حسنینؓ نے جنازہ کو شب مین دفن کیا جواب اس بہتان کا بھی شیعون کی ہی کتاب سے دیا جاتا ہے معتبر کتاب علل شرائع کی جلد اوّل باب العلت التی من اجلہا دفنت فاطمہؓ باللیل ولم تدفن مین یہ مضمون مرقوم ہے کہ عمرؓ نے چاہا کہ قبر فاطمہؓ کی کھود کر نماز جنازہ پڑہے جناب امیرؓ کو غصہ آیا مستعد

بجنگ ہوئے پس مہاجرین وانصار جمع ہو گئے اور جناب امیر کی رضامندی کو سبنے اختیار کیا تب یہ فساد رفع ہوا دیکھو شیعو صاحب علل الشرائع جو تمہارا بہت ہی بڑا مجتہد ہے کیا لکہتا ہے کہ وقت دفن حضرت فاطمہ زہرا کے تمام صحابہ رسول اللہ موجود تھے۔

طعن پانزدہم شیعہ کہتے ہین کہ معاویہ نے حضرت امیر سے جنگ کی لہذا وہ بہی کافر ہو گئے جواب اس کا ہم تحقیقی اور الزامی بہی انشاء اللہ تعالی تحریر کرینگے پہلے تہوڑے سے حالات تواریخی درباب امارت وبادشاہت حضرت امیر معاویہ گوشش گذار شیعیان متعصب کے کئے جاتے ہین تاکہ آپکی حسن لیاقت وخوبی امارت ملاحظہ کرکے اہل نفاق اپنے سینے کوٹین اور اونکے دلون سے داغ حسرت ابدالآباد تک نہ چہوٹین وہو ہذا معاویہ بن ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف بن قصی لاموی کینت ابوعبدالرحمن وہ اور اونکے والد ماجد فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور جنگ حنین مین حاضر ہوئے یہ ہر دو صاحب اون لوگون سے تہے جنکی تالیف قلوب کیجاتی تہی پہر اسلام مین اچہے ہو گئے اور حضرت رسول خدا کے ہمنشینون مین سے تہے اور اون سے ایک سو تریسٹھ ۱۶۳ حدیثین مروی ہین روایت کی ہین اونہین صحابہ مین سے ابن عباس اور ابن عمر اور ابن زبیر اور ابن درداء اور جریر بجلی اور نعمان بن بشیر وغیرہ نے اور تابعین سے ابن مسیب وحمید بن عبدالرحمن وغیرہ نے اور حضرت معاویہ متصف تہے زیر کئے اور بردباری کے ساتھ اور اونکی فضیلت مین بہی بہت سی حدیثین ہین جو ثابت ہین کم ہین ترمذی نے روایت کی ہے اور اوس حدیث کو حسن کیا ہے عبدالرحمن ابن ابی عمیرہ صحابی نے اونہون نے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے حضرت معاویہ کے حق مین یہ دعا فرمائی کہ یا الہی کر تو معاویہ کو راہ نما وراہ یافتہ اور امام احمد نے اپنی مسند مین عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تہے کہ اے اللہ معاویہ کو کتابت

اس مضمون سے معلوم ہوا کہ صحابہ امر خلافت مین حضرت علی کی موافقت نہین کرتے تہے ۱۲

وحساب سکہا اور اوسکو عذاب سے بچا اور ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین اور طبرانی
نے اپنی کبیر مین عبد الملک بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہؓ فرماتے تہے
مجہکو ہمیشہ خلافت کی طمع رہی جب سے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ
اے معاویہؓ جب تو ملک کا مالک ہو تو لوگون کے ساتھ سلوک کیجیو اور حضرت معاویہؓ
دراز قد گورے چٹے خوبصورت ہیبت ناک آدمی تہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی
طرف دیکہکر فرماتے تہے کہ یہ شخص عرب کا کسریٰ ہے اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہ
سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تہے کہ حضرت معاویہؓ کی امارت کو برا نہ جانو اگر تمنے
اوسکو ہاتھ سے کہو دیا تو بیشک لوگون کے سرون کو اونکے کندہون سے گرتے
دیکہو گے اور معتبری کا قول ہے کہ تم ہرقل اور کسریٰ کی زیر کی کو دیکہتے ہو اور حضرت
معاویہؓ کو چہوڑ دیتے ہو اور آپ بردباری مین ضرب المثل تہے ابن عون کہتے
ہین کہ آدمی حضرت معاویہؓ سے کہہ دیتا تہا کہ واللہ یا تو تم خود ہمارے ساتھ سیدہے
ہو جاؤ گے یا ہم تمکو سیدہا کر لینگے آپ کہتے کس چیز سے سیدہا کر لوگے وہ کہتا لکڑی
کے بل آپ کہتے ہان تو ہم ضرور سیدہے ہو جائینگے جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نے لشکر جانب شام روانہ کیا حضرت معاویہؓ بہی اپنے بہائی یزید بن ابو سفیانؓ کے
ہمراہ گئے جب اونکے بہائی یزید نے انتقال کیا حضرت صدیق اکبرؓ نے دمشق پر
اونہین کو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور حضرت عمرؓ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے بہی انکو بدستور
بحال رکہا اور انہون نے تمام ملک شام اونکے واسطے اکٹہا کر دیا کعب الاخبار کا قول ہے
کہ اس امت کا ایسا بادشاہ کوئی ہرگز نہوگا جیسے امیر معاویہ ہوئے اور زہبی کا قول ہے
کہ حضرت معاویہؓ بیس برس امیر رہے اور روئے زمین پر کوئی اون سے جہگڑنے
والا نہ تہا اور سنہ ۴۳ ہجری مین رخج وغیرہ بلاد سجستان اور ودان اقلیم برقہ اور کوزا ئی
ممالک سوڈان سے فتح کیا اور سنہ ۴۵ ہجری مین قیقان اور سنہ ۵۰ مین قہستان فتح ہوا

اسیطرح سے آپکے بہت اوصاف حمیدہ کتب اہل ایمان مین درج ہین اگر مخالف موقع پاکر یہ طعن کرین کہ جب حضرت معاویہؓ نے بمقابلہ حضرت امیر المومنینؓ جنگ کی اور امارت حضرت حسنؓ سے چھین لی تو پہر اہلسنت توبہ توبہ کیون اون پر لعن نہین کرتے ہین جواب تحقیقی یہ ہی کہ کہ اہلسنت مومن مرتکب کبیرہ کو اسوجہہ سی لعن نہین کرتے ہین کہ خدا تعالی نے اپنے کلام حق مین جا بجا اس امر شنیع کی ممانعت فرمائی ہے از آنجملہ یہ ہے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ترجمہ اور طلب بخشش کر تو اپنے گناہ کے واسطے اور ایمان والون اور ایمان والیون کے واسطے دیکہو بموجب آیۂ شریف کے گنہگار کے لئے حکم استغفار کا ہے بالاتفاق دوم آیت وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ ترجمہ اور وہ لوگ کہ آئے پیچھے اونکے کہتے ہین اے رب ہمارے بخش تو واسطے ہمارے اور واسطے بہائیون ہمارے کے وہ لوگ کہ سبقت کی اونہون نے ہمارے تئین ساتھ ایمان کے اور نکر تو بیچ دلون ہمارے کے کینہ اون لوگون کا جو ایمان لائے اے رب تحقیق تو ہے مہربان رحم والا دیکہو اس آیت مین بہی ترک عداوت وطلب مغفرت مومن کے حق مین پائی جاتی ہے محض بسبب ایمان بغیر عمل صالح کے اب جواب الزامی سنئے جناب امیر المومنین اپنے اصحابؓ کو برا کہنے اہل شام سے جبکہ وہ آپسے صفین مین جنگ کرتے تہے منع فرماتے تہے اول کشف الغمہ ونہج البلاغت مین یہ قول جناب امیرؓ کا درج ہے قال امیر المومنین فانی اکرہ لکم ان تکونوا سبابین ترجمہ فرمایا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے پس تحقیق مین بہت ہی برا جانتا ہون تمہارے واسطے یہ کہ ہو تم برا کہنے والے دوم نہج البلاغت مین ہے مگر شیعہ اس روایت سے بہت چشم پوشی کرتے ہین۔ لما سمع امیر المومنین لعن اهل الشام من اصحابه خطب وقال اصبحنا نقاتل اخواننا في الاسلام على ما دخل فيه من الزيغ والاعوجاج والشبهة والتاويل ترجمہ

جسوقت سنا امیر المؤمنین نے لعن کرنا اہل شام کو اپنے یارون سے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ہلاک
ہوئے ہم کہ قتل کرین ہم بہائیون اپنے کو اسلام مین با جو کچہہ داخل ہوا ہے اسلام مین سبب
رائے اور کجروی اور شبہ اور تاویل سے اس روایت سے چند فوائد حاصل ہوئے اوّل جناب
امیرؑ نے لعن کرنے اہل شام سے اپنے اصحاب کو منع فرمایا دوم اہل شام کو بسبب حقوق اسلام
کے اپنا بہائی فرمایا۔ سوم باوجود جنگ کرنے کے اون مسلمانون کو منسوب بتکفیر جیسا کہ شیعہ
معتقد ہین نہ فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ ان لوگون کو ہماری خلافت پر شبہ ہوا ہے اگر ہم بہی معاذ اللہ
خلاف حکم خدا حضرت امیرؑ کے نسبت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سوء ادبی کرین تو بیشک
مثل رفاض کے دنیا مین اہل ایمان کی نظر سے گرجاوین اور آخرت مین قسم قسم کے عذاب پاوین
سوائے اسکے بزرگون کے درمیان مین باعتبار امورات دنیاوی اکثر ایسے کدورگی واقع ہوئی
ہین مگر اون بزرگون کے مراتب و مناصب مین کچہہ کمی نہین کیجاتی ہے چنانچہ یوسف علیہ السلام
اور اونکے بہائیون کا تنازع جسکی شہادت مین قرآن نازل ہے ہماری دعوی کی تصدیق کرتا ہے
ہمکو بجز تعظیم و تکریم اون سب بزرگون کے چارہ نہین ہے اسیطرح سے شیعہ بہی اون منازعات
و معاملات سے جو باہم آئمہ اور آئمہ زادون کے سرزد ہوئے چشم پوشی کرتے ہین اور
اون سب کا بسبب نسبت رکہنے محبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نیک گمان رکہتے ہین
بلکہ معصوم جانتے ہین لہذا ہم چند معاملات متنازعہ جو فیما بین آئمہ کے واقع ہوئے معتبر کتب
شیعون سے نقل کرتے ہین اوّل بحر المناقب کی مناقب اخطب خوارزم مین سبب تسمیہ
ابوتراب بہ نسبت حضرت علی مرتضی یون منقول ہے کہ ایک دن رسول خدا حضرت زہرا کے
گہر تشریف لے گئے اور پوچہا کہ ہمارا ابن عم کہان گیا ہے حضرت زہرا نے عرض کی کہ مجہپر
غضبناک ہوکر باہر چلے گئے اور یہان قیلولہ نہین کیا جب حضرت مسجد مین تشریف لے گئے
دیکہا کہ حضرت علی زمین پر کروٹ لئے ہوئے سو رہے ہین اور منہ اور سر آپکا خاک آلودہ
ہے فرمایا قم یا ابا تراب قم یا ابا تراب یعنی اوٹہو اے مٹی کے باپ اوٹہو اے مٹی کے

اسکا جواب [illegible] انوار المہدی [illegible] مین بہی کیا گیا ہے

باب پچ حدیث متفق فریقین ہے اس لئے کہ صحیح بخاری شریف مین بہی آئی ہے دیکہو غضبناک
ہونا جناب امیر کا منافی شان حضرت سیدہ کا نہین ہوسکتا ہے دوم صاحب فصول وطیسنہ
علمای شیعہ سے نے ابو مخنف لوط بن یحییٰ کہ معتمدین مورخین شیعہ سے ہین یہ روایت حضرت
حسینؓ سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا حسینؓ نے مین بہت ہی برا جانتا ہون اوسکو جو کچہہ کہ میرے
بہائی حسنؓ نے کیا میرے ساتہہ صلح کرنے معاویہ سے اگر میرا بہائی تلوار سے
میری ناک کاٹ لیتا تو مجہکو اتنا ناگوار نہ گذرتا دیکہو یہو جہ سے شیعہ حضرت امام حسنؓ
سے انحراف باطنی رکہتے ہین مگر ظاہر اطوعًا وکرہًا ہر دو صاحب کو معصوم کہتے ہین
بقول شخصے دل مین اینٹین بغل مین مدار سوم مجالس المومنین مین ہے کہ محمد بن الحنیفہ
پسر حضرت علیؓ نے دعویٰ امامتؑ کا اپنے واسطے کیا اور منکر امامت امام زین العابدینؑ
پسر امام حسینؓ کا ہوا اور بابت امامت کے ہر دو صاحب مین اس قدر قضیہ ہوا کہ
نوبت محاکمہ کی حجر الاسود تک پہونچی حجر اسود نے حضرت زین العابدینؑ کی امامت
پر شہادت دی تاہم محمد بن الحنیفہ تا بزیست دعویٰ امامت سے دست بردار نہوے
اور مختار ثقفی کو کہ جسنے طالب جاہ و مناصب دنیاوی کے ہوکر شیعان کوفہ کو خطوط
اونکی رفاقت اور حضرت زین العابدین کی مخالفت کے واسطے بہیجے تہے
اپنا نائب کرکے واسطے کینہ خواہی خون حضرت امام حسینؓ کے مقرر کیا تہا اوس نے
امرا رشام کے سر اور تیس ہزار دینار معہ فتحنامہ کے خدمت مین محمد بن الحنیفہ کے روانہ
کے محمد بن الحنیفہ نے وقت رحلت اپنے فرزند ابو ہاشم کو دوبارہ امامت وصیت کی دیکہو باوجود
ایسے عناد و فساد کے بہی شیعہ حضرت محمد بن الحنیفہؓ اور اونکے صاحبزادے
کو معصوم جانتے ہین اور کوئی کلمہ ترک ادب اونکی شان مین نہین کہتے ہین چنانچہ
بکثرت فضائل معتبر کتب شیعہ مین ہر دو صاحب کے حق مین مرقوم ہین چہارم مختار
ثقفی کہ باجماع منکر امامت امام زین العابدین کا تہا اور بہت سے اوس سے

اعمال ناقصہ و افعال رافضہ سرزد ہوئے آز انجملہ یہ کہ پسر صلبی حضرت علیؓ کو کہ عبداللہ نام رکھتے تھے کوفہ مین قتل کرڈالا باوجود ایسے جور و تعدی و دیگر بداعمالون وبدافعالون کے ملا قاضی نوراللہ شستری نے علامۂ حلی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ در حسن عقیدت او شیعہ را سخنے نیست غایت الامر چون بر بعضے از اعمال او اعتراض داشتہ اند و او را بذم و شتم تناول نمودہ اند و حضرت امام محمد باقر بر این معنی اطلاع یافتہ شیعہ را از تعرض مختار منع نمود کہ او کشندگان ما را کشت و مبلغہا بما فرستاد الخ دیکھو باوصف اقرار ظلم و ستم شیعہ مختار کی بھی فضیلت کے قائل ہین اور باوجود ایسی خطا فاش کے اوسکے معاملہ جفا سے چشم پوشی کرتے ہین پنجم مجالس المومنین مین ملا نوراللہ شستری نے ابوبکر حضرمی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ زیدؓ شہید نے خاص اپنے واسطے دعوی امامت کیا اور خروج کیا تلوار لیکر اور کہا کہ امام وہ ہے ہم اہلبیتؑ مین سے کہ آشکارا تلوار لیکر خروج کرے نہ وہ کہ اپنی امامت کو پوشیدہ رکھے اور امامت امام محمد باقرؑ سے قطعی انکار کیا اور سلسلۂ امامت کا بھی برابر اونکی اولاد مین جاری رہا مگر شیعہ زیدؓ شہید اور اونکی اولاد سے کسیطرح کا گمان بد نہین رکھتے ہین بلکہ سب کو واجب المحبت جانتے ہین ششم درمیان امام حسنؓ عسکری و امام جعفرؓ کے بابت امامت لعن و طعن و نسبت باہمدگر فسق اور ارتکاب کبائر کے واقع ہوئے چنانچہ کتب شیعہ مین بھی مرقوم ہے ہفتم پانچون صاحبزادون حضرت امام جعفر صادق یعنی محمد اسحاق و عبداللہ و موسیٰ و اسماعیل مین امامت پر بہت کچھ مخالفت ہوئی چنانچہ عبداللہ افطح نے کہ برادر حقیقی اسمعیل کے تھے اور اسمعیل اولاد اکبر امام جعفرؓ کے تھے وہ اپنے والد ماجد کے روبرو انتقال کرگئے تھے بعد رحلت امام جعفرؓ اپنے بھائی اسمعیل کے وراثت کا دعویٰ کیا اور مدعی امامت کے بھی ہوئے اور اپنے والد ماجد کی بھی تجہیز و تکفین

نہم یعنی دشنام عیینہ ۱۴ ۵۲ اسکا اقرار رشیدالدین نے صفحہ ۵ مین بھی کیا ہے ۱۲

اونہون نے ہی کی اورانگشتری بہی امام جعفرؓ کی اونہون نے ہی لی حضرت امام جعفرؓ نے
حضرت عبداللہ ہی کو وصی امانتون کا کیا تہا محمد نے اس سبب سے دعوی امامت کیا
کہ حضرت امام محمد باقر نے حضرت امام جعفرؓ سے فرمایا تہا کہ تیرے گہر مین ایک
فرزند ہوگا نام اوسکا محمد ہوگا وہ امام ہوگا یہی سند ہے اونکی امامت کی اسیطرح سے
اسماعیلیہ امامت اسمٰعیل اور اسحاقیہ امامت اسحاق و موسویہ امامت موسیٰ کے قائل
ہین اور بعد امام علیؓ رضا کے امام محمد تقی کم عمر تہے اکثر شیعہ نے اونکی امامت سے
انکار کیا ہے اور بعد امام تقی موسیٰ بن محمد نے دعوی امامت کیا اور بہت سی جماعت
نے اونکی متابعت کی اور بعد حضرت علیؓ نقی کے جعفر بن علی نے دعوی امامت
کیا اور اون لوگون کا لقب کہ قائل امامت حسنؓ عسکری کے تہے حماریہ ہوا جب حضرت
امام حسنؓ عسکری نے وفات پائی امام جعفرؓ کی امامت کو تقویت ہوئی اور اونہون نے
اپنے دعوی مین بیان کیا کہ حسن بن علی نے کوئی اولاد نہین چہوڑی اور امام کے
واسطے شرط ہے کہ با اولاد ہو پس قائلین امام عسکری نے بہی حضرت جعفرؓ ہی کی
امامت پر رجوع کی از انجملہ حسن بن علی بن فضال ہے جو معتمدین و مجتہدین شیعہ
سے ہے بعد جعفر بن علی کے اونکے پسر علی بن جعفر و دختر شبت جعفر
نے شراکت مین دعوی امامت کیا علیٰ ہذالقیاس جسکو زیادہ اختلاف امامت
ائمہؑ دیکہنا منظور ہو وہ مجالس المومنین و کلینی وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین دیکہہ
لے اس مختصر مین گنجایش بیان کی نہین ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند
محفلہا - پہر کیا وجہ ہے جو ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے معاملات بلغزیت
سے کہ معصوم بہی نہ تہے درگذر نکرین اور اونکے حقوق صحبت و قرابت کو کہ
رسول اللہ کے ساتہہ رکہتے تہے ملحوظ نہ رکہین اگر شیعہ انصاف کرین
تو بموجب اصول اونکے وے ائمہؑ و ائمہ زادے جن مین درباب امامت

بڑے بڑے عناد و فساد برپا ہوئے معاذ اللہ کافر ٹھہرتے ہین جیساکہ اصول کافی کلینی
کی کتاب الحجۃ من او عار امامت مین روایت ہے جسکا یہ ترجمہ ہے کہ جو کوئی دعویٰ امامت
کرے اور وہ دروازہ ائمہ سے نہو منہ اوسکا کالا ہوگا قیامت کے دن اگرچہ
سید علوی و اولاد علی ابن ابی طالب ہی کیون نہو وہ کافر ہے دیکھو تمہارے ایسے
عقائد ناقص سے وے جمیع بزرگان موصوفہ بالا جنکو تم معصوم بھی جانتے ہو کافر ٹھہرے
پس تم پر فرض ہے کہ بموجب اصول اپنے کے اون پر بھی تبرا کیا کرو تاکہ ثواب بےحساب
آخروی پاؤ - اب اسکے ذیل مین تھوڑا سا ذکر ابن سبا کے مریدان صادق و معتقدان
واثق کے تعصبات کا معہ اونکے حکایات ناشائستہ و سکنات ناپائستہ
کے لکھا جاتا ہے جس مین رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ ضرور ہی عبرت پکڑیگا بلکہ اس
قوم خود دشمن ناحق شناش سے بالکل نفرت سچ تو یہ ہے کہ فی زماننا اس فرقہ کا
وہ حال ہے جیساکہ رسول اللہ کے زمانہ مین یہود کا تہا اور صاحب کیون نہو کہ دراصل
مورث اعلی تو اس قوم بداندیش کا ابن سبا ہی تو ہے کل شیء یرجع الی اصلہ
؎ اصل بد از خطا خطا نکند ؎ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

مجملاً ذکر بعض اون تعصبات کا جسکے شیعہ معتقد ہین

تعصب اوّل یہ ہے کہ جب اہل سنت والجماعت کسی معاملہ متنازعہ فیہ
مین کوئی آیت یا حدیث پیش کرتے ہین شیعہ قطعی انکار کر جاتے ہین اور اوسکے جواب
مین اپنے مجتہدون کی روایات موضوعہ اور حکایات مصنوعہ کو حجت نامقبول و
دلیل نامعقول لاتے ہین ہرچند کہ بہ قاعدہ عربی و شہادت رجالی کے صحیح نہون
تعصب دوم یہ کہ حضرت خاتم المرسلینؐ اور حضرت امیر المومنین کو مراتب مین
برابر جانتے ہین - حالانکہ فضیلت حضرت سرور عالمؐ کی تمام مخلوقات پر متواتر معتبر

کتب شیعہ مین مرقوم ہے۔
تعصب سوم یہ کہ جو کوئی اپنے دل مین حضرت علیؓ کی محبت رکھتا ہے گو یہودی
ہو یا نصارا یا مجوسی ہو یا ترسا قطعی بہشتی ہے اور جو کوئی کہ اصحاب رسول اللہ کی محبت
اپنے دل مین رکھتا ہے گو متقی ہو یا زاہد تا زیست ہو یا عابد بیقینی دوزخی ہے اگرچہ
محبت اہلبیت کی بھی رکھتا ہو حالانکہ یہ امر خلاف نص قرآنی ہے چنانچہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا کُفْرَانَ لِسَعْیِہٖ وَاِنَّا
لَہٗ کٰتِبُوْنَ ترجمہ اور جو شخص کہ کام کرے نیکیون سے اور وہ ایمان والا
ہے پس نہین ناشکری ہے واسطے کوشش اوسکی کے اور تحقیق ہم واسطے اوسکے لکھنے
والے ہین جب محبت رسول خدا صلعم کی بغیر ایمان کے کفار کے حق مین مفید نہین تو محبت
حضرت علیؓ کی مشرکون بیدین کے حق مین کیونکر کارآمد ہو سکتی ہے ع برعکس نہند نام
زنگی کافور تعصب چہارم یہ کہ محبت حضرت امیرؓ کی جسکے دل مین ہوتی ہے اوسکو
کوئی گناہ کبائر مثل فسق وفجور کے ضرررسان نہین حالانکہ اللہ تعالیٰ یون فرماتا ہے
وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُّجْزَ بِہٖ ترجمہ اور جو شخص کام کرتا ہے برا بدلا دیا جاتا ہے۔
اوس کا وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ترجمہ اور جو شخص کہ عمل کرے برابر
ذرہ کے بدی دیکھیگا اوسکو تعصب پنجم شیعہ بسبب عناد دلی و فساد قلبی
کے امت مرحومہ محمدیہ کو امت ملعونہ کہتے ہین حالانکہ رب اکبر امت موصوفہ
کی صفت اس طرح قرآن مجید مین فرماتا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
ترجمہ ہو تم نیک امت نکالی گئی واسطے آدمیون کے وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ
اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ ترجمہ اور ایسے ہی بنایا
ہمنے تم کو امت اوسط تاکہ ہو تم گواہ آدمیون پر اور نیز روایت مستندہ صحیحہ حضرت
امام حسن عسکریؓ جسکو ابن بابویہ نے اپنی تفسیر مین بسند صحیحہ نقل کیا ہے کچھ خیال

کرتے ع مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی۔ **تعصب ششم** یہ ہے کہ قرآن منزل من اللہ کو کتاب عثمانی جانتے ہین اور کہتے ہین کہ یقیناً کلام الٰہی کو حضرت ذی النورینؓ نے تحریف و بے ترتیب کیا ہے اس لئے خلیفہ ثالث پر تبرا کرتے ہین حالانکہ اسے قرآن کو کہ جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے جمیع ائمہ کرام بہ نیت عبادت حالت نماز و غیر نماز مین تلاوت کیا کرتے تھے بلکہ اکثر ائمہ نے اسی فرقان حمید کی تفاسیر بھی لکھی ہین چنانچہ تفسیر حسن عسکری و تفسیر مجمع البیان وغیرہ کہ منجملہ تفاسیر شیعون سے ہین ہمارے دعوی صادق کے شاہد ہین پس اس صورت مین ائمہ بھی تبرے سے بری نہین ہو سکتے کیونکہ جب جامع فرقان پاک نعوذ باللہ مستحق تبرا ہین تو عامل اوسکے بدرجہا مستحق تبرا کے ٹھہرے واہ کیا مذہب محبان اہلبیتؑ کا ہے کہ اپنے امامون پر بھی تبرا کرنے سے نہین شرماتے **تعصب ہفتم** حضرت عمرؓ پر لعن کرنے کو ذکر خدا سے بڑھکر جانتے ہین حالانکہ کسی مذہب مین برا کہنا بردن کے لئے بھی درست نہین چہ جا کہ ذکر خدا سے کہ نزدیک ہر مومن و کافر کے افضل اعمال و اکمل افعال ہے کیونکہ بہتر ہو سکتا ہے۔ بموجب ارشاد رب اکبر وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ترجمہ اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہے **تعصب ہشتم** کتب شیعون مین ہے کہ لعن کرنا حضرت شیخینؓ کا ہر صبح کو برابر ہشتر حسنات کے ہے اور لعن کرنا ابوجہل و فرعون اور نمرود و یزید برابر حسنات شیم دانگ کے بھی نہین شمار کرتے ہین۔ **تعصب نہم** شیعہ حضرت رقیہؓ و حضرت ام کلثومؓ کو بہ سبب نکاح ہونے ہمراہ حضرت عثمانؓ غنی رضی اللہ عنہ کے اولاد رسول اللہ سے خارج کرتے ہین حالانکہ شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی شیعی اپنی کتاب تہذیب مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے یون روایت کرتا ہے کان یقول فی الدعاء اللّٰھم صل علی رقیۃ بنت نبیك اللّٰھم صل علی ام کلثوم بنت نبیك

ترجمہ حضرت امام جعفر صادق اپنی دعامین کہا کرتے تھے کہ اے اللہ رحمت کر اوپر رقیہ بیٹی نبی اپنی کے اور اے اللہ رحمت کر اوپر ام کلثوم بیٹی نبی اپنی کے اسیطرح سے کلینی و شرح تفصیل و نہج البلاغت وغیرہ مین مرقوم ہے۔
تعصب دہم شیعہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کو منافقون سے شمار کرتے ہین حالانکہ خدائے پاک نے حیات صاحب لولاک مین ہی تمیز مومن و منافق کے فرمادی تہی بموجب آیہ شریف مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ ترجمہ نہین ہے اللہ تاکہ چھوڑے ایمان والون کو اوپر اوسکے کہ تم اوسپر ہو یہان تک کہ تمیز کرے ناپاک کو پاک سے مزید برآن حضرت خاتم المرسلین نے بنفس نفیس حالت علالت مین حضرت صدیق اکبر کے پیچھے نماز پڑہی اور حضرت علیؓ اور حضرت ابوذرؓ و سلمانؓ فارسی و مقداد و عمارؓ یاسر وغیرہ نے بہی ہمیشہ حضرت شیخینؓ کے پیچھے نماز پڑہی بلکہ حضرت علیؓ نے خاص اپنی صاحبزادی حضرت عمرؓ کو دی حالانکہ یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ منافق کے پیچھے نماز درست نہین ہے اور مشرک یا منافق کے ساتھ مومنہ کا نکاح بہی صحیح نہین ہے فرمایا رب جلیل نے لَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا ترجمہ نہ نکاح کرو تم مشرکین کے ساتھ یہان تک کہ ایمان لاوین
تعصب یازدہم شیعہ کہتے ہین کہ جتنے کلمات مدحت کلام خدا مین بحق مومنین و صالحین کے واقع ہوئی ہین۔ اونسے مراد آئمہؑ کرام ہین اور جتنے کلمات مذمت کہ بحق منافقین و فاسقین وارد ہوئے ہین اونسے مراد صحابہؓ عظام ہین معاذ اللہ
تعصب دوازدہم شیعہ معتقد ہین کہ جو آیات بینات کہ بحق مہاجرینؓ و انصار نازل ہوئے ہین وے سب بے معنی ہین مثل حروف متشابہات کے
تعصب سیزدہم شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنت اہلبیت سے بغض رکہتے ہین

حالانکہ اہلسنت مثل دیگر فرائض کے محبت اہلبیت کو فرض جانتے ہین چنانچہ نماز پنجگانہ ونماز جمعہ ودیگر واجبات ونوافل وتفاسیر وکتب حدیث وفقہ وغیرہ ہمارے دعوے مدلل کی تائید کرتے ہین کوئی علماء اہلسنت کا ایسا نہین جسنے اہلبیت کی بکثرت تعریف وتوصیف بیان نکی ہو جسکا جی چاہے تمام کتب اہل حق مین دیکھ لے تعصب چہاردہم شیعہ کہتے ہین کہ جو شخص وتعالے جدک نماز مین پڑھے گا اوسکی نماز فاسد ہوگی حالانکہ اللہ تعالی اپنے کلام حق مین فرماتا ہے وَاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا ترجمہ اور یہ کہ اونچی ہے شان ہمارے رب کی اور نہج البلاغت مین قول حضرت علیؓ کا یون منقول ہے الحمد للہ الفاشی حمدہ الغالب جندہ المتعال جدہ تعصب پانزدہم شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنت یہود ونصارا سے بدتر ہین سبحان اللہ جو لوگ خدا ورسولؐ اور ملائکہ اور قرآن وجمیع کتب سماویہ وروز آخرت ومحبت آلؑ واصحابؓ وذریت رسول پاک پر ایمان کامل رکھتے ہین اور تمام عبادات جانی ومالی مثل صوم وصلواۃ وحج وزکواۃ وورد ووظائف ودرود وتلاوت مین مشاغل رہتے ہین وہ تو یہود ونصاریٰ سے بدتر ٹھہرے اور جو لوگ کہ ہر کام مین عبداللہ بن سبا یہودی منافق کا اتباع کرتے ہین وہ مومنین سے بہتر ٹھہرے پس یہ آیہ کریمہ مطابق حال اس گروہ کے ہے کقولہ تعالی اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتَابِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ھٰٓؤُلَآءِ اَھْدٰی مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا ترجمہ فرمایا اللہ برتر نے آیا نہین دیکھا تو نے طرف اون لوگون کے دئے گئے حصہ کتاب سے ایمان لاتے ہین ساتھ جبت اور طاغوت کے اور کہتے ہین واسطے اون لوگون کے کہ کفر کیا یہ لوگ ہدایت پر ہین اون لوگون سے

تمام تعریف ثابت ہین واسطے اللہ کے اوسکی ثنا ظاہر ہے غالب ہے لشکر اوسکا بلند تر ہے شان اوسکی ۱۲

کہ ایمان لانے راہ کی۔

تعصب شانزدہم شیعہ اپنی اون روایات صحیحہ کو جو مذہب اہلسنت سے مطابقت رکھتے ہین متروک العمل جانتے ہین مثل روایت وضو ٹوٹ جانے مذی اور منی کے نکلنے سی اور روایت سجدہ سہو کرنے سی جسکو ابو جعفر طوسی نے صحیح کیا ہے اور روایت غسل چشمہ کلان مین جسکو ابن معلم نے صحیح کیا ہے اور روایت استنجا کرنا کلوخ سے جسکو صاحب جامع وتحفۃ العوام نے صحیح کیا ہے اور نیز اکثر روایات کلینی جو مذہب اہلسنت سے موافق ہوتی ہین اون سب کو ساقط عن العمل رکھتے ہین حالانکہ وہ سب بلاشک وشبہ منجملہ سنت ہاے نبوی صلعم سے ہین۔ تعصب ہفتدہم اکثر کتب شیعہ مین مرقوم ہے کہ ناصبی یعنی اہلسنت یہود ونصارا سے زیادہ تر نجس وناپاک ہین اگر کپڑا یا بدن اونسے مس کر جاوے اوسکا دہونا ضروری جانتے ہین حالانکہ آلودگی گوہ کو نجس نہین جانتے ہین جیسا کہ کتب فقہ شیعہ مین مذکور ہے تعصب ہیژدہم بجاے بسم اللہ کے ہر کام مین شروع کرنے کو لعن حضرت شیخینؓ سے مبارک جانتے ہین حالانکہ خداتعالی اونکی شان مین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ فرماتا ہے۔

تعصب نوزدہم کہتے ہین کہ طلاق دینا ازواج مطہراتؓ کا حضرت رسول خدا نے حضرت علیؓ کے اختیار مین کیا تہا حالانکہ خداتعالی نے مالک طلاق امہات المؤمنین کا رسول اللہ کو بہی نہین کیا تہا جیسا کہ فرمایا خداے کریم نے لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِہِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُہُنَّ ترجمہ نہین حلال ہین واسطے تیرے عورتین پیچہے سے اور نہ یہ کہ بدلے تو ساتھہ اونکے بیبیون سے اور اگرچہ نہایت تعجب مین ڈالے تجہکو حسن اونکا یہ فضیلت ازواج مطہرات کو اس سبب سے حاصل ہوئی کہ اونہون نے حرص دنیا سے قطعی دست بردار ہوکر آخرت کو اختیار فرمایا تہا اسی سے رب اکبر

نے صاف صاف فرما دیا کہ یہ سب بیبیاں رسول اللہ سے کبھی جدا نہ ہونگی نہ دنیا مین طلاق کی چکھین گے اور نہ عقبےٰ مین علیحدہ ہونگی یہ چند سے تعصبات حضرات شیعہ کے اس غرض سے قلمبند ہوئے تاکہ مسلمانون کو اون کے خیالات فاسدہ سے عبرت ہو اور اونکی صحبت ناقصہ سے نفرت ہو رسانیدن امر حق طاعت است

مجملاً ذکر بعض استفسارات کا محبّان اہلبیت رضٰ سے

سوال اوّل وہ کلام الٰہی جسکو حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہ نے جمع فرمایا تہا کہان ہے اگر کہین کہ گم گیا تو نسبت حضرت امیرؑ کی ہدایت کے گم کرنیکا بہت بڑا الزام آتا ہے اگر کہین کہ امام غائب کے پاس موجود ہے تو اس صورت مین امام غائب بہی گنہگار ٹھہرتے ہین کیونکہ اونہون نے عمداً حضرت امیرؑ کے زمانہ سے لیکر اپنے زمانہ خروج تک بندگان خدا کو گمراہ رکھا اس اعتقاد سے تمام امام مجتہدین شیعان پاک کے بیدین سمجھے جاتے ہین دوم یہ کلام حق جسکو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمع فرمایا ہے اور اہلسنت نے اوسکو اپنی تیلی کا تار ابنایا ہے اہل تشیع کیون پڑھتے ہین اور کیون اپنی اولاد کو پڑھواتے ہین اور کیون صواب مُردون کو اپنے بخشتے ہین اور کیون اورون سے پڑہوا کے صواب بخشواتے ہین اگر کہین کہ یہ قرآن پاک صحیح ہے تو پہر انکار فضائل اصحابؓ رسول اللہ صلعم کہ بکثرت خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کیون کرتے ہین اگر کہین کہ ترتیب غلط ہے تو قرآن کے غلط پڑھنے سے گنہگار ہوتے ہین بلکہ اصرار تکرار گناہ سے کافر ٹھہرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ بیچارے شیعون کے پاس اصول مذہب کی کوئی دلیل نہین ہے جس سے اپنے مخالف کے

مباحثہ مین ثابت قدم رہ سکین سوم جبکہ باعتقاد محبان اہلبیت کے نعوذ باللہ تمام اصحابؓ کبار و صغار جنکے فضائل قرآن پاک کی آیتون اور نیز شیعون کی معتبر کتب کی روایتون سے ثابت ہین کافر یا مرتد یا منافق ہو گئے تھے تو پھر ائمہ ہدیٰ نے کیون اونکے نامون پر اپنی اولاد امجاد کے نام رکھے چنانچہ معتبر تواریخ فریقین سے ثابت ہے کہ جنابؑ امیرؓ نے جو صاحبزادہ کہ بطن لیلیٰ بنت مسعودؓ سے پیدا ہوا اونکا نام ابوبکرؓ رکہا اور ایک صاحبزادہ کا نام عمرؓ جو بطن جبیہ بنت ربیعہ سے تولد ہوئے تھے رکہا اور ایک صاحبزادہ کا نام عثمانؓ جو بطن امّ البنین بنت حزام بن خالد سے تھی رکہا اور ایک صاحبزادی کا نام امّ المومنینؓ زوجہ رسول خدا صلعم کے نام پر جنکو حضرت میمونہ کہتے ہین رکہا علیٰ ہذا اسیطرح سے اپنے اور صاحبزادیون کے نام بھی مثل حضرت رقیہؓ و حضرت امّ کلثوم کہ ازواج حضرت ذی النورین کی تھین رکھے اور حضرت حسنؓ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے صاحبزادون کے نام حضرت ابوبکرؓ کے نام پر کہ بی بی منکوحہ کے شکم محترم سے تھے رکھے اور عمرؓ اور عبداللہ کے نام کو کہ بطون جاریات سے پیدا ہوئے اور یہ تینون صاحب ہمراہ حضرت امام حسینؓ رضی اللہ عنہ کے معرکہ کربلا مین شہید ہوئے رکھے اور اسیطرح آپکے ایک صاحبزادے کا نام حضرت طلحہؓ کے نام پر تھا جو بطن امّ اسحٰق سے تولد ہوئے تھے اور حضرت امام زین العابدینؓ کے بھی ایک صاحبزادے کا نام عمرؓ تھا اور حضرت امام موسیٰ کاظمؓ نے بھی اپنے صاحبزادون کے نام حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عبدالرحمنؓ و حضرت عبداللہؓ کے نام پر نام رکھے اور حضرت امام رضاؓ نے اپنی نور چشمی کا امّ المومنینؓ حضرت عائشہ صدیقہ کے نام پر نام رکہا اور حضرت امام علی نقی نے بھی اپنی دختر کا نام عائشہ رکہا اونکو عالیہ بھی لکھتے ہین وقس علیٰ ہذا اے ابن سبا کے مرید جواب دو کہ جب باعتقاد تمہارے عیاذاً باللہ اصحابؓ باصفا سزاوار

جناب امیرؓ کے بھی تینون صاحبزادے جنکا نام ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ تھا معرکہ کربلا مین شہید ہوئے فافہم حامد حیدری ۱۲

فضیلت وکرامت کے نہ رکھتے تو کیون آئمہ کرام نے اونکے نام مومن پر اپنی اولاد
کے نام رکھے چہارم ایسے مومن وجوان مرد کو کہ جسکے مقابلہ مین تمام جہان عاجز
ہو اور تنہا وہ عالم پر غالب ہوا یا اوسکو اپنے لڑکے منافق اور غاصب اور مرتد
اور خائن کے ساتھہ بیاہ دینا جائز ہے یا نہین اور یہ بہی فرمائی کہ دختر مومنہ شیعی
کا نکاح سُنی ناصبی سے ہوسکتا ہے یا نہین آیات بینات پنجم جبکہ جناب
امیرؓ نے ازراہ تقیہ کے اصحابؓ ثلثہ کی بیعت کی تہی تو پہر حضرت امیر معاویہ
سے کیون جدال وقتال کی اس مرتبہ تقیہ نکرنا کیا معنی رکہتا ہے ششم معتبر کتب
شیعیان سے بخوبی ثابت ہے کہ حضرت امیرؓ نے خلفاء ثلثہ کی بیعت کی اس صورت
مین قول جناب امیرؑ کا محض لغو ٹھہرتا ہے قال امیر المومنین انی واللہ لو لقیتھم
واحدا وھم ملاء الارض کلھا ما بالیت ولا استوحشت وانی من
ضلالتھم التی ھم فیھا والھدی الذی انا علیہ لعلی بصیرۃ من نفسی
ویقین من ربی وانی الی لقاء اللہ لحسن ثوابہ لمنتظر راج الخ کذا فی النہج البلاغت
ہفتم حضرت اسد اللہ الغالب علی کل غالب نے ہمیشہ تقیہ کیا حضرت
امام حسین ونیز حضرت مسلم وصاحبزادگان حضرت مسلم رضوان علیہم اجمعین نے
کیون نہ تقیہ کیا حتی کہ شہید ہوگئے اس سے صاف ظاہر ہے کہ شہیدان موصوف
نے حضرت شیر خدا کی مخالفت کی ہشتم جناب امیرؓ نے خولہ بنت جعفر یمامیہ کو
جو عہد خلافت حضرت صدیق اکبرؓ مین حضرت خالد بن ولید کے ہاتہون سے
گرفتار ہوکر آئی تہین اور محمد بن الحنیفہ اونکے بطن سے پیدا ہوئے جب یہ جہاد صحیح
نہین تہا تو کیون اونکو ہمبستر فرمایا اور غنیمت ناجائز مین کیون تصرف کیا اگر کہین کہ
اعتاق یعنی آزاد کرکے نکاح کرلیا تہا تو اعتاق املاک غیر مین جائز نہین نہم
حضرت شہر بانو بنت یزدجرد شاہ فارس جو حضرت عمرؓ فاروق کے زمانہ خلافت

مین مقید ہوکر آلی تہین چنانچہ اونکو خلیفۂ برحق نے حضرت امام حسینؓ کے حوالہ کیا
جب یہ خلافت اور غنیمت درست اور حلال نہ تہی تو امام معصومؓ نے کیون
عطیۂ نادرست اور حرام مین تصرف کیا پس یہ تصرف ناروا منافی عصمت جملہ
آئمۂ ہدیٰ کا ٹھہرتا ہے مزید بران کساد بازاری آن عرب کہ خود راسید میگویانند
کی بہی ہوتی ہے بلکہ صحیح النسب نہین ہوسکتے اگر کہین کہ حضرت امام حسنینؓ حقدار
تھے تو بموجوگی حضرت علیؓ وحضرت حسنؓ کے کیونکر حضرت حسینؓ مستحق ہوسکتے تہے
دہم سلیم بن قیس ہلالی کے کتاب وفات النبیؐ مین ابن عباسؓ سے روایت ہے
عن امیرالمومنین ان الصحابۃ ارتدوا بعد النبی الا اربعۃ وفی روایۃ عن
صادق الا ستہ بقول حضرت امیرالمومنینؓ صرف چار اصحابؓ مومن ہے اور بقول
امام صادقؓ چہ ان دونون روائیتون مین سے کونسی روایت سچی سمجھی جاوے اگر
حضرت امیرؓ کا قول صحیح ہے تو حضرت امیرؓ عالم علم لدنی نہین سمجہے جاتے بلکہ ان
دونون روائیتون سے حضرت امیرؓ کا امیرالمومنین ہونا بہی نہین ثابت ہوتا ہے کیونکہ
امیرالمومنین بغیر اجماع کے ہو نہین سکتا اگر کہین کہ باجماع اونہین اصحابؓ کے جناب
امیرالمومنین ہوئے تو اس صورت مین جناب امیرؓ اپنے ہی قول کی رو سے امیر
المرتدین ٹھہرتے ہین اور قول امام صادقؓ کا بہی اسی اعتقاد فاسد کی صداقت کرتا ہے اس
موقع پر یہ بات بہی قابل دریافت ہے کہ چار اصحابؓ یعنی حضرت مقدادؓ و حضرت
سلمانؓ فارسی وحضرت ابوذرؓ غفاری وحضرت عمارؓ یاسر کہ منجملہ اصحابؓ مہاجرین
سے ہین تو بتائے کہ اصحابؓ انصار کونسے ہین جنکی مدح جابجا صفحات قرآن پاک
مین مذکور ہے یازدہم معتبر کتب شیعون مین فضیلت متعہ کی بکثرت مرقوم ہے
حتی کہ ادنیٰ سے مومن کو درجہ اعلیٰ امامت اور رسالت پر پہونچا دیتا ہے درصورت
نکاح وصیغہ کے ترک عبادات افضل وطاعت اکمل کا لازم آتا ہے اور آئمہؑ

کرام خاطی وعاصی ٹھہرتے ہین کیونکہ شیعون کی کتب معتبرہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ کبھی کسی امامؑ نے متعہ نہین کیا اور ہر ایک شیعہ بذریعہ متعہ ہمرتبہ آئمہؑ معصومین و خاتم النبیینؐ ٹھہرا مصرعہ تا فرق مدارج نہ کنی زندیقی ۔

دوازدہم حضرت امام حسنؓ نے خلافت کیون سپرد حضرت معاویہؓ کے کی حضرت امام حسینؓ کو کیون نہ حوالہ کی آیا امام حسینؓ قابلیت امامت کی نہین رکہتے تہے یا باہم عداوت تہی یا بسبب مشورہ اصحابؓ کے ایسا کیا اگر لیاقت نہ تہی تو امام نہ ٹھہرے اور اگر عداوت تہی تو معصوم نہ ٹھہرے اور اگر مشورہ سے سپرد کی تو یہی حجت ہماری خلفاؓ ثلثہ کی خلافت پر ہے سیزدہم معتبر کتب شیعون سے ثابت ہے کہ میت مومنین نجس العین ہوتی ہے بموجب شعر

سگ وخوک ست میت وکافر	نجس العین کے بود طاہر

پس میت ائمہؑ کرام کی نسبت کیا حکم کرتے ہین علماء شیعہ چہاردہم جسدم کہ حضرت رسول خدا نے دعویٰ توحید خدا اور اپنے رسول ہونیکا کیا تہا آیا اسیطرح دعویٰ اپنے نائب کی نیابت کا کہ بعد ہمارے حضرت علیؓ ہونگے کیا یا نہین اگر کیا ہے تو شیعہ اپنی ہی کتب معتبر سے ہمکو ثابت کردین ۔ پانزدہم اصحابؓ خصوصًا خلفا ثلثہ زمانہ پیغمبر خدا مین کافر یا منافق تہے یا بعد وفات آنحضرت کے کافر یا منافق ہوگئے اگر زمانہ حیات پیغمبر مین تہے جیسا کہ کتب شیعہ مین مرقوم ہے کہ پیغمبر نے ابوبکرؓ کو ہمراہ اپنے سفر ہجرت مین اسلیئے لیا تہا تا کہ کفار قریش کو نشان ندین تو پیغمبر آیہ کریمہ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ کو کیون عمل مین لائے معاذ اللہ اس صورت مین پیغمبر برحق باعتقاد شیعان گنہگار ٹھہرے اور پیغمبر کا کوئی یار غار وحامی مددگار بہی نہین پایا جاتا بتایئے تو وہ کون لوگ ہین جنہون کی شان مین خدا تعالےٰ نے بصفت مہاجرین والانصار کے آیات بینات مثل

وَالسَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ الخ وغیرہ نازل فرمائین اور وہ کون لوگ ہین جنہون نے دین محمدی کو مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک پہیلادیا اگر بعد وفات پیغمبر کے کافر و منافق ہوئے جیسا کہ سلیم بن قیس الهلالی نے کتاب وفات النبی مین ابن عباس سے روایت کیا ہے عن امیر المومنین ان الصحابة ارتدوا بعد النبی الا اربعة انفس وفی روایة صادق الا ستة ان دونون کلامون مین تناقض وارد ہے بہرکیف جناب امیر آیۂ کریمہ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰہِ کو کیون نہ عمل مین لائے کیونکہ ترک قتال و مصالحہ منافقین و مرتدین کے ساتھ بخوف فتنہ و فساد جائز نہین ہے بلکہ ترک قتال بسبب غلبۂ کفار عین فتنہ و فساد ہے کقوله تعالیٰ وَقَاتِلُوْهُمْ الخ اس عدول حکمی سے جناب امیر نعوذ باللہ خطاکار ٹھہرے اگر کہین کہ بموجب وصیت پیغمبر خدا ترک قتال واقع ہوا تو لازم آتا ہے کہ پیغمبر خدا نے تعمیل آیۂ موصوفہ کی نہ فرمائی بلکہ درصورت تعطیل آیۂ محکم امت کو امر الٰہی و نعمت نامتناہی سے محروم رکھا پس بسبب اتباع اہل باطل کے توبہ توبہ مخالفت پیغمبر خدا کی آیۂ کریمہ یَا اَيُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَی الْقِتَالِ سے لازم آتی ہے اظہر من الشمس ہے کہ جس زمانہ مین ایک مسلمان دس کافرون سے مقابلہ کرتا تہا حضرت اوسکو تاکید شدید بموجب آیۂ موصوفہ ترغیب و تحریص جہاد کی فرماتے تہے پہر کیونکر ہوسکتا ہے کہ خلاف حکم اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ کے تقیتاً ترک تبلیغ احکام الٰہی جسمین صریح جبانت و خیانت و تجویز عناد و فساد کی لازم آتی ہے فرماوین شان رسالت و نبوت سے کمال ہی بعید ہے اگر کہین کہ سبب سکوت تقیہ تہا تو جناب

امیرؑ نے حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کرنے مین کیون توقف کیا اور حضرت امیر معاویہ
سے کیون لڑے اور حضرت امام حسینؑ یزید پلید سے کیون لڑے اس صورت
مین قول جناب امیرؑ کا جو نہج البلاغت مین مرقوم ہے[۱] علامة الایمان ایثارک
الصدق حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک جھوٹا ٹھہرا اگر کہین ترک
عجلت محمود ہے اس لئے توقف کیا دیکھو امورات خیر مین ہرگز تاخیر لازم نہین ہے -
کقولہ تعالیٰ اولٰئک یسارعون فی الخیرات وھم لھا سابقون بقول شخص
ع درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست - اگر کہین کہ دیر کرنا جناب امیرؑ کا بامر الٰہی تھا پس
معلوم ہوا کہ اس وقت تک امامت جناب امیرؑ کی متحقق نہ تھی اس لئے کہ جناب امیرؑ
نے پیغمبر برحق سے سنا تھا کہ خلافت بلافصل حق حضرت ابوبکرؓ کا ہے بعد اونکے حق
حضرت عمرؓ کا بعد اونکے حق حضرت عثمانؓ کا بعد اونکے حق حضرت علیؓ کا جیسا کہ
مجمع البحرین مین امام رضاؑ سے منقول ہے وہ راوی ہین امام موسی کاظمؑ سے وہ راوی
ہین امام جعفر صادقؑ سے وہ راوی ہین امام محمد باقرؑ سے وہ راوی ہین امام زین العابدین رضؓ
سے وہ راوی ہین شہید کربلاؓ سے وہ راوی ہین امیر المومنین سے اسیطرح سے
اثبات خلافت حقہ خلفاء ثلثہ رضؓ کا معتبر تفاسیر شیعہ مثل مجمع البیان طبرسی وخلاصة المنہج
کاشانی وتفسیر قمی وجرجانی وحسن عسکری وغیرہ سے پایا جاتا ہے اگر خلافت بلافصل حق
جناب امیرؑ کا ہوتا تو ہرگز سکوت نفرماتے جیسا کہ بمقابلہ حضرت امیر معاویہ کے
سکوت نفرمایا اس لئے کہ اس مرتبہ حق جناب امیرؑ ہی کی جانب متحقق تھا اگر کہین
کہ بسبب قلت اعوان وانصار کے ترک قتال اصحاب ثلثہ سے فرمائی تو جنگ
کرنا جناب امیرؑ کا باوجود قلت اعوان وکثرت لشکر دشمنان سے ثابت ہوتا ہے -
چنانچہ معتبر کتاب مجالس المومنین شیعہ مین مرقوم ہے کہ از قریش ہمگی پنج نفر ہمراہ مرتضیٰ

[۱] ترجمہ یعنی نشان ایمان سی یہ ہے کہ مقدم کرے تو سچ کو جس جگہ کہ نقصان اوس مین تیرا ہووے اوپر جھوٹ کے جس جگہ کہ اوس مین نفع تیرا ہووے دیکھو بقول جناب امیرؑ یہ سچ بولنا جھوٹ بولنا چاہئے نہین ہرگز جس سے ضرر ہو ... نہ پہونچے نقصان ۱۲

بودند و سیزدہ قبیلہ ہمراہ معاویہ بودند سوا سے اسکے کذب آیہ کریمہ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ مین لازم آتا ہے پس ہر دو صورت مین (یعنی حالت حیات یا بعد وفات پیغمبر خدا) کا فریا مرتد یا منافق ہوے تو تکذیب اون اقوال آیمہ کی جو معتبر کتب شیعہ مین بکثرت اوصاف اصحاب باصفا مین مرقوم ہین ہو تی ہے جسکے چند نمونے ہمنے ذکر اصحاب رسالت مآب مین قلمبند کئے ہین شیعون کو چاہیئے کہ اقوال موصوفہ بالا کی تکذیب مین زیادہ تر کوشش کرین بلکہ بموجب اپنے فرض مذہبی دواجب دین ابن سبائی کے اس امر مکروہ مخالف طبع شیعگی کے بہت کچہ ساعی ہون کہ جہان تک ممکن ہو اقوال آئمہ کو جھوٹا کرین ورنہ ہماری کتاب کا جواب انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت کسی شیعہ سے نہو سکے گا اگرچہ امام غائب بہی مدد کرین یا امام ثامن ضامن بنین واللہ ہمارے جواب باصواب نے شیعون کو کس بہو بچال مین ڈال دیا ہے نہ جواب دیتے بنتی ہے نہ سکوت کرنے مین صبر آتا ہے

بیت

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ✤ دگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

شانزدہم یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ اللہ تعالےٰ نے رسول اکرم کو خاص واسطے ہدایت کے مبعوث فرمایا جب باعتقاد شیعون کے صرف چار پانچہ ہی ہدایت پر رہے تو فرمائیے کہ نتیجہ بعثت رسالت سے کیا ہوا اس عقیدہ خبیثہ سے یہ فعل جناب باری کا محض عبث ٹھہرتا ہے ہفتدہم یہ بات بہی طرفین سے متحقق ہے کہ روے زمین پر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ سے بڑہکر کوئی مقام متبرک و بزرگ نہین ہے حتیٰ کہ دو نون فریق ان دو نون مقدس جگہون کو ہمرتبہ عرش و کرسی کا جانتے ہین۔ اور یہ بہی یقینی اعتقاد رکہتے ہین کہ ان دو نون مقام پاک مین دجال ناپاک کا ہرگز گذر نہوگا

پھر کیا سبب ہے کہ اسدم تک یہ دونون مقام مبارک بدستور سابق مشرکون وکافرون
ومرتدون سے معمور ہین اور کوئی مومن پاک بغیر تقیہ کے گوشے نہین پاتا اگر عقدہ
کھلجاتا ہے تو نوبت تڑاتڑ پڑاپڑ کی پہونچتی ہے اس مین مشیت ایزدی کیا ہے۔
ہیزدہم پیغمبر خدا اصحاب ثلثہ سے ڈرتے تھے یا نہین اگر ڈرتے تھے تو بموجب
قول شیعون کے کہ اظہار انبیا و ائمہ اخفاء دین سے ہے رسول نہ ٹھہرے اور آپکو رسول بنانا
خدا کا فعل عبث ہوا اس لئے کہ آپ بسبب خوف کے ضرور ہے کہ تبلیغ احکام
دینی مین قصور کرتے ہونگے خصوصًا ادن اوامر مین جو برخلاف مزاج اصحاب ثلثہ
اور اونکے احباب کی شان مین نازل ہوتی ہونگی اور اگر نہین ڈرتے تھے تو نسبت
خلافت حضرت امیر کے وصیت کی کیا ضرورت تھی اپنی حیات ہی مبارک مین
مسند نیابت پر بٹھا دیتے جیسا کہ معتبر کتب اہلسنت سے ثابت ہے کہ حضرت
رسول خدا نے حالت علالت مین حضرت صدیق برحق کو امام جماعت بنایا اور خود بھی
امام الانبیا نے اونکے پیچھے نماز ادا کی چنانچہ اسی دلیل مدلل سے حضرت صدیق
اکبر باتفاق جمیع اصحاب باصفا کے منصب خلافت اولی کو پہونچے نوزدہم
کشف الغمہ وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین مرقوم ہے کہ چودہ سو اصحاب کی شان مین
آیہ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ الخ نازل ہوئی جنمین بالاتفاق
خلفاء ثلثہ بھی داخل ہین اس صورت مین قول جناب امیر اور امام صادق کا کہ
صرف چار یا چھ اصحاب مومن رہے باقی سب مرتد ہوگئے محض لغو ٹھہرا
بستم حضرت رسول خدا اپنی حیات مبارک مین ازواج مطہرات وحضرت
عباس رضی اللہ عنہم کو بھی محاصل فدک سے دیتے تھے یا نہین اگر دیتے تھے
تو بعد وفات خلاف عمل حضرت صلعم کے حضرت زہرا نے کیون دعوی کیا

فدک کیا اور اگر نہین دیتے تھے تو پھر اور معاش اونکی کونسی تھی اس کا جواب
شیعہ اپنی کتب سے دین بست ویکم جبکہ بعقیدۂ شیعیان محبت اہلبیت وعترت
کی کافر او مشرک کو بھی بہشت مین داخل کریگی تو پھر کیون شیعہ تکلیف
عبادات کو کام فرماتے ہین اور کیون صحیحات شرعیہ کو عمل مین نہین لاتے
بست و دوم اہلبیت باتفاق اہل لغت گھر کے لوگون کو کہتے ہین اور قرآن
پاک مین بھی خدای تعالے نے حضرت سارا بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو یا اہلبیت فرمایا ہے پھر کیا وجہ ہے جو ازواج مطہرات رسول اکرم
داخل اہلبیت نہین کئے جاتے ہین بست وسوم عترت کے معنی
بھی لغتون مین اقارب کے ہین جیسے حضرت عباس عم رسول اللہ وزبیر
برادر عمہ زاد رسول اللہ وحضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق خسر رسول اللہ
وحضرت عثمان ذی النورین وحضرت علی داماد رسول اللہ سوائے ان
بزرگون کے حضرت فاطمہ اور اون کی اولاد بھی اس مد مین داخل ہین پھر کیا وجہ
ہے جو سوائے پنجتن کے اس لفظ کا اطلاق دوسرون پر نہین کیا جاتا ہے -
بست وچہارم آل بمعنی اتبع ہین جیساکہ فرمایا خدای تعالے نے آل فرعون
حالانکہ فرعون کے کوئی بیٹا بیٹی نہ تہا مگر شیعہ آل کے معنی اولاد فاطمہ لیتے
ہین تاکہ حقوق اصحاب عالی صفات وازواج مطہرات وامت مرحومہ کے باطل
ہوجا دین کیا سبب ہے جو اپنے مطلب کے معنی لئے جاتے ہین اور لغتون
کے خون کئے جاتے ہین بست وپنجم مولی بمعنی اولی ویار دیاری دہندہ
وصاحب وغلام آزاد شدہ وغیرہ تمام لغتون مین ہین پھر کیا دلیل ہے
جس سے معنی نیابت علی سمجھے جاتے ہین اور تمام اصحاب نعوذ باللہ

۵۷ خلاصۃ المنہج معتبر تفسیر شیعہ مین بھی مولی بمعنی غلام مرقوم ہے یعنی پنجم پارہ لا یحب اللہ سورۂ نسا کے بعد النصف مین ہے جسکا جی چاہے دیکھے ۱۲۷

دائرہ دوستی رسالت پناہ سے خارج کئے جاتے ہین بست و ششم نہج البلاغت مین ہے قیل لمحمد بن الحنیفۃ لم یغزبک ابوک فی الحرب ولا یغزبالحسن والحسین علیہما السلام فقال لانہما عیناہ وانا یمینہ فہو یدفع عن عینیہ بیمینہ ترجمہ لوگون نے محمد بن الحنیفہ سے سوال کیا کہ آپکے پدر بزرگوار لڑائیون اور جگہون خوفناک مین تمکو بھیجتے ہین اور حضرت حسنینؓ کو اپنے سے جدا نہین کرتے اس کا کیا سبب ہے حضرت ابو محمد بن الحنیفہ نے بنظر انصاف فرمایا کہ حضرت حسنینؓ ہمارے والد ماجد کی اولاد مین بمنزلہ آنکھ کے ہین تمام جسم انسان مین اور دوسری اولاد بمنزلہ ہاتھہ پاؤن کے جب تک ہاتھہ و پاؤن سے کام سرانجام ہوسکے آنکھون کو تکلیف دینا کیا ضرور ہے دیکھو اس صورت مین معاذ اللہ حضرت حسنینؓ لائق امامت نہین سمجھے جاتے ہین بست و ہفتم خلفاء ثلٰثہ رضی اگر غاصب تھے یا جاہ و مناصب کے طالب تو ان بزرگوارون نے بعد اپنے کیون نہ جانشین و ولیعہد اپنی اولاد کو کیا کیونکہ کوئی غصب نہین کرتا مگر بہ طمع و نفع رسانی اپنی اولاد کے جیسا کہ حضرت معاویہ نے کیا اور اسدم تک سلاطین ایران و لکھنو وغیرہ کرتے چلے آتے ہین بست و ہشتم جبکہ حضرت عمرؓ کو بزعم شیعان اہلبیتؑ سے معاذ اللہ عداوت تھی جیسا کہ کتب شیعہ مین بہت کچھہ روایات واہیات مثل خنجر مارنے پہلوئی اقدس حضرت زہرا اور گھر جلانے حضرت موصوفہ رضی کا آگ لگا کر مرقوم ہے پس تعجب ہے کہ معدودے چند اہلبیتؑ کو قتل کیون نکر ڈالا جیسا کہ یزید

پلید نے خاندان نبوت کے ساتھ کیا پست وہم ہر قول پیغمبر وحی ہی یا نہین اگر وحی ہے پس ظہور خلافت خلفاء ثلثہ خلاف وحی کیونکر واقع ہوا یہ امر دو شق سے خالی نہین ہے یا یہ کہ ہر قول پیغمبر وحی نہین ہے پس وصی کرنا پیغمبر خدا کا جناب امیر کو اپنی رائے سے ہوگا اگر بالوحی ہوتا تو جناب امیر ضرور ہی مسند خلافت بلافصل پر جلوس فرماتے یا خدا تعالے کو علم غیب حاصل نہ تہا کہ خلاف وحی اُسکے امر خلافت ظہور مین آیا یا مجبور محض تہا کہ اوس سے کچھہ نہ بن پڑا ایسے عقائد سے خدا تعالے نے عالم الغیب وقادر قدیر نہین سمجہا جاتا ہے -

بیت

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو	+	از شما یک تن نشد اسرار جو

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی عقلمند را لا یخل شکر خدا برکت سید الانبیا یہان تک تکمیل تکملہ کی کامل طور پر ہوئی چونکہ یہ کتاب جواب ہے انوار الہدیٰ وشمس الضحیٰ کا لہذا کچھہ عبارت انوار الہدیٰ ضمناً ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے تا کہ اوسکے مصنف کی قابلیت ظاہر ہو ++

وہو ھذا

+ + + +

+ + +

+